التماس

اُردو میں اب تک عام فہم اُپنشد کا ملنا دشوار تھا۔ مرحوم منشی کنہیا لال صاحب الکھ دھاری کے سِرّ اکبر کا ترجمہ نایاب ہے۔ اسکے سوا اسکی زبان اتنی مشکل ہے کہ عام اردو دان سمجھ نہیں سکتے ہندی کے ترجمونکی اتنی قیمت رکھی گئی ہے۔ کہ ہر کس و ناکس خریدنے کی جرأت نہیں کر سکتا میں نے ترجمہ کرتے وقت زبان کی سلاست کا خیال رکھا۔ جہاں کہیں وقت طلب مضمون تھے۔ اپنی سمجھ کے موافق اُنکی وضاحت بھی کر دی جس سے اُمید کیجاتی ہے۔ کہ یہ کتاب کسی حد تک پڑھنے والونکو فائدہ پہونچائیگی اور چونکہ دیدہ دانستہ قیمت کم رکھی گئی ہے۔ عوام الناس کے ہاتھوں تک اس کے پہونچنے میں آسانی ہوگی۔

اُپنشد برہم ودیا کے خزانے ہیں ان علم روحانی کی تشنگی رفع کرنے وقت لوگ جایا کرتے تھے دنیا میں مذہبی اور آتما کے بلند خیالات میں جس حد تک انسانی دماغ نے بلند پروازی کھائی ہے سب ان اُپنشدوں میں موجود ہیں۔ اسلئے یہ برہم گیان کی کتابیں سمجھی جاتی ہیں اور اصل زبانی ڈھنگ میں یہ منتروں ہی کی یاد سمجھے جاتے سنسکرت میں۔ ان میں بہت سی باتیں ایسی ملتی ہیں جو سمجھ میں نہیں آتیں تاہم جو لوگ انکے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں وہ کچھ نہ کچھ روحانی خیالات کا لطف اٹھائے بغیر نہیں رہتے اُپنشد ویدانت کی پہلی تصانیف ہیں گو سوامی شنکر اور رامانج بھاشکر کیا دان کے مختلف تفاسیر انکی مزید توضیح کے غرض سے لکھی گئی ہیں جو لوگ سمجھ سکتے ہیں ویدانت کے مطالعہ کا فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اُن کیلئے اُپنشد خاص طور پر زیادہ مفید ثابت ہونگی۔

شیوبرت لال

التماس

اردو میں اب تک عام فہم اپ نشد کا ترجمہ آنا دشوار تھا۔ مرحوم
منشی کنہیا لال صاحب الکھ دھاری کے سر اکبر کا ترجمہ اب نایاب ہے
اس کے سوا اس کی زبان اتنی مشکل ہے کہ عام اردو دان سمجھ نہیں سکتے
ہندی کے ترجموں کی اتنی قیمت رکھی گئی ہے کہ ہر کس و ناکس ان کو خریدنے
کی جرأت نہیں کر سکتا۔ میں نے ترجمہ کرتے وقت زبان کی سلاست
کا خیال رکھا۔ جہاں کہیں وقت طلب مضمون تھے اپنی سمجھ کے موافق
ان کی وضاحت بھی کر دی۔ جس سے امید کی جاتی ہے کہ یہ کتاب
کسی حد تک پڑھنے والوں کو فائدہ پہنچائے گی۔ اور چونکہ دیدہ دانستہ
قیمت کم رکھی گئی ہے۔ عوام الناس کے ہاتھوں تک اس کے پہنچنے
میں آسانی ہوگی۔

اپ نشد برہم ودیا کے خزانے ہیں۔ اس علم پر جنگل کی زندگی بسر

کرتے وقت لوگ وچار کرتے تھے۔ دنیا میں من بدھی اور آتما کے بلند طبقات ہیں جس حد تک انسانی دماغ نے بلند پروازی دکھائی ہے سب ان اُپنشدوں میں موجود ہیں۔ اسی وجہ سے یہ ویدوں کے گیان کانڈ کی کتابیں سمجھی جاتی ہیں۔ اور دراصل یہ نرالی ڈھنگ کی ہیں۔ اور وید منتروں ہی کی ویاکھیا سمجھے جانے کے مستحق ہیں۔ ان میں بہت سی باتیں ایسی ملیں گی جو سمجھ میں نہیں آتیں۔ تاہم جو لوگ دل کو ان کے مطالعے کی طرف رجوع کریں گے وہ کچھ نہ کچھ روحانی خیالات کا لطف اٹھائے بغیر نہ رہیں گے ✤

اپنشد ویدانت کی اعلیٰ تصانیف ہیں۔ برہم سوتر شنکر اور رامانج بھاشیہ گیتا دان۔ مختلف تفاسیر دراصل انہیں کے مزید کی غرض سے لکھی گئی تھیں۔ لوگ سانکھیہ یوگ اور ویدانت کے مطالعہ کا فائدہ اٹھا چکے ہیں ان کے لئے اپنشد خاص طور پر زیادہ مفید ثابت ہوں گی ✤

شیوبرت لال

پرشن اپنشد

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

بابو شیو برت لال ورمن ایم۔ اے

فہرست مضامین

دیباچہ

یہ پرشن اُپ نشد ہے۔ چونکہ چھ رشیوں نے چھ سوال کئے ہیں اس لئے اس کا نام ہی پرشن اپ نشد ہو گیا۔ بعض بعض لوگ اسکو شٹ پرشن اُپ نشد کہتے ہیں۔

پرسن۔ اتھر وید کی اُپ نشد ہے۔ شنکر آچاریہ کے بموجب اس کی تقسیم چھ فصلوں میں ہوئی ہے۔

پہلے سوال میں خالق و مخلوق کے تعلق پیدایش کے زمانہ اور پرماتما کی پرستش کی بابت تحقیقات ہے۔ برمھ کے سنجوگ سے عالم کی پیدایش ہوئی۔ پہلے جو خلقت ظاہر ہوئی وہ شکل وصورت سے مقرر ہوئی۔ مادہ۔ ناج وغیرہ سب یکے بعد دیگرے ظاہر ہو گئے رات دن پکس و مہینہ کا بھاگ ہؤا۔

جسم کی بناوٹ میں پانچ مہا بھوت۔ کرم اندریہ۔ من۔ بدھی۔ پران وغیرہ شامل ہیں۔ جسم کو کون قائم رکھتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ پران سے جسم ٹھہرا ہوتا ہے۔ جس وقت پران نہیں رہتا جسم قائم نہیں رہ سکتا۔ پران کیا ہے؟ روح یہ سب اس میں موجود ہے۔ بغیر اس کے کوئی بھی نہیں رہ سکتا۔ چاہے وہ آدمی ہو۔ تو ہو مخلوق ہو کوئی بھی ہو۔ مگر روح اور زندگی کے اصول میں ہی بادی النظر میں فرق

پیدا ہوتا ہے۔ زندگی پنج پران
معلوم ہوتا ہے! (جواب) پران روح سے
قائم رہتا ہے۔
میں شامل ہے جس کی حرکت سے جسم
بلکہ اور بھی اس کا سلسلہ مطول
سوال اتنے ہی پر ختم نہیں ہوتا۔
پرسن میں وہی بحث برابر چلی جاتی
ہو جاتا ہے۔ دوسرے اور تیسرے
کی زندگی ٹھہراتے ہیں۔ اور
ہے۔ آخر میں برہم کو تمام ہستی (کائنات)
کا خیال ظاہر ہوتا ہے۔
عالم صغیر اور عالم کبیر کی مشابہت
کے اصول کا جوہر ہے پہلے
چوتھے سوال میں اس اپنشد
چونکہ ان کا پہلے ذکر آ گیا ہے
روح کے تین اوستھاؤں پر وچار ہے۔
اعادہ کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی۔
اس کے خلقت کے مختلف اصول کا ذکر ہے جیسے پنج مہابھوت
(مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش)، پانچ گیان اندری۔ پانچ کرم اندری
من۔ اہنکار۔ بدھی وغیرہ۔
یعنی وہ کس حیثیت سے کائنات
پھر برہم کا وچار شروع ہوتا ہے
کا خالق ہے اور کس حیثیت سے نہیں۔ وہ کس طرح اوصاف والا ہے
اور کس طرح مستغنی الصفات ہے۔ پانچویں سوال میں "اوم" کی تشریح
ہے۔ اور اگر انسان کو پوری طرح برہم کا گیان نہیں ہوگا تو وہ
آواگون میں رہے گا۔

پرشن اُپنشد

پہلا پرشن

۱۔ سوکیتا بھردواجی۔ اور شیویہ ستیہ کام اور سوریایانی گارگیہ اور کوسلیہ آشولاین اور بھارگ ویدربھی اور کبندھی کاتیاین۔ یہ برہم پراین اور برہم نشٹ رشی پربرہم کو ڈھونڈتے ہوئے بھگوان پپلاد کے پاس آئے (انہوں نے سمجھا یہ (پپلاد) اس سب کو بتلا سکے گا جو کچھ ہم اس سے پوچھیں گے) اس بچار سے وہ ہاتھ میں سمدھا لیکر (آئے)

تشریح۔ بھردواجی۔ بھردواج کے گوتر کا

شیویہ۔ شوی کا پتر

گارگیہ۔ گرگ گوتر کا

کوسلیہ۔ کوسل نگر کا

اشولاین۔ اشول کا پتر

ویدربھی۔ ودربھ دیش کا

کاتیاین۔ کت کا پرپوتا

سمیدھا۔ ہون کی لکڑی۔

سادھو یا راجہ کے پاس خالی ہاتھ جانا منع ہے۔ اس لئے یہ رشی ہون کی لکڑی ہاتھ میں لے کر گئے

۲۔ اس رشی نے ان کو کہا۔ پھر بھی۔ تپ۔ برہمچریہ اور شردھا کے ساتھ برس بھر یہاں رہو۔ تب تم اپنی خواہش کے موافق سوال کرو اگر ہم جانتے ہوں گے تو تم کو سب کچھ بتا دیں گے۔

تشریح۔ اس سال بھر رہنے کی پابندی کی غرض یہ تھی تاکہ ہر ایک کے ادھکار کے جاننے کا موقع مل جائے۔ اور گورو دیا ان کی شردھا پوری ہو۔ جب تک یہ نہیں ہوتی برہم ودیا نشپھل جاتی ہے گو انہوں نے تپ برہمچریہ وغیرہ کا پالن کیا تھا۔ مگر مزید احتیاط کے خیال سے گورو نے پھر ایسی ہدایت کی۔

۳۔ اب رسال کے گزر جانے پر، کبندھی کاتیاین نے پاس آکر پوچھا۔ بھگوان کس سے یہ پرجا پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ اس کو اس نے جواب دیا۔ پرجاپتی کو پرجاؤں کی خواہش ہوئی تو اس نے تپ کیا۔ اور تپ کرنے کے بعد ایک جوڑا پیدا کیا۔ یعنی رئی اور پران اس خیال سے کہ یہ دونوں مل کر میرے لئے مختلف قسم کی پرجائیں پیدا کریں۔

تشریح پرجاپتی۔ شبل پرتھ

پرجا۔ رعیت۔ خلقت

تپ۔ غور کرنا۔ سوچنا

رئی۔ مادّہ

پران۔ زندگی

پران اور مادہ سے تمام برہمانڈ بنا ہوا ہے۔ مادہ یہ سب چیز ہے جس کو ہم دیکھتے ہیں۔ پران طاقت ہے زندگی ہے۔ اور فورس orce ہے۔ پرماتما نے انہیں دو چیزوں سے سنسار کو بنایا ہے۔ سورج۔ چاند ستارے۔ نباتات۔ حیوانات سب ان دو چیزوں سے بنے ہیں۔ مثال کے لئے کہا جاتا ہے رئی چندرا وراتی ہے پران سورج ہے۔ یہ ان کی نسبتی کمی بیشی کے خیال سے ہے۔ چندرا در اناج مادّہ کے کثرت کے ذخیرے ہیں۔ سورج پران کا بھنڈار ہے۔

۵ سورج پران ہے۔ چندرماں رئی ہے۔ یہ سب جو روپ اور اروپ والی (چیزیں) ہیں۔ رئی ہیں۔ اس لئے جس میں شکل ہے وہ بلا شک رئی ہے۔

تشریح۔ جو نظر آتا ہے۔ وہ مادہ ہے۔ اس لئے جن میں شکل ہے۔ ان کو مادّہ سمجھو۔ چندرماں مادّہ ہے۔ سورج پران ہے۔ سورج سے سب کو گرمی۔ طاقت اور زندگی ملتی ہے۔ چندرماں خواہ رئی سے ان کی صورتیں بنتی ہیں۔

یہاں ہم مزید وضاحت کے لئے کہہ سکتے ہیں۔ پورش پران ہے۔ستری رئی ہے۔ پورش سے پران اور زندگی آتی ہے استری سے بچوں کی شکل وصورت کا سامان ملتا ہے۔ و علےٰ ہٰذا القیاس۔ یہی نسبت بجنسہ چاندا اور سورج میں ہے ممکن ہے کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ شکل تو مرد وعورت اور سورج چاند نہ مادہ اور سب میں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے پردھانتا اور خصوصیت کے خیال سے یہ بات کہی گئی ہے۔ جہاں پران کا ذکر آتا ہے۔ وہاں مادہ کی صورت کو چھوڑ دو۔ اصلیت پر غور کرو۔ سورج کی شکل مادہ کی بنی ہوئی ہے لیکن وہ مادہ کے سامان نہیں دیتا۔ مادہ کا سامان تو چاند خواہ اناج ہی سے ملتا ہے۔ اسی طرح عورت بطور خود بچہ کی زندگی کا باعث نہیں ہوسکتی مرد سے پران آتا ہے۔ اور عورت سے شکل وصورت کا پران ملتا ہے تب اولاد پیدا ہوتی ہے۔

اس کی مزید صراحت ہم اپنے "سرت سشبد یوگ" کی کتاب میں کریں گے۔

یہاں پڑھنے والے اس بات کو اور ذہن نشین کر رکھیں۔ یہ پران جیو نہیں۔ یہ صرف force ہے۔

۶۔ اب آدیتہ طلوع ہو کر جب پورب کی سمت میں داخل ہوتا ہے۔ اس سے وہ پورب کے پرانوں کو اپنے کرنوں میں

ملاتا ہے۔ اور جو دکن کو۔ جو پچھم کو۔ جو اتر کو۔ جو نیچے جو اوپر جو درمیانی سمتوں کو اور جو ہر اک چیز کو پرکاشت کرتا ہے۔ اس سے سارے پرانوں کو کرنوں میں ملاتا ہے۔

تشریح۔ سورج کرنوں کے ذریعہ پرانوں کو ملاتا ہوا نکلتا ہے۔

۷۔ سو یہ ویسوانر۔ اگنی سارے روپوں والا۔ پران (کے طور پر) اودے ہوتا ہے۔ سو یہ رچا سے بتایا گیا ہے۔

تشریح۔ ویسوانر۔ سب آدمیوں کے ساتھ تعلق رکھنے والا۔

رچا۔ رگ وید کے منتر

۸۔ (اس کو دیکھو) جو سارے روپوں والا ہے۔ سنہرا ہے سب کو جاننے والا ہے۔ پرم گتی ہے۔ لاثانی نور ہے سب کا تپانے والا ہے۔ ہزاروں کرنوں والا۔ سینکڑوں طریقوں سے برتتا ہوا۔ یہ سورج ساری پرجاؤں کا پران ہو کر اودے ہوتا ہے۔

تشریح۔ سنہرا۔ کرنوں کی وجہ سے کہا گیا ہے۔

پرم گتی بڑی چال والا۔

یہ سورج تمام خلقت کی جان ہے اپنے منڈل میں محیط اور منڈل کے رہنے والوں کی جان ہے۔ اسی سے سب کو گرمی، زندگی ملتی ہے۔ یہ سینکڑوں طریقوں سے اپنی ساری

پرجا کا جان بنا ہؤا ہے۔ یہ سب کو جانتا ہے۔ اور تمام صورتیں
اس کی وجہ سے پرکاشت ہوتی ہیں۔

۹۔ برس پرجاپتی ہے۔ اس کی دو راہیں ہیں۔ دکن اور اتر
جو اِشٹ یگیہ اور دوسرے نیک کام کا ابھیاس کرتے ہیں۔ یہ
جان کر کہ بس یہی سب کچھ ہے۔ وہ صرف چندرمان کے لوک
جاتے ہیں۔ وہ ہی پھر لوٹ آتے ہیں۔ اس لئے یہ رشی جو اولاد
کی خواہش رکھنے والے ہیں دکشن مارگ کو پراپت ہوتے ہیں
یہ ہے رئی جو پتروں کا مارگ ہے۔

تشریح۔ برس۔ یہاں کال (وقت) سے مراد ہے جو لوگ
یگیہ اور شبھ کرم کرتے ہیں۔ وہ چندر لوک کو جاتے ہیں۔ یہ دکشن
مارگ کہلاتا ہے۔ اور جب وہ اپنے کرموں کو بھوگ لیتے ہیں
پھر نیچے کے لوک میں پیدا ہوتے ہیں جن کو پتروں کی خواہش
ہوتی ہے۔ وہ یہ مارگ اختیار کرتے ہیں۔

۱۰۔ اور وہ جو تپ۔ برہمچریا۔ شردھا۔ اور ودیا کے ساتھ
آتما کو ڈھونڈھتے ہیں۔ وہ سورج کو پراپت ہوتے ہیں۔ یہ
پرانوں کا گھر ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ ابھے ہے۔ یہ پرم گتی ہے
اس سے پھر واپس آتے ہیں۔ کیونکہ یہ نِرودھ ہے۔ اس کی تائید
میں یہ شلوک ہے۔

تشریح۔ جوگیان کا آسرا لے کر تپ برہمچریہ اور شردھا
کرتے ہیں۔ وہ سورج کے لوک میں داخل ہوتے ہیں۔

یہ پرم گتی اور بیجو نی اور موکش کی حالت ہے اس سے پھر کوئی واپس نہیں آتا۔ کیونکہ وہاں جانے سے پھر نیچے کی طرف واپسی کا نرودہ (مزاحمت) ہو جاتی ہے۔ اس کی تائید میں ایک شلوک لکھتے ہیں جو نمبر ۱۱ ہے۔

۱۱۔ کوئی اس کو باپ کہتے ہیں۔ جو پانچ پاؤں والا۔ بارہ شکلوں والا ہے۔ اور جو سورگ سے بھی اونچے ستھان میں زیادہ پانی والا ہے۔ دوسرے اس کو گیانی کہتے ہیں جس کے سات پہیوں میں چھ آرے ہیں۔ جس رتھ (رتھ) کو سات گھوڑے کھینچتے ہیں (اور جس پر سارا جگت قائم ہے۔

تشریح۔ یہ منتر رگ وید کا ہے۔ اور یہ اتھروید میں بھی ایک جگہ آیا ہے۔

پانچ پاؤں والا۔ پانچ موسم سے مراد ہے۔ گو موسموں کا شمار چھ ہے۔ مگر ہیمنت اور سشرت دونو جاڑے ہی میں آتے ہیں۔ اس لئے ایک سمجھے گئے۔

بارہ شکل والا۔ بارہ مہینے ہیں۔

سورگ سے بھی اونچا۔ یہاں سورگ سے مراد ہوا کے کرہ سے ہے۔ جہاں سورج ہے اور جہاں زیادہ پانی رہتا ہے۔

چھ آرے چھ موسموں سے مراد ہے۔

سات پہئیے۔ اماوس۔ رت۔ مہینے۔ پکش۔ دن رات۔ مہورت۔

۱۲۔ مہینہ پرجاپتی ہے۔ کرشن پکش اس کا رئی ہے اور شکل

نکش پران ہے۔ اس لئے وہ کچھ رشی شکل نکش میں یگیہ کرتے ہیں۔
اور دوسرے کرشن نکش ہیں۔

تشریح۔ کرشن پکش۔ اندھیرا پاکھ۔
رئی۔ مادہ
شکل نکش۔ اجلا پاکھ

اس کی تفسیر میں سوامی شنکر اچاریہ جی اس طرح فرماتے ہیں۔
"پران ورشی رشی کرشن نکش میں یگیہ کرتے ہوئے بھی شکل کرشن
ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ پران سے الگ کرشن نکش کو
نہیں دیکھتے ہیں۔ اور دوسرے جو پران درشی نہیں۔ وہ اور
شن سروپ کرشن نکش ہی دیکھتے ہیں۔ وہ شکل نکش میں یگیہ
کرتے ہوئے بھی کرشن ہی میں یگیہ کرتے ہیں"

۱۳۔ دن اور رات پرجاپتی ہیں۔ دن اس کا پران ہے رات
رئی ہے۔ وہ جو دن کو ستری سے مجامعت کرتے ہیں۔ اپنے
پران کو بہا دیتے ہیں۔ اور جو رات کو ستری سے مجامعت کرتے
ہیں وہ برہمچاری ہی ہیں۔

تشریح۔ برہمچاری۔ جو برہمچریہ کے اصول کی پابندی
کرتے ہیں۔

۱۴۔ ان پرجاپتی ہے۔ اس سے بیریہ ملتا ہے۔ اس سے
یہ پرجائیں پیدا ہوتی ہیں۔

تشریح۔ بیریہ۔ بیج

پرجا۔ خلقت۔ انسان دوسرے جاندار
اور چندر اور سورج سے شروع کرتے ہوئے اپنشد نے
پرجا کی پیدایش کا خاکہ کھینچا ہے۔ اس پر وچار کرنے سے یہ
سمجھ میں آتا ہے کہ کس طرح دو اصول کے ملنے سے دنیا
کی پیدایش ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

۱۵۔ اس لئے وہ پرش جو پرجاپتی کے اس ورت کو پالن کرتے
ہیں وہ جوڑے کو پیدا کرتے ہیں۔ اور انہیں کے لئے یہ برہم
لوک ہے۔ جن کے تپ اور برہمچریہ ہے۔ اور جن میں سچائی
قائم رہتی ہے۔

تشریح۔ ورت۔ اس ورت کا ذکر ۱۳ نمبر میں آچکا
ہے۔

جوڑے۔ بیٹا۔ بیٹی

برہم لوک۔ چندر لوک سے مراد ہے۔

۱۶۔ اُن کے حصّہ میں وہ برہم لوک آوے گا۔ جو گرد و غبار
سے پاک ہے۔ جن میں ٹیڑھا پن جھوٹ یا بھرم نہیں ہے۔

تشریح۔ چندر لوک میں تو ان آدمیوں کو داخلہ ملتا ہے۔ جو
شبھ کرم یگیہ وغیرہ کرتے ہیں۔ مگر وہ نیک دھرماتما آدمی
جن میں کج روی جھوٹ یا مغالطہ نہیں ہے۔ وہ اس برہم
لوک میں جاتے ہیں۔ جو گرد و غبار سے پاک ہے۔

رائے سالگ رام صاحب بہادر نے اپنی ایک کتاب

میں مایا کی اس طرح تعریف کی ہے۔

"مایا ایک قسم کا غبار ہے جو شبل برمھ کے ساتھ برہمانڈ میں محیط ہو رہا ہے۔ اونچے ایسے طبقات ہیں جہاں یہ غبار نہیں ہے"

یہ الفاظ ہمارے ہیں۔ ان سے اوپر کے نقطوں کی بہت زیادہ تشریح ہوتی ہے۔

دوسرا پرشن

۱۔ اب بھارگو یدربھ نے اس سے پوچھا۔ بھگوان! کتنے دیوتا پرجا کے ساتھ رہتے ہیں کتنے اس کو پرکاش دیتے ہیں اور کون پھر ان میں سے سرشیٹ ہیں۔

تشریح۔ دیوتا۔ قدرت کی طاقتیں۔

اس نے اس سے کہا۔ یہ دیوتا آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی۔ من۔ آنکھ۔ اور کان ہیں۔ جب انہوں نے اپنی شکتیوں کا پرکاش کیا۔ تب آپس میں جھگڑنے لگے۔ اور کہا ہم اس شریر کو سہارا دے کر قائم کئے ہوئے ہیں۔

۲۔ تب پران نے جو دراصل سب میں افضل ہے ان سے کہا۔ تم دھوکے میں نہ پڑو۔ یہ میں ہوں جو اپنے آپ کو پانچ قسم میں تقسیم کر کے اس جسم کو سہارا دے کر قائم رکھتا ہوں انکو

اس پر یقین نہیں آیا۔

۴۔ تب وہ پران غرور سے مانو۔ اور اوپر سے باہر کو نکلا جب وہ نکلا تو دوسرے بھی سب باہر نکل گئے اور جب وہ واپس آیا۔ وہ سب بھی واپس آ گئے جیسے جب مکھیوں کا راجہ نکل جاتا ہے۔ تب ساری مکھیاں اڑ جاتی ہیں۔ اسی طرح من۔ بانی۔ آنکھ کان رکا حال ہوا۔) تب انہوں نے خوش ہو کر پران کی استتی کی۔

تشریح۔ استتی۔ تعریف کرنا۔

آگے کے منتروں میں ان کی استتی ہے۔

۵۔ وہ اگنی بن کر گرم ہوتا ہے۔ یہ سورج تپتا ہے۔ یہ پرجنیہ (بادل) ہے۔ یہ اندر ہے۔ یہ وایو ہے۔ یہ پرتھوی ہے۔ یہ دیو ہے۔ یہ ست ہے۔ یہ است ہے اور یہ امرت ہے۔

۶۔ جس طرح رتھ کی ناف میں آرے قایم ہیں۔ اوسی طرح سب اگیہ پران میں قائم ہے۔ رچائیں یجر۔ سام۔ یگیہ کشتر اور برہم

تشریح۔ رچائین۔ رگ وید سے مراد ہے

برہم۔ پرکرتی

۷۔ تو پرجاپتی ہو کر گربھ میں چلتا ہے۔ تو ہی پھر پیدا ہوتا ہے تیرے لئے اے پران! یہ پرجائیں نذریں لاتی ہیں۔ تو جو اندریوں کیساتھ رہنے والا ہے۔

۸۔ تو دیوتاؤں کے لئے سب سے اچھا ہَوی لے جانے والا ہے۔ تو پتروں کے لئے پہلی سودھا ہے۔ تو اتھرو انگیرس رشیوں کا سچا مقصد ہے۔

تشریح۔ دیوتا اور رشی سے یہاں مراد جسم کی تمام اندریوں سے ہے۔ اگر پران نہ ہوں تو یہ کچھ نہیں کر سکتے۔

۹۔ اے پران تو اپنے تیج سے اِندر ہے۔ تو رُودر ہے رکشا کرنے والا ہے۔ تو انترکش میں گھومتا ہے۔ تو سورج ہے۔ سب روشنیوں کا مالک ہے۔

تشریح۔ تیج۔ جلال
رودر۔ رلانے والا۔ کال
انترکش۔ درمیانی حصہ آکاش

۱۰۔ جب تو برستا ہے تو اے پران۔ تیری سب پرجائیں آنند روپ ہو کر قائم ہوتی ہیں۔ کہ اب ہمارے لئے اناج پیدا ہوگا جتنی ہم کو خواہش ہے۔

۱۱۔ تو ورایتہ ہے۔ اے پران! اکیلا رشی کھانے والا۔ تمام جگت کا اچھا مالک اور ہم تجھ کو کھانے کے قابل سامان دینے والے ہیں اے ماترشوا تو ہمارا باپ ہے۔

تشریح۔ وراتیہ اس کو کہتے ہیں جس کا جنیو سنسکار نہ ہو۔ پران سب سے پہلے پیدا ہوا اس لئے اس کا سنسکار کون کرتا۔ وہ جنم ہی سے شدھ ہے۔

مات۔ رشیو۔ پتا۔ ہوا

۱۲۔ جو تیرا شریر بانی۔ کان۔ آنکھ اور من میں پھیلا ہوا ہے
اس کو کلیان والا بنا۔ باہر مت نکل

تشریح۔ جو پران بانی میں رہتا ہے۔ وہ اپان کہلاتا ہے
جو کان میں رہتا ہے۔ پران۔ جو من میں رہتا ہے سمان
کہلاتا ہے۔

۱۳۔ جو کچھ ترلوکی میں ہے۔ پران کے یہ سب اختیار میں ہے
اے پران! ماں کی طرح تو ہماری رکشا کر اور خوبصورتی اور
دانائی ہم کو دے۔

تیسرا پرسن

۱۔ تب کوسلیہ اشولاین نے اس سے پوچھا "بھگوان!
یہ پران کس سے پیدا ہوتا ہے؟ کیسے اس شریر میں آتا ہے؟
کس طرح اپنے آپ کو تقسیم کر کے (اس جسم میں وہ) رہتا ہے؟
کیسے وہ باہر نکلتا ہے۔ اور کیسے باہری تعلقات کو قائم کرتا ہے
اور کیسے ادھیاتم کے تعلقات کو قائم رکھتا ہے؟"

تشریح۔ ادھیاتم۔ آتما
دوسرے پرسن میں پران کی بزرگی دکھائی گئی ہے۔ اس
پرسن کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ آتما پران سے علیحدہ

چیز ہے۔

۲۔ اس نے اس کو جواب دیا" تو نے بڑے مشکل سوالات پوچھے ہیں۔ مگر چونکہ تو سب سے زیادہ برہم کے معاملہ میں پوچھنے والا ہے۔ اس لئے میں تجھ سے کہتا ہوں۔

۳۔ آتما سے یہ پران پیدا ہوتا ہے۔ جیسے پرش میں چھایا ہوتی ہے اسی طرح اس میں یہ پھیلا ہوا ہے اور من کے کارد بار سے یہ اس شریر میں آیا ہے۔

تشریح جیسے پرش کی سایہ ہوتی ہے۔ ویسے ہی آتما کے ساتھ پران رہتا ہے اور من کے کرم کرنے سے یہ شریر میں آتا ہے۔

۴۔ جس طرح کوئی راجہ اپنے افسروں کو حکم دیتا ہے۔ کہ ان یا ان گاؤں پر تم حکومت کرو اسی طرح یہ پران دوسرے پرانوں کو علیحدہ علیحدہ کاموں پر لگاتا ہے۔

۵۔ مقعد اور آلہ تناسل میں اپان کو۔ پران خود کان اور آنکھ میں رہتا ہوا منہ اور ناک سے چلتا ہے۔ اور بیچ میں پان ہے۔ وہ دیئے ہوئے غذا کو ہر جگہ لے جاتا ہے۔ اس (پران) سے سات شعلے پیدا ہوتے ہیں۔

تشریح۔ دئے ہوئے۔ منہ میں ڈالے ہوئے۔

سات شعلے۔ دو آنکھ۔ دو کان دو ناک اور منہ

۶۔ آتما ہردے میں ہے۔ یہاں ایک سو ایک ناڑیاں

* اس منتر سے آگے پرانوں کی تقسیم دتو مفصل کی گئی ہے۔

ہیں۔ اور ان کی سو سو (چھوٹی ناڑیاں) ہیں۔ پھر اُن میں سے ہر ایک ناڑیوں کی بہتّر بہتّر ہزار شاخیں ہیں۔ ان میں ویان گھومتا ہے۔

تشریح۔ ان ناڑیوں کا ذکر ورہدآرنیک۔ کٹھ اپنشد وغیرہ میں بھی آیا ہے۔

۱۰۱ ناڑیاں خاص ہیں پھر ایک ایک کی سو سو شاخیں بتائی گئی ہیں یعنی ۱۰۱ × ۱۰۰ = ۱۰۱۰۰ ناڑیوں کی شاخیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی بہتر بہتر ہزار شاخیں پھر ہوئیں۔ یعنی ۱۰۱۰۰ × ۷۲۰۰۰ = ۷۲۷۲۰۰۰۰۰۰۔ ان میں اگر سب کا میزان کیا جائے تو ۱۰۱ + ۱۰۱۰۰ + ۷۲۷۲۰۰۰۰۰۰ = ۷۲۷۲۱۰۲۲۰۱ ناڑیاں ہوں گی۔

۷۔ اب اودان اوپر جانے والا پران (اوپر جانے والے) کو ایک (سکھمنا) ناڑی سے پنیہ سے پنیہ لوک لے جاتا ہے۔ پاپ سے پاپ لوک کو اور دونوں سے منشیہ لوک کو لے جاتا ہے۔

تشریح۔ یعنی اس سکھمنا ناڑی سے پران کو اوپر کی طرف لے جاتی ہیں۔ جو پنیہ کرتا ہے وہ اچھے لوک میں جاتا ہے۔ پاپ کرنے والا برے لوک کو۔ اور جس کے کرم ملے جلے ہیں وہ انسان کی یونی میں پیدا ہوتا ہے۔

۸۔ سورج بلاشک باہری پران (ہو کر) اودے ہوتا ہے کیونکہ یہ اس کو مدد دیتا ہے جو آنکھ میں پران ہے۔ جو دیوتا

پرتھوی میں ہے۔ (اگنی) یہ منشیہ کے اپان کو مدد دیتا ہے۔ مدھیہ میں جو آکاش ہے۔ وہ سمان ہے۔ وایو دیان ہے۔

تشریح۔ آنکھ کو سورج سے نسبت ہے۔ بغیر سورج کی روشنی کے آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ سورج کو ویراٹ پورش کی آنکھ بتایا گیا ہے۔ اس لئے چونکہ منشیہ کا شریر خود چھوٹا برہمانڈ ہے۔ جو پران اس کی آنکھ میں رہتا ہے۔ وہی سورج میں بھی ہے۔

۸۔ مدھیہ۔ درمیانی حصہ انترکش جو پرتھوی اور دیو لوک کے بیچ میں ہے۔ اس میں جو ہوا رہتی ہے۔ وہ ویان کہلاتی ہے۔

۹۔ تیج اودان ہے۔ اس لئے جس کے شریر کا تیج ٹھنڈا ہوگیا ہے۔ وہ پنر جنم کو پاتا ہے۔ اپنی تمام اندریوں کے ساتھ جو اس وقت من میں لین ہو گئے ہیں۔

تشریح۔ تیج یہاں شریر کے کانتی کو کہا ہے۔ جب یہ نہیں رہتا انسان مرجاتا ہے۔ اور اس کی اندریاں من میں لین ہو جاتی ہیں۔ ان کے ساتھ وہ پھر نئے جسم میں جاتا ہے۔

۱۰۔ جو کچھ اس کے چت (میں) ہے اس کے ساتھ وہ پران کی طرف چلتا ہے اور پران تیج (اودان) کے ساتھ ملا ہوا آتما کے ساتھ (اس شو گشم شریر کو) اپنے لئے تیار کئے ہوئے لوک میں لے جاتا

ہے۔

تشریح۔ زندگی میں جو جو کام کئے ہیں۔ ویسے ہی من میں باسنا رہتی ہے۔ اور اس کے موافق اس کو لوک اور یونی ملتی ہے۔ مرتے وقت سوکشم شریر ساتھ رہتا ہے۔

۱۱۔ وہ جو اس طرح جانتا ہوا پران کو جانتا ہے اس کی اولاد ضایع نہیں جاتی۔ اور وہ امرت ہوتا ہے اور اس کی تائید پر یہ شلوک ہے۔

تشریح۔ پرانوں کا علم رکھنے والا صاحب اولاد ہوتا ہے۔ اور مکتی کا وارث ہوتا ہے۔ اپنشد نے اس علم کی صراحت اس طرح کی ہے۔

پران آتما سے پیدا ہوتا ہے اور پران من کے دھرم ادہرم کے کے موافق جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اور اپنے آپ کو پانچ قسم میں تقسیم کر لیتا ہے۔ یعنی مقعد اور آلہ تناسل میں اپان رہتا ہے۔ آنکھ اور کان میں پران خود رہتا ہے۔ ناف میں سمان رہتا ہے۔ ناڑیوں میں ویان رہتا ہے۔ سوشمنا ناڑی میں اودان رہتا ہے۔

یہ پران پھر اودان کے راہ سے اودان کو لئے ہوئے باہر نکلتا ہے۔ یہ جسم کے اندر اس کی کیفیت ہے۔ اور اسی طرح وہ شریر کا انتظام کرتا ہے۔

باہری دنیا میں سورج۔ اگنی۔ آکاش۔ وایو۔ تیج جو دراصل

پران۔ اپان۔ سمان۔ ویان اور اودان سے مشابہ اور متماثل ہیں سمان کی مدد سے باہری جگت کو اس نے دھارن کر رکھا ہے۔ اور پران سے ادھیاتم کو دھارن کیا ہے۔ وہی پھر من کیساتھ مل کر اودان کے راہ سے اس کو لوک کی طرف لیجاتا ہے یہی سب میں افضل ہے۔

۱۲۔ جو کوئی پرانوں کی استھتی۔ پھیلاد۔ اور پانچ قسموں سے باہری اور ادھیاتم کے دھارن (کی حقیقت) کو جانتا ہے۔ وہ ان کو جان کر امرت ہوتا ہے۔ امرت ہوتا ہے۔

تشریح۔ استھتی۔ قیام۔ یعنی پران کس طرح مقعد وغیرہ میں قائم ہے۔

پھیلاد۔ سورج وغیرہ کی صورت میں باہری جگہ میں کیسے پھیلا ہوا ہے۔

پانچ قسمیں۔ پران۔ اپان۔ سمان۔ ویان۔ اودان وغیرہ وغیرہ۔

چوتھا پرشن

۱۔ تب سوریاینی گارگیہ نے اس سے پوچھا۔ بھگوان! وہ کون (اندریاں) ہیں۔ جو اس پرش میں (سوتے وقت) سوتے ہیں؟ اور وہ کون ہیں جو (اس وقت) جاگتے ہیں! وہ کون دیوہ

ہے جو خواب کو دیکھتا ہے۔ کس کو یہ سکھ (سوشپتی میں) ہوتا ہے اور کس کس میں یہ سب آسرا لیتے ہیں؟"

۲۔ اس کو اس نے جواب دیا۔ اے گارگیہ جیسے سورج کی کرنیں است ہونے کے وقت اس سے ایک ہو جاتی ہیں اور جب وہ نکلتا ہے تب پھر پھیل جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ سب (اندریاں) اپنے سے اونچے دیو میں جو من ہے اس سے ایک ہو رہتی ہیں۔ اس وجہ سے اس وقت یہ پُرش نہ سنتا ہے۔ نہ دیکھتا ہے۔ نہ سونگھتا ہے نہ رس لیتا ہے۔ نہ چھوتا ہے۔ نہ بولتا ہے۔ نہ پکڑتا ہے۔ نہ آنند بھوگتا ہے۔ نہ (مل) تیاگتا ہے۔ نہ چلتا ہے۔ وہ سوتا ہے۔ یہ سب لوگ کہتے ہیں۔

تشریح۔ سوتے وقت اندریاں سمٹ کر من میں لے ہو جاتی ہیں۔ اور اس وقت پرش نیند میں ہوتا ہے۔ لوگ اسکو کہتے ہیں۔ یہ سو رہا ہے۔ یہاں سارے اندریوں اور ان کے کرم کا تذکرہ کر دیا گیا ہے۔ مثلاً آنکھ نہیں دیکھتی۔ کان نہیں سنتے۔ آنند بھوگنے کا کام آلہ تناسل کا ہے۔ وہ بھی بے کام رہتا ہے۔ ساری اندریاں سو جاتی ہیں۔ یہ پہلے سوال کا جواب ہے۔

۳۔ پرانوں کی اگنیاں ہی اس شہر میں جاگتی ہیں۔ اپان وایو اس میں گارہ پتیہ (گرہست کی) اگنی ہے۔ ویان الوواہا یہ پچن ہے۔ اور جس وجہ سے گارہ پتیہ سے باہر لائی جاتی ہے۔ باہر

لائے جانے کے سبب سے پران آہونیہ اگنی ہے۔

تشریح: شہر۔ اس جسم سے مراد ہے جس میں گیارہ دیانوں پھاٹک ہیں۔ کیونکہ اس میں گیارہ سوراخ بتائے گئے ہیں۔ اس کو سنتوں نے ۱۱ دوار کا پیارا بھی کیا گیا ہے۔

تین قسم کی شروت اگنی ہوتی ہیں۔ گارہ پتیہ اگنی اس کا کنڈ دکش میں ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ جلتی رہتی ہے۔ دوسرے کنڈوں میں اگنی اس سے لے جا کر جلاتے ہیں انواہاریہ یعنی اس کو اکثر دکش اگنی ہی کہتے ہیں۔ اور اس کا کنڈ دکش کی طرف ہوتا ہے۔ اہونیہ اگنی۔ اس کا کنڈ پورب میں ہوتا ہے۔ اب پران اور اگنیوں کی جو مشابہت یہاں بتائی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ پران اہونیہ ہے کیونکہ جب آدمی سویا ہوا ہوتا ہے تو پران اسی طرح اپان سے باہر آتے ہیں جس طرح اہونیہ گارہ پتیہ سے۔ اور دیان دکش اگنی ہے۔ کیونکہ وہ ہردے کے دکش کے سوراخ سے نکلتی ہے۔ پنڈت راجا رام

۴۔ سانس کا باہر نکالنا اور اندر کھینچنا دو آہوتی ہیں۔ جو وایو ان دونو کو برابر تقسیم کرتی ہے۔ وہ سمان وایو ہے۔ من ججمان ہے۔ یگیہ کا پھل اودان ہے۔ یہ یگیہ کرنے والے کو روز بروز برہم کو پہنچاتا ہے۔

تشریح۔ ہوتا ردو آہوتیاں برابر برابر آہونیہ اگنی کی طرف لے جاتا ہے۔ سوامی شنکر اچاریہ کہتے ہیں: اسی طرح گیانی نیند میں بھی اگنی ہوتر کرتا رہتا ہے۔ یعنی وہ کبھی بے کام نہیں رہتا۔ یہ بات صرف تعریف کے خیال سے کی گئی ہے۔ ورنہ اور آدمیوں کی بھی اسی خصوصیت میں یہی حالت ہے۔

برھم۔ برھم لوک سے مراد ہے اس شریر میں یہ لوک سُشُپتی ہے۔ اودان جس طرح مرنے کے پیچھے جیمان کو یگیہ کا پھل دینے کے لئے برھم لوک میں لے جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں من کو سوشپتی کے وقت میں وہ سوشمنا ناڑی کے اندر برھم کے نزدیک لے جاتا ہے

۵۔ تب یہ دیو خواب میں مہما کو انبھو کرتا ہے۔ جو دیکھے ہوئے کو پھر دیکھتا ہے۔ سنی ہوئی بات کو پھر سنتا ہے۔ وہ بار بار بھوگتا ہے۔ جس کو راس نے) دوسرے ملکوں اور مقامات میں بھوگا ہے دیکھا ہوا (اس جنم میں)، نہ دیکھا ہوا دوسرے جنم میں)، سنا ہوا اور نہ سنا ہوا۔ انبھو کیا ہوا اور نہ انبھو کیا ہوا۔ موجودہ اور گزشتہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور سب کچھ دلیر۔ ڈرپوک۔ دولتمند اور غریب بن کر دیکھتا ہے۔

تشریح۔ دیو۔ اودان یا خیالات۔ یعنی جب تمام سندریاں دب جاتے ہیں۔ اس وقت من کو کوئی خواب نہیں دکھائی

دیتا۔ یہ گہری نیند کی حالت ہے۔ شنکراچاریہ جی لکھتے ہیں۔ کہ
اس وقت تیج کے سبب سے من کے تمام ناڑیاں (راہیں)
بند ہو جاتی ہیں۔ کوئی خاص خیال نہیں رہتا۔ من آتما میں
لین ہو جاتا ہے آتما کے سوا اور کچھ نہیں رہتا۔ سوشپتی
میں یہ حالت ہوتی ہے۔

۷۔ اے پیارے! جس طرح پرند درخت پر (اپنے گھونسلے
میں) آشرا لیتا ہے۔ اسی طرح یہ سب کچھ پرماتما میں آشرا
لیتا ہے۔

تشریح۔ پر۔ اونچا۔

۸۔ پرتھوی اور پرتھوی کی ماترا۔ جل اور جل کی ماترا۔
اگنی اور اگنی کی ماترا۔ وایو اور وایو کی ماترا۔ آکاش اور آکاش
کی ماترا۔ آنکھ اور جو کچھ دیکھا جاتا ہے۔ کان اور جو کچھ سنا
جاتا ہے۔ ناک اور جو کچھ سونگھا جاتا ہے۔ زبان اور جو کچھ
چکھا جاتا ہے۔ چمڑا اور جو کچھ چھوا جاتا ہے۔ بانی (قوت کلام)
اور جو کچھ بولا جاتا ہے۔ ہاتھ اور جو کچھ پکڑا جاتا ہے۔ آلہ تناسل
اور جو کچھ بھوگا جاتا ہے۔ مقعد اور جو کچھ خارج کیا جاتا ہے
پاؤں اور جس پر چلا جاتا ہے۔ بدھی اور جو کچھ جانا جاتا ہے
اہنکار اور جس کا ابھمان کیا جاتا ہے۔ چت اور جو کچھ یاد کیا
جاتا ہے۔ تیج اور جو کچھ پرکاش کیا جاتا ہے۔ پران اور جو کچھ
اس سے سہارا پاتا ہے۔

تشریح۔ ماترائے مُراد یہاں سوکشم تماترائے ہے یعنی آکاش کا تماترا شبد ہے۔ وایو کا سپرش۔ اگنی کا روپ۔ جل کا رس اور پرتھوی کا گندھ ہے۔ یہ سب اور تمام اندریاں اور ان کے بھوگ وشے کے سامان یہ سب آتما میں جا کر آسرا لیتے ہیں۔ اور پھر سب پرماتما کو اپنا آسرا بناتے ہیں۔ اس میں تیج لفظ دو جگہ آیا ہے۔

۹۔ کیونکہ یہ جو دیکھنے والا۔ چھونے والا۔ سننے والا۔ سونگھنے والا۔ رس لینے والا۔ ماننے والا۔ جاننے والا۔ کرنیوالا۔ وگیان آتما پرش ہے۔ وہ (اس وقت) اُس اکشر پرماتما میں آسرا لیتے ہیں۔

تشریح۔ وگیان آتما۔ آنکھ دیکھتی ہے۔ کان سنتا ہے زبان رس لیتی ہے من مانتا ہے۔ بدھی جانتی۔ ہاتھ پاؤں کرتا ہے۔ یہ سب اندرونی اور بیرونی اندریاں اوزار ہیں۔ سب کا جاننے والا آتما ہے۔ اس لئے اس کو گیان آتما پرش کہا ہے۔

۱۰۔ جو اس اکشر کو جانتا ہے۔ جو بغیر سایہ۔ بغیر جسم۔ بغیر رنگ کے ہے اور شوبھر ہے۔ وہ بلاشک اس پرم اکشر کو پا لیتا ہے ہاں۔ اے پیارے! وہ سب کا جاننے والا ہوتا ہے۔ سب کچھ ہوتا ہے۔ یہاں یہ شلوک ہے۔

تشریح۔ شوبھر۔ روشن۔ صاف۔ شفاف۔ چمکنے والا اس میں

سایہ نہیں ہوتا۔ شنکراچاریہ سوامی کہتے ہیں کہ وہ بغیر
کسی فرق کے چمکنے والا اور پر کا شمان ہے۔

۱۱۔ اے پیارے! جو کوئی اکشر (آتما) کو جانتا ہے۔
جس آتما، پرجس کا خواص گیان ہے۔ اور معہ تمام دیوتاؤں کے
سارے پران اور سارے بھوت آشرا لیتے ہیں۔
وہ سرو گیہ ہو کر سب کو چاک کر جاتا ہے۔

تشریح۔ دیوتا۔ اندریاں شکتیاں وغیرہ
بھوت۔ پانچ عنصر ہوا۔ آگ وغیرہ
جو اس آتما کو جانتا ہے وہ سرو گیہ ہو کر تمام
پردوں کو چاک کر دیتا ہے۔

پانچواں پرسن

۱۔ تب ستیبہ کام شیو کے لڑکے نے پوچھا اگر کوئی آدمیوں
میں سے مرنے کے وقت تک اونکار کا دھیان کرے تو وہ اس
(کی مارد) سے کس لوک کو پاتا ہے“۔
اس نے اس سے کہا۔

۲۔ اے ستیبہ کام! یہ اوم پرا ور اپر برھم ہے۔ یہ اکشر
ہے۔ اس لئے وہ جو اس کو جانتا ہے وہ اسی کے آشرے

سے دونوں میں سے ایک کو پاتا ہے۔"

تشریح۔ دونوں۔ پر۔ اور اپر برھم

مطلب یہ ہے شبل برھم اور شدھ برھم۔ ان دونوں کی پراپتی اونکار کے دھیان سے ہوتی ہے۔

۳۔ اگر وہ ایک ماترا (अ والے اوم) کا دھیان کرے تب وہ اسی سے پرکاشت ہوا جلدی پرتھوی کی طرف جاتا ہے اس کو رچائیں منشیہ لوک میں لے جاتی ہیں۔ وہ یہاں تپ برھمچریہ اور شردھا سے سنگت ہو کر مہما کو انبھو کرتا ہے۔

تشریح۔ ایک ماترا کا یہاں مطلب یہ ہے۔ کہ ایک انگ کو پردھان سمجھ کر باقی دونوں کا اتنا خیال نہ کرے ایسا شخص پھر پرتھوی کی اور آکر جنم لے گا۔ آ۔ او۔ م۔ ان تینوں کا تعلق دیو (لوک) انترکش اور پرتھوی سے ہے جو جس کا زیادہ دھیان کرتا ہے اسی لوک میں جاتا ہے اکار کا دھیان کرنے والا پرتھوی میں آکر پھر اپنے پرانے سنسکاروں کی وجہ سے تپ۔ برھمچریہ اور شردھا کر کے پھر اپنا کام بنانے لگتا ہے۔ کیونکہ جس اپی بھگتی ہے۔ وہ کبھی ضائع نہیں جاتی۔ وہ پھر دوسرے جنم میں پھرنے لگتی ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں "بھگتی بیج بنسے نہیں بہیں جاسے برہمنڈ"

رچا۔ رگ وید کے منتر

۴۔جو پھر اس کو تین ماترا (آ۔ اُ۔ م، अ + उ + म (ओम) والے اوم اسی اکشر سے پرم پرش کا دھیان کرے۔ وہ تیج میں رچ میں پہنچا ہوا جیسے سانپ کینچلی سے چھوٹ جاتا ہے۔ ویسے ہی وہ پاپ سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور اس کو سام کے منتر برہم لوک کو اوپر پہنچاتے ہیں۔ اور وہ وہاں پہ اُس آتما کو دیکھتا ہے۔ جو تمام ۳ آتماؤں کے بڑی میزان سے بھی بڑا ہے۔ اس پر یہ دو شلوک ہیں۔

تشریح۔ آتماؤں کی بڑی میزان۔ برا مجموعہ۔ جو سب کی جان ہے اور جو تمام دنیا کا آسرا ہے۔ مثال کے طور پر انسانی شریر کو لے لو۔ اس میں ایک پردھان جیو ہے۔ جو اس شریر کا اکیلا مالک ہے۔ باقی بے شمار کروڑوں جیو اس کے اندر ہیں۔ وہ پردھان جیو سب کی جان اور کے پیچھے ہے۔ اسی طرح پرماتما سرشٹی میں ویاپک ہو کر سب کی جان بن رہا ہے۔ اور تمام رچنا کے پیچھے ہے۔

۶۔ تین ماترائیں (آ + اُ + م؛ अ + उ + म (ओम)) کو الگ الگ پریوگ کیا جائے۔ اور ایک دوسرے سے ملا کر پریوگ کیا جائے تو وہ موت والی ہوتی ہیں۔ لیکن جو باہری۔ درمیانی اندرونی کریاؤں میں ٹھیک پریوگ کی گئی ہیں۔ تو بلنے والا نہیں کانپتا۔

تشریح۔ جو اس کو الگ الگ سادھن کرتے ہیں وہ پر برہم کو نہیں پاتے۔ اور ان کو موت سے چھٹکارا نہیں ملتا لیکن جو ابھیاس کرتے ہوئے جاگرت سپنا اور سوپتی کے منازل کو ایک ساتھ طے کرتے ہوئے اوم کے تینوں ماتراؤں کا ساتھ ساتھ پریوگ کرتے ہیں۔ وہ خوف ہو جاتے ہیں کانپتے نہیں۔

۷۔ رچاؤں سے وہ اس لوک کو جاتا ہے۔ اور یجر سے انترکش کو۔ سام منتروں سے اس (برہم لوک) کو جس کو شاعر رشی اجانتے ہیں۔ ایک اونکار کے سہارے سے ہی گیانی اس کو پراپت ہوتا ہے۔ اور اس کو جو شانت اجر۔ امرت اور ابھے ہے۔

تشریح۔ یعنی شبل برہم اور شدھ برہم دونوں کو پا لیتا ہے۔ یہ تینوں ماتراؤں کے دھیان سے ہوتا ہے۔

چھٹا پرسن

اتھ اس سے سوکیشا بھردواج کے لڑکے نے پوچھا بھگوان! کوسلا کا راج پتر ہرنیہ نابھ میرے پاس آیا۔ اور

یہ سوال کیا۔" اے بھرودواج! کیا تو سولہ کلا والے پرش کو جانتا ہے؟ میں نے اس شاہزادے سے کہا۔ میں اس کو نہیں جانتا۔ اگر میں جانتا ہوتا۔ تو کس طرح تجھ کو نہ بتاتا۔ اس کی جڑ سوکھ جاتی ہے جو جھوٹ بولتا ہے۔ اس لئے میں یہ کہنے کو تیار نہیں ہوں۔ جو سچ نہیں ہے۔ تب وہ چپ چاپ رتھ پر سوار ہو کر چلا گیا۔ اب میں وہ پوچھتا ہوں۔ وہ سولہ کلا والا پرش کہاں ہے؟

۲۔ اس کو اس نے جواب دیا" اے پیارے! یہاں ہی جسم کے اندر وہ پرش ہے۔ جس میں یہ سولہ کلائیں پیدا ہوتی ہیں۔

۳۔ اس نے سوچا کہ وہ کیا ہے۔ جس کے نکلنے پر میں نکل جاؤں گا۔ اور جس کے ٹھہرنے پر میں ٹھہروں گا۔

تشریح۔ اس سے یہاں مراد پرماتما ہے۔

۴۔ اس نے پران کو پیدا کیا۔ پران سے شردھا۔ آکاش وایو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی۔ اندریہ۔ من۔ اناج۔ اناج سے بیج تپ۔ منتر۔ کرم اور لوکوں میں نام بھی

تشریح۔ پران۔ ہرنیہ گربھ سے مراد ہے جس پر ساری اندریاں ٹھہری ہوئی ہیں (شنکر)

شردھا۔ جس کی وجہ سے انسان نیک کام کی طرف توجہ کرتا ہے۔ (شنکر)

پرتھوی ۔ پانچ استھول مہابھوت وغیرہ
(شنکر)

اندریہ ۔ پانچ کرم اور پانچ گیان اندریہ (شنکر)

نام ۔ نام میں نام روپ دونوں شامل ہیں اور شہرت کا بھی مطلب نکل سکتا ہے۔

۵۔ جیسے ندیاں بہتی ہوئی سمندر کو چلی جا رہی ہیں جب وہ سمندر کو پہنچ جاتی ہیں تو غائب ہو جاتی ہیں۔ ان کے نام اور روپ دونوں کا ابھاؤ ہوتا ہے۔ وہ سمندر میں صرف یہی کہلاتی ہیں۔ اسی طرح اس ساکشی کے سولہ کلائیں جو پرش کی طرف جا رہی ہیں۔ جب وہ پُرش کو پہنچ جاتی ہیں تو غائب ہو جاتی ہیں۔ اور ان کے نام اور روپ بھی غائب ہو جاتے ہیں۔ پرش ہے ۔ صرف یہ کہلاتا ہے۔ اور پھر وہ بغیر کلا کے رہتا ہے۔ اور امرت ہے۔ اس پر یہ شلوک ہے۔

۶۔ سب کلائیں جس پر اس طرح ٹھہری ہوئی ہیں جیسے رتھ کے ناف میں ارے۔ وہ پرش جو جاننے کے قابل ہے اس کو تم جانو جس سے کہ موت تم کو تکلیف نہ دے۔

۷۔ اس رپپلا دہ نے ان رشاگردوں) سے یہ کہا (کہ) اس پر برھم کو صرف اتنا ہی جانتا ہوں۔ اس سے پرے

کچھ نہیں ہے۔

۸۔ تب انہوں نے اس کی تعظیم کرتے ہوئے کہا۔ "تم بلا شک ہمارے باپ ہو۔ جو ہم کو گیان سے دوسرے کنارے پر تار کرنے آئے ہو۔ پرم رشیوں کو نمسکار ہے پرم رشیوں کو نمسکار ہے۔"

تیتریہ اُپنشد

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

بابو شیوبرت لال ورمن ایم-اے

فہرست مضامین

دیباچہ

تیتریہ اپ نشد تیتریہ آرنیک کا ایک حصّہ ہے یعنی کرشن یجروید کے آرنیک ۷، ۸ اور ۹ ادھیا اس میں شامل ہیں۔ یہ اتھروا اپ نشدوں میں بھی ہے۔ شنکر نے اس کے پہلے حصّہ کو سکشا ولی۔ دوسرے کو برہمانند ولی کا نام دیا ہے۔ مگر آخری حصّہ کے لئے کوئی نام نہیں دیا گیا۔

برھم پر وچار کرتے ہوئے وَرن اور اس کے فرزند بھرگو کے درمیان سوال و جواب ہوئے ہیں۔ پہلے وُرن نے جو برھم کی تعریف کی اس سے بھرگو کو بھرم ہوُا۔ اور پھر رفتہ رفتہ وہ اصلیت کی طرف آیا۔ ورن نے کہا جس سے سب پیدا ہوتے ہیں جس میں سب رہتے ہیں جس کی طرف سب مائل ہوتے ہیں۔ وہی برھم ہے اس سے بھرگو نے یہ نتیجہ اخذ کیا۔ کہ چونکہ سب پیدائش و پرورش غذا سے ہے برھم غذا ہوگا۔ پھر اس نے سوچا۔ سب لوگ سانس کے رہتے ہوئے جیتے ہیں۔ اس لئے پران ہی برھم ہوگا۔ مگر یہ بھی تسلی بخش تحقیقات نہیں ہوئی۔ تب اس کے باپ نے کہا۔ برھم

یوگ ہے اور اس نے سمجھا کہ برھم سے مراد بدھی سے ہوگی۔ تب اس نے غور کیا۔ برھم آنند ہے۔ اور اسی مقام پر وہ ٹھہر گیا۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ بھرگو ایک بات سن کر اسی پر برابر غور کرتے کرتے اس آخری نتیجہ تک پہنچا۔ جہاں سارے مادی عالم خیالات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

تیتریہ اپنشد

سِکشاولّی

پہلا انوواک

۱۔ اے متر! تو ہمارے لئے سکھ سروپ۔ اے ورُن! تو ہمارے لئے سکھ سروپ ہو۔ اندر اور برہسپتی! ہمارے لئے سکھ سروپ ہو۔ ویاپک وشنو! ہمارے لئے سکھ سروپ ہو۔ نمسکار ہے برہم کو۔ اے وایو! تجھ کو نمسکار ہے۔ تو ہی پرتیکش برہم ہے۔ میں تجھ ہی کو پرتیکش برہم کہوں گا۔ ست کہوں گا وہ برہم میری رکشا کرے۔ رکشا کرے میری اور رکشا کرے تقریر کرنے والی کی۔

اوم شانتہ۔ شانتہ۔ شانتہ

تشریح۔ یہ یجروید کا منتر ہے۔ اس کا پڑھنے والا شاگرد ہے

اس میں متر۔ ورن۔ اندر۔ وایو وغیرہ سب شبل برمھ یا سرگن برمھ کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

دوسرا انوواک

ا۔ ہم سکشا کی ویاکھیا کریں گے۔ ورن۔ سور۔ ماترا۔ پرتین سام۔ سندھی۔ یہ سکشا ادھیا کہا گیا ہے۔

تشریح۔ ورن۔ حروف۔

سور۔ تلفظ۔ ادات۔ انوداتّ وغیرہ

ماترا۔ دیرگیہ۔ پلت اور ہرسو (اعراب)

پرتین۔ لفظوں کی بناوٹ میں اندر اور باہر کے تعلقات کو قائم رکھنا۔

سام۔ خوش الحانی سے پڑھنا

سندھی۔ ملا کر پڑھنا۔ ہکلاتے ہوئے نہ پڑھنا

تیسرا انوواک

ا۔ یش ہم دونوں (گورو اور چیلے) کے ساتھ ہو۔ ہم برمھ ورچس ہم دونوں کے ساتھ ہو۔ اب سنہتا کی اپ نشد پانچ مدّوں میں بتائیں گے لوکوں (دنیاؤں) کے تعلق میں۔ نور (دیوتیوں) کے تعلق میں

علم (ودیا) اولاد اور جسم کے تعلق ہیں ان کو مہا سنہتا کہتے ہیں
پہلے دنیاؤں کے تعلق میں ہے۔ پرتھوی پہلا جزو ہے۔ دیو
آخری جزو ہے۔ آکاش ان کی ملاوٹ ہے۔ وایو ملانے والا ہے
یہ لوکوں کے تعلق میں ہے۔

تشریح (۱) برہم ورچس۔ وید کے پڑھنے سے جو جلال چہرے
پر ہو سکتا ہے برہم ورچس ہے۔

(۲) سنہتا۔ اتحاد ورمیل۔ چونکہ وید کے منتر اکٹھے کئے
گئے ہیں۔ ان کو سنہتا کہتے ہیں (سن۔ تا۔ ہی)

(۳) اب رشیوں (دیوتاؤں) کے تعلق میں کہتے ہیں۔ اگنی
پہلا جزو ہے۔ سورج آخری جزو ہے۔ پانی ان کا ملاپ ہے۔ آور بجلی
ملانے والی ہے۔ یہ جوتیوں کے تعلق میں ہے۔

(۴) اب علم (ودیا) کے تعلق میں کہتے ہیں۔ گورو پہلا جزو ہے
شاگرد آخری جزو ہے۔ ودّیا ان کا ملاپ ہے۔ پڑھانا ملانے
والا ہے۔ یہ علم کے تعلق میں ہے۔

(۵) اب اولاد کے تعلق میں کہتے ہیں۔ ماتا پہلی جزو ہے۔ باپ
آخری جزو ہے۔ اولاد ان کا ملاپ ہے۔ اور تولید کا فعل ان کا
ملانے والا ہے۔ یہ اولاد کے تعلق میں ہے۔

(۶) اب جسم (شریر) کے تعلق میں کہتے ہیں۔ نیچے کا جبڑا پہلا
جزو ہے۔ اوپر کا جبڑا آخری جزو ہے۔ بانی ان کی ملاپ ہے
اور زبان ان کی ملانے والی ہے۔

(۷) یہ پانچ مہا سنہتائیں ہیں جیسی کہ یہاں دیا لکھیا کردی گئی ہے جو اس طرح مہا سنہتاؤں کو جانتا ہے۔ وہ اولاد سے مویشیوں سے برہم ورچس ہے۔ اور سورگ لوک سے ملتا ہے۔

چوتھا انوواک

۱۔ اندر جو ویدوں میں افضل رمانا گیا ہے۔ تمام صورتوں والا ہے۔ ویدوں سے (اور) امرت سے پیدا ہوتا ہے وہ اندر مجھ کو بدھی سے طاقتور بنا دے۔ اے دیوا میں امرت کا دھارن کرنے والا بنوں۔ میرا جسم قابل ہو۔ میری زبان میٹھی بنے۔ میں کانوں سے بہت سنوں۔ تو بدھی سے ڈھکا ہوا برہم کا خزانہ ہے میرے (گوروے) سنے ہوئے رکشا کی حفاظت کر۔ تب مجھ کو وہ شری (خوشی) لا دے جو مویشیوں کی بڑھا بنوالی اور کپڑے لانے والی ہے۔

۲۔ اور میرے لئے کھانے پینے کی چیز مہیا کرتی ہے۔ یہ شری بسترں گئوں و دوسرے مویشیوں سے بھرپور ہے۔ یہ مجھ کو لا دے۔ سواہا ہر طرف سے برہمچاری میرے پاس آئیں۔ سواہا برہمچاری محنت کرکے میرے پاس آئیں۔ سواہا اپنے آپ کو ضبط میں رکھنے والے برہمچاری میرے پاس آئیں۔ سواہا۔ شانت

برہمچاری میرے پاس آئیں۔ سواہا
۳۔ آدمیوں میں یش والا ہوؤں۔ سواہا میں بڑے دولتمند سے بھی افضل ہو جاؤں۔ سواہا بھگوان! مجھ کو اپنے میں داخل ہونے دے سواہا بھگوان! تو مجھ میں داخل ہو جا۔ میں اے بھگوان! تجھ میں جس کی ہزاروں شاخیں ہیں۔ اپنے آپ کو شدھ کرتا ہوں۔ سواہا! جیسے نیچے کی طرف پانی بہتے ہیں جیسے مہینے برس مل جاتے ہیں اسی طرح سے اے برہم! ہر چہار طرف سے برہمچاری میرے پاس آویں۔ سواہا تو شرن کی جگہ ہے مجھ کو چمکا دے۔ مجھ کو اپنی شرن میں لے سواہا۔

پانچواں انوواک

۱۔ بھو۔ بھوو۔ سواہا۔ یہ تین تصوف کے نام ہیں۔ مہا چمسیہ (رشی) نے ان میں ایک چوتھا نام بتایا ہے (وہ) مہہ (ہے) وہ برہم ہے وہ آتما ہے۔ دوسرے دیوتا اس کے انگ ہیں۔
۲۔ بھو یہ پرتھوی لوک ہے۔ بھووہ انترکش ہے۔ سووہ دیو (لوک) لوک ہے۔ مہا سورج ہے۔ سورج (ہی) سے تمام لوکوں کو بڑائی ملتی ہے۔ بھوہ اگنی ہے۔ بھووہ وایو ہے۔ سوہ سورج ہے۔ مہہ چاند ہے۔ چندرما ان ہی سے تمام روشنیوں (ستاروں) کو بڑائی ملتی ہے۔ بھوہ رچائیں (رگ وید) ہیں۔ بھووہ سام ہے۔ سووہ یجر ہے۔ مہہ برہم ہے۔ برہم سے تمام ویدوں کو بڑائی

کرنے کا، اوم کہہ کر برھما کرم
ہیں! اوم کہہ کر اوہو یو پڑھتا ہے، اوم کہہ کر براہمن وید
حکم دیتا ہے! اوم کہہ کر اگنی ہوتر کا حکم دیتا ہے، اوم کہہ کر براہمن وید
پڑھتا ہے، اس مقصد سے کہ میں برھم (ویدوں) کو پراپت ہووں اور
اس طرح وہ برمھ کو پالیتا ہے۔

نواں انوواک

رِت پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ ستیہ پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔
تپ پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ من کو شانت رکھنا پڑھنا اور
سکھانا چاہیئے! اندریوں کا دمن کرنا، پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔
آگ کا ادھان کرنا پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ اگنی ہوتر کرنا پڑھنا
اور سکھانا چاہیئے! اتھتی سیوا پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ منشیہ
سوہار کرنا پڑھنا اور سکھانا چاہیئے۔ اولاد کی پرورش کرنا پڑھنا
اور سکھانا چاہیئے۔ اولاد پیدا کرنا پڑھنا اور سکھانا چاہیئے
اولاد کی اولاد ہونے تک گھر میں رہنا، پڑھنا اور سکھانا چاہیئے
ستیہ واچا (رشی)، رتھی تر کے خاندان کا، مانتا ہے کہ صرف
سچائی ضروری چیز ہے۔ تپو نیتہ (رشی)، پوروشِشٹ کا لڑکا، مانتا ہے۔ کہ
صرف تپ ضروری چیز ہے۔ ناک (رشی)، مدگل کا لڑکا مانتا ہے۔ کہ
پڑھنا (مطالعہ کرنا) اور سکھانا ہی ضروری چیز ہے۔ کیونکہ وہی تپ
ہے۔ ہاں وہی تپ ہے۔

دسواں کھنڈ

میں (آتما، سنسار (روپی) درخت کا ہلانیوالا ہوں (جا کھیڑنے کے قابل ہے) میری نیکنامی پہاڑ کی چوٹی کی طرح ہے۔ میں وہ ہوں جس کے گیان، کا پوتر پرکاش، اونچا طلوع ہوا ہے۔ گویا سورج میں ہے۔ میں وہ ہوں جو اصلی امرت ہے۔ میں چمکتا ہوا خزانہ ہوں میں بدھی ہوں امرت ہوں۔ لازوال ہوں۔ یہ ترشنکو (رشی) کا قول ہے۔

گیارھواں انوواک

ا۔ وید پڑھا کر گرو اس طرح شاگرد کو ہدایت کرتا ہے۔ سچ بولو۔ دھرم کا آچرن کرو۔ (روزانہ) سوادھیا (مطالعہ) میں غفلت نہ کرو۔ آچاریہ (گورو) کے لئے پیارا دھن لا کر (گورو کو بدیا کا دکشنا دے کر) اولاد کے تعلق کو مت ترک کرو (یعنی گرہست میں رہ کر اولاد پیدا کرو) سچائی سے کبھی غفلت نہ کرنا۔ دھرم سے کبھی غفلت نہ کرنا جس میں بھلائی ہے اس میں کبھی غفلت نہ کرنا ایشوریہ کے بڑھانے میں کبھی غفلت نہ کرنا۔ سوادھیا اور سکھلانے میں کبھی غفلت نہ کرنا۔

تشریح۔ غفلت کے لئے پرماد کا لفظ آیا ہے جس کے لغوی معنی

سستی کے ہیں۔

۲۔ دیوکارج اور پتری کارج میں کبھی غفلت نہ کرنا۔ ماں کو دیوتا کی طرح مانو۔ پتا کو دیوتا کی طرح مانو۔ اتیتھی کو دیوتا کی طرح مانو۔ آچاریہ کو دیوتا کی طرح مانو۔ جن کاموں میں عیب نہیں ہے ان کو کرو دوسرے کرموں کو مت کرو۔ جو ہمارے لایق نہیں ہیں جو کام نیک ہیں ان کا انشٹھان کرو۔

۳۔ جو براہمن ہم سے اچھے ہیں ان کو بیٹھنے کی جگہ دے کر آرام دو۔ جو کچھ دینا ہے شردھا سے دو۔ اشردھا سے مت دو۔ خوشی سے دو۔ بنتی کر کے دو۔ ادھرم کے خوف سے دو۔ پریم بھاو سے دو۔

۴۔ اور اگر تجھ کو کسی دھرم کے کام میں شک ہو یا کسی آچار بیوہار میں شک ہو تو جو براہمن نرنے کرنے والے ہوں۔ خواہ وہ راجا کی طرف سے مقرر ہوں اور چاہے آزاد ہوں۔ روکھے نہ ہوں۔ دھرم کے پیار کرنے والے ہوں جیسے وہ براہمن برتاؤ کریں۔ ویسا تو بھی برتاؤ کر اور جن پرشوں پر عیب لگا یا گیا ہو۔ ان کی بابت جو براہمن مناسب انصاف کرنے والے۔ مقرر یا آزاد ہوں۔ خشک مزاج نہ ہوں۔ دھرم سے پیار کرنے والے ہیں جیسا وہ برتاؤ کریں۔ تو بھی ویسا ہی برتاؤ کر۔ یہ ہمارے لئے ویدی (جائز) حکم ہے۔ یہ ہمارا اپدیش ہے۔ یہ ویدکی اپنشد ہے۔ یہ سکشا ہے۔ اس طرح تم کو ہمیشہ انشٹھان کرنا چاہیئے ٹھیک اسی طرح ہمیشہ انشٹھان کرنا چاہیئے۔

بارہواں انوواک

اے متر! تو ہم کو شانتی دے۔ وَرن! تو ہم کو شانتی دے۔ آریمس! تو ہم کو شانتی دے۔ اندرا ور برہسپتی! تم ہم کو شانتی دے۔ وشنو! تو ہم کو شانتی دے۔ برہم کو نمسکار ہے۔ اے وایو! تجھکو نمسکار۔ تو پرتیکش برہم ہے۔ میں تجھ کو نیائیکاری کہوں گا۔ میں تجھکو ستیہ کہوں گا۔ وہ برہم میری رکشا کرے۔ بولنے والے کی رکشا کرے۔ میری رکشا کرے۔ بولنے والے کی رکشا کرے۔

اوم شانتہ۔ شانتہ۔ شانتہ

برہم ولّی (برہمانڈ ولّی)

(برہم) ہم دونوں (آچاریہ اور شاگرد) کی رکشا کرے۔ وہ ہم دونوں کو بھوگ دے۔ ہم مل کر طاقت حاصل کریں۔ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے وہ روشن ہو۔ ہم کبھی دویش نہ کریں۔

اوم شانتہ۔ شانتہ۔ شانتہ

پہلا انوواک

ا۔ وہ جو اُس برہم کو جانتا ہے جو ستیہ گیان اور اننت ہے

اور ہردے کی (گپھا کے پرم آکاش چھپا ہوا ہے۔ وہ برہم کیساتھ
مل کر تمام کامناؤں کو بھوگتا ہے۔

۲۔ اس آتما (برہم) سے آکاش پیدا ہوا۔ اور آکاش سے وایو
وایو سے اگنی۔ اگنی سے جل۔ جل سے پرتھوی۔

۳۔ پرتھوی سے اوشدھیاں۔ اوشدھیوں سے ناج۔ ناج
(ان) بیرج۔ اس طرح پر یہ پرش انترش مے ہے (ان کا بنا ہوا
ہے) اس کی بابت یہ شلوک ہے! اس کا یہی سر ہے۔ یہ دایاں
پکش یہ بایاں پکش ہے۔ یہ (درمیانی حصہ) آتما (دھڑ) ہے یہ
ناف سے نیچے کا حصہ (دُم (پونچھ) ہے!!

دوسرا انوواک

۱۔ ناج ہی سے تمام جانور پیدا ہوتے ہیں۔ جو پرتھوی اپتے
ہیں۔ تب وہ ناج ہی سے پلتے ہیں! ور پھر ناج ہی میں لین ہو
جاتے ہیں۔ کیونکہ ناج سب (جانداروں) سے بڑا ہے اس لئے وُہ
سرب اوشدھ کہلاتا ہے۔

۲۔ وہ جو ناج کی برہم کی طرح اپاسنا کرتے ہیں۔ وہ ہر قسم کے
ناج کو پاتے ہیں۔ کیونکہ ناج سب جانداروں میں بڑا ہے۔ اس لئے
سرب اوشدھ کہلاتا ہے۔ ناج سے سب جاندار پیدا ہوتے ہیں
جب پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب ناج سے بڑھتے ہیں۔ کیونکہ یہ کھایا

جاتا ہے۔ اور یہ سب کو کھا جاتا ہے۔ اس لئے وہ اَن کہلاتا ہے۔

۳۔ یہ جو اَنّ سے ہے۔ اس لئے مختلف ایک اور اندر آتما ہے جو پران مے ہے۔ اس (پران مے) سے یہ (رس مے) پورن ہو رہا ہے۔ سو یہ پران سے بھی پرشاکار ہے۔ اس پر یہ شلوک ہے پران ہی اس کا سر ہے۔ ویان دایاں پکش ہے۔ اپان بایاں پکش ہے۔ آکاش دھڑ ہے۔ پرتھوی دُم ہے۔ سہارا ہے۔

تیسرا انوواک

۱۔ دیوتا پران کے پیچھے سانس لیتے ہیں۔ اور جو انسان اور حیوان ہیں (وہ بھی)، کیونکہ پران سارے جانداروں کی زندگی ہے اس لئے وہ سرو ایُش (سب کی آیو) کہلاتا ہے۔ جو پران برہم کی اپاسنا کرتے ہیں۔ پوری زندگی کو حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ سب جانداروں کی زندگی ہے۔ اس کا یہی شریر آتما ہے۔ جو پہلے (اَن مے) کہا گیا ہے۔

۲۔ یہ جو پران مے ہے۔ اس سے مختلف اور ایک اندر آتما منو مے ہے اس (منو مے) سے یہ پران مے بھرا ہوا ہے۔ یہ بھی پرشاکار (پرش کے آکار کا) ہے۔ اس پران مے کے پرشاکار ہونے سے یہ پرشاکار ہے یجر وید اس کا سر ہے۔ رگ وید اس کا دایاں پکش۔ سام بایاں پکش ہے۔ آدیش (جائز احکام شریعت) دھڑ ہے

انتر وانگرس دم ہے سہارا ہے۔

چوتھا انوواک

۱۔ اس منوے کی بابت یہ شلوک ہے۔ وہ جو برہم کے اس آنند کو جانتا ہے۔ جہاں سے کہ تمام بانی من کے ساتھ بغیر پہنچے واپس آتی ہیں۔ وہ کبھی نہیں ڈرتا ہے۔ اس (منوے کا) شریر آتما وہی ہے جو پہلے کا ہے۔

اس منوے سے مختلف اور انتر آتما ہے (جو وگیان مے دکھلاتا ہے) اس وگیان مے سے یہ (منوے) بھرا ہوا ہے۔ یہ بھی پرشاکار ہے۔ اس کی پرشاکار ہونے کی طرح یہ بھی پرشاکار ہے شردھا ہی اس کا سر ہے۔ رت دایاں پکش ہے۔ ستیہ بایاں پکش ہے یوگ (یکسوئی) وھڑ ہے۔ مہہ (مہت تتو۔ بدھی) دم ہے سہارا ہے۔

پانچواں انوواک

اس پر یہ شلوک ہے۔ وگیان یگیہ کو پھیلاتا ہے اور تمام دوسرے کرموں کو پھیلاتا ہے۔ تمام دیوتا وگیان کی جثیت برہم دبڑا برہم سب سے بڑا کی طرح اپاسنا کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص وگیان کو برہم جان لیتا ہے اور غفلت نہیں کرتا تو وہ تمام پاپوں کو شریر

میں چھوڑ کرکے تمام کاماؤں کو بھوگتا ہے۔ اس کا یہی شریر آتما ہے جو پہلے کا ہے۔

اس وگیان مے سے ایک اور انتر آتما ہے۔ آنند مے اس سے یہ پورن ہو رہا ہے۔ یہ بھی پورش آکار ہے۔ اس وگیان مے کی پرشاکار کی طرح یہ بھی پرشاکار ہے۔ اس کا سر پیارا ہے۔ خوشی دایاں پکش ہے۔ خوشی بھوگنا بایاں پکش ہے۔ آنند آتما ہے۔ برہم دم ہے۔ سہارا ہے۔

چھٹا انوواک

اس پر یہ شلوک ہے۔ وہ جو برہم کو است مانتا ہے وہ خود است ہو جاتا ہے۔ اگر برہم کو ست جانتا ہے۔ تب لوگ اس کو ست جانتے ہیں۔ اس کا شریر آتما ہے۔ جو پہلے کا ہے۔ اب اس سے آگے ان پر یہ سوال ہیں۔

(سوال) کیا کوئی پرش جو برہم کو نہیں جانتا ہے مر کر اس لوک کو جاتا ہے؟ یا کیا مر کر وہ اس کو اسی طرح بھوگتا ہے۔ جیسے ودیاوان بھوگتے ہیں؟

(جواب) اس نے چاہا کہ میں بہت ہو جاؤں۔ میں پرجا والا ہوں اس نے تپ کیا۔ تپنے کے بعد اس نے اس سب (خلقت) کو رچا جو کچھ (موجود) ہے۔ اس کو بنا کر وہ اس میں داخل ہوا۔ اس میں داخل

کا ایک آنند ہے اور اس کا ہے جو وید کا جاننے والا ہے! ور کا مناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ پرجاپتی کا جو سو آنند ہے۔ وہ برمھ کا ایک آنند ہے! ور اس کا ہے۔ جو وید کا جاننے والا ہے اور کامناؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ جو یہ برمھ پورش میں ہے! ور جو وہ برمھ سورج میں۔ وہ ایک ہی ہے۔ وہ جو اس کو جانتا ہے۔ وہ جب اس لوک سے کوچ کرتا ہے تو وہ اس ان مے آتما کو پہنچتا ہے۔ اس پران مے آتما کو پہنچتا ہے! س منومے آتما کو پہنچتا ہے۔ اس وگیان مے آتما کو پہنچتا ہے! س آنند مے آتما کو پہنچتا ہے۔

نواں انوواک

اس پر یہ شلوک ہے۔ وہ جو برمھ کے اس آنند کو جانتا ہے۔ جہاں بانی بغیر پہونچے ہوئے لوٹ آتی ہے۔ وہ کسی سے کبھی نہیں ڈرتا! اس کو خیال نہیں ستاتا ہے۔ کہ میں نے نیک کام نہیں کیا۔ کیوں میں نے پاپ کیا؟ وہ جو اس طرح ان دونوں پاپ پنیہ کو جانتا ہے وہ اپنے آپ کو بل والا بناتا ہے۔ کیونکہ یہ ان دونوں سے آتما کو بلوان بناتا ہے۔ جو اس طرح مانتا ہے۔ یہ اپنشد ہے۔

اس کے بعد وہی شانتی پاٹھ ہے۔ جو شروع میں آتا ہے یعنی برمھ ہم دونوں کو رشبشہ کی رکشا کرے۔ وغیرہ وغیرہ۔

بھرگو ولّی

(ترجمہ) ہم دونوں (آچاریہ اور شاگرد) کی رکشا کرے۔ وہ ہم دونوں کو بھوگ دے۔ ہم مل کر طاقت حاصل کریں۔ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے۔ وہ روشن ہو۔ ہم کبھی دویش نہ کریں۔

اوم شانتہ۔ شانتہ۔ شانتہ

پہلا انوواک

بھرگو ورُن کا بیٹا اپنے باپ ورُن کے پاس گیا۔ اور کہا بھگوان! مجھ برہم بتاؤ۔ اس نے اس کو کہا۔ ان۔ پران۔ آنکھ کان من۔ بانی۔ اور اس کو اس نے پھر کہا جس سے یہ جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر جس کی وجہ سے جیتے ہیں۔ اور مر کر جس میں داخل ہوتے ہیں۔ اس کے جاننے کی خواہش کر وہ برہم ہے۔ اس نے تپسیا کی اور تپ تپ چکنے کے بعد۔

تشریح۔ ورن نے برہم کے نسبت بہت کچھ کہہ دیا مگر اس کے سوال کا پورا جواب نہیں دیا۔ لڑکا ہشیار تھا۔ اس نے باپ کے مطلب کو سمجھ کر دھرم پرائن ہو کر تپ کرنے لگا۔ کیونکہ بغیر تپ کے ہردے شدھ نہیں ہوتا۔

دوسرا انوواک

اس نے ان کو برہم جانا۔ کیونکہ ان سے یہ سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر ان سے بڑھتے ہیں۔ اور مرتے ہوئے ان میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ جان کر وہ اپنے باپ ورن کے پاس گیا۔ کہا "اے بھگوان! مجھ کو برہم بتائیں"! اس نے اس کو کہا تپ سے برہم کے جاننے کی خواہش کر۔ کیونکہ تپ برہم ہے اس نے تپ کیا اور تپ کر کے

تیسرا انوواک

اس نے پران کو برہم جانا۔ کیونکہ پران سے سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر پران سے جیتے ہیں اور مرتے ہوئے پران میں داخل ہوتے ہیں۔

یہ جان کر وہ پھر اپنے باپ ورن کے پاس گیا کہتے ہوئے بھگوان! مجھ کو برہم بتائیں"۔ اس نے اس سے کہا "تپ سے برہم کو جان لے۔ کیونکہ تپ برہم ہے۔

اس نے تپ کیا۔ اور تپ کر کے

چوتھا انوواک

اس نے من کو برمھ جانا۔ کیونکہ من ہی سے سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر من ہی سے جیتے ہیں۔ اور مرتے ہوئے من ہی میں لین ہوتے ہیں۔

یہ جان کر وہ پھر اپنے باپ ورن کے پاس آیا "بھگوان! مجھ کو برمھ بتائیں"۔ اس کو اس نے کہا "تپ سے برمھ کے جاننے کی خواہش کر۔ کیونکہ تپ برمھ ہے۔

اس نے تپ کیا اور تپ کر کے

پانچواں انوواک

اس نے وگیان کو برمھ جانا۔ کیونکہ وگیان سے ہی سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر وگیان سے جیتے ہیں۔ اور مرتے ہوئے وگیان میں لین ہوتے ہیں۔

یہ جان کر وہ پھر اپنے باپ ورن کے پاس آیا۔ بھگوان! مجھکو برمھ بتائیں"۔ اس نے اس کو کہا "تپ سے اس کے جاننے کی خواہش کر کیونکہ تپ برمھ ہے"۔

اس نے تپ کیا اور تپ کر کے

دسواں انوواک

ا۔کبھی کسی رہمان (کو اپنے گھر سے دور نہ کرے۔ یہ ورت ہے
اس لئے پرش کو چاہیئے کہ کسی طریقہ سے بہت ان پیدا کرے۔
کیونکہ اچھے آدمی کہتے ہیں۔ اس کے یہاں اتیقی کے لئے ان تیار
ہے۔ اگر وہ عزت سے ان دیتا ہے۔ تو عزت سے اس کے لئے
ان ملتا ہے۔ اگر وہ عام طور پر اس کو۔ اگر وہ عام طور پر ان دیتا
ہے تو عام طور پر اس کو ان ملتا ہے۔ اگر وہ کنجوس پنے سے ان
دیتا ہے تو کنجوس پنے سے ان اس کو ملتا ہے۔ جو اس طرح
جانتا ہے۔ اس کو ویسا ہی پھل ملتا ہے۔

۲۔ سلامتی کی شکل میں وہ (برہم) بانی میں رہتا ہے۔ پانے
والے اور رکشا کرنے والے کی روپ میں پران اپان میں رہتا
ہے۔ کرم روپ سے ہاتھ میں چال کے شکل میں باتوں میں تیاگ
روپ سے گدا (مقعد) میں یہ آدمیوں میں وچار کی باتیں ہیں
اب دیوتاؤں کے وچار میں (برہم کے پہچان کو) کہتے ہیں
آسودگی کے روپ سے بادلی میں۔ بل روپ سے بجلی میں تیج
روپ سے پشوؤں میں روشنی کے روپ سے ستاروں میں
را ولاد کے روپ میں) ترقی میں امرت کی طرح اور آنند روپ
سے اپستھی (آلہ تناسل) میں اور سرب روپ سے آکاش میں۔

۳۔ اس برہم کی سرب آدھار روپ سے اپاسنا کرے۔ تب وہ پرتشٹھا والا ہو جاتا ہے۔ اس کی مہت تتو (بدھی) روپ سے اپاسنا کرے۔ تب وہ مہان ہو جاتا ہے۔ اس کی من روپ سے اپاسنا کرے تب وہ من والا (صاحب دل) ہو جاتا ہے۔ اس کی اس روپ سے اپاسنا کرے کہ اس کے سامنے سب جھک جاتے ہیں۔ تو اس کے لیئے سب کامنائیں جھک پڑتی ہیں۔ اس کی برہم روپ سے اپاسنا کرے تب وہ برہم والا ہو جاتا ہے۔ اگر اس برہم کو اس روپ سے اپاسنا کرے کہ اس میں سب ہو جاتے ہیں۔ تو اس سے حسد کرنے والے دشمن چاروں طرف سے مرجاویں گے اور چاروں طرف اس سے نفرت کرنے والے دشمن مرجائیں گے

۴۔ وہ (برہم) جو اس پرش میں ہے۔ اور جو سورج میں ہے ایک ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ وہ اس لوک سے چلتے ہوئے اس ان میں آتما کو پران مے آتما کو منو مے آتما کو وگیان مے آتما کو آنند مے آتما کو پرپت ہو کر اپنی خواہش کے مطابق بھوگوں والا اور روپ والا ہو کر ان سارے لوکوں میں گھومتا ہوا یہ سام گاتا ہوا برتتا ہے۔ ہاؤ۔ ہاؤ۔ ہاؤ۔ میں ان ہوں۔ میں ان ہوں۔ میں ان ہوں۔ میں ان کھانے والا ہوں۔ میں ان کھانے والا ہوں۔ میں ان کھانے والا ہوں۔ میں ان کا ملانیوالا ہوں۔ میں ان کا ملانے والا ہوں۔ میں ان کا ملانیوالا ہوں۔ میں ستیہ کا سب سے بڑا بیٹا ہوں۔ دیوتا میں سب سے پہلے میں

امرت کی نابھی ہوں۔ جو مجھ کو دیدیتا ہے۔ وہی میری رکشا کرتا ہے میں اس کو ان کے طور پر کھا جاتا ہوں۔ میں جوان کھانے والا ہوں میں تمام ترلوکی کو دبائے ہوئے ہوں۔ میں سورج کی طرح جیوتی ہوں۔ جو اس طرح جانتا ہے (اس کو ایسا پھل ملتا ہے) یہ اپنشد ہے۔

(برمجد) ہم دونوں (آچاریہ اور شاگرد) کی رکشا کرے۔ وہ ہم دونوں کو بھوگ دے۔ ہم مل کر طاقت حاصل کریں۔ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے وہ روشن ہو۔ ہم کبھی دویش نہ کریں۔

اوم شانتہ۔ شانتہ۔ شانتہ

کٹھ اُپنشد

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

بابو شیوبرت لال ورمن ایم۔اے

فہرست مضامین

دیباچہ

یہ مشہور اپنشد رگوید سے متعلق ہے بعض اس کو سام وید کی کہتے ہیں۔ مگر عام رائے یہ ہے کہ اتھروید کی اپنشد ہے۔
اس میں دو ادھیائے شامل ہیں۔ اور ایک ایک ادھیائے میں تین تین فصل بنام ولّی موجود ہیں۔
خیالات کی بلند پروازی۔ تصور کی عظمت و طرز اظہار کی نفاست میں اس کو قریب قریب تمام اپنشدوں پر فوقیت ہے۔
نچکیتا نامی گوتم کے لڑکے کو یم سے تلقین کیا ہے۔ نچکیتا نے جو سوال کئے ہیں اُن سے انسانی دماغ کی اعلیٰ رسائی ظاہر ہوتی ہے۔ یم کے جواب کی معقولیت قابل تعریف ہے گو نچکیتا کے سامنے بہت سی دقتیں سدراہ کی گئیں۔ مگر اس جوانمرد نے نفس مطلب کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔
جس روایت سے اپنشد کی ابتدا کی گئی ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔
"کسی زمانہ میں سورگ کی خواہش میں واجروا کے فرزند رگوتم نے اپنی تمام جائداد (خیرات میں) بخش دی۔ نچکیتا نامی

اس کا لڑکا تھا۔
جب دان کا سامان حاضر کیا گیا۔ نوجوان کا دل فرزندانہ ترددات سے متفکر ہوا۔ اس نے سوچا۔
"جو شخص برہمنوں کو بری گائیں (ایسی گائیں) دیتا ہے۔ جو پانی نہیں پی سکتیں۔ گھاس نہیں کھا سکتیں۔ دودھ بھی نہیں دے سکتیں۔ یا بچے نہیں پیدا کر سکتیں۔ وہ ایسے لوک میں جاتا ہے۔ جہاں آنند نہیں"
وہ اس طرح سوچ کر باپ کی مصیبت بچانے کی فکر میں اس کے پاس گیا۔ اور پوچھا "پتا ان گاؤں کے عوض آپ مجھے کس کو دو گے؟"
باپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ تب لڑکے نے پھر وہی سوال کیا۔ باپ نے غصہ کی حالت میں کہا "میں تم کو یم دوں گا"
لڑکے کو تعجب ہوا۔ مگر وہ باپ کے قول پر راضی ہوا باپ کو اس عجلت و غصہ کی کارروائی پر افسوس آیا نچکیتا نے کہا کہ قول کو پورا کرنا چاہیئے۔ اور مطمئن ہو کر یم کی تلاش میں نکلا۔ جب وہ یم کے مقام پر پہنچا۔ یم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ نچکیتا تین تین روز تک متواتر بھوکا پیاسا اس کے مکان پر پڑا رہا۔ جب یم لوٹا اس نے اپنے مہمان کو اس حالت میں پاکر اس کی تکلیف کی تلافی میں تین بر دینے کا وعدہ کیا۔ نچکیتا نے پہلا بر یہ مانگا۔ کہ "میرے باپ کے فکر و ترددات دور

ہوں اور اس کا غصہ جاتا رہے۔" دوسرا بر یہ تھا کہ مجھ کو اگنی کا سائنس (گیان) حاصل ہو جس سے سورگ کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور جہاں یم کا بھی راج نہیں ہے۔" تب یم نے اگنی کی خاصیت کی تشریح کی اور یگیہ کی ودھی بتائی۔ یم نچکیتا کی توجہ سے خوش ہوا۔ تب نچکیتا نے تیسرا بر مانگا۔

"یہ ایک بات تحقیق طلب ہے۔ بعض کہتے ہیں مرنے کے بعد (روح) قائم رہتی ہے۔ بعض کہتے ہیں نہیں قائم رہتی مجھے آپ اس کی تعلیم دیجئے۔ یہ میرا تیسرا بر ہے۔"

یم نے کہا "یہ مسئلہ نہایت دقیق و پیچیدہ ہے۔ تم دوسرا بر مانگو۔" مگر نچکیتا نے کہا "ہر چیز ناپائدار ہے۔ ہر چیز موت کے ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ میں دوسرا بر نہیں چاہتا۔ روح کا علم راز سربستہ ہے اسی کو بتائیے۔"

یہاں تک پہلی ولی (فصل) کا مضمون ہے۔ دوسری ولی میں "نیکی" اور "خوشنما" چیز کے درمیان فرق بتایا گیا ہے۔ ان میں نیکی بہتر ہے۔ خوشنما چیزوں کا علم اگیان ہے کیونکہ اس سے انسان سمجھتے ہیں کہ صرف دنیا معہ اپنی لذات و حظوظ کے (قائم) ہے۔ باقی اور کسی چیز کی ہستی نہیں ہے۔ اور "جو لوگ اگیان کے درمیان رہتے ہوئے اپنے کو عالم و عقلمند سمجھتے ہیں وہ اس اندھے کی طرح ہیں جو رہنمائی میں برابر گھومتے رہتے ہیں۔"

"گیان کا تعلق نیکی سے ہے۔ اور اس کا مقصد انسانی روح کی اصلیت (کا علم) ہے۔ روح جس سے انسان سمجھتا بوجھتا ہے پیدا نہیں ہوتی ہے نہ مرتی ہے۔ وہ کسی سے پیدا نہیں ہوتی نہ اس سے کوئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ وہ غیر پیدا شدہ دائمی اور لازوال ہے۔" نچکیتا یم سے پوچھتا ہے۔ برہم کا گیان کس طرح حاصل ہوتا ہے۔" یم جواب دیتا ہے" اوم" پر جس سے مراد برہم ہے۔ دھیان کرنے سے یہ گیان حاصل ہوتا ہے۔"

تیسری ولّی میں انسان کی روح کا پرماتما سے تعلق ظاہر کیا گیا ہے۔

"خلقت میں دو روح ہیں۔ ایک وہ جو محدود ہے۔ دوسری غیر محدود۔"

"محدود روح میں اندریاں۔ من۔ بدھی اور اندریوں کے وشے ہیں۔ یہ روح بھوگنے والی اور جسم کی حاکم ہے۔ من اندریوں سے اعلے ہے۔ بدھی من سے اونچی ہے۔ بدھی سے افضل روح ہے۔"

چوتھی ولّی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گیان کے سوا کوئی گیان ہے۔ اگر چھپی رہے تو روح کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟ جواب یہ ہے۔

"جب اندریاں اپنے بھوگ وشے کے سامان سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ روح کو خود اپنا آپ علم ہوتا ہے۔ کیونکہ بیداری

وخواب میں لذات نفسانی کے سامان کا علم رہتا ہے۔ روح انکو جانتی ہے۔ وہ خود علم ہے۔ اور برھم بھی گیان ہے"۔

پانچویں ولی میں روح کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ جسم سے مختلف ہے۔ روح اندریوں کی حاکم ہے۔ تمام جسم کے کاروبار اس کی ہستی سے ہوتے رہتے ہیں۔ جب روح جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ یہ کاروبار بند ہو جاتے ہیں۔ زندگی روح سے ہے اور اسی پر اس کی بنیاد ہے۔

چھٹی ولّی میں مندرجہ ذیل سوال کا جواب ہے۔ میں برھم کو کس طرح جان سکتا ہوں؟ برھم پرکاش کرتا ہے۔ یا نہیں؟ جواب یہ ہے۔ برھم کا پرکاش اور کسی چیز سے نہیں ہوتا۔ کیونکہ برھم سب کا پرکاش کرنے والا ہے۔ برھم کا گیان "اوم" پر وچار کرنے سے ہوتا ہے۔ وچار کرتے ہوئے یوگ کی مدد سے اندری دمن اپنے وشئے سے علیحدہ ہو کر بدھی میں قائم ہوتی ہیں۔ بدھی برھم میں قائم ہوتی ہے۔ تب یہ گیان حاصل ہوتا ہے۔

پہلا ادھیائے۔ ولّی پہلی

۱۔ واج سرومس نے (پر لوک پھل کی) خواہش سے (یگیہ میں) اپنی ساری دولت دان کر دی۔ اس کا نچکیتا نامی ایک لڑکا تھا

تشریح۔ واج سرومس۔ واج سرو کا لڑکا گوتم۔

۲۔ جب دان لا گیا تو اس کو باپ کے لئے فکر پیدا ہوئی۔ گو وہ ابھی بچہ ہی تھا اس نے سوچا۔

۳۔ (جو نذر کرنے والا) ایسی (گائیں) دیتا ہے جنہوں نے گھاس کھا لیا۔ پانی پی لیا۔ دودھ دے لیا۔ اور جو بانجھ ہیں۔ (وہ) دکھ کے لوک کو جاتا ہے۔

تشریح۔ جو ایسا دان دیتا ہے جس سے دان لینے والے کو کچھ نفع نہیں ملتا۔ وہ آنند کے سورگ کو پراپت نہیں ہوتا۔

۴۔اس نے اپنے باپ سے کہا:۔ باپ! تو مجھے کس کو دے گا؟ (اس نے یہ سوال) دوسرے اور تیسرے مرتبہ (بھی) پوچھا (غصہ ہو کر) اس نے جواب دیا "میں تجھ کو موت کو دوں گا۔"
تشریح۔ نچکیتا نے یہ سوچا کہ باپ مجھ کو بھی دان کر دے تاکہ اس کو دان کا اصلی فائدہ ملے۔ اس لئے اس نے یہ سوال کیا تھا۔
۵۔ (نچکیتا سوچتا ہے) بہتوں میں میں پہلا ہوں (جو مرنے والے ہیں) اور بہتوں کے درمیان ہوں (جو مر رہے ہیں۔ یم کا کیا کام ہے جو آج وہ میرے وسیلہ سے کر سکے گا۔
تشریح۔ یم۔ موت۔
شنکر اچاریہ جی نے اس کی صراحت اس طرح کی ہے۔
نچکیتا سوچتا ہے۔ میں بہت سے لڑکوں سے اچھا ہوں بہتوں میں وسط درجہ کا ہوں۔ برا کبھی نہیں ہوں تاہم باپ نے غصہ کی وجہ سے مجھ کو موت کے حوالہ کرنا چاہا۔ بھلا موت کو میری ضرورت کیا ہے۔
۶۔ خیال پہلے ہمارے بزرگوں نے کیا کام کیا سوچ کیسے موجودہ (زمانہ کے اچھے آدمی) کام کرتے ہیں۔ غلہ کی طرح انسان پکتا ہے۔ اور غلہ کی طرح وہ پھر پیدا ہوتا ہے۔
تشریح۔ شنکر اچاریہ اس شلوک کی صراحت یوں کرتے ہیں
نچکیتا سوچتا ہے۔ میرے بزرگوں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا

نہ جھوٹے قول و قرار کئے۔ آج کل کے اچھے آدمی بھی جھوٹے
عہد نہیں کرتے۔ اس لئے باپ کا قول جھوٹا نہ ہو۔ مرنے کو
تو مرنا ہی ہے۔ اس میں ذرہ بھی شک نہیں ہے اس لئے وہ
خود نچیکیتا یم کے یہاں کے جانے کو تیار ہو گیا۔

۷۔ براہمن اتیتھی (مہمان) ویسوانر (اگنی کی طرح) گھر میں
داخل ہوتا ہے۔ اس کے لئے (نیک آدمی) شانتی کرتے ہیں۔
اے ویوسوت کے بیٹے جل لے۔

تشریح۔ اتیتھی۔ مہمان
دیوسوت۔ سورج

ہندوؤں میں یہ ہمیشہ سے دستور ہے۔ جب کوئی مہمان
آتا ہے۔ تو اس کو شانت کرنے خواہ راہ کی تکان دور کرنے کے
خیال سے جل دیتے ہیں۔ اس کو ارگھ کہتے ہیں۔ جب نچکیتا یم
کے گھر گیا تھا۔ وہ وہاں نہیں تھا۔

۸۔ جس جاہل آدمی کے گھر میں براہمن بغیر کھانے کے رہتا
ہے۔ اس کی امیدیں۔ تمنائیں۔ اس کی ملکیت۔ میٹھی اور سچی بات
اس کے یگیہ۔ دان۔ اولاد اور مویشی سب ضائع جاتے ہیں۔

۹۔ یم کہتا ہے۔ اے براہمن! تو معزز مہمان بن کر میرے
گھر میں تین دن تک بغیر کھانے کے (پڑا) رہا ہے۔ اس کے بدلے
میں تین ور مجھ سے لے۔ تجھ کو نمسکار ہو۔ اور میرے لئے کلیان
ہو۔

تشریح - ور - مراد

۱۰ (نچکیتا کہتا ہے) اے موت! تین وروں میں سے پہلا میں یہ منتخب کرتا ہوں کہ گوتم (میرا باپ) میری طرف اپنے من میں شانت سنکلپ والا ہو۔ اس کا غصہ جاتا رہے اور وہ میرا اعتبار کرے اور عزت کے ساتھ پیش آوے۔ جب میں تجھ سے رہائی پاؤں۔

تشریح - میرے باپ کا غصہ دور ہو۔

۱۱ (یم کہتا ہے) میری کرپا سے اودالکی آرن کا پتر (محبت کے ساتھ) پہلے کی طرح تجھ کو یاد کرے گا۔ رات کو سکھ سے سووے گا (اور) جب تو موت کے منہ سے چھٹکارا پاوے گا۔ (وہ) غصہ سے آزاد ہو کر (تجھ کو) دیکھے گا۔

تشریح - اودالکی آرن کا پتر۔ یہ دو نام ہیں جن سے یم نے نچکیتا کے باپ کو نامزد کیا ہے۔ ایک شخص دو آدمی کا لڑکا نہیں ہو سکتا۔ ان کے سوا دو نام پہلے بھی گوتم کے آچکے ہیں۔ ان پر کسی ٹیکا کار نے قابل اطمینان روشنی نہیں ڈالی۔ شنکر اور رانگو بیندر کا بھی بیان ناقابل اطمینان ہے۔

۱۲ (نچکیتا کہتا ہے) سورگ لوک میں کسی قسم کا خوف نہیں ہے۔ تو وہاں نہیں (رہتا) ہے۔ کسی کو بڑھاپے کا خوف نہیں ہے تا بغیر غصہ، بھوک اور پیاس کے تمام رنج سے دور رہ کے سورگ لوک میں آنند لیتے ہیں۔

۱۳ اے یم! تو اس آگ کو جانتا ہے (جو یم کو سورگ کو

لے جاتی ہے) تو وہ مجھ کو (بھی) بتا دے (کیونکہ) مجھ میں وشواس ہے۔ سورگ لوک کے رہنے والے امر ہوتے ہیں۔ میں یہ دوسرا ور چنتا ہوں۔

۱۴۔ (یم کہتا ہے) اے نچکیتا! میں تجھ سے کہوں گا تو میری کو سمجھ۔ میں سورگ کی اگنی کو جانتا ہوں۔ اور اگنی جو گپھا میں چھپی ہوئی ہے انت لوکوں کے پراپتی کا سادھن اور ان کی بنیاد ہے۔

تشریح۔ گپھا۔ ہردے کی گپھا۔ یا اندھیری کوٹھری۔

یہ اگنی صرف ادھکاری کو بتائی جاتی۔ دوسروں کے لئے وہ اندھیری کوٹھری میں چھپی ہے۔ یا عقلمندوں کی بدھی میں چھپی ہے۔ شنکر آچاریہ۔

یہ اگنی سورگ لوک کے ملنے کا سادھن ہے۔ اور یہ تمام جگت اسی کے آسرے ہے۔

۱۵۔ تب یم نے اس کو وہ اگنی بتائی۔ جو لوکوں میں سب سے پہلی ہے اور جو اینٹ اور جیتنی (ضرورت) ہے۔ اور جس طرح (ان سے کام لیا جاتا ہے) اور نچکیتا نے اس کو دہرا دیا۔ جیسا یہ اسے بتلایا گیا تھا۔ تب یم اس سے خوش ہو کر پھر بولا۔

تشریح۔ یہاں دو طرح کے درتھ ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یگیہ کرنے کی بدھی دوسرے انتر سادھن کی ترکیب۔ ہم

سمجھتے ہیں۔ یہاں اندرونی شغل ہی سے مراد ہے۔ یعنی جسم کے اندر کس طرح اگنی کا یگیہ ہونا چاہیئے۔

۱۶۔ مہاتما دیم) خوش ہوکر بولا۔ میں تجھے اب ایک ور دیتا ہوں۔ کہ یہ اگنی تیرے ہی نام سے نامزد ہوگی۔ اور یہ متعدد رنگوں والی مالا بھی ہے۔

۱۷۔ جس نے تین مرتبہ نچکیتا اگنی (یگیہ) پورا کیا ہے۔ اور ماں۔ باپ۔ گورو) کی رائے سے اتفاق کیا ہے۔ اور تین کام (ویدوں کا پڑھنا۔ یگیہ کرنا۔ دان دینا) پورا کیا ہے۔ وہ جنم اور مرن پر غالب آتا ہے۔ اور جب اس اگنی کو جانتا اور سمجھتا ہے۔ جو برھم سے پیدا ہوئی ہے۔ سب چیزوں کا جاننے والا قابل تعظیم دیوتا ہے۔ تب وہ بے حد شانتی کو پا لیتا ہے۔

۱۸۔ جو تین مرتبہ نچکیتا اگنی کو ڈالتا ہے۔ جب ان تینوں کے خواص جانتا ہے۔ وہ موت کے زنجیر کو دور پھینک کر رنج سے چھوٹ کر سورگ لوک کا آنند بھوگتا ہے۔

۱۹۔ اے نچکیتا! یہ سورگ کی اگنی ہے۔ جس کو تو نے دوسرا ور چنا ہے۔ لوگ اس اگنی کو تیرے نام سے پکاریں گے اب تو تیسرا ور چن لے

۲۰۔ (نچکیتا کہتا ہے) یہ پوچھنا ہے۔ بعض کہتے ہیں (آتما) آدمی کے مرنے کے بعد پیچھے رہتا ہے۔ دوسرے کہتے ہیں

یہ نہیں رہتا۔ میں تجھ سے تعلیم پاکر اس کو جاننا چاہتا ہوں۔ یہ
وروں میں میرا تیسرا (ور) ہے۔

تشریح بعض لوگ کہتے ہیں۔ موت صرف جسم کے لئے ہے
آتما کے لئے نہیں۔ آتما اس جسم سے نیارا ہے۔ بعض کہتے
ہیں نہیں آتما و جسم ایک ہیں۔ جب جسم مر گیا۔ پھر کوئی آتما نہیں
رہتا۔

۲۱۔ یم جواب دیتا ہے) اس (مسئلہ) کی بابت پہلے دیوتاؤں
نے بھی ایسا سوال کیا تھا۔ کیونکہ اس کا سمجھنا آسان نہیں ہے
یہ مضمون بہت لطیف رسوکشم ہے۔ تو دوسرا ور مانگ لے۔
اے نچکیتا اس کے لئے مجھ کو مجبور مت کر۔ مجھ کو اس ور سے
چھوڑ دے۔

۲۲۔ نچکیتا کہتا ہے) جیسا تو کہتا ہے۔ اے موت! دیوتاؤں
نے سچ مچ اس میں شک کیا تھا۔ یہ کہ اس کا سمجھنا آسان نہیں
ہے!! اور تجھ ایسا تقریر کرنے والا کوئی نہیں ملیگا۔ اس کے برابر
اور کوئی ور نہیں ہے۔

۲۳۔ یم کہتا ہے) سو برس تک کی زندگی والے بیٹے
پوتے۔ مویشیوں نے گلے۔ ہاتھی۔ سونا۔ اور گھوڑے تک
لے۔ وسیع رقبہ زمین کا مانگ لے۔ اور جب تک تجھ کو خواہش ہو
تب تک کی زندگی۔ (مانگ لے)

۲۴۔ یا اگر تو اس کے برابر کوئی ور خیال کرتا ہے تو مانگ

اس کیساتھ دولت اور لمبی چوڑی زندگی لے نچکیتا (ور اجا) ہو جا۔
وسیع زمین پر میں تجھ کو تمام کاماؤں کا بھوگنے والا بنا دوں گا۔

۲۵۔ جو کاماؤں مرتیہ لوک میں دُرلبھ ہیں ان سب کاماؤں کو اپنی خواہش کے موافق مانگ لے۔ خوبصورت عورتیں رتھوں والی اور باجوں والی ہیں ایسی عورتوں کو آدمی نہیں پا سکتے ہیں ان سے تو اپنی خدمت لے۔ جن کو میں تجھے دیتا ہوں۔ مگر اے نچکیتا! موت کی (بابت) مت پوچھ۔

۲۶۔ (نچکیتا کہتا ہے) یہ چیزیں صرف کل کی ہیں۔ اے موت! یہ ساری اندریوں کی طاقت کو آہستہ آہستہ کمزور کر دیتی ہیں۔ اور زندگی بھی تھوڑی ہے۔ سو تو اپنے گھوڑے اور اپنا ناچ راگ اپنے پاس رہنے دے۔

۲۷۔ انسان کو دولت سے کبھی سیری نہیں آتی۔ کیا ہم تجھکو دیکھ کر دولت کو بھوگ سکیں گے؟ کیا جب تک میرا راج ہے ہم زندہ رہ سکتے ہیں (اس لئے) میں وہی ایک ور مانگتا ہوں۔

۲۸۔ زمین پر نیچے رہنے والا اور آہستہ آہستہ ضعیف ہوتا ہوا ایک آدمی جب (سورگ کے) بڈھے نہ ہونے والے امر دیوتاؤں) کے پاس پہنچکر جو (سکھ) جانتا ہے۔ اور ان (استروں کے رخواص) کو بھی جانتا ہے۔ جو خوبصورتی اور پریم سے پیدا ہوتے ہیں۔ تب کون ایسا ہے۔ جو لمبی زندگی کو پا کر خوش ہوگا۔

تشریح۔ یعنی جس میں ان سب باتوں کی سمجھ ہے وہ کبھی لمبی

زندگی سے خوش نہ ہوں گے۔

۲۹۔ اے موت! تو ہم کو وہ بتا دے جو وہ پوچھتے ہیں۔ اس مسلہ کی بابت پرلوک کے متعلق نچکیتا دوسرا ور نہیں مانگتا صرف وہ آتما کی بابت جانتا ہے، جس کا علم پوشیدہ ہے۔

دوسری ولی

ایم کہتا ہے، ایک چیز شریّہ ہے۔ دوسری پریّہ ہے۔ دونوں کے مقصد الگ الگ ہیں اور آدمی کو بندھن میں لاتی ہیں۔ ان دونو میں سے جو شریہ کو اختیار کرتا ہے اس کا بھلا ہوتا ہے۔ لیکن جو پریّہ کو پسند کرتا ہے۔ وہ اپنے (اصلی) مقصد سے گر جاتا ہے۔

تشریح :شریّہ۔ افضل۔ اچھا

پریّہ۔ پیارا

شریہ اچھا مارگ ہے جو نیکی کا طریق ہے۔ پریّہ وہ ہے۔ جو پیارا ہے اور اندریوں کا بھوگ ہے۔

۲۔ پریّہ اور شریہ دونوں انسان کو ملتے ہیں۔ اور عقلمند ان سے گرد طوم کر ان کو الگ الگ کرتا ہے۔ عقلمند شریّہ کو چن لیتا ہے۔ کیونکہ وہ پریّہ سے قیمت میں بڑھا ہوا ہے۔ لیکن جاہل پریّہ کو پسند کرتا ہے جو حاصل کرنے اور رکھنے میں خوشی دینے والا ہوتا ہے۔

۳۔ اے نچکیتا! تو نے پیاری اور پیاری شکل والی تمناؤں کو ٹھیک دیکھ بھال کر ان سب کو چھوڑ دیا ہے۔ تو اس سڑک پر نہیں پڑا جو دھن مئی (دولت کی طرف لے جانے والی) ہے جس میں بہت سے آدمی غارت ہوتے ہیں۔

تشریح۔ جو بالکل زر پرست ہوتے ہیں وہ انسانیت سے گر کر حیوان بن جاتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو دولت کے پھندے میں نہیں پھنستے۔ اور اس سے مناسب کام لینا جانتے ہیں۔

۴۔ ودیا اور اودیا جو دو نو فرق رکھنے والے۔ اور مختلف سمت کی طرف لے جانے والے ہیں۔ اے نچکیتا! میں تجھ کو ودیا کا خواہشمند سمجھتا ہوں۔ کیونکہ تجھ کو بہت سی تمنائیں بھی لالچ نہیں دے سکتیں۔

۵۔ جو جاہل اودیا کے اندر رہتے ہیں۔ آپ ہی عقلمند بنے ہوئے اور اپنے آپ کو عالم مانتے ہیں۔ ٹھوکریں کھا کھا کر چکر لگاتے ہیں (یہ) ان اندھوں کی طرح ہیں جن کی رہبری میں اندھے ہی ہیں۔

۶۔ بے پرواہ لڑکے کو جو دھن کے بھرم سے نادان بنا ہوا ہے۔ پرلوک کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ یقین کرتا ہے۔ یہ لوک ہے اور دوسرا نہیں ہے۔ ایسا ماننے والا بار بار میرے اختیار میں آتا ہے۔

تشریح۔ موت کے پھندے میں وہ لوگ بار بار آتے ہیں

جو مادہ پرست۔ زر پرست اور نفس پرست ہیں۔

۷۔ وہ آتما جو بہتوں کو نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ ان کے سننے میں بھی نہیں آتا۔ اور جس کو بہت لوگ نہیں جانتے۔ گو اس کی بابت سن رکھا ہے۔ ہم آتما کی (بابت) ذکر کرنے والا کہیں کوئی عجیب ہے۔ اس کا پانے والا عجیب ہے۔ اس کا جاننے والا عجیب ہے (بشرطیکہ) اس کو کسی عالم (آچاریہ) نے تعلیم دی ہو۔

۸۔ یہ آتما جب (اس کو) کوئی چھوٹا پرش بتاتا ہے۔ تو اس کا جاننا آسان نہیں ہوتا۔ چاہے اس پر کتنا ہی وچار کیا جائے۔ جب تک اس کو آتم درشی پرش نہ بتلائے۔ تب تک اس کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جو کچھ سوکشم پرمان والا ہے۔ وہ دلیل سے زیادہ سوکشم ہے۔

تشریح۔ چھوٹا پرش۔ جس کی آتما تک رسائی نہیں ہوئی ہے۔

دلیل سے سوکشم ہے۔ وہ اسقدر باریک و لطیف مضمون ہے کہ دلیل اور حجت بازی سے سمجھ میں نہیں آسکتا

۹۔ یہ بدھی۔ اے پیارے! دلیل سے نہیں آتی لیکن بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے۔ جب کوئی گورو جو عجیب بادی ہے بیان کرتا ہے۔ جس بدھی کو تو نے پا لیا ہے۔ سچی رغبت تو سچا دھیرج والا ہے۔ اے نچکیتا! تیرے جیسا متلاشی ہم کو ہو

ملے!
تشریح۔ علم الروح کے جاننے کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز صبر و استقلال ہے۔ جس کے لئے یم نے نچکیتا کی تعریف کی ہے۔ پہلے اس نے امتحان لے لیا۔ پھر جب اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ وہ ادھکاری ہے۔ تب اس نے خوشی ظاہر کی۔

۱۰۔ میں جانتا ہوں۔ کہ دنیا وی سکھ چند روزہ ہے۔ کیونکہ جو دائمی ہے وہ عارضی (کرموں) سے نہیں حاصل ہو سکتا اس لئے میں نے (پہلے) ناچکیت اگنی (یگیہ) کو چنا۔ تب عارضی چیزوں کے ذریعہ (تمیز کرتے ہوئے) میں نے یم کی حیثیت کو حاصل کیا ہے۔

تشریح۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ کرم کر کے لا فانیت کا درجہ حاصل کرے۔ یہ غیر ممکن ہے۔ کیونکہ کرم عارضی و چند روزہ ہیں۔ ان کا پھل بھی ایسا ہی ہوگا ان سے پرماتما نہیں ملتا دنیا وی چیزیں صرف تمیز کرانے کا کام دیتی ہیں۔ یہ سوامی شنکر آچاریہ کا مت ہے۔

۱۱۔ تو نے یگیہ کا پھل۔ جگ کی قائمی کی بنیاد دیکھ لی ہے۔ جہاں ساری کامنائیں پوری ہو جاتی ہیں۔ اور وہ کنارہ جہاں خوف نہیں ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ اور مہان ہے وسیع کرہ ہے۔ اور بنیاد ہے (یہ سب تو نے دیکھ لیا ہے)

مگر عقل سے مستقل مزاج بن کر تو نے اے نچکیتا! ان سب کو چھوڑ دیا۔

۱۲۔ وہ جس کا سمجھنا مشکل ہے۔ جس کی تھاہ نہیں ہے۔ مخفی ہے۔ جو گپھا (ہردے) میں چھپا ہے۔ اور دشوار گزار جگہ میں قائم ہے۔ جو ہمیشہ سے قدیم ہے۔ اس (آتما) کو جب گیانی ادھیاتم یوگ سے وچار کرتا ہے تو دکھ اور سکھ دونوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

۱۳۔ فانی (انسان) جس نے پہلے اس کو سن کر دھارن کر لیا ہے۔ اور اوصاف والے (آتما) کو الگ کر کے اس لطیف کو پا لیا ہے۔ وہ آنند حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ اب اس نے آنند کے سبب کو پا لیا ہے۔ اے نچکیتا! میں مانتا ہوں تو ایک گھر ہے۔ جس کا دروازہ برھم کے لئے کھلا ہے۔

۱۴۔ نچکیتا کہتا ہے (تب) جس کو دیکھتا ہے کہ دھرم سے مختلف اور ادھرم سے مختلف ہے اس تمام کارن (علت) سے مختلف اور کارج (معلول) سے مختلف ہے۔ گزشتہ آئندہ (اور حال) سے مختلف ہے اس کو تو مجھے بتلا دے۔

تشریح۔ سب سے مختلف وہ ہے۔ جس کو شدھ کہا گیا ہے۔

۱۵۔ (یم جواب دیتا ہے) سارے وید جس پد کا ذکر کرتے ہیں، سارے تپ (تپسیا) جس کو بتاتے ہیں جس خواہش سے برہمچریہ کی پابندی کی جاتی ہے۔ وہ پد میں تجھ کو اختصار

کیا بتاتا ہوں۔

۱۶۔ یہ اکشر برہم ہے۔ یہ اکشر پرم ہے۔ اس اکشر کو جان کر جو پُرش جو کچھ چاہتا ہے۔ وہ اس کا ہو جاتا ہے۔

تشریح۔ اکشر۔ لافانی۔ پربرہم

۱۷۔ یہ سب سے اچھا سہارا ہے۔ یہ سب سے اونچا سہارا ہے۔ وہ جو اس سہارے کو جانتا ہے۔ برہم لوک میں مہان والا ہوتا ہے۔

۱۸۔ جاننے والا (آتما) نہ پیدا ہوتا ہے۔ نہ مرتا ہے۔ وہ کسی ایک سے پیدا نہیں ہوا تھا۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اجنما۔ اناوی۔ ہمیشہ رہنے والا۔ وہ شریر کے مرنے پر مرتا نہیں۔

۱۹۔ اگر مارنے والا سمجھتا ہے۔ میں مارتا ہوں۔ اور مرنے والا سمجھتا ہے۔ میں مرا ہوں۔ تو وہ دونوں نہیں سمجھتے ہیں۔ کیونکہ نہ یہ مارتا ہے۔ نہ وہ مرتا ہے۔

۲۰۔ لطیف سے لطیف تر۔ بڑے سے زیادہ بڑا۔ (آتما ہے وہ) اس (زندہ وجود) کے (ہردے کی) گپھا میں چھپا ہوا ہے۔ وہ پُرش جس کو خواہشیں نہیں ہیں۔ اور دکھ سے آزاد ہے۔ وہ اپنی اندریوں کی صفائی کی بدولت آتما کے اس مہان کو دیکھتا ہے۔

۲۱۔ بیٹھا ہوا ہی وہ (آتما) دور کی سیر کرتا ہے اور لیٹا ہوا

ہی وہ ہر ایک جگہ جاتا ہے۔ کون (شخص) اس دیو کو جو خوش ہے۔ اور جو خوش بھی نہیں ہے۔ میرے سوا دیکھ سکتا ہے۔

۲۲۔ گیانی جو آتما کو شریر میں شریر کے بغیر سمجھتے ہیں۔ تغیر پذیر چیزوں میں غیر تغیر پذیر مانتے ہیں۔ بڑا اور محیط ہے۔ وہ دکھ سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

۲۳۔ نہ یہ آتما ابدھی تے) گیان سے جانا جاتا ہے۔ نہ بدھی سے۔ نہ بہت سننے سے۔ ہاں یہ آپ جس کو پسند کر لیتا ہے۔

۲۴۔ لیکن وہ پرش جو اپنی بدچلنیوں سے نہیں ہٹا۔ جو شانت نہیں۔ جس کا چت اکاگر نہیں۔ جس کا من شانت شانت نہیں۔ وہ اس کو (کتابوں کے) گیان سے نہیں پا سکتا۔

۲۵۔ کون اس طرح اس کے جاننے کے قابل ہے وہ آتما کہاں ہے۔ جس کے ناج برھم اور کشتیر دونوں ہیں اور جو موت کو خود نگل جاتا ہے۔

تیسری ولّی

۱۔ آتما اور پرماتما) دونوں اپنے کرموں کے لوک میں رت کو پیتے ہوئے (ہردے کی) گپھا میں داخل ہو کر سب سے

اونچی چوٹی میں رہتے ہیں۔ ان کو سایہ اور دھوپ (کی طرح)
کہتے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے برہم کو جان لیا ہے۔ وہ گرہسٹ
جنہوں نے تین مرتبہ ناچکیت دیگیہ پورا کیا ہے۔

تشریح۔ لوک۔ شریر جسم

رت۔ پھل کرموں کا۔ یعنی کرم کا پھل بھوگتے ہوئے

دونوں۔ آتما اور پرماتما

پرماتما کو کرم کا کچھ پھل نہیں ملتا۔ پھل صرف جیو
آتما کو ملتا ہے۔ یہاں پر صرف اتنا سمجھنا چاہیئے کہ پرماتم
والے آتما کو پھل ملتا ہے۔ شنکر اچاریہ جی کہتے ہیں شنکر آچاریہ
جی کہتے ہیں۔ کہ جیسے اگر ایک جماعت میں چھاتا لگا یا ہے۔ تو
لوگ کہہ دیتے ہیں چھاتا والی جماعت اسی لحاظ سے دونوں کو
پھل بھوگنے والا کہہ دیا ہے۔

۲۔ ہم اس ناچکیت اگنی (پر قادر ہوں۔ جو یگیہ کرنے
والوں کے لئے پل ہے) اور اس لایزال پر برہم (کے
جاننے) پر قادر ہوں۔ جو (سنسار سے) پار جانے والوں
کے لئے بے خوف کنارہ ہے۔

تشریح۔ یہاں یگیہ اور پر برہم دونوں کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے
کہ سنسار کے سمندر کے پار کرنے کے لئے کرم اور گیان
دونوں ذریعے ہیں۔

۳۔ تو سمجھ آتما سواری کرنے والا ہے۔ جسم رتھ ہے۔

بدھی کو رتھ ہانکنے والا جان۔ اور پھر من کو لگام کی طرح سمجھ۔ وہ کہتے ہیں۔ اندریاں گھوڑے ہیں۔ اور ان کے بھوگ کی چیزیں سڑک ہیں جسم۔ اندریہ اور من کے ساتھ ملا ہوا (آتما) بھوگنے والا ہے۔ گیانی ایسا کہتے ہیں۔

تشریح۔ جس طرح گاڑی پر سوار ہو کر کوئی شخص سیر کے لئے نکلتا ہے۔ اسی طرح آتما سنسار کے سیر کے لئے نکلا ہے۔ یہ جسم اس کا رتھ۔ اندریاں اس رتھ کے گھوڑے۔ من لگام اور بدھی کوچوان ہے۔ جس سڑک پر یہ رتھ چلتا ہے وہ وشے بھوگ ہیں۔ آتما اس طرح سوار ہو کر دنیا کے تمام نظارے دیکھتا ہے۔

۵۔ جو گیان والا نہیں ہے (اس نے) لگام کو نہیں لگایا۔ اندریوں کو رتھ کے خراب گھوڑوں کی طرح بس میں نہیں کر رکھا ہے۔

تشریح۔ یعنی جس نے من کو قابو نہیں کیا۔ اس کی اندریاں شوخ گھوڑوں کی طرح اس کے بس میں نہیں آتیں۔

۶۔ لیکن جو گیان والا ہے۔ من کو ہمیشہ اپنے قابو میں رکھتا ہے۔ اس کی اندریاں بس میں ہوتی ہیں (جیسے اچھے گھوڑے کوچوان کے اختیار میں ہوتے ہیں)

تشریح۔ جس نے من کی تربیت کر لی ہے اور من کو قابو میں کر رکھا ہے اس کی اندریاں خود بخود اس کے تابع رہتی ہیں۔

۷۔ جو گیان والا نہیں ہے۔ اور جو من والا نہیں ہے ہمیشہ ناپاک ہو وہ جگہ (منزل مقصود) کو نہیں پاتا (بلکہ) سنسار میں لوٹ آتا ہے۔

۸۔ لیکن جو گیان والا (اور) من والا ہے۔ ہمیشہ پاک رہتا ہے۔ جگہ (منزل مقصود) کو پالیتا ہے۔ اور وہاں سے پھر جنم نہیں لیتا۔

۹۔ لیکن وہ شخص جس کا سارتھی عقلمند ہے (اور) جس کے من کی لگام خوب لگی ہوئی ہے وہ منزل مقصود کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو وشنو کی سب سے اونچی جگہ ہے۔

تشریح ۔ شنکراچاریہ نے یہاں پر وشنو سے مراد برہم لی ہے۔ اس سے ویشنوں کے وشنو کی مراد ہے۔

۱۰۔ اندریوں سے ان کے بھوگ (کی چیزوں) سے من اونچا ہے۔ من سے بدھی اونچی ہے۔ بدھی سے مہا آتما اونچا ہے۔

تشریح ۔ مہان آتما سے یہاں مراد مہت تتو ہے مہت تتو بدھی کو کہتے ہیں۔ مگر اس موقع پر اس سے اس لطیف قسم کی پرکرتی سے مراد ہے۔ جو بدھی کے پیدا کرنے کا کارن ہے۔

۱۱۔ مہت سے اونچی پرکرتی ہے۔ پرکرتی سے اونچا پرش ہے۔ پرش سے اونچا کچھ نہیں ہے۔ وہ حد ہے۔ وہ سب سے اونچی منزل مقصود ہے۔

تشریح۔۱۰ و۱۱ شلوک کی مطابقت سانکھ فلاسفی سے ہوتی ہے۔ جن کو وضاحت کے جاننا منظور ہو وہ سانکھ فلاسفی کا رسالہ دیکھ کر اپنی تسلی کر لیں۔

۱۲۔ تمام بھوتوں کا چھپا ہؤا جو ہر ہونے سے یہ آتما باہر پرکاشمان نہیں ہوتا۔ لیکن یہ باریک بین آدمیوں کے سوکسم بدھی سے دیکھا جاتا ہے۔

۱۳۔ عقلمند کو چاہیے کہ من اور زبان کو روکے اور اُن کو گیان آتما (بدھی) میں روکے۔ اور بدھی کو آتما میں روکے اور اس آتما کو بھی اس شانت آتما میں روکے۔

تشریح۔ یہاں صرف من بانی کے لفظ آئے ہیں۔ غرض تمام اندریوں سے ہے۔

۱۴۔ اُٹھو، جاگو، بڑے گوروؤں کے پاس جاؤ اور سمجھو۔ استرے کی تیز دھار پر چلنا مشکل ہے۔ اس طرح عقلمند اس راہ کو دشوار بتاتے ہیں۔

تشریح۔ راہ۔ وہ راستہ جو آتما کی طرف لے جاتا ہے۔

۱۵۔ جو بغیر شبد، بغیر سپرش، بغیر روپ کبھی گھٹنے والے بغیر ذائقہ کے ہے۔ دائمی ہے۔ بغیر گندھ کے ہے انادی اور اننت ہے۔ اونچی (بدھی) سے اونچا اٹل۔ جس نے اس (برہم کو ایسا) سمجھ لیا ہے۔ وہ موت کے منہ سے چھوٹ جاتا ہے۔

۱۶۔ جو عقلمند اس قدیم قصہ کو کہتا اور سنتا ہے (جو نچکیتا نے

موت (یم) سے سیکھا وہ برہم لوک میں قابل تعلیم ہوتا ہے۔

۱۷۔ اور جو اس پوشیدہ راز کو براہمنوں کی سبھا میں سناتا ہے یا پاک ہو کر شرادھ کے وقت میں سناتا ہے۔ وہ اننت پھل (پانے) کے لئے قابل ہوتا ہے۔

ادھیاء دوسرا

چوتھی ولّی

۱۔ یم کہتا ہے) سویمبھو نے اندریوں کو آگے (باہر) کو چھیدا اس لئے آدمی باہری چیزوں کو دیکھتا ہے۔ انتر آتما کو نہیں گیانی آنکھوں کو بند کر کے (باہری و نفسانی چیزوں سے) اور امرت کی خواہش سے آتما کو دیکھا چوپہنچے ہے۔

تشریح۔ سویمبھو۔ پرماتما

چھیدا۔ اندرونی رخ باہر کی طرف بنایا۔

امرت۔ لافانیت

۲۔ نادان باہری چیزوں کی طرف جاتے ہیں۔ اور وہ موت کے جال میں پھنستے ہیں۔ جو سب جگہ پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے عقلمند

جو گرت کو جانتے ہیں۔ ان عارضی چیزوں میں سے کسی کو نہیں مانگتے۔

تشریح۔ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں۔ یہ دیرپا نہیں ہیں۔

۳۔ جس (رکی مدد) سے انسان۔ روپ۔ رس گندہ۔ سپرش اور مینھن (مجامعت) کو جانتا ہے اسی (رکی مدد) سے یہ بھی جانتا ہے۔ کہ سب کے پیچھے کون ہے۔ یہ وہی (برہم) ہے۔ (جس کی نسبت تو نے سوال کیا ہے)

تشریح۔ پیچھے۔ یعنی مرنے کے بعد باقی رہتا ہے۔

۴۔ جس اکی مدد) سے سوپن اور جاگرت کو دیکھتا ہے گیانی اس مہاں آتما کو جان کر دکھ سے پار ہو جاتا ہے۔

۵۔ جو شخص آتما کو پھل کا کھانے والا جان لیتا ہے۔ جو ہمیشہ نزدیک ہے۔ جو گزشتہ۔ آیندہ اور موجودہ زمانہ) کا مالک ہے۔ تب وہ اس کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتا یہ وہ آتما ہے۔

تشریح۔ پھل۔ یہاں روپ رس گندہ وغیرہ وشیوں کے انبھو کرنے سے مراد ہے۔

چھپانے کی کوشش نہیں کرتا۔ اس کو خوف نہیں رہتا کہ آتما کبھی برباد جاوے گا۔

۶۔ جو کوئی جانتا ہے۔ کہ جو تپ سے ابتدا میں پیدا ہوا ہے۔ جو جلوں سے پہلے پیدا ہوا۔ جو ہردے کی اکپھا میں داخل ہوا ہے۔ اور جو مہابھوتوں کے اس میں رہتا

ہے۔ یہ وہ ہے۔

تشریح۔ مہا بھوت۔ آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی۔

۷۔ جو کوئی ادیتی کو جانتا ہے، جو دیوتا مئی ہے۔ جو پران سے پیدا ہوئی۔ جو گپھا میں داخل ہو کر اس میں رہتی ہے۔ اور جو مہابھوتوں کے ساتھ مختلف شکلوں سے رہتی ہے۔ یہ وہ ہے۔

تشریح۔ ادیتی۔ تمام اندریوں کا مجموعہ۔

پران۔ ہرنیہ گربھ

دیوتا مئی۔ دیوتاؤں کے ساتھ رہنے والی

۸۔ اگنی جو دو ارنیوں میں چھپا ہوا ہے۔ سب کا جاننے والا ہے جیسے ماں کے پیٹ میں بچہ چھپا رہتا ہے وہ بھی اچھی طرح چھپا رہتا ہے۔ اور روزانہ ان آدمیوں سے پوجا جاتا ہے۔ جو جاگتے ہیں۔ اور ہوئی والے ہیں۔ یہ وہ ہے۔

تشریح۔ ارنی۔ ان لکڑیوں کو کہتے ہیں جن کو رگڑ کر ہون کے لئے آگ نکالتے تھے۔

ہوئی۔ گھی

۹۔ جس سے سورج طلوع ہوتا ہے جس میں غروب ہوتا ہے۔ تمام دیوتے اس میں پروئے ہوئے ہیں۔ اس سے کوئی علیحدہ نہیں ہے۔ یہ وہ ہے۔

۱۰۔ جو یہاں ہے۔ وہی وہاں ہے۔ اور جو وہاں ہے وہی

پھر یہاں ہے۔ جو یہاں بھید دیکھتا ہے۔ وہ موت کو پاتا ہے

تشریح۔ جو ہر شیہ گربھ۔ ادتی اگنی میں یہاں دیوتا روپ بن کر نظر آرہا ہے۔ وہی وہاں اپنے نج روپ میں ہے۔ ان کے درمیان فرق نہیں ہے۔

۱۱۔ من سے ہی اس (برہم) کو پانا چاہئے! اور تب اس میں کوئی بھید نہیں ہے۔ جو شخص ذرہ بھی یہاں بھید دیکھتا ہے وہ موت سے موت میں داخل ہوتا ہے۔

تشریح۔ موت سے موت۔ بار بار مرتا ہے

۱۲۔ پرش انگوٹھے کے ماپ کا جو کے درمیان ٹھہرتا ہے۔ گزشتہ آیندہ (اور موجودہ زمانہ کا) مالک تب اس سے منہ نہیں پھرتا ہے، وہ یہ ہے۔

تشریح۔ جو اس کو ایسا جان لیتا ہے۔ پھر اس سے منحرف نہیں ہوتا۔

انگوٹھا۔ انسان کا دل انگوٹھے کے برابر ہے۔ چونکہ وہ پرماتما کے رہنے کی جگہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس لئے یہاں اس کو انگوٹھے کے ماپ کا کہا گیا ہے۔

۱۳۔ انگوٹھے کے ماپ کا پرش اس نور کی طرح ہے۔ جس میں نہیں ہے۔ گزشتہ آیندہ۔ (اور موجودہ زمانہ کا مالک ہے۔ وہی آج ہے۔ وہی کل ہے۔ وہ یہ ہے۔

۱۴۔ جیسے (پہاڑ کے) چوٹی پر برسا ہوا پانی پہاڑوں کے ہر طرف دوڑتا ہے۔ اسی طرح دھرموں کو الگ دیکھتا ہوا (آدمی) انہیں کے پیچھے دوڑتا ہے۔

۱۵۔ جیسے صاف زمین پر صاف پانی ڈالا ہوا ہوتا ہے اسی طرح اے گوتم! ایک منی کا آتما ہوتا ہے (وہ) جو اس کو جانتا ہے۔

پانچویں ولی

۱۔ (جسم مثل) ایک شہر کے ہے۔ جس میں (آتما کے) گیارہ پھاٹک ہیں۔ اس (آتما) کا جنم نہیں ہوتا۔ اور جو سچا گیان والا ہے۔ جو اس (پربرہم) کو پوجتا ہے۔ (وہ گیانی) رنج نہیں کرتا۔ اور (اگیان وغیرہ سے) چھوٹ کر وہ موکش ہو جاتا ہے وہ یہ ہے۔

تشریح۔ گیارہ پھاٹک یا دروازے۔ دو کان۔ دو ناک دو آنکھ۔ ایک منہ۔
ایک نابھی ایک اندری۔ ایک گدا اور ایک دماغ کا سوراخ۔

۲۔ وہ (برہم) سورج ہے۔ روشن دیولوک (آکاش) میں رہنے والا وہ وسو (دایو) ہے۔ انترکش میں رہنے والا۔ وہ ہوتا

(اگنی) ہے ویدی میں رہنے والا۔ وہ سوم (ایتھتی) ہے کلسے (پانی کا گھڑا) میں رہنے والا۔ وہ آدمیوں میں رہتا ہے وہ سچائی میں رہتا ہے۔ وہ آکاش میں رہتا ہے۔ وہ پانی میں پرگٹ ہوتا ہے۔ پرتھوی میں پرگٹ ہوتا ہے۔ یگیہ میں پرگٹ ہوتا ہے۔ پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ سچا ہے۔ اور بڑا ہے۔

۳۔ وہ باونا ہے۔ جو سط (دل) میں بیٹھا ہوا ہے۔ جو پران کو اوپر اُٹھاتا ہے اور اپان کو پیچھے پھینکتا ہے۔ تمام دیوتا (اندریاں) اس کو پوجتے ہیں۔

تشریح۔ اس کو تمام اندریاں بھینٹ چڑھاتی ہیں۔ یعنے روپ رس گندہ وغیرہ پیش کرتی ہیں۔ جیسے رعیت راجا کو نذر دیتا ہے۔

۴۔ جب جسم میں رہنے والا یہ آتما کوچ کر جاتا ہے اور اس سے الگ ہو جاتا ہے۔ تب کیا باقی رہتا ہے؟ وہ یہ ہے۔

۵۔ سانس لینے سے۔ سانس کھینچنے سے کوئی آدمی زندہ نہیں رہ سکتا۔ جس سے زندہ رہتے ہیں۔ وہ کوئی اور چیز ہے۔ جس کا یہ دونوں (پران۔ اپان) سہارا لئے ہوئے ہیں۔

۶۔ اے گوتم! اب میں تجھ کو یہ راز بتاؤں گا۔ یہ محدود قدیم

اور یہ کہ کس طرح اس کے گیان کے بغیر (گیانی) مر کر (بار بار) جنم لیتے ہیں۔

۷۔ کچھ دلوں تو (ماں کے) پیٹ میں جسم پانے کے لئے رہتے ہیں۔ دوسرے درختوں کے تنوں میں داخل ہوتے ہیں۔ اپنے کرم کے موافق۔ اور اپنے گیان کے موافق۔

۸۔ جب ہم سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ پرم پرش جاگتا ہے۔ ایک نظارہ کے بعد دوسرا پیدا کرتا ہے۔ وہ روشن ہے۔ برہم ہے۔ وہی لافانی کہلاتا ہے۔ اس میں سارے لوگ سہارا لئے ہوئے ہیں۔ اور اس سے الگ کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ ہے۔

۹۔ جس طرح ایک اگنی دنیا میں داخل ہو کر ہر ایک روپ کا بن گیا ہے۔ اسی طرح ایک آتما جو سب بھوتوں کے اندر ہے۔ سب کی صورت کا ہے۔ اور باہر بھی ہے۔

۱۰۔ جیسے ہوا تمام دنیا میں داخل ہو کر سب کے روپ کا بن گئی ہے۔ اسی طرح ایک آتما جو سب بھوتوں کے اندر ہے۔ ہر ایک شکل میں شکل والا ہے۔ اور باہر بھی موجود ہے۔

۱۱۔ جیسے سورج تمام دنیا کی آنکھ ہو کر بھی آنکھ کے باہری عیبوں سے ناقص نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایک آتما

سب بھوتوں کا انتر آتما بن کر بھی سنسار کے دکھ سے لوث نہیں ہوتا۔ (وہ) باہر (بھی) ہے۔

۱۲۔ سب پر حکومت کرنے والا۔ سب کا انتر آتما۔ جو اپنے آپ کو (پرکرتی کے) مختلف شکلوں والا بنا لیتا ہے ایک ہے۔ گیانی جو اس کو اپنے اندر رہنے والا جان لیتے ہیں۔ دائمی آنند کو پا جاتے ہیں۔ دوسرے (یہ سکھ) نہیں (پاتے)

۱۳۔ آتموں میں نت چیتن کا چیتن۔ اکیلا جو بہتیروں کی تمناؤں کو پوری کرتا ہے۔ اس کو جو گیانی اپنے اندر رہنے والا جانتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ کی شانتی ملتی ہے دوسروں کو نہیں (ملتی)

۱۴۔ (گیانی) اس پرم آنند کا انبھو کرتے ہیں۔ جس کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ کہ وہ یہ ہے۔ تب میں کیسے اس کو جان سکتا ہوں؟ وہ خود بخود پرکاشوان ہے۔ یا دوسرے سے پرکاش پاتا ہے۔

۱۵۔ نہ وہاں سورج چمکتا ہے۔ نہ چندرماں۔ نہ تارے نہ بجلی چمکتی ہے۔ یہ اگنی (بیچارا) کہاں (رہتا ہے) اسی کے پرکاش کرنے سے سب پرکاش والے ہوتے ہیں۔ اسی کے پرکاش سے سب پرکاش والے ہوتے ہیں۔

چھٹویں ولی

۱۔ یہ ایک قدیم پیپل کا درخت ہے۔ جس کی جڑیں اوپر کی طرف ہیں۔ اور شاخیں نیچے کی طرف ہیں۔ وہی زروشن کہلاتا ہے۔ وہ برہم کہلاتا ہے۔ وہی امرت کہلاتا ہے۔ سارے لوک اس میں سہارا لئے ہوئے ہیں۔ اس سے کوئی الگ نہیں ہے۔ وہ یہ ہے۔

۲۔ جو کچھ تمام سنسار (برہم سے) نکلا ہوا پران (برہم) میں کانپتا ہے۔ وہ برہم ہے۔ وہ (برہم) بڑا خوف ہے۔ مثل اونچے اٹھے ہوئے بجر کے۔ جو اس کو جانتے ہیں۔ امرت ہو جاتے ہیں۔

تشریح۔ کانپتا ہے۔ حرکت کرتا ہے۔

۳۔ اس کے خوف سے آگ تپتی ہے۔ خوف سے سورج تپتا ہے۔ خوف سے اندرا اور وایو اور موت جو پانچواں ہے۔ دوڑتا ہے۔

۴۔ اگر کوئی اس انسانی جسم کے گرنے سے پہلے اس کو نہیں جان لیتا۔ تب وہ سرشٹی کے اِن لوکوں میں پھر جسم دھارن کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

تشریح۔ اگر جیتے جی انسانی جسم میں گیان نہیں ہوا تو

پھر جنما مرنا پڑے گا۔

۵۔ جیسے آئینہ میں (عکس دکھائی دیتا ہے) ویسے ہی اس جسم میں (دکھائی دیتا ہے) اور جیسے حالت خواب میں ویسے ہی پتری لوک میں۔ جیسے جلوں میں ویسے ہی گندھرب لوک میں دکھائی دیتا ہے۔ جیسے دھوپ اور سایہ میں ویسے ہی برہم لوک میں دکھائی دیتا ہے۔

۶۔ اندریوں کی مختلف حالتوں کو جو من سے، یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے ہیں اور ان کے اودے اور است ہونے کو گیانی رنج نہیں کرتے۔

تشریح۔ اودے۔ برآمد ہونا۔

است۔ غروب ہونا۔ لے ہونا

۷۔ اندریوں سے اونچا من ہے۔ من سے بہتر اور اونچا بدھی ہے۔ اور بدھی سے اونچی مہا آتما۔ مہا آتما سے اونچی اویکت پرکرتی ہے۔

۸۔ اس پرکرتی سے اونچا اور بہتر پرش ہے جو سب میں دیاپک ہے۔ جس کا کوئی نشان نہیں۔ جس کو جان کر انسان مکت ہو جاتا ہے۔ اور لافانیت کو پاتا ہے۔

۹۔ اس کی شکل دیکھنے کے لئے نہیں ہے۔ نہ کوئی شخص آنکھ سے اس کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ ہردے سے بدھی سے من سے پرکاشت ہوتا ہے۔ جو اس کو جانتے ہیں۔ وہ امرت

ہوجاتے ہیں۔

۱۰۔ جب پانچوں گیان اندریہ من کے ساتھ ٹھہرے ہوجاتے ہیں۔ اور بدھی بھی حرکت نہیں کرتی ہے۔ اس کو سب سے اونچی حالت بتاتے ہیں۔

تشریح۔ اونچی حالت۔ سمادھی

یہ یوگ کی تعلیم ہے۔

۱۱۔ یہ جو اندریوں کی غیر متحرک حالت ہے اسی کو یکسوئی ریوگ کہتے ہیں۔ اس وقت وہ ریوگی، سستی سے دور ہوجاتا ہے کیونکہ یوگ میں ترقی اور تنزلی رکا خوف لگا رہتا) ہے۔

تشریح۔ اس کی تشریح اس طرح بھی کی جاتی ہے۔ یوگ کی حالت میں یوگی پہلے کی اپنے آپ کو بھولا ہوا نہیں پاتا کیونکہ سمادھی کی حالت میں انتر گیان کی اپتی اور باہری گیان کے لئے ستھان سے اس کو تعلق ہوتا ہے۔

۱۲۔ وہ (آتما) اگر نہ بانی سے نہ من سے نہ آنکھ سے مل سکتا ہے۔ تو وہ ہے۔ ایسے کہنے والے کے سوا اور کون اسکو دیکھ سکتا ہے۔

۱۳۔ وہ ہے۔ اس شکل سے اور تتو کے روپ سے اس کو دیکھنا چاہیئے۔ جب وہ ہے اس کو انبھو کرلیا ہے۔ تب اس کا تتو روپ صاف ہوجاتا ہے۔

۱۴۔ جب تمام آرزوئیں جو اس کے من میں رہتی ہیں چھوٹ

جاتی ہیں۔ تب مرنے والا (فانی انسان) امرت بن جاتا ہے۔ یہاں
(اس حالت میں)، وہ برہم کو پالیتا ہے۔
۱۵۔ جب دل کی تمام گرہیں (گانٹھ) یہاں کھل جاتی ہیں
تب مرنے والا (انسان)، امرت بن جاتا ہے۔ صرف اتنی ہی
تعلیم ہے۔
۱۶۔ من میں ایک سو ایک ناڑیاں ہیں۔ ان میں سے ایک
(شسمنا) کا منہ اوپر (دماغ) کی طرف نکلا ہے۔ اس سے اوپر
چڑھتا ہوا انسان (مرنے کے بعد) امر ہو جاتا ہے۔ دوسرے
(شو) ناڑیوں سے نکلنے میں اس کی مختلف راہ ہوتی ہیں۔
۱۷۔ انگوٹھے کے ماپ کا پرش ہمیشہ انسان کے دل میں
رہتا ہے۔ اس کو اپنے جسم سے اطمینان (استقلال) کے
ساتھ نکالے۔ جیسے تیلی سے مونج نکالتے ہیں۔ اس کو آدمی
جان لے۔ چمکتا ہوا برہم ہے۔ چمکتا ہوا برہم ہے۔
۱۸۔ نچکیتا (اس طرح) یم سے بتائی ہوئی (برہم) ودیا اور
یوگ کے تمام مدارج کو جان کر برہم کو پراپت ہوا۔ اور غبار سے
و موت سے آزاد ہو گیا۔ اور وہ شخص بھی جو علم روحانی کو اس
طرح جانتا ہے۔ برہم کو پاکر (غبار اور موت سے آزاد ہو جاتا
ہے)

تشریح۔ غبار۔ مایا۔

۱۹۔ برہم ہم دونوں کی حفاظت کرے۔ وہ ہم دونوں کو

سہارا لے۔ ہم دونوں مل کر بلوان بنیں۔ ہمارا پڑھا ہوا چمکیلا بنے۔ ہم کبھی کسی سے نفرت نہ کریں۔

اوم۔ شانتہ۔ شانتہ۔ شانتہ

تتمہ

اس اپنشد میں نچکیتا نے یم سے تعلیم پائی ہے۔ یم کون ہے اس پر وچار کرنا ضروری ہے۔ یم کو اسی اپنشد نے جابجا موت کے لفظ سے مخاطب کیا ہے۔ اس لئے یم اور موت دونوں مترادف اور ہم معنی لفظ ہیں۔ ممکن ہے کہ تشریح کرنے والے ان کے درمیان کچھ اختلاف دکھا سکیں۔ مگر یم سے یہاں مراد موت ہی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا یم سچ مچ تعلیم دے سکتا ہے۔ ہم جواب دیتے ہیں۔ ہاں دے سکتا ہے۔ اصلیت یہ ہے۔ جب تک انسان موت کے دروازہ کو نچکیتا کی طرح جا کر نہیں کھٹکھٹاتا تب تک اس کے لئے روحانیت کا ادھکار نہیں ملتا۔ مذہب کی اصلیت کا پتہ ہی وہاں سے شروع ہوتا ہے۔ جہاں موت کا دروازہ آتا ہے۔

کبیر صاحب فرماتے ہیں :-

جا مرنے سے جگ ڈرے موہے بڑا آنند
کب مرہوں کب پایہوں۔ پورن پرمانند

اپنشد نے اس واقعہ کو جس طرح بیان کیا ہے۔ اس سے
پتہ لگتا ہے۔ کہ باپ کے غصہ کی باتوں سے پریشان ہو کر نچکیتا
خیال میں محو ہوگیا۔ اور سماہت چت ہونے کی وجہ سے وہ اپنے
جسم کے اندر روحانی طبقات کو طے کرتا ہوا اس جگہ پہنچا۔
جہاں سے مرنے کے وقت انسان کو گزرنا ہوتا ہے اور
اسی جگہ اس کو اصلیت کا پتہ لگا۔ جس کی صراحت کٹھ اپنشد
میں موجود ہے۔ ممکن ہے یہ قصہ استعارہ کی طرح بھی بیان
کیا گیا ہو۔ مگر ہم نے اپنے طور پر اس کو ایسا ہی سمجھا ہے
اور کیا عجب یہ صحیح ہو۔

یوگ ابھیاس کے وقت شاغل کو اپنے جسم کے مختلف
طبقات کو جن کو کنول اور چکر کہتے ہیں۔ طے کرنا پڑتا ہے
ان کے نام پتنجلی کے یوگ شاستر میں سہسرار۔ منی پور وغیرہ
دیئے ہیں۔ مابعد زمانہ کے یوگی معلمین نے ان کی اور بھی
مزید صراحت کی ہے۔ ان طبقات میں گزرنے سے شاغل
کی سمجھ بوجھ لطیف ہوتی جاتی ہے۔ اور اس میں خود
بخود ایسی طاقت آجاتی ہے۔ کہ جس سے وہ بالاتخیل دقیقوں
کو حل کر سکے۔ جس طرح جس وقت آدمی کسی قسم کے فکر میں محو ہوجاتا
ہے۔ اور اس کے چت کی تمام ورتیاں کھنچ اندر کی طرف

سکڑ جاتی ہیں۔ اور وہ تھوڑی دیر بعد آسانی اپنے سوال کے جواب کو پالیتا ہے۔ ممکن ہے وہی کیفیت نچکیتا کی بھی ہوئی ہو اور اس کو اپنے ہی اندر ان سوالوں کے جواب مل گئے ہوں بہر حال چاہے جو کچھ ہو یہ اپنشد یہاں اختصار کے ساتھ اپنے مطلب کو خوب ذہن نشین کراتی ہے۔

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

از بابو شیوبرت لال ورمن ایم اے

فہرست مضامین

دیباچہ

یہ اپ نشد بہت مختصر ہے۔ اس کا دوسرا نام واج سینہ سنہتا اپ نشد ہے۔ یہ سکل یجر وید سے منسوب ہے اس کا مصنف واج سینہ یاگیہ ولکیہ رشی ہے۔
یہ چھوٹی اپ نشد پرماتما کے گیان کو سب پر فوقیت دیتے ہوئے گیان اور کرم کے دو راستے کی تلقین کرتی ہے اور دونوں کو وید کے احکام کے مطابق ثابت کیا ہے۔ اور اس کے بموجب دونوں کی پیروی اچھے اور نیک آدمی کرتے ہیں۔ جو لوگ پرماتما کا گیان رکھتے ہیں۔ وہ اصلیت کی تہ کو پہنچتے ہیں۔ تمام دنیا کا پرکاش اس میں اور اس سے ہے۔ اور وہ کل برہمانڈ میں نظر آتا ہے۔ اسی کا اچھی طرح سمجھ لینا انسان کا اعلےٰ مقصد ہے۔ اور جب یہ گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اگیان کا ش ہو کر موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔
جن کو گیان کم ہے خواہ جن کے خیالات بہت اونچے نہیں ہیں۔ ان کو ویدوں کی ہدایت کے بموجب کرم کرنا چاہئے۔ کرم کرنے سے اپاسنا کا ادھیکار ہوگا۔ اور اپاسنا سے گیان کی پراپتی ہوگی۔ کرم گیان کیساتھ کرے۔ اور ان کو اچھی طرح سمجھے

ان تینوں۔ کرم۔ اپاسنا۔ گیان۔ میں سے ہر ایک کے پیروی سے مرنے کے بعد آنند کی اوستھا ملے گی اور جیسے جیسے آہستہ آہستہ انسان روحانی ترقی کرتا جاوے گا۔ ویسے ہی وہ اونچے طبقات میں پیدا ہوگا۔ اور جنم جنمانتر کی سدھیوں سے پریم پد کا ادھکاری بنے گا۔ لیکن طالب صادق یعنی موکشو جیو کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ برھم کا گیان ہی اعلےٰ چیز ہے۔ اور گیان اور آنند صرف برھم میں ہی ہے۔ اور گیان کے ساتھ کرم بھی کیا جاتا ہے۔

گیان کا یہ مطلب ہے کہ تمام تنوں (اصولوں) کی سمجھ آجائے جب تک سب کو نہ سمجھے گا۔ آتما کا گیان نہ ہوگا۔ اگر اس نے کوشش کرکے یہ سمجھ لیا کہ آتما شریر سے نیارا ہے۔ پوتر ہے۔ پاک ہے من اور اندریوں کے پرے ہے۔ تو اس نے اس کے روپ کو دیکھ لیا۔ پھر ان سے چھٹکارا پا لیا۔ جن میں گیان نہ ہو۔ وہ کرم کریں مگر سمجھ کر۔ کیونکہ کرم اصلی گیان کے لئے تیار کرتا ہے۔ اور اس سے آخر میں موکش ہو جاتی ہے۔ واچک گیان ناکارہ ہے۔ گیان اور کرم دونوں ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ کرم بغیر گیان کے اور گیان بغیر کرم کے کارآمد نہیں ہوتا۔
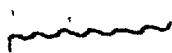
ایش اُپنشد

۱۔ اس جگت کے اندر جو کچھ ہے۔ اس کو ایشور سے ڈھک دینا چاہیئے۔ اس کے تیاگ سے تو بچائے جائے گا۔ کسی کے دھن کی لالچ مت کرو۔ یہ دھن کس کا ہے؟

تشریح} ایشور کی اپاسنا اس طرح کرو کہ یہ سارا جگت اس سے ڈھک جائے۔ سب جگہ ایشور ہی ایشور نظر آوے۔ اس جگت کے تیاگ کرنے سے تو اپنی آتما کو بچائے جائیگا کسی کے دھن کی لالچ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ دھن پھر بھی نش ہونیوالا ہے۔

۲۔ کرموں کو کرتے ہوئے آدمی کو سو برس تک جینے کی خواہش کرنی چاہیئے۔ اس طرح ز کرم کرنے سے اکرم تجھ میں لپت نہ ہوگا۔

تشریح} انسان کی طبعی عمر سو برس کی ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ اپنے کرموں کو ایشور کے سمرپن کر کے سو برس تک جینے کی خواہش کرے۔ جو اس طرح کرم کرینگے۔ وہ کرم کے بندھن میں نہ آدیں گے۔ نہ ان کے پھل کے بھوگی ہوں گے۔ گیتا میں بھی کرشن نے ارجن کو ایسے ہی اپدیش دیا ہے۔

۳۔ جو آتم ہتیارے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں کو جاتے ہیں جو بالکل اندھیرے سے ٹھہرے ہوئے ہیں اور راکشوں کے لوک ہیں۔

تشریح } آتم ہتیارے وہ لوگ ہیں۔ جو آتم بمکھ ہیں۔ جو دیدوں کے حکم کے برخلاف کام کرتے ہیں۔ جن کو دھرم کرم میں وشواس نہیں ہے۔ جو گورو کے حکم میں نہیں چلتے۔ ایسے برانی اگیانی ہوتے ہیں۔ اور راکششوں کے لوک میں پیدا ہوتے ہیں جہاں اگیان کا ادھکار چھایا ہوا ہے۔

۴۔ وہ اچل۔ اور ایک اور من سے زیادہ تیز ہے۔ اندریاں اس کو نہیں پا سکتیں یا ان تک ان کی پہنچ نہیں ہے۔ وہ ان سب سے آگے دوڑتے ہوئے اندریوں کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ اسی کے آشرے ریلیں (وایو) سوتر آتما سب کو دھارن کرتا ہے۔

تشریح } سوتر آتما وہ ہے جس میں تمام سنسار اوت پروت ہے جیسے موتیوں کی مالائیں سب پروئی ہوئی ہیں۔ ویسے ہی پرماتما سارے جگت میں اوت پروت ہو رہا ہے۔ وہ اچل ہے چلایمان نہیں ہوتا۔ وہ ایک ہے۔ دو نہیں ہے۔ اور وہ من سے بھی زیادہ تیز ہے۔ یہاں تک کہ اندریاں نہ اس کو پا سکتی ہیں۔ اور اس تک ان کی پہنچ ہے۔ وہ دوڑا۔ اندریوں نے اس کا پیچھا کیا۔ وہ آگے نکل گیا اور یہ پیچھے رہ گئیں اسی کے آشرے یہ جگت ہے۔ وہ سوت کی طرح

سب میں پرودیا ہوا ہے۔

۵۔ وہ اور دل کو حرکت دیتا ہے۔ خود بے حرکت ہے وہ دور ہے اور نزدیک بھی ہے۔ وہ اس برہمانڈ کے بھیتر بھی ہے اور باہر بھی ہے۔

تشریح } پرماتما اچل ہے۔ اسی کی ستّا سے یہ جگت چلایمان ہے۔ وہ اگیانی کے لئے دور اور گیانی کے لئے نزدیک ہے۔ اور اس برہمانڈ کے باہر بھیتر سب جگہ وبیاپ رہا ہے۔

۶۔ وہ جو سارے پرانیوں کو پرماتما میں اور پرماتما کو سارے پرانیوں میں دیکھتا ہے۔ وہ پھر اس سے منہ نہیں پھیرتا

تشریح } جن کی نگاہ اتنی اونچی ہو گئی ہے۔ کہ وہ سارے جگت کو پرماتما میں سارے جگت کو دیکھتے ہیں۔ وہ پرماتما کے درشن سے کبھی اکتاتے نہیں۔ ہمیشہ اسی کا آنند لیا کرتے ہیں۔

۷۔ جب کسی کو معلوم ہو گیا کہ سب آتما ہی آتما ہیں اور جب آتما کی وحدانیت کو سمجھنے لگا تو پھر اس کے لئے کیا موہ اور کیا شوک ہے؟

تشریح } انسان کا تصور خاص طاقت رکھتا ہے جس کو جس کا پریم ہو یا جس کا خیال ہو۔ اس کے سوا اس کو اور کچھ نظر نہیں آتا۔

لالی لینے لال کی جت دیکھوں تت لال + لالی دیکھن میں گئی میں بھی ہو گئی لال

یہ وحدت پرستی اور وحدانیت کی معراج ہے اور جب آدمی پرماتما
کا دھیان لگاتے ہوئے اس میں محو ہو کر آتما ہی آتما دیکھتا ہے
تو پھر اس کے لئے بھرم اور رنج کا خوف نہیں رہتا۔

۸۔ وہ محیط کل۔ پرکاشوان۔ بغیر جسم کا۔ جس کو کوئی مجروح نہیں سکتا جس میں نس اور ناڑی نہیں ہیں۔ شدھ پاپ رہت جو گیانی۔ من کا قاعدہ میں رکھنے والا۔ سب پرانیوں سے اوپر اور قایم بالذات ہے۔ اس نے سالہا سال کے لئے چیزوں کو ان کے خواص کے بموجب تقسیم کیا ہے۔

تشریح۔ مطلب صاف ہے۔

۹۔ جو اگیان کو پوجتے ہیں۔ گھرے اندھیرے میں داخل ہوتے ہیں۔ گیان کے پوجنے والوں کا اندھیرا ان سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

تشریح جو اگیان کے پرستار ہیں۔ اور صرف کرم کرتے ہیں۔ اور اپنے آتما کے سروپ کے جاننے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے وہ ایسے یونیوں میں جاتے ہیں۔ جہاں اگیان اور اندھکار رہتا ہے۔ جو نرے گیان کے ماننے والے ہیں۔ اور آتم سنا سے باخبر نہیں ہیں۔ وہ بھی اندھیرے میں ٹٹولتے ہیں۔ اور وہ ان سے زیادہ اندھیرے میں ہیں کیونکہ واچک گیان کسی کام نہیں ہے۔ یہ اور بھی زیادہ بھرم کا باعث ہوتا ہے۔ آدمی کو چاہئے کرم اور گیان سے مدد لے کر نج

سروپ کا ساکشا تکار کرے۔

۱۰۔ وہ کہتے ہیں گیان کا پھل اور ہے اور اگیان کا اور ہے۔ یہ ہم نے گیانیوں سے سنا ہے۔ جنہوں نے دونوں کی ودیا کھیا کی ہے۔

تشریح } رشیوں نے بتایا ہے کہ گیان اور اگیان کے پھل مختلف ہوتے ہیں۔ یہاں ان کا مطلب کرم سے ہے۔

۱۱۔ جو لوگ گیان اور اگیان کو ساتھ ہی ساتھ سمجھتے ہیں۔ موت کو اگیان سے مغلوب کر لیتے ہیں۔ اور گیان سے امرت کا سکھ بھوگتے ہیں۔

تشریح } گیان اور کرم دونوں موکش کے سادھن ہیں نہ کوئی شخص اکیلے کرم سے موت کو جیت سکتا ہے، نہ صرف گیان سے، جو بغیر گیان کے کرم کرے گا۔ دھوکا کھائے گا جو صرف وار ودار رکھ کر کرم نہ کرے گا۔ مارا جائے گا۔ اس لئے آدمی کو جان لینا چاہیئے کہ یہ دونوں جوڑے ہیں۔ ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ وہ گیان کے ساتھ کرم کر کے پہلے اپنے من کے میل کو دور کرتے۔ پھر گیان کی مدد سے اصلیت کو سمجھ کر موکش کا بھاگی ہے۔ بنا کرم اور گیان کے ایکتا برابتی نہیں ہو سکتی کرم اور گیان دونوں دھرم کے انگ ہیں۔

۱۲۔ جو صرف پرکرتی کو پوجتے ہیں گھپ اندھیرے میں

داخل ہوتے ہیں۔ جو صرف برمھ کے گیان میں مست ہونا چاہتے ہیں۔ وہ ان سے بھی بڑھ کر ہیں۔

تشریح منزل تک پہونچنے کے لئے دونوں چیزوں کی ضرورت ہے۔ ایشور کی اور پرکرتی کی۔ جب تک دونوں کی اصلیت نہ معلوم ہو جائے کام نہیں نکلتا۔ جو لوگ پرکرتی ہی کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ اندھیرے غار میں گرتے ہیں لیکن جنہوں نے صرف برمھ کے گیان ہی کا سہارا لے کر پرکرتی کو سمجھے بغیر ترک کر دیا ہے۔ وہ ان سے بھی زیادہ اندھے ہیں اور ان کے لئے اور بھی زیادہ خطرہ ہے۔

اس دنیا میں جڑ اور چیتن دونوں مل کر کام کر رہے ہیں۔ اس لئے دونوں کی پوجا یتھا یوگیہ ہونی چاہئے۔ پرکرتی مرحلہ ہے۔ برمھ منزل ہے۔ جو لوگ رات دن اپنے شریر کی پالن میں لگے رہتے ہیں۔ اگیانی ہیں جو اس شریر کو چھوڑ کر برمھ کا دھیان کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی مورکھ ہیں۔ برمھ کا دھیان خواہ برمھ خبر یا اس گیان کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ جب تک پرکرتی کے کل تتوں کا گیان نہ ہو آتما کا گیان غیر ممکن ہے۔ اور آتما کے بغیر پرکرتی کا بھی گیان نہیں مل سکتا۔ اور اس لئے دونوں اندھیرے میں رہیں گے۔ اس لئے دونوں سے کام لینا۔ اور دونوں کو پوجنا ضروری ہے۔ بغیر دونوں سے کام لئے ہوئے اصلیت تک رسائی محال ہے۔ یہاں پوجنے سے مراد کام لینے

دیکھنے سے ہے۔

۱۳۔ وہ کہتے ہیں۔ پرماتما کا گیان کا پھل پرکرتی کے گیان کے پھل سے مختلف ہے۔ یہ ہم نے سنتوں سے سنا ہے۔ جنہوں نے ہمارے واسطے دونوں کی ویاکھیا کی ہے۔

تشریح } پرکرتی کے گیان کا پھل اور ہوتا ہے۔ پرماتما کے گیان کا پھل اور ہے۔ یہ سنتوں نے بتایا ہے۔ پرکرتی کے گیان کا پھل تو یہ ہوتا ہے کہ ہم اس کے کل تتوں کو سمجھ کر سوچنے لگتے ہیں کہ پرکرتی میں اور آتما میں بھید ہے آتما پرکرتی نہیں ہے اور آتم گیان کا پھل اور ہوتا ہے کہ اسکی مدد سے ہم اپنے سروپ میں آروڑھ ہو جاتے ہیں۔ ایک سے موت کے پنجے میں رہائی ہوتی ہے۔ دوسرے سے لافانیت نصیب ہوتی ہے۔

۱۴۔ جو لوگ برھم (سکے گیان) اور پرکرتی کے گیان کو ساتھ ساتھ سمجھتے ہیں۔ وہ پرکرتی کے گیان کو جیت لیتے ہیں۔ اور پرماتما کے گیان سے امرت کو بھوگتے ہیں۔

تشریح۔ مطلب صاف ہے۔ اس کا اوپر بیان آ گیا ہے

۱۵۔ میرے لئے تو جس کا دھرم سچائی ہے اے پوشن! سچائی کے دروازہ کو کھول دے۔ جس کو تیرے جلال والے گھیرے نے ڈھک رکھا ہے تاکہ تیرا درشن کر سکوں۔

تشریح پوشن کے معنی ہیں پشٹی دینے والا۔ یہ لفظ پرماتما کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ اے پربھو! تیری سچائی کا دروازہ نورانی گرسے نے ڈھک رکھا ہے۔ آنکھوں کو اس کی طرف نگاہ کرنے سے خیرگی ہوتی ہے۔ تو ست سروپ ہے۔ ست تیرا دھرم ہے۔ اس لئے تو اس کے دروازہ کو میرے لئے کھول دے۔ تاکہ میں تیرا درشن کر سکوں۔

۱۶۔ اے پشٹی دینے والے ارشی! اے نیم میں چلانے والے۔ اے سورج! اے پرجاپتی! تو اپنے کرنوں کو پھیلا دے۔ اور اپنی پرکاش کو ایک جگہ کر۔ مجھ کو اپنے جلال والے سروپ کو دیکھنے دے۔ جو کلیان دینے والا ہے۔ جو وہ پرش ہے۔ سو میں ہوں۔

تشریح پرماتما سب کو پشٹی دیتا ہے۔ وہی رشی منتروں کے بھید جاننے والا ہے۔ وہی سب کو نیم میں چلاتا ہے۔ وہ پرکاشوان سورج ہے۔ وہ سب کا پیدا کرنے والا۔ سب کے ہردے میں رہنے والا مہاراجا پتی ہے۔ اس جگہ ایشور سے یہاں پرارتھنا کی گئی ہے کہ تو اپنی کرنوں کو جو تیری شکل کے گرد لہرا رہے ہوئے ہیں پھیلا دے اور اپنے پرکاش کو اکٹھا کر تاکہ ہم تیرے اس نورانی اور جلال والے سروپ کو دیکھ سکیں۔ جو سب کا کلیان کرنے والا ہے۔ کیونکہ آتم درشٹی

سے جو تو ہے۔ وہی میں بھی ہوں یعنی پرماتما آخرآتما ہی ہے۔ یہاں
پرارتھنا کرنے والا اپنے شریر کو بھولا کر صرف آتمک درشٹی سے
اس کو دیکھ رہا ہے۔

۱۷۔ میرے پران اس امرت پران میں مل جاویں۔ اور یہ
شریر بھسمی بھوت ہو کر ختم ہو جائے۔ اوم اے من! تو اپنے کرموں
کو یاد کر۔ اے من! یاد کر۔ یاد کر اپنے کرموں کو۔

تشریح پرارتھنا کرنے والا خواہش کرتا ہے کہ اس کا پران امرت پران میں مل جائے۔ اس کی آتما پرماتما
میں لین ہو۔ اور وہ اپنے من کو کہتا ہے کہ اپنے کرموں کو یاد
کر۔ یاد کرنے سے پشچاتاپ ہوتا ہے۔ پسچاتاپ ایک طرح
کی پرائشچت ہے اور پرائسچت کرنے والا مکے جاپ سے شدھ
ہو کر نرمل بنتا ہے۔ اور یہی ذریعہ ہے۔ پرماتما تک پہنچنے کا۔

۱۸۔ اے اگنی! تو آنند کے راہ کی طرف میری رہبری
کر۔ اے دیو! تو سارے کرموں کو جانتا ہے۔ ٹیڑھے
پاپوں کو برباد کر دے۔ ہم بار بار تجھ کو پرنام کرتے ہیں۔

تشریح اگنی پرماتما کا نام ہے۔ کیونکہ وہ تیج والا ہے۔ اس سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ تو ہم کو آنند کا مارگ دکھا
تو ہمارے سب کرموں کو جانتا ہے۔ ہمارے پاپ جو ٹیڑھے ہیں۔
ان کو ہم سے دور کر دے۔ اور ہم تجھ کو بار بار نمسکار کرتے ہیں۔
پاپ سے چھٹکارا پانے کے لئے ایشور سے بار بار پرارتھنا

کرنا۔ اور مدد مانگنا۔ ضروری ہے۔

ایش اپنشد ختم ہوئی

تتمّہ

ایش اپنشد کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ منشیہ کو چاہیئے۔ پرماتما کی بھگتی کرکے اس کے پریم میں اتنا محو ہو جائے۔ کہ سوا اس کے اور کچھ نظر نہ آوے۔ جگت کے اندر باہر جو کچھ ہے۔ سب اسی ایک شے کے تصور سے ڈھک جائے۔ نہ سنسار کا لالچ ستاوے۔ نہ کسی کے دھن کی خواہش ہو۔

لیکن سوال یہ ہے۔ یہ حالت کیسے پیدا ہو؟ اس کا جواب آگے کے منتروں میں دیا گیا ہے۔ کہ گیان کے ساتھ کرم کرتا ہوا سو برس کی زندگی بسر کرے۔ اور کسی کرم میں لپت نہ ہو۔ یہی اصلی و یقینی راستہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی دوسرا نہیں ہے۔ کیونکہ جو آتم ہتیارے ہیں وہ نرک گامی ہوتے ہیں۔ جو پرماتما کو نہیں جانتے وہ اندھیرے میں رہتے ہیں۔ پھر پرماتما کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ کیا ہے؟

اندریوں کی اس تک پہنچ نہیں ہے۔ من وہاں تک جا نہیں سکتا۔ وہ سب جگہ۔ سب میں ویاپک ہے۔ چلتا بھی نہیں چلتا۔ نزدیک ہوتے ہوئے بھی دور ہے۔ سارے برہمانڈ کے اندر بستے ہوئے

اس کے باہر بھی ہے۔ جو سب میں آتما کو دیکھتا ہے۔ اور آتما میں سب کو دیکھتا ہے۔ وہ خود آتما ہو جاتا ہے۔ موہ شوک سب اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ وہ بندہ شریر۔ ناڑی وغیرہ سے الگ ہے پرکاش سروپ۔ انتریامی ہمیشہ سے سب کو نیم میں چلا رہا ہے۔

ایشور کی تعریف کر کے اپ نشد آگے چل کر بتاتی ہے کہ جو اگیان کے بس میں ہیں۔ وہ اندھیرے ہیں۔ اور ان سے زیادہ وہ گمراہ ہیں جو محض واچک گیان کے سودائی بن کر اصلیت کو نہ سمجھ کر کرم سے بمکھ ہو رہتے ہیں۔ گیان اور کرم جوڑے ہیں۔ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اس لئے نہ اکیلا کرم ہی مفید ہے نہ گیان ہی فائدہ مند ہے۔ دونوں کو ساتھ لینا چاہئے۔ گیان اور کرم کے پھل اس طرح الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ چاہیئے کہ پرکرتی کے گیان سے موت کو جیت لے اور آتم گیان سے امرت کا پتر بنے۔ یہ اس اپ نشد کی تعلیم کا لب لباب ہے۔

اس سے آگے چل کر پرماتما کی پرارتھنا کی گئی ہے۔ کیونکہ بغیر پرارتھنا کے پرماتما تک رسائی محال ہے +

آریّہ اُپنشد

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

بابو شیوبرت لال ورمن ایم۔ اے

فہرست مضامین

دیباچہ

یہ اپنشد رگ وید کے ایتریہ براہمن کے دوسرے آرنیک سے لیا گیا ہے اس میں تین باب ہیں پہلے باب میں تین فصلیں ہیں۔ دوسرے اور تیسرے باب میں فصل نہیں ہیں اس کا نام ایتریہ اس وجہ سے ہوا کہ اترے کے لڑکے مہیدا س نے اس کی ترتیب دی تھی یا آنکہ اس کو محفوظ رکھا تھا۔

پہلے باب میں خلقت کی پیدائش ایشور کی الوہیت انسان وناج وغیرہ کے پیدا ہونے کا بیان ہے۔ مفرور روح جو کالبد انسانی میں داخل ہوتی ہے تین حالت میں رہتی ہے۔

(۱) بیداری (۲) خواب (۳) گہری نیند۔

خلقت روح اور پرماتما کے ساتھ اس کے تعلق پر وچار کرتے ہوئے اصلیت کا علم ہوتا ہے۔

دوسرے باب میں انسان کی تین طرح کی پیدائش کا ذکر ہے وہ غلہ دزادہ میں پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے انسان کے جسم میں پیدا ہوتا

ہے۔ تیسرے اس جسم کو ترک کرکے پھر نئے جسم میں داخل ہونے کے لئے
جاتا ہے۔ بوجہ اودیا کے انسان ایک شریر سے دوسرے شریر
میں گھومتا رہتا ہے۔ سچے گیان کے حصول سے جنم و مرن میں
نجات ہوتی ہے۔ تیسرے باب میں روح کے سچے لکشن کا ذکر
ہے۔ روح حواس نہیں ہے۔ روح کان نہیں ہے۔ آنکھ نہیں ہے۔
نہ روح من ہے۔ روح گیان ہے۔ اور گیان سے سمجھ میں آتا ہے
روح اور پرماتما کے سچے گیان اور دونوں کے چیتنیہ حالت کے
سمجھنے سے لافانیت ملتی ہے۔

پہلا ادھیا

پہلا کھنڈ

۱۔ ابتدا میں لاکلام صرف ایک آتما ہی تھا۔ اور کچھ آنکھ جھپکتا ہوا نہیں تھا۔ اس نے سوچا میں لوکوں کو پیدا کروں۔

تشریح۔ آنکھ جھپکتا ہوا۔ زندہ جاندار جو جیتے جاگتے ہیں۔

۲۔ اس نے ان لوکوں کو پیدا کیا۔ امبھس۔ کرنیں۔ مر۔ جل۔ امبھس ہے۔ جو دیو(لوک) سے اونچا ہے۔ اور جو اس (دیو لوک) کا آسرا ہے۔ کرنیں۔ انترکش ہیں۔ مر پرتھوی ہے۔ پانی جو پرتھوی کے نیچے ہے جل ہے۔

تشریح۔ امبھس۔ جل

مر۔ مرنے والی

یہاں دو جگہ دو شبد جل کے لئے آئے ہیں۔ امبھس اور آپ
اس سے سوکشم اور استھول جلوں سے مراد ہے۔ یہ چار لوک ہیں
امبھس جو دیولوک سے اونچا ہے۔ خواہ دیولوک ہے۔ کرن سے
انترکش لوک مراد ہے۔ مر سے پرتھوی لوک اور جل سے وہ جل
منڈل جو پرتھوی کے اردگرد ہیں۔

۳۔ اس نے غور کیا۔ یہ لوک سچ مچ (پیدا کئے جا چکے۔ اب
میں لوک پالوں کو پیدا کروں۔ تب اس نے جلوں سے ہی
نکال کر پورش کو بنایا۔ اس نے اس کو (اپنے تپ سے) تپایا
جب وہ اس طرح تپایا گیا تو اس کا منہ (چڑیوں کے) انڈے
کی طرح کھلا۔ اور منہ سے بانی نکلی۔ بانی سے اگنی (نکلی) دونوں
نتھنے کھلے۔ نتھنوں سے پران نکلا۔ پران سے ہوا (نکلی)۔ دونوں
آنکھوں کے (سوراخ) کھلے۔ آنکھوں سے دیکھنے کی اندری
نکلی۔ آنکھ سے سورج (نکلا) کان کھلے۔ کان سے سننے کی
اندری نکلی۔ اور سننے سے دشائیں (اطراف) نکلے (چمڑا) چھوٹ
نکلا۔ چمڑے سے چھونے کی طاقت (یا روم) نکلے۔ روم سے
اور شدھی اور بنسپتی نکلی۔ ہردے پھوٹ نکلا۔ ہردے سے
من (نکلا) من سے چندرماں (نکلا) ناف سے اپان نکلا
اپان سے موت (نکلی) پرجن اندریہ (آلہ تناسل) پھوٹا۔ پرجن
اندریہ سے بیج (نکلا) بیج سے پانی (نکلے)

تشریح۔ اس میں یہ دکھایا گیا ہے۔ سرشٹی کس طرح باقاعدہ ہوئی ہے

دُوسرا کھنڈ

۱۔ یہ دیوتا پیدا کئے جانے کے پیچھے اس بڑے سمندر میں گرے۔ تب اس آتما نے اس پرش (ویراٹ) کو بھوک اور پیاس والا بنایا۔ ان دیوتاؤں نے (بھوک اور پیاس سے حملہ کئے جانے پر) اس (وراٹ پرش) سے کہا۔ ہمارے لئے کوئی جگہ تیار کرو۔ جس میں ہم قیام کریں اور ناج کھائیں۔

تشریح۔ دیوتا۔ اگنی وغیرہ

سمندر۔ اگیان۔ یا سنسار

اس۔ پرماتما سے مراد ہے

ناج۔ بھوگ وغیرہ کے سامان جو اندریوں سے بھوگے جاتے ہیں

۲۔ وہ ان (دیوتاؤں) کے لئے ایک بیل لایا۔ انہوں نے کہا۔ یہ واقعی ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔ تب وہ ان کے لئے گھوڑا لایا۔ انہوں نے کہا واقعی یہ ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔

۳۔ تب وہ ان کے لئے پرش (انسان) لایا۔ تب انہوں نے کہا "بہت اچھا سچ مچ ہے" فی الحقیقت پرش (انسان) بہت ہی اچھا بنا ہے۔ اس نے ان سے کہا۔ اپنی اپنی جگہ میں تم داخل ہو جاؤ۔

کانوں سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر وہ اس کو کانوں سے پکڑ لیتا تو انسان صرف اناج کو سن کر آسودگی حاصل کر لیتا۔

۷۔ اس نے اس کو لمس (تو چا) سے پکڑنا چاہا وہ اس کو لمس سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر وہ اس کو لمس سے پکڑ لیتا تو انسان صرف اناج کو چھو کر آسودگی حاصل کر لیتا۔

۸۔ اس نے اس کو من سے پکڑنا چاہا۔ وہ اس کو من سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر وہ اس کو من سے پکڑ لیتا۔ تو (انسان) صرف اناج کا دھیان کر کے آسودگی حاصل کر لیتا۔

۹۔ اس نے اس کو آلہ تناسل سے پکڑنا چاہا وہ اس کو آلہ تناسل سے نہیں پکڑ سکا۔ اگر اس نے آلہ تناسل سے پکڑ لیا ہوتا تو (انسان) صرف اناج کو ریچ کی طرح تیاگ کرنے سے آسودگی حاصل کر لیتا۔

۱۰۔ اس نے اس کو اپان وایو سے پکڑنا چاہا۔ اس نے اس کو پکڑ لیا۔ سو یہ وایو اناج کے پکڑنے والی ہے۔ اور (اپان وایو سچ مچ ان وایوران کے کھانے والی) ہے۔

تشریح } غذا اپان وایو کی مدد سے حلق کے نیچے اترتی ہے۔ اور یہی اس کو باہر کی طرف خارج بھی کرتا رہتا ہے۔

۱۲۔ اس نے سوچا "یہ (شریر) بغیر میرے کس طرح قائم رہ سکتا تب اس نے سوچا میں کس راہ سے اس میں داخل ہو باذن اللہ اس نے سوچا اگر بانی نے بغیر میرے بول لیا۔ اگر

ناک نے بغیر میرے سونگھ لیا۔ اگر آنکھ نے بغیر میرے دیکھ لیا اگر کان نے بغیر میرے سن لیا۔ اگر توچا (چرم) نے بغیر میرے چھو لیا۔ اگر اپان نے بغیر میرے نگل لیا۔ اگر آلہ تناسل نے بغیر میرے (بیج کا) تیاگ کر دیا۔ تب میں کیا ہوں۔

۱۲۔ تب اس نے اسی حد (چوٹی۔ برہم رندھر) کو پھوڑا۔ اور وہ اس دوار سے سمایا۔ اور یہ دوار تقسیم کی جگہ ہے اور آنند کا دروازہ ہے۔ (یعنی پرماتما میں واصل ہونے کی جگہ ہے)۔ اس کے رہنے کی جگہیں تین ہیں۔ تین سوپن ہیں (ایک) یہ (آنکھ) رہنے کی جگہ ہے۔ دوسرے یہ (گلا) رہنے کی جگہ ہے۔ تیسرے یہ اہردے) رہنے کی جگہ ہے۔

۱۳۔ جب وہ آتما پیدا ہوا۔ تو اس نے سب بھوتوں (عنصروں) پر نگاہ ڈالی، کہ کیا وہ یہاں کس طرح کسی اور دوسرے کو اپنے سے علیحدہ اعلان کر سکتا ہے؟ (یعنی اس نے آتما کے سوا اور کسی میں سننا نہیں دیکھی) اس نے صرف اسی پرش کو دیکھا جو بہت بڑا پھیلا ہوا برہم ہے۔ جو اس شریر میں بستا ہے (اور سوچا) کہ (برہم) میں نے دیکھ لیا۔

۱۴۔ اس لئے پرماتما کا نام اوندر ہے۔ یہ جو نام ہے اندر اسے اس کو چھپا کر کے اندر کہتے ہیں۔ کیونکہ دیوتا پروکش (چھپا) کو پیار کرتے ہیں۔ ہاں پروکش کے پیار کرنے والے ہیں۔

دوسرا ادھیا

چوتھا کھنڈ

۱- دراصل پرش میں یہ (آتما) پہلے حمل (کے طور پر) رہتا ہے جو بیج کہلاتا ہے۔ یہ بیج (انسان کے جسم کے) تمام حصوں کا جوہر اکٹھا کیا ہوا ہے۔ اس آتما کو وہ (پرش) اپنے شریر میں (حمل کی طرح) دھارن کرتا ہے۔ اس بیج کو جب وہ استری میں ڈالتا ہے تب وہ (باپ) اس کو جنم دیتا ہے۔ یہ اس (آتما) کا پہلا جنم (کہلاتا) ہے۔

۲- وہ (بیج) ستری کا آتما بن جاتا ہے۔ جیسے اس کے اپنے عضو ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اس کو نقصان نہیں پہونچتا۔ وہ اپنے (پرش) کے آتما کو پالن کرتی ہے۔ جو اس کے حمل میں داخل ہو گیا ہے۔

۳- وہ جو پالن کرنے والی ہے اس کا بھی پالن (اس کے شوہر کو) کرنا چاہئے۔ ستری حمل کو دھارن کرتی ہے اور وہ (باپ) بچے کو پیدایش کے پہلے اور پیچھے بھی پالتا ہے۔ لڑکے کو پیدایش کے پہلے اور بعد پالن کرنے سے وہ اپنے ہی آتما کا اس جگت کے (سلسلہ کے) جاری رکھنے کی غرض سے پالن کرتا ہے کیونکہ

سرشٹی اسی طرح جاری رہتی ہے۔ یہ (ماں کے جسم سے باہر آنا) اس کا دوسرا جنم ہے۔

۴۔ اب اس (باپ) کا یہ آتما (بیٹا) پنیہ کرموں کے لئے اس کی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ تب (اپنے فرایض بیٹے کو سپرد کرکے) یہ دوسرا آتما (باپ) اپنے قرضوں (رشی۔ دیو۔ پتری) کو ادا کرکے زیادہ عمر میں اس لوک کو چھوڑ جاتا ہے۔ اور اس کو چھوڑ کر وہ پھر پیدا ہوتا ہے۔ یہ اس کا تیسرا جنم ہے۔ رشی نے ایسا کہا ہے:۔

تشریح آدمی پہلے باپ کے بیج سے ماں کے پیٹ میں آتا ہے۔ یہ اس کا پہلا جنم ہے۔ پھر گربھ سے باہر آتا ہے۔ یہ دوسرا جنم۔ پھر لڑکا پیدا کرکے اس کو تمام فرایض سپرد کرکے مرکر دوسری جگہ جنم لیتا ہے۔ یہ اس کا تیسرا جنم ہے۔ رشی نے اس معاملہ میں کیا کہا ہے آگے بیان کیا گیا ہے۔

۵۔ گربھ میں ہوتے ہوئے ہی میں نے ان دیوتاؤں کے جنموں کو جانا ہے۔ سَو لوہے کے قلعوں نے مجھ کو (بند) رکھا۔ مگر میں نیچے کی طرف دیکھتا ہؤا باز کی طرح جلدی سے جھپٹ آیا۔ وام دیو نے ایسا کہا ہے۔ جب وہ گربھ میں تھا۔

تشریح۔ بار بار اسی طرح جنم ہوتا ہے۔ انسان اس طرح

بند ہو کر جکڑا رہتا ہے۔ جیسے لوہوں کے قلعوں کے اندر مقید ہے۔

۷۔ اور وہ اس طرح جانتا ہوا۔ اپنے شریر کے بربادی کے بعد اوپر چڑھ کر سورگ میں اپنی ساری کامناؤں کو حاصل کر کے امرت ہو گیا۔

تشریح۔ وہ۔ وام دایو سے مراد ہے۔

تیسرا ادھیاء

پانچواں کھنڈ

۱۔ یہ کون ہے جس کو ہم آتما کے نام سے اپاسنا کرتے ہیں۔ ان دونوں میں سے کون وہ آتما ہے۔ کیا (وہ) جس سے وہ (آتما) روپ کو دیکھتا ہے رشبد کو) سنتا ہے۔ یا جس سے بو کو سونگھتا ہے۔ یا جس سے بانی کو الگ الگ کرتا ہے۔ جس سے بری اور بھلی لذت کو چکھتا ہے (یعنی) ان میں سے کون آتما ہے۔ انسان کا شکل والا یا دوسرا؟

۲۔ کیا وہ جو ہردے ہے اور من ہے۔ سنگیان (سارے شریر میں پھیلا ہوا گیان) اگیان۔ بگیان۔ پرگیان میدھا۔ (بدھی) دیکھنا۔ برداشت کرنا۔ متی۔ (سوچنا) منشیا (وچارنا) جوتی (پرتیں۔ تیاری) کرتو (ارادہ) اسو (سانس لینا) کام (خواہش) اور بش (بھوگ کی اچھیا) یہ سب پرگیان کے نام ہوتے ہیں۔

۳۔ یہ برھ (سشبل برھ) ہے۔ یہ اندر ہے۔ یہ پرجا پتی ہے۔ یہ سارے دیوتا۔ یہ پانچ مہا بھوت۔ پرتھوی وایو۔ آکاش۔ جل۔ اور اگنی۔ یہ چھوٹے اور ملے جلے سب۔ جو بیج ہیں۔ یا جو انڈج (انڈے سے پیدا ہونے والے) جرایج (پیٹ سے پیدا ہونے والے) اور ادبھج (درخت وغیرہ) گھوڑے۔ گائیں۔ پرش۔ ہاتھی۔ اور جو کچھ یہ سانس لینے والا ہے چلنے والا ہے۔ اڑنے والا ہے۔ اور جو ستھاور (گڑا ہوا ہے۔ یہ سب پرگیان کا آنکھ والا ہے۔ اور پرگیان سے ہی اپنے کام میں لگایا جاتا ہے۔ یہ پرگیان پر قائم ہے۔ سارا لوک پرگیان کا آنکھ والا ہے۔ پرگیان پر ٹھہرا ہوا ہے۔ پرگیان برھ ہے۔

۴۔ وہ (وامدیو) جاننے والے آتما کے ذریعہ اس لوک سے اوپر چڑھ کر اس سورگ میں ساری تمناؤں کو پاکر امرت ہوگیا۔ ہاں وہ امرت ہوگیا۔

تشریح اس ادھیا میں آتما کے سروپ پر وچار کیا ہوا ہے۔ غور کر کے دکھلایا ہے کہ وہ پرگیان سروپ ہے اور یہ پرگیان ہی ہے۔ جس پر سب نربھر ہے۔ وہ ایک ہے اور ساری دنیا کا سہارا ہے۔ اس کو جان کر وامدیو امرت ولافانی ہوگیا۔

کین یا تلوکار اپنشد

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

بابو شیوبرت لال ورمن ایم۔ اے

فہرست مضامین

دیباچہ

کین اپ نشد کا دوسرا نام تلوکار اپ نشد بھی ہے۔ اس کا تعلق
سام وید سے ہے۔ اس کے شروع میں کین لفظ آتا ہے اس لئے
اس کا نام کین اپ نشد پڑ گیا۔
کین یا تلوکار اپ نشد کی غرض یہ ہے کہ برہم کی تحقیقات
کرے۔ اور اس کو دنیا سے علیحدہ ثابت کرے۔ اس کی یہ کوشش
نہیں ہے کہ جیو یا مادی عالم سے برہم کا تعلق ظاہر کرے۔ اس کے
تعلق کے قائمی کی طرف سے اس کو کلی اطمینان ہے۔ اور وہ
سوتیا سوتر کی طرح اس سوال سے اپنا بیان شروع کرتی ہے
کہ کس طاقت کی مدد سے من۔ زندگی۔ اندریاں اپنے اپنے فرائض
کو انجام دیتی ہیں؟ خلقت کی ہستی کا باعث اس نے برہم کو تسلیم
کر لیا ہے۔ برہم ہستی مطلق ہے۔ پہلا کارن ہے۔ کارن کا کارن نہیں
ہوتا۔ وہ خود اپنی ہستی کا آپ دلیل ہے۔ وہ کانوں کا کان۔ من کا
من کا من۔ زندگی زندگی۔ کلام کا کلام اور آنکھ کی آنکھ ہے اسی سے
سب قوت پاتے ہیں۔ اس کے گیان سے کمائیت اور نجات کی حالت

ملتی ہے۔ اس طریقہ سے یہ اپنشد برہمہ کو ثابت کرتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی تدبیر اس تک پہنچنے کی نہیں ہے۔ کیونکہ نہ تو کوئی اندری اور نہ من اس تک جاتا ہے۔ اگلے رشیوں کے کلام کے موافق وہ منتہاءِ نظر سے دور ہے۔ عقل اس کو تصور نہیں کر سکتی۔ کوئی اس کا گیان نہیں بخش سکتا ہے۔ کیونکہ برہمہ لامحدود محیط ہے۔ "جانتے" و "نہ جانتے" کا اصلاح (ویکت پیدا شدہ) دنیا سے متعلق ہے۔ پیدا شدہ دنیا کا رج ہے۔ اور اندریاں اس کو جان سکتی ہیں۔ اویکت (یعنی پرکرتی) تک کا علم بھی اندریوں کو نہیں ہوتا۔ پھر برہمہ جو دونوں سے باہر ہے اور جس کے آسرے دونوں ہیں کیسے اندریوں کے گیان میں آسکتا ہے۔ جو خود اندریوں کی جان ہے۔ اندری کس طرح اس کو سمجھ سکتی ہیں۔

پہلا کھنڈ

۱۔ (شاگرد پوچھتا ہے) کس کی خواہش سے۔ کس کے حکم سے من کرتا ہے؟ کس سے ملا ہوا پہلا پران چلتا ہے۔ کس کی خواہش سے پہلا پران بولا جاتا ہے؟ کون دیوتا آنکھ اور کان کیساتھ (ان کے فرایض) کو جوڑتا ہے۔

۲۔ (استاد جواب دیتا ہے) جو کان کا کان۔ من کا من۔ بانی کا بانی ہے۔ وہی پران کا پران۔ اور آنکھ کی آنکھ ہے۔ عقلمند (اس کو جان کر) وشیوں کے بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اس لوک سے کوچ کرتے ہوئے امرت ہوتے ہیں۔

تشریح } اگر ایشوران کو ایسا نہ بناتا تو وہ کس طرح کام کر سکتے؟ وہ سب کا محرک اور سب کا پیدا کرنے والا ہے۔

۳۔ نہ وہاں آنکھ جاتی ہے۔ نہ بانی جاتی ہے۔ نہ من (جاتا ہے) ہم نہیں سمجھتے نہیں جانتے کہ کس طرح اس کا اپدیش کریں۔ وہ (ظاہری دنیا) سے مختلف ہے اور پوشیدہ سے دور ہے۔ یہ ہم نے پہلے (برہم گیانیوں سے) سنا ہے جنہوں نے ہمارے لئے اس کی دیا کھیا کی ہے۔

تشریح } اگر یہ کہو کہ ظاہری دنیا برہم ہے، تو یہ غلط ہوگا۔ کیونکہ برہم اس سے نیارا ہے۔ اگر یہ کہو۔ کہ وہ غیر پیدا شدہ کائنات ہے تو بھی غلط ہے۔ کیونکہ وہ اس سے دور ہے۔ وہ اناریوں کے علم سے دور ہے۔ جہانتک برہما کا تعلق ہے ان سب سے وہ نیارا ہے۔

۴۔ تو اس کو برہم سمجھ جس کو بانی نہیں بتا سکتی۔ بلکہ اس سے بانی بتائی جاتی ہے۔ نہ یہ (برہم ہے) جس کو (بانی سے) اپاسن کرتے ہیں۔

تشریح۔ یعنی زبان کو قوت گویائی بخشتا ہے۔

۵۔ جو من سے نہیں سوچتا کہتے ہیں۔ جس سے من سوچا گیا ہے۔ اسی کو تو برہم سمجھ۔ نہ یہ جس کو (من سے) اپاسن کرتے ہیں۔

تشریح } برہم وہ ہے جس نے من کو سوچنے کی طاقت بخشی ہے۔

۶۔ جو آنکھ سے نہیں دیکھتا۔ جس سے آنکھ دیکھتے ہیں۔ تو اسی کو برہم سمجھ۔ نہ یہ جس کو (آنکھ سے) سیون کرتے ہیں۔

تشریح } جو آنکھ سے دکھائی دیتا ہے۔ وہ برہم نہیں ہے بلکہ جو آنکھ کو دیکھتا ہے۔ اور جس سے آنکھ قوت پاتی ہے۔ وہ برہم ہے۔

۷۔ جو کان سے نہیں سنتا۔ جس سے کان سنا گیا ہے اسی کو برہم سمجھ۔ نہ یہ جس کو (کان سے) سیون کرتے ہیں۔

۸۔ جو پران سے سوانس نہیں لیتا۔ جس سے پران حرکت میں آتے ہیں۔ تو اسی کو برہم سمجھ۔ نہ یہ جس کو (پران سے) سیون کرتے ہیں۔

تشریح۔ برہم ہی پران کا حرکت دینے والا ہے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ اگر تو یہ مانتا ہے کہ میں اس کو اچھی طرح سمجھتا ہوں تو بلا شک برہم کے سروپ کو تھوڑا ہی جانتا ہے جو (کچھ) اس (کی نسبت) تو جانتا ہے۔ اور جو دیوتاؤں میں ہے (وہ بھی

تھوڑا ہے) (اس لئے ابھی تجھ کو وچارنا چاہئے (شاگرد اس کے جواب میں کہتا ہے۔ کہ میں نے جان لیا ہے۔

تشریح } جو شخص ایسا سمجھتا ہے کہ اس نے برہمہ کو سمجھ لیا ہے تو وہ غلطی پر ہے۔ ہر چیز کے علم میں تین باتیں ہوتی ہیں۔ علم۔ عالم۔ معلوم۔ گیان۔ گیاتا۔ گیہ۔ ویدانتی اس کو تریپٹی (تثلیث) کہتے ہیں۔ اگر کسی کی عقل نے برہمہ کو جان لیا۔ تو کہا جائے گا۔ کہ برہمہ اس کی عقل کے ماتحت آگیا۔ اس لئے جو کچھ علم برہمہ کا ہوا ہے۔ وہ غیر مکمل ہی رہتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ دیوتاؤں میں محیط ہے۔ تب بھی یہ علم ناقص ہی رہتا ہے۔ مکمل نہیں ہوتا اس لئے اس پر برابر وچار ہی کرتے رہنا چاہئے۔

پہلے کھنڈ کے ابتدائی منتر کو سمجھ کر شاگرد کہہ سکتا ہے کہ میں نے سمجھ لیا۔ مگر یہ سمجھنا اس کا کچھ معنی نہیں رکھتا اس کا علم ناقص ہی رہتا ہے۔

۲۔ میں نہیں مانتا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور نہ یہ کہہ سکتا کہ نہیں جانتا۔ کیونکہ جانتا بھی ہوں۔ ہمارے درمیان جو اس کو جانتا ہے۔ وہ اس کو جانتا ہے۔ کہ میں نہ جانتا ہی ہوں۔ وانجان بھی نہیں ہوں۔

تشریح } پہلے شاگرد اپنے گرو کے اپدیش کو سن کر اور دلی جذبہ میں آ کر کہہ اٹھا کہ میں اس کو سمجھ گیا

مگر ساتھ ہی جب غور کیا۔ تو حیرت اور تعجب کے لہجہ میں کہنے لگا۔ کہ میں اس کو جانتا بھی ہوں اور نہیں بھی جانتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

۳۔ جس کو سمجھ نہیں ہے۔ اس کو سمجھ ہے۔ اور جس کو سمجھ ہے۔ وہ نہیں جانتا (کیونکہ وہ) جاننے والوں کو نہیں جانا جاتا۔ اور نہ جاننے والوں کو جانا جاتا ہے :۔

تشریح } سمندر کی مچھلی سمندر میں رہتی ہوئی اس کے وار پار کا کیا حال جان سکتی ہے۔ اسی طرح چھوٹے پرند ہوا کے کرہ میں رہتے ہوئے کیسے اسکی پیمایش کر سکتے ہیں۔ مگر جو لوگ اپنی کمی کو محسوس کر کے اس کو اپار اور اننت کہتے ہیں۔ وہ جانتے بھی ہیں۔

۴۔ پرتی بودھ سے جانا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ اور اس سے ضرور امرت کو حاصل کرتا ہے۔ آتما سے بل کو پاتا ہے اور ودیا سے امرت کو پاتا ہے۔

تشریح } پرتی بودھ کا ترجمہ اردو میں نہیں ہو سکتا۔ پرتی۔ الٹا۔ بودھ۔ گیان۔ مطلب یہ ہے کہ باہر کی طرف سے گیان کو روک کر آتما میں لگانا۔ اس کا مطلب یہ بھی کہا گیا ہے کہ "ہر ایک قسم کے خیال۔ یا ہر ایک طرح کے گیان"۔ غرض یہ ہے کہ جس کو خیال کی سے جو گیان اور خیال کی نوعیت کو جانتا ہے۔ مقصد ہی یہ ہے

سمجھ سکتا ہے۔ اسی کو آتما سے بل ملتا ہے۔ اور وہی گیان کی مدد سے لافانی بن جاتا ہے۔ سمجھنے والا اس کو اس طرح سمجھتا ہے۔ وہ صرف آتما ہے۔ وہ آنکھ کا آنکھ۔ کان کا کان من کا من اور پران کا پران ہے۔ اس طرح جب پختہ سمجھ آ جاتی ہے تو برہم کا گیان ہوتا ہے۔

۵۔ اگر یہاں ہی جان لیا تو سچا انجام ہے۔ اگر نہیں جانتا تو بڑی آفت ہے۔ دھیر پرش جو تمام بھوتوں میں (اس کو) ڈھک کر (جانتے ہیں) اس لوک سے الگ ہو کر امرت ہوتے ہیں۔

تشریح } اگر اسی زندگی میں اسی لوک میں برہم کو سمجھ لیا۔ تو گویا منزل مقصود حاصل کر لیا اگر نہیں سمجھا۔ تو آفت کا سامنا کرنا ہوتا۔ کیونکہ دنیا کی کسی طاقت دولت یا حشمت سے موت پر فتح نہیں۔ گیانی و دھیر پرش سب بھوتوں (پرانیوں) میں اس کو محیط سمجھ کر اس لوک سے علاحدہ ہونے پر لافانیت حاصل کر لیتے ہیں اور موکش پا جاتے ہیں۔

تیسرا کھنڈ

ا۔ برہم دیوتاؤں کے لیے فتحیاب ہوا اور برہم کی فتح سے

دیوتاؤں کو عظمت ملی۔ انھوں نے سوچا۔ یہ ہماری ہی فتح ہے۔
یہ ہماری ہی عظمت ہے۔

تشریح } برہم سب کا متحرک اور سب کو زندگی دینے والا ہے
دیوتا قدرت کی مختلف طاقتوں کو کہتے ہیں۔

۲۔ اُس (برہم) نے ان (کے بھرم) کو جانا اور (وہ
ان کے لئے ظاہر ہوا۔ انھوں نے اس کو نہیں پہچانا اور وہ
آپس میں پوچھنے لگے یہ یکش کون ہے۔

تشریح۔ یکش۔ پرستش کے قابل پرش یا آتما۔

۳۔ انھوں نے اگنی کو کہا۔ اے جات دیوا پتہ لگاؤ کہ
یہ یکش کون ہے راگنی نے جواب دیا) ایسا ہی ہو۔

۴۔ (اگنی) دوڑ کر اس کے پاس گیا۔ (یکش نے) اس سے
پوچھا تو کون ہے؟ راگنی نے جواب دیا) کہ میں سچ مچ اگنی
اور جات وید ہوں۔

۵۔ (برہم بولا) تجھ میں کیا طاقت ہے؟ راگنی نے جواب
دیا) جو کچھ دنیا میں ہے میں سب کو جلا دوں (جلا سکتا
ہوں)

۶۔ اس (برہم) نے اس کے سامنے ایک تنکا رکھ دیا۔
(اور کہا) اس کو جلا دے (وہ اگنی) ساری طاقت اور پورے
زور سے اس (تنکے) کے پاس گیا (پر وہ) اس کو نہیں جلا سکا
وہ اس لئے واپس آیا اور دیوتاؤں سے کہا کہ میں نہیں جان

یہ جو یکش ہے۔

۷۔ تب انھوں نے وایو کو کہا۔ اے وایو! اس کا پتہ لے کہ یہ کون یکش ہے؟ (وایو نے جواب دیا) ایسا ہی ہو۔

۸۔ وہ دوڑکر اس کے پاس گیا۔ (برہم نے) اس سے پوچھا تو کون ہے؟ (وایو نے جواب دیا) میں سچ مچ وایو اور مات رشوا ہوں۔

تشریح وایو چلنے والا۔
مات رشوا انترکش میں بڑھنے اور چلنے والا۔

۹۔ (برہم بولا) تجھ میں کیا طاقت ہے؟ (وایو نے جواب دیا) اس سارے (جگت) کو اڑا دوں۔ جو اس ترلوکی میں ہے۔

۱۰۔ (برہم نے) اس کے سامنے تنکا رکھ دیا (اور کہا) کہ اس کو اڑا دے۔ وہ سارے بل اور پوری تیزی سے اس (تنکے) کے پاس گیا (پر) اس کو نہیں اڑا سکا۔ وہ اس لئے واپس آیا (اور دیوتاؤں سے کہا) میں اس کو نہیں جان سکا یہ جو یکش ہے۔

۱۱۔ تب انھوں نے اندر کو کہا۔ اے میگھون! اس کو جان کہ یہ کون یکش ہے (اندر نے جواب دیا) ایسا ہی ہو (اور) وہ دوڑکر اس کے پاس گیا (برہم) اس سے چھپ گیا۔

۱۲۔ وہ اسی آکاش میں سنہرے زیور والی خوبصورت اُما نام استری کو ملا۔ اس سے پوچھا کہ یہ یکش کون ہے؟
تشریح۔ اُما۔ برہم ودیا

چوتھا کھنڈ

۱۔ اس نے (کہا) یہ برہم ہے۔ برہم کی فتح ہی میں تم کو عظمت ملی ہے۔ اسی سے اس نے جانا کہ یہ برہم ہے۔

۲۔ جس غرض سے اگنی۔ وایو اور اندر ان (تینوں) نے بہت نزدیک (جاکر) اس (برہم) کو چھوا۔ اور انہوں نے پہلے جانا کہ یہ برہم ہے۔ اس لئے یہ دیوتا اور دیوتاؤں سے بڑھ کر ہی ہیں۔

۳۔ اس لئے اندرا اور دیوتاؤں سے بڑھ کر ہے کیونکہ اس نے بہت ہی نزدیک (جاکر) اس کو چھوا۔ اور اسی نے پہلے جانا کہ یہ برہم ہے۔

۴۔ اس کا یہ اپدیش جو بجلی کے چمکنے اور آنکھ کے جھپکنے کے مانند ہے۔ یہ ادھی دیوت ہے۔
تشریح۔ ادھی دیوت۔ دیوتاؤں سے نسبت رکھنے والی ہے

۵۔ اب ادھیاتم کہتے ہیں۔ جو یہ من (گویا برہم تک) رسائی کرتا ہے اس لئے اس کو نزدیک یاد کرتا ہے (من سے اس کا اسمرن کیا جاتا ہے) اور ہمیشہ سنکلپ (برہم سنبدھی باتوں کا) رکھتا ہے۔

تشریح ادھیاتم۔ روحانی باتیں، مقصد، اصل بات۔ برھم کے پراپتی کا سادھن صرف من ہے۔ من اس کو بھوتا نہیں بلکہ بار بار اس سے یاد دہانی ہوتی رہتی ہے۔ یہی سنکلپ ہے۔

۶۔ وہ (برھم) قابل تعظیم نام ہے۔ وہ اس نام سے پوجے جانے کے قابل ہے۔ جو اس کو اس طرح جانتا ہے۔ اس کو سب بھوت چاہتے ہیں۔

۷۔ (گورو کہتا ہے) تو نے یہ کہا۔ کہ بھگون اپ نشد کہہ دی ہے۔ برھمی اپ نشد تجھ کو کہہ دی ہے۔

تشریح اپ نشد کے معنی ہیں۔ اسرار معرفت۔ اس کین اپنشد کو بعض لوگ برہمی اپ نشد کہتے ہیں۔ مگر یہ نام سارے اپ نشدوں کا ہو سکتا ہے۔ یہاں اسرار حقیقت سے مراد ہے۔

۸۔ اس (براہمی اپ نشد) کے تپ دم۔ اور کرم یہ پاد ہیں۔ وید معہ تمام انگوں کے اس کی جڑھ ہیں۔ سچائی اس کا گھر ہے۔

تشریح تپ۔ اندریوں کا دمن
دم۔ ان کو روکنا
پاد۔ ذریعے

۹۔ جو اس برھم ودیا کو اس طرح جانتا ہے۔ پاپ کو دور کر کے سب سے بڑے اور سب سے اچھے آتما کے دائمی لوک میں بستا ہے۔

چھاندوگیہ اُپنشد
اردو ترجمہ معہ تفسیر
از
بابو شیوبرت لال ورمن ایم۔ اے

فہرست مضامین

چھاندوگیہ اُپ نشد کا تعلق سام وید سے ہے۔ اس میں آٹھ باب ہیں۔ اور یہ براہمن بھاگ سے اخذ ہوئے ہیں۔ پہلے دو باب میں کرم کانڈ کا ذکر ہے۔

چھاندوگیہ اپ نشد کا زیادہ حصہ نصیحت آمیز مضامین سے پر ہے۔ مگر مثل اور اپ نشدوں کے اس میں بھی کئی مکالمے ہیں۔ ایک سنت کمار و نارد کے درمیان ہے۔ دوسرے دو مکالمے شویت کیتو۔ (ارن کے پوتے) اور اس کے خود باپ کے درمیان واقعہ ہیں۔ جس کا نام ادوالک تھا۔ اور جو ارن کا لڑکا تھا ان کی ترتیب پانچویں باب میں دی گئی ہے۔ جس میں پرواہن جیوالا کے لڑکے سیویت کیتو پر دھرم کی جانب سے لاعلمی کا الزام لگایا ہے۔ اس کے بعد اور بھی مکالمے واقعہ

ہوئے ہیں۔ چوتھے باب میں فرضی انسانوں کے درمیان
مباحثے ہوئے ہیں۔ آٹھویں باب میں پرجاپتی اور اندر کے
درمیان روح کے اوصاف وخاصیّت کے مضمون پر
بحث ہوئی ہے۔

پہلا پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

ا۔ "اوم" اس اکشر کی جو ادگیتھ ہے۔ اپاسنا کرنی چاہیئے کیونکہ ادگیتھ اوم سے شروع کیا جاتا ہے۔

تشریح ـ اوم جو پرماتما کا دھن آتمک نام ہے۔ اس کو ایک حرف سمجھ کر اپاسنا کرنا چاہیئے۔ ادگیتھ سام وید کا ایک حصہ ہے۔ جس کی ابتدا اوم سے ہوتی ہے۔ ادگاتا اس کو سوم یگیوں میں گاتے ہیں۔ اس لئے یہ ادگیتھ کے تمام

تعلیم کا خلاصہ اور جوہر ہے۔ اسی ادم کے اپاسنا سے اوپاسک
اونچی حالت یا پرم پد کو پہنچتا ہے۔ اوپاسک کو چاہئے کہ جب
ادم کا وچار کرے تو اس کو برمھ ہی سمجھے۔ جو اس طرح اس کی
نما کو جانتا ہے۔ وہ اپنی مراد کو پالیتا ہے۔

۲۔ ان تمام بھوتوں کا رس پرتھوی ہے۔ پرتھوی کا رس
جل ہے۔ جل کے رس اوشدھیاں ہیں۔ اوشدھیوں کا
رس آدمی ہے۔ آدمی کا رس بانی ہے۔ بانی کا رس رچا ہے
رچا کا رس سام ہے۔ سام کا رس ادگیتھ ہے (جو ادم ہے)

تشریح

رس۔ جوہر۔ خلاصہ۔ اصل الاصول
اوشدھی۔ تمام بنسپتی
بانی۔ کلام
رچا۔ رگ وید
سام۔ سام وید

۳۔ یہ ادگیتھ آٹھواں (سب رسوں کا رس ہے) یہ تمام
رسوں میں سب سے افضل۔ سب سے اونچا۔ اور سب سے
اونچے درجے کا ہے۔

۴۔ کیا؟ رگ کیا ہے؟ کیا؟ سام کیا ہے؟ کیا؟ ادگیتھ کیا
ہے؟ یہ سوال ہے۔

تشریح۔ کیا کیا دو بار صرف تاکیدی طور پر آئے ہیں۔

۵۔ رگ بانی ہے۔ سام پران ہے۔ ادگیتھ ادم اکشر

یہ جس کو بانی اور پران کہتے ہیں۔ یا جو رگ اور سام ہے۔ یہ ایک جوڑا ہے (مترجم)

تشریح رچا بانی ہے۔ سام پران ہے۔ کیونکہ بانی ہی چارن کا چشمہ ہے اسی طرح سام پران ہے۔ سام کا مطلب سر ہے اصلی رچا اپنی اصلی شکل میں بانی اور سام پران ہے۔

۶۔ اور یہ جوڑا اوم اکشر میں ملتا ہے جس طرح (ایک) جوڑے ایک دوسرے کی مراد کو پوری کرتے ہیں۔

تشریح "اوم" میں بانی اور پران کا جوڑا اس طرح ملا ہوا ہے کہ "اوم" خود ایک بانی ہے۔ اوم ساری بانی کا جوہر ہے۔ بانی کی پیدائش کا منہ میں سب سے پہلی جگہ گلا ہے اور سب سے آخری ہونٹھ ہیں۔ اوم अ + उ + म ہے ان میں سے अ گلے سے نکلتا ہے۔ اور منہ کے کھلے رہنے سے بولا جاتا ہے۔ उ منہ کی تمام ہواؤں سے پورا ہوتا ہوا۔ اور گلے کو سکوڑتا ہوا بولا جاتا ہے۔ اس کے بعد म کے بولنے سے ہونٹ بالکل بند ہو جاتے ہیں۔ اس لئے آواز کے ابتدا۔ وسط و انتہا کی ساری حالتیں اس اوم میں موجود ہیں۔ اور کل جگہوں میں محیط ہے۔ اور سرب دیاپک ہونے کی وجہ سے پرماتما کے نام ہونے کے قابل ہے۔ اور جب یہ آواز بلند بولا جاتا ہے

تو پران اور بانی دونوں کا اس سے میل ہوجاتا ہے۔ کیونکہ سر پران کا روپ ہے۔ پران اور بانی ہی انسان کی بہتر زندگی ہیں۔ اور اس کی تمام کامناؤں کے سادھک ہیں جب جب یہ جوا دم میں ملتا ہے۔ تب اپنی اس شکتی کو 'اوم' میں قائم کرتا ہے۔ وہ پر وہت (ادگاتا یگیہ کرنے والا) جو اس طرح یگیہ کے شروع میں 'اوم' کو بولتا ہے۔ وہ اپنے جِجمان (یگیہ کرنے والے) کی کامناؤں کو پورا کرتا ہے۔

پنڈت راجا رام۔

۷۔ اس طرح جو شخص اس کو جانتا ہوا ادگیتھ (اوم) اکشر کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ مرادوں کا پورا کرنے والا بن جاتا ہے۔

تشریح جو پروہت اس اوم کو سمجھا جاتا ہے۔ وہ ججمان کی کامناؤں کو پورن کرتا ہے۔

۸۔ سچ مچ یہ ایک حکمی اکشر ہے۔ کیونکہ (جب پرش کسی بات) کا حکم کرتا ہے۔ وہ 'اوم' ہی کہتا ہے۔ یہ تاکید کامیابی کہلاتی ہے۔ وہ جو اس طرح جانتا ہوا۔ اس ادگیتھ (اوم) اکشر کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ (ججمان کی) آرزوؤں کا کامیاب کرنے والا ہوتا ہے۔

تشریح۔ حکمی۔ حکم۔ اجازت کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔

پہلے 'اوم' کو تمام خلقت کا خلاصہ تبلایا۔ پھر کامناؤں کا پورا کرنے والا کہا۔ اب حکم دینے والا کہا گیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ 'اوم' میں کامیابی کا راز چھپا ہوا ہے۔ حکم صرف وہ کر سکتا ہے جو دوسروں سے علم۔ اختیار۔ دولت۔ دھرم میں بڑھا ہو جن میں یہ اوصاف نہیں ہیں۔ وہ دوسروں سے حکم مانگتے ہیں۔ حکم الٰہی سے مانگا جاتا ہے جو صاحب اختیار ہے۔ حکم کے وقت سنسکرت میں اوم کا لفظ مستعمل ہوتا ہے اس سے اس کی کامیابی (سمردھی) صاف ظاہر ہے۔ اس لئے کہا گیا ہے۔ جو پردہت اس اوم اکشر پر دھیان جما کر اس کو بولتا ہے۔ وہ یجمان کو بامراد کر دیتا ہے۔ راجارام

۹۔ اس (اوم) سے یہ تین ودیا بڑھتی ہیں۔ کیونکہ 'اوم' کہہ کر (یگیہ کرنے والا) سنتی کرتا ہے۔ 'اوم' کہہ کر (ادگیتہ) گاتا ہے۔ اسی اکشر کی پوجا کے لئے اسی کی مہما سے۔ اسی کے رس سے۔

تشریح تین ودیا۔ رگ۔ یجر۔ سام مہما اور رس۔ سوامی شنکراچاریہ جی نے ان لفظوں کی صراحت میں بیان کیا ہے کہ یگیہ اسی اوم اکشر سے اسی کے رس اور اس کی مہما سے کیا جاتا ہے۔ یعنی یگیہ کرنے والا یجمان اور اس کی پتنی کے پرانوں سے اور چاول جو وغیرہ کے رس سے یگیہ کرتے ہیں۔ جو اسی اوم کی مہما اور

رس ہے۔

۱۰۔ اس سے دونوں (یگیہ) کرتے ہیں۔ وہ جو یہ (ادم کی مہما) جانتا ہے۔ اور وہ جو نہیں جانتا۔ لیکن جاننے اور نہ جاننے میں بڑا فرق ہے۔ جس (یگیہ) کو پرش ودیا سے شردھا سے اور اپنشد سے پورا کرتا ہے۔ وہ زیادہ طاقت والا ہوتا ہے۔ یہ (ادم) اکشر کی مفصل تفسیر ہے۔

تشریح اس ادم سے یگیہ دونوں کرتے ہیں جو جانتے ہیں وہ بھی جو نہیں جانتے وہ بھی۔ دونوں کو پھل ضرور ملتا ہے۔ کیونکہ کارن۔ کارج۔ (علت ومعلول) کا قانون ہر جگہ کام کرتا ہے۔ کرم کے پھل سے کوئی محروم نہیں رہتا۔ فرق سمجھ بوجھ کا ہوتا ہے۔ جو رسمی طور پر یگیہ کرتے ہیں ان کو اور پھل ملتا ہے۔ جو اس کی ماہیت اور اصلیت کو سمجھ کر کرتے ہیں ان کے لئے اس کا مختلف نتیجہ ہے۔ ودیا۔ شردھا۔ اور اپنشد (اصلیت وباطنی مراد) کا فرق رہتا ہے۔ جیسے کسی ہیرے کو جوہری پاوے۔ تو اس کی قیمت زیادہ پاوے گا۔ کیونکہ اس کو ہیرے کا علم ہے۔ اگر وہ کسی کنجڑے کے ہاتھ پڑجائے تو اس کو قیمت کم ملے گی۔ کیونکہ وہ گیان والا نہیں ہے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ دیوتا اور اسر دونوں پرجاپتی کی اولاد ہیں۔ یہ جب

آپس میں ملے۔ تب دیوتاؤں نے ادگیتھ (اوم) کو گرہن کیا۔ کہ اس سے ہم ان سروں کو مغلوب کریں گے۔

تشریح دیوتا۔ دھرم کی ورتیاں
اُسر۔ ادھرم کی ورتیاں۔
پرجاپتی۔ انسان سے مراد ہے۔
ملے۔ لڑنے کے لئے مقابلہ پر آگئے۔
یہ دیوا سر سنگرام ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔ دھرم چاہتا ہے ادھرم دب جائے۔ اور اس لئے وہ اوم کا سہارا لیتا ہے

۲۔ انہوں نے ناک میں رہنے والے پران کی بہ حیثیت ادگیتھ اپاسنا کی۔ اس کو اسروں نے پاپ سے چھید دیا اس لئے اس ناک (کے قوت شامہ) سے آدمی دونوں کو سونگھتا ہے۔ جو خوشبو والی اور بدبو والی چیز ہے۔ کیونکہ یہ (ناک کا) پران پاپ سے چھید ہوا ہے۔

تشریح پران۔ یہاں گھران شکتی سے مراد ہے۔ یہاں پاپ سے چھیدنا کہا گیا ہے۔ ناک صرف خوشبو چاہتی ہے اس میں خودغرضی تھی۔ اس لئے اس کو پاپ سے چھیدا گیا اور وہ بو سونگھنے کے لئے مجبور ہوئی۔

۳۔ تب انہوں نے بانی کی بہ حیثیت ادگیتھ اپاسنا کی۔ اسروں نے اس کو پاپ سے چھید دیا۔ اس لئے انسان اس (زبان) سے سچ اور جھوٹ دونوں بولتا ہے کیونکہ

بانی پاپ سے چھیدی ہوئی ہے۔
تشریح۔ یہاں بھی ناک کی طرح سمجھو
۴۔ تب انہوں نے آنکھ کی بہ حیثیت ادگیتھا اپاسنا کی اسروں نے اس کو بھی پاپ سے چھیدا۔ اس لئے انسان اس سے قابل دید و ناقابل دید دونوں چیزوں کو دیکھتا ہے۔ کیونکہ زبان پاپ سے چھیدی ہوئی ہے۔
۵۔ تب انہوں نے مکان کی بہ حیثیت ادگیتھ (اوم) اپاسنا کی۔ مگر اسروں نے اس کو بھی پاپ سے چھید دیا اس لئے انسان اس سے قابل سننے و ناقابل سننے دونوں (قسم کی) باتوں کو سنتا ہے۔ کیونکہ کان پاپ سے چھیدے ہوئے ہیں۔
۶۔ تب انہوں نے من کو بہ حیثیت ادگیتھ (اوم) اپاسنا کی۔ مگر اسروں نے اس کو بھی پاپ سے چھید دیا اس لئے انسان اس سے دونوں باتیں جو قابل غور و ناقابل غور ہیں سوچتا ہے۔ کیونکہ من پاپ سے چھیدا ہوا ہے۔
۷۔ اب جو یہ مکھیہ پران ہے۔ اس کی بہ حیثیت ادگیتھ انہوں نے اپاسنا کی۔ جب اسر اس (مکھیہ پران) کے پاس پہونچے۔ تو وہ اس طرح تتر بتر ہوگئے۔ جیسے ایک (مٹی کا ڈھیلہ) کسی سخت چٹان سے ٹکرا کر چور چور ہو جاتا ہے۔

تشریح مکھیہ پران۔ یہاں مکھیہ پران سے خاص پران خاص پران مقصود ہے۔ جو مکھیا کہا جا سکتا ہے۔ اور جس کے ماتحت اور سب پران ہیں۔ جیسے کسی کارخانہ میں جو انجن سے خاص دھار آتی ہے۔ وہ زیادہ تیز ہوتی ہے باقی اور جو اس سے نکل کر مختلف کام کرتے ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ کمزور ہوتے ہیں۔ ان سب میں مکھیا وہ ہے جو انجن سے براہ راست نکلتی ہے۔ اس میں زور اور تیزی زیادہ ہوتی ہے۔ دوسری دھاروں کو آدمی بآسانی روک سکتا ہے۔ مکھیہ پران کو منہ کا پران بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس کا بھی وہی خواص ہے۔

۸۔ جیسے (مٹی کا ڈھیلہ) سخت چٹان سے ٹکرا کر چور چور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ پرش برباد ہوتا ہے۔ جو کسی ایسے پرش کے لئے پاپ کا خیال کرتا ہے۔ یا اس کو ستاتا ہے۔ جو اس راز کو جاننے والا ہے (یعنی پران کی بہ حیثیت ادگیتھ اپاسنا کرتا ہے) کیونکہ وہ اپاسک، سخت چٹان ہے۔

۹۔ اس (منہ کے پران) سے آدمی نہ تو خوشبو کو جانتا ہے نہ بدبو کو۔ کیونکہ یہ (پران) پاپ سے بچا ہوا ہے۔ اس سے جو کچھ انسان کھاتا ہے۔ اور جو پیتا ہے۔ اس سے دوسرے پرانوں (اندریوں) کی رکشا ہوتی ہے۔ جب آخری (موت)

کا) وقت ہوتا ہے۔ تو اسی (پران یعنی جس سے کھاتا سنتا ہے) کے نہ ملنے سے وہ (انسان) چل دیتا ہے۔ وہ آخری وقت (منہ کو) ضرور ہی کھول دیتا ہے۔

تشریح مرتے وقت انسان منہ کھول دیتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اب بھی پران کچھ کھانا پینا چاہتا ہے۔ تاکہ اندریوں کی مدد کر سکے۔

پران میں خود غرضی نہیں ہوتی۔ نہ خاص قسم کی خواہش ہوتی ہے۔ جیسے دوسری اندریوں کا حال ہے۔ اس لئے اس میں پاپ نہیں ہے۔

۱۰۔ انگرس سے پران کی بہ حیثیت ادگیتھ اپاسنا کی اور لوگ اسی کو انگرس مانتے ہیں۔ اس لئے کہ پران انگوں (جسم کے اعضا) کا رس ہے۔

تشریح کیونکہ جسم کے اعضا اسی پران سے تروتازہ رہتے ہیں۔ اس لئے اس کا انگرس ہے۔ (انگ + رس = انگرس)

۱۱۔ برہسپتی سے پران کی بہ حیثیت ادگیتھ اپاسنا کی اور لوگ اسی کو برہسپتی مانتے ہیں۔ اس لئے کہ بانی برہتی (ستری) اور یہ (پران) اس کا پتی ہے (برہتی + پتی = برہسپتی)

۱۲۔ آیسیہ سے پران کی بہ حیثیت ادگیتھ اپاسنا کی اور لوگ اسی کو آیسیہ مانتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ منہ سے

ہوتا ہے۔ (آسیہ + ایہ = آسیہ یعنی جو آیا منہ سے)

۱۳۔ اس (پران) کو ولبیہہ کے لڑکے بک نے جانا۔ (یعنی اودگیتھ کی حیثیت میں اپاسنا کی)، وہ نیمشیوں (نیمش جنگل سے یگیہ کرنے والوں کا ادگاتا (سام وید کا گانے والا) بنا اور اس نے گا کر ان کی کامناؤں کو پورن کیا۔

۱۴۔ وہ جو اس (راز) کو اس طرح جانتا ہوا۔ اودگیتھ (اوم اکشر کی) اپاسنا کرتا ہے۔ وہ (اودگیتھ) گا کر کامناؤں کا پورن کرنے والا بن جاتا ہے۔ یہ ادھیاتم ہے۔

تشریح ادھیاتم اس کو کہتے ہیں جو جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہو۔ آگے دیوتاؤں کے ساتھ اس کے تعلق کا بیان کریں گے۔

تیسرا کھنڈ

۱۔ اب ادھی دیوت ہے۔ وہ (سورج) جو تپتا ہے اس سورج کی بہ حیثیت ادگیت اپاسنا کرے۔ کیونکہ طلوع ہو کر اندھیرے کے خوف کو دور کر کے وہ خلقت کی بہتری کے لئے گاتا ہے۔ وہ جو اس طرح جانتا ہے۔ وہ اندھیرے (اودیا) کے خوف کو دور کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔

تشریح۔ ادھی دیوت۔ یعنی دیوتاؤں کے متعلق

ادکیتھ کی اپاسنا کی

یہاں پران اور سورج کی مشابہت دکھلائی گئی ہے۔

۲۔ سچ مچ وہ (سورج) اور یہ (پران) ایک ہی طرح کے ہیں۔ وہ اور یہ دونوں گرم ہیں۔ سور स्वर اس کو کہتے ہیں اور پرتیا سور प्रत्यास्वर اس سورج کو کہتے ہیں اس لئے چاہئے کہ اس پران اور اس سورج کی بہ حیثیت ادگیتھ اپاسنا کی جائے۔

تشریح
سوریا۔ جانے والا
پرتیا سور۔ واپس آنے والا

مرنے کے وقت پران نکل کر چلا جاتا ہے۔ واپس نہیں آتا اس لئے پران سور کہلاتا ہے۔ مگر سورج غروب ہوکر پھر طلوع ہوتا ہے۔ اس لئے واپس آتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو پرتیا سور کہا گیا ہے۔

۳۔ اب چاہئے کہ ویان جو دراصل ادگیتھ ہے ایسی حیثیت سے اس کی اپاسنا کی جائے۔ جو سانس باہر جاتی ہے۔ پران ہے جو اندر کھینچی جاتی ہے۔ اپان ہے اب جو پران اور اپان کے درمیان ہے۔ وہ ویان ہے جو ویان ہے وہ بانی ہے۔ اس لئے جب یہ بانی بولتے ہیں۔ تب نہ باہر سانس لیتے ہیں۔ نہ اندر کھینچتے ہیں۔

۴۔ یہ جو بانی ہے۔ یہ رچا ہے۔ اس لئے جب ہم

رچا بولتے ہیں۔ تو نہ باہر سانس لیتے ہیں۔ نہ اندر کھینچتے ہیں
یہ جو رچا ہے یہ سام ہے۔ اس لئے جب ہم سام گاتے
ہیں۔ تو وہ نہ باہر سانس لیتے ہیں۔ نہ اندر کھینچتے ہیں۔ یہ
سام ادگیتھ ہے۔ اس لئے جب ہم ادگیتھ گاتے ہیں۔ تو
نہ باہر سانس لیتے ہیں۔ نہ اندر کھینچتے ہیں۔

۵۔ اس کے سوا اور بھی جو کام ایسے ہیں۔ جن میں طاقت
کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ (چقماق) رگڑ کر آگ پیدا
کرنا۔ زور سے دوڑنا۔ کسی مضبوط کمان کو کھینچنا۔ ان
(سب کاموں) کو باہر اور اندر سانس لئے بغیر پورا کرتا
ہے۔ اس لئے چاہئے کہ ویان کی یہ حیثیت ادگیتھ اپاسنا
کرے۔

۶۔ انسان کو چاہئے کہ ادگیتھ کے اکشروں پر دھیان
کرے یعنی۔ ات۔ گی۔ تھ پر دھیان دھرے۔ ات
پران ہے۔ کیونکہ پران کے ذریعہ انسان اوپر کو اٹھتا
ہے۔ گی بانی ہے۔ کیونکہ بانیوں کو گرہ ਗਿਰ کہتے
ہیں۔ تھ ناج ہے۔ کیونکہ ناج کے ذریعہ یہ سب کچھ
قایم ہے۔

۷۔ دیو (سورگ) ات ہے (رگ) انترکش ہے۔ تھ،
پرتھوی ہے، ات سام وید ہے۔ گی یجر وید ہے۔ تھ
رگ وید ہے۔ یہ جو اس طرح جانتا ہوا ادگیتھ کے اوگی

تھ ان تین حرفوں پر دھیان دھرتا ہے اس کے لئے بانی خود بخود دودھ دینے والی ہوتی ہے۔ جو بانی کا اپنا دودھ ہے اور وہ اپاسنا کرنے والا اناج اور ان کے کھانے کے قابل ہوتا ہے۔

تشریح سوامی شنکر اچاریہ کہتے ہیں۔ ات۔ دیو ہے کیونکہ وہ اونچا ہے۔ گی۔ انترکش ہے کیونکہ وہ درمیانی حصہ ہے۔ تھ۔ پرتھوی ہے۔ کیونکہ پرتھوی پران دھاریوں کے رہنے کی جگہ ہے۔ اسی طرح ات سورج ہے۔ کیونکہ وہ اوپر ہے۔ گی وایو ہے۔ کیونکہ وہ درمیانی ہے۔ اگنی وغیرہ کو نگلتی ہے۔ تھ اگنی ہے کیونکہ یہ یگیہ کی جگہ ہے۔ اسی طرح سام ات۔ یجر گی۔ رگ تھ ہے وغیرہ وغیرہ۔

بانی کا دودھ۔ دیادن کا گیان پھل

۸۔ اب پرارتھناؤں کے پھل (بتاتے ہیں) چاہیئے کہ (من) اپسرنوں پر اس طرح دھیان لگا دے چاہیئے کہ جس سام سے استتی کرنی ہو اس سام کو چنتن کرے۔

تشریح اپسرن۔ دوڑ کر پاس جانا۔ یہاں اس سے یہ مراد ہے کہ جس کی استتی کرنی ہے پہلے من اس کے پاس دوڑ دوڑ کر جائے یعنی اس کا دھیان اور چنتن کرے۔

سام۔ سام وید کے منتر

۹۔ جس رچا میں (وہ سام) ہے۔ اس رچا کا چنتن کرے جب اس سام کا رشی ہے اس رشی کا چنتن کرے۔ جس دیوتا کو لکش میں رکھ کر استتی کرتی ہے اس کو دیوتا کا چنتن کرے

تشریح ویدوں کے ہر منتر کے چھند۔ دیوتا۔ رشی وغیرہ ہوتے ہیں۔

۱۰ جس چھند سے استتی کرتی ہے۔ اس چھند کا چنتن کرے۔ جس ستوم ▬▬▬ سے اپنے لئے استتی کرتی ہے۔ اس ستوم کو چنتن کرے۔

تشریح۔ چھند۔ نظم یا نظم کے جو بحر
ستوم۔ مانچ۔ حمد

۱۱۔ جس دشا (سمت۔ طرف) کو سامنے رکھ کر استتی کرتی ہے۔ اس کا چنتن کرے۔

۱۲۔ آخر میں اپنے آپ کا چنتن کرکے اپنی کامنا کا دھیان کرتا ہوا۔ محو ہو کر ستتی کرے۔ تب جلدی ہی اس کے لئے اس کی آرزو بر آئے گی جس کے لئے آنند مند ہو کر وہ استتی کرے گا۔ ہاں جس کے لئے آرزو مند ہو کر وہ استتی کرے گا۔

تشریح اپنے آپ اپنی ذات وحقیقت و حسنیا کنبہ۔ محو ہو کر اور خیال کو بھول کر یہ سادھان ہو کر۔

چوتھا کھنڈ

۱۔ انسان کو چاہیئے کہ ادگیتھ کے طور پر ''اوم'' اکشر کی اپاسنا کرے۔ کیونکہ ''اوم'' سے شروع کر کے (ادگاتا) (ادگیتھ کو) گاتا ہے۔ اور اس ''اوم'' کی پوری صراحت (یہ) ہے۔

تشریح۔ آگے کے شلوک میں صراحت ہے۔

۲۔ دیوتا موت کے خوف سے ویدوں کے تین ودیاؤں میں مصروف ہوئے۔ انہوں نے چھندوں سے اپنے آپ کو ڈھک لیا۔ اور چونکہ انہوں نے اپنے آپ کو چھندوں سے ڈھک لیا۔ اس لئے ان کو چھند کہتے ہیں۔

تشریح۔ چھند۔ غلاف ڈالنا۔ ڈھکنا۔

۳۔ جس طرح ایک مچھوا پانی کے اندر مچھلی کو دیکھ لیوے اسی طرح ان دیوتاؤں کو وہاں رگ یجو۔ سام کے اندر موت نے دیکھ لیا۔ اور دیوتا یہ سمجھ کر (کہ موت نے ان کو دیکھ لیا ہے) رگ یجو اور سام سے اوپر چڑھ کر سور (؟) میں شرن لینے والے ہوئے۔ (یعنی اوم کی اپاسنا کی)

تشریح کرم کانڈ انسان کو موت سے نہیں بچا سکتا اس لئے انہوں نے اوم کی شرن لی۔

۴۔ جب کوئی شخص رچا (رگ) کو پالیتا ہے تو وہ اوم کو (یعنی سُر سے) اچارن کرتا ہے اسی طرح یجر اور سام میں بھی (ہوتا ہے) اس لئے دراصل اس اکشر اودگیتھ میں جو سور کہلاتا ہے لافانیت اور سلامتی ہے۔ اس میں شرن لینے سے دیوتا لافانی اور محفوظ بن گئے۔

۵۔ جو اس طرح جان کر اس اکشر کی استتی کرتا ہے وہ لافانی اور بے خوفی دینے والے سور اکشر میں داخل ہوتا ہے۔ اور اس کو پاکر دیوتاؤں کی طرح امرت ہو جاتا ہے۔

تشریح اوم کی استتی سے اس کی دھن میں سمانے سے مطلب ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔

جاپ مرے۔ اجپا مرے انحد بھی مر جائے
سرت سمانی شبد میں تاہی کال نہیں کھائے

یہ اوم دراصل اس قسم کا شبد ہے۔ جو تمام ترلوکی میں محیط ہے۔ سارے برہمانڈ میں یہ گونج رہا ہے۔ سورج۔ چاند سب اسی کی دھن میں ہیں۔ جو اس میں داخل ہونے کا راز جانتا ہے وہ سچ مچ امرت بن جاتا ہے۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ جو اودگیتھ ہے وہی پرنو ہے۔ جو پرنو ہے وہی اودگیتھ ہے

وہ سورج اُدگیتھ ہے۔ پرنو ہے۔ کیونکہ وہ اوم اچارن کرتا ہُوا حرکت کرتا ہے۔

۲۔ کوشیتکی نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اسی کو میں نے گایا اس وجہ سے تو میرا اکیلا لڑکا ہے۔ اب تو کرنوں کو گردش دے (وحیان دے) تب تیرے بہت لڑکے ہوں گے یہ ادھی دیوت ہے (دیوتاؤں سے متعلق ہے)

۳۔ اب جسم کے تعلق میں کہتے ہیں۔ چاہئے کہ یہ جو منہ میں پران ہے اس کی بہ حیثیت اُدگیتھ اُپاسنا کرے۔ کیونکہ یہ اوم کا اُچارن کرتا ہُوا چلتا ہے۔

تشریح اوم دھن آتمک شکتی ہے۔ ساری رچنا اس کے آدھار ہے اور سب اوم اوم کہتے ہوئے حرکت میں ہیں۔ جیسے یہ سورج ویسے ہی یہ پران

بعض شرح کرنے والوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ اوم کہتے ہوئے اپنے حکم میں چلاتا ہے۔ یہ سب جیوں کو حکم میں رکھتا ہے۔ (دیکھو ۱-۸ تیتریہ اپنشد)

۴۔ کوشیتکی نے اپنے بیٹے سے کہا۔ کہ اسی (پران) کی میں نے استتی کی۔ اس لئے تو میرا اکیلا لڑکا ہے۔ اب تو اگر چاہتا ہے۔ کہ تیرے بہت لڑکے ہوں۔ تو پران کو بلحاظ رشتہ کر (اس کی) استتی کر۔

۵۔ جو یہ جانتا ہے۔ کہ جو اُدگیتھ ہے۔ وہ پرنو ہے۔ جو

پرنو ہے۔ وہ ادگیتھ ہے۔ وہ ہون کی جگہ ہی سے ہی گانے کی غلطی کی اصلاح کر دیتا ہے۔ ہاں اصلاح کر دیتا ہے۔

تشریح ادگیتھ اور پرنو ایک ہیں۔ رگ۔ ویدی۔ پرنو کہتے ہیں سام ویدی ادگیتھ کہتے ہیں۔ یہ دونوں نام اوم کے ہیں۔

چھٹا کھنڈ

۱۔ رگ پرتھوی ہے۔ سام اگنی ہے۔ یہ سام (اگنی) اس رچا (پرتھوی) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا پرتھوی ہے اَم اگنی ہے یہ سام ہے (سا+ام = سام)

۲۔ رچا انترکش ہے۔ سام وایو ہے۔ یہ سام (وایو) اس رچا (انترکش) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا انترکش ہے اَم وایو ہے۔ یہ سام ہے۔

۳۔ رچا دِیُو لوک ہے سام سورج ہے۔ یہ سام (سورج) اس رچا (دِیُو لوک) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا دیو لوک ہے۔ ام سورج ہے۔ یہ سام ہے۔

۴۔ رچا نکشتر (ستارے) ہیں چندرمان ہے۔ یہ سام (چندرمان) رچا (نکشتر) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا نکشتر اور آم چندرمان ہے۔ یہ سام ہے۔

۵۔ اب جو سورج کی یہ سفید روشنی ہے یہ رچا ہے اور جو سورج میں نیلا پن ہے یہ سام ہے۔ یہ سام (نیلا پن) رچا (سفید روشنی) کے سہارے ہے۔ اس لئے رچا کے سہارے سام گایا جاتا ہے۔

۶۔ سا سورج کی سفید روشنی ہے۔ ام نیلا پن ہے۔ اب یہ سنہرا پورش جو سورج کے اندر دیکھتا ہے۔ جس کی سنہری داڑھی اور سنہرے بال ہیں۔ جس کا تمام جسم ناخن تک سنہرا ہے۔

۷۔ اس کی آنکھیں لال کنول کی طرح ہیں۔ اس کا نام ات ہے۔ کیونکہ وہ سارے پاپوں سے اوپر (ادگا تا کے) چڑھا ہوا ہے۔ وہ جو یہ جانتا ہے۔ سارے پاپوں سے اوپر چڑھ جاتا ہے۔

۸۔ رچا اور سام اس کے جوڑ ہیں۔ اس لئے (ادگیتھ) ادگیتھ ہے۔ اور اس لئے (ادگاتا) ادگاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس (پرش) کا گانے والا ہے۔ (سورج کے اندر جو پرش ہے جس کا

نام اُت ہے ان تمام لوں کا مالک ہے جو اس سورج سے پرے ہیں۔ اور دیوتاؤں کی ساری کامناؤں کا مالک ہے یہ ادھی دیوت ہے (یعنی دیوتاؤں کے متعلق ہے۔
تشریح۔ اُد+گاتا= ادگا۔ یعنی اد کا گانے والا۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ اب ادھیاتم کہتے ہیں۔ رچا بانی ہے۔ سام پران ہے یہ سام (پران) رگ (بانی) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا بانی ہے ام پران ہے۔ یہ سام ہے۔

تشریح ادھیاتم۔ شریر کے سمبندھ میں
پران جو ناک میں رہتا ہے۔ (شنکر اچاریہ)

۲۔ رچا آنکھ ہے۔ سام آتما (آتما کا عکس) اس رچا (آنکھ) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا آنکھ ہے۔ ام آتما ہے۔ یہ سام ہے۔

۳۔ اب یہ جو آنکھ کی سفید روشنی (چمک) ہے۔ یہ رچا ہے اور جو یہ نیلا (سیاہی) ہے۔ یہ سام ہے۔ یہ سام (کالا پن) اس رچا (سفیدی) کے سہارے ہے۔ اس لئے سام رچا کے سہارے گایا جاتا ہے۔ سا آنکھ کی سفید چمک ہے۔ ام

نیلاپن (سیاہی) ہے۔ یہ سام ہے۔
۵۔ اب یہ جو آنکھ کے اندر پرش دیکھتا ہے وہ رچا ہے وہ سام ہے۔ وہ اُکتھ ہے۔ وہ یجو ہے۔ وہ برہم ہے۔ اس کا وہی روپ ہے۔ جو برہم کا روپ ہے۔ جو اس کے جوڑ ہیں وہ اس کے جوڑ ہیں۔ جو اس کا نام (اُت) ہے وہ اس کا نام ہے
تشریح۔ اُکتھ اوزار کو کہتے ہیں۔
۶۔ یہ (جو آنکھ میں پرش ہے) ان لوکوں کا مالک ہے جو اس سے نیچے ہیں۔ اور انسان کی ساری آرزوؤں کا مالک ہے۔ پس یہ جو بانی میں گاتے ہیں۔ اور اس لئے وہ دھن لابھ لابھ کرتے ہیں۔
۷۔ وہ جو اس (راز) کو اس طرح جانتا ہوا سام گاتا ہے وہ دونوں کو گاتا ہے۔ وہ اس کی مدد سے اس (سورج) سے پرے لوکوں کو اور دیوتاؤں کو پالیتا ہے۔
تشریح دونوں۔ ادھیاتم اور ادھی دیوت ایک وہ پرش جو سورج میں ہے۔ اور ایک وہ جو آنکھ میں ہے۔ ان دونوں کی یکسانیت کہی گئی ہے۔
۸۔ اور وہ اس (آنکھ والے پرش) کی وساطت سے جو اس سے نیچے کے لوک ہیں۔ اور انسان کی کامناؤں کو پا لیتا ہے۔ اس لئے وہ اودگاتا جو اس طرح جانتا ہے وہ (یجمان کو) کہہ سکتا ہے (جو نہیں جانتے)

تشریح۔ جو کہتا ہے۔ وہ آگے بیان کیا جائے گا۔

۹۔ کیا کامنا تیرے لئے گاؤں رگا کر پوری کردں (کیونکہ وہ جو چاہے گا اس کے پورا کرنے کے لئے قادر ہو سکتا ہے جو یہ اس طرح جانتا ہوا سام گاتا ہے۔ سام گاتا ہے۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ ایک مرتبہ تین آدمی جو ادگیتھ کے راز سے) واقف تھے شلک سالاوتیہ۔ چیکتاین۔ دالبھیہ اور پرواہن جیولی (ان کے نام تھے) انہوں نے کہا ہم ادگیتھ کو جانتے ہیں۔ آؤ۔ ہم ادگیتھ کے مسئلہ پر غور کریں۔

تشریح
شالاوتیہ۔ شالاوت کا لڑکا
دالبھنیہ۔ دلبھ کا لڑکا
جیولی۔ جیول کا لڑکا

ان میں سے پرواہن کشتری کا۔ جو برمہ ودیا کا علیٰ معلم مانا گیا ہے۔

۲۔ وہ یہ کہہ کر کہ بہت اچھا (ایک جگہ) اکٹھے بیٹھ گئے تب پرواہن جیولی بولا "قابل تعظیم صاحبو! آپ دونوں پہلے بحث کریں۔ تاکہ میں ایسے برمہ ودیاؤں کو سنوں۔

تشریح۔ برمہ ودیا۔ براہمن۔ برمہ کے جاننے والے۔

۳۔ ان میں سے شلک سالاوت کا لڑکا چیکتاین سے بولا "اگر حکم ہو تو میں کچھ پوچھوں"۔ اس نے کہا "ہاں پوچھو"۔

۴۔ (شلک نے پوچھا) "سام کا سہارا کیا ہے (چیکتاین نے جواب دیا) سور۔ سور کا (سہارا) کیا ہے؟" "پران" "پران کا سہارا کیا ہے؟" "ناج ان۔

تشریح سام سے مراد ادگیتھ ہے۔ رگ در حقیقت سور ہے جو پران سے بنتا ہے۔ پران ان سے اور ان جل سے اور جل دیو الجی سے بنتا ہے۔

۵۔ "ناج کا سہارا کیا ہے؟ جل جل کا کیا ہے؟" "دیو الجی لوک" اس نے پوچھا "دیو لوک کا سہارا کیا ہے"؟ اس نے جواب دیا۔ (سام کو دیو لوک سے آگے نہیں لے جانا چاہیے) ہم سورگ لوک کو سام مانتے ہیں۔ کیونکہ سام کی سورگ کی طرح استتی کی گئی ہے۔

تشریح یہاں سام سے مراد ادگیتھ ہے جو ادم ہے اور جو سب کا سہارا ہے۔

۶۔ تب شلک سالاوت کے لڑکے نے دالبھیہ سے کہا "اے دالبھیہ! سام میں تیری مضبوطی نہیں ہے۔ اور اگر کوئی (سام میں راسخ الاعتقادی رکھنے والا) اس وقت (جیسا کہ تم سام کو بھرم کی وجہ سے بغیر مضبوطی کے اس طرح کہہ رہے ہو) کہے تو تیرا سر گر جائے گا تو ضرور تیرا سر گر جائیگا۔

تشریح یعنی اس کا کہنا غلط تھا۔ وہ آگے بڑھنے سے عذر کرتا ہے

۷۔ (دالبھیہ نے کہا) تب! اچھا بھگون! حکم دو میں آپ سے سمجھ لوں"۔ اس (شالک نے) کہا ہاں سمجھ لو"۔ (تب اس نے پوچھا)" اس سورگ لوک کا سہارا کون ہے؟" اس نے جواب دیا یہ لوک (پرتھوی)" اور اس لوک کا سہارا کون ہے۔ اس نے جواب دیا۔ سام کو پرتشٹھا لوک (پرتھوی لوک) سے آگے نہ لے جانا چاہئے۔ ہم سام کو پرتشٹھا لوک (پرتھوی لوک) میں ٹھہراتا ہے۔ کیونکہ سام کی پرتشٹھا کے طور پر آستی کی گئی ہے"۔

۸۔ تب پرواہن جیولی نے اس (شالک شالاونت) سے کہا "اے شالا دیتہ! تیرا سام (پرتھوی) ناپائدار ہے۔ اور اگر کوئی اس وقت کہے کہ تیرا سر گر جائے گا۔ تو تیرا سر گر جائے گا"۔ (شالک شالا دیتہ نے کہا) اچھا بھگون! حکم ہو میں آپ سے سمجھ لوں"۔ اس نے کہا "ہاں سمجھ لو"۔

نواں کھنڈ

۱۔ (شالا دیتہ نے پوچھا) اس (پرتھوی) لوک کا سہارا کیا ہے؟ اس نے کہا۔ آکاش ہے۔ کیونکہ یہ سب بھوت

آکاش میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور آکاش ہی میں لے ہوتے ہیں۔ کیونکہ آکاش اُن سب سے بڑا ہے۔ آکاش ان سب کا بڑا سہارا ہے۔

۲۔ یہ بڑے سے بڑا ادگیتھ (اوم۔ برہم) ہے اس کا آخر نہیں ہے۔ وہ جو اس طرح جان کر اس بڑے سے بڑے ادگیتھ کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس کو پا لیتا ہے۔ جو بڑے سے بڑا ہے۔ اور ان لوکوں کو جیت لیتا ہے۔ جو بڑے سے بڑا ہے۔

۳۔ اتی دھنوا شونک کے لڑکے نے (اپنے شاگرد) اودر شانڈلیہ کو یہ ادگیتھ بتا کر کہا تھا۔ کہ جب تک تیرے بنش میں اس ادگیتھ کو جانیں گے۔ تب تک اُن کی اس لوک میں بڑی عزت ہوگی۔

۴۔ اور اس (سورگ) لوک میں بڑائی ملے گی۔ اور جو اس طرح ادگیتھ کو جانتا ہے۔ اور اس کی اپاسنا کرتا ہے۔ اس لوک میں اس کی بڑی بڑائی ہوگی۔ اور پرلوک میں بڑائی ملے گی۔ ہاں پرلوک میں بڑائی ملے گی۔

دسواں کھنڈ

۱۔ جب اولوں (کے گرنے) سے کورو دیش کے کھیت

مارے گئے۔ تب اوشستی چکر کا لڑکا بہت غریب ہوگیا۔ اپنی کنواری ستری کے ساتھ ابھیہ گاؤں میں رہا۔

تشریح کنواری۔ کم سن عورت
ابھیہ گاؤں۔ جس میں مہاوت رہتا ہے۔ یا ابھیہ دولتمند کو بھی کہہ سکتے ہیں۔

۲۔ اس نے ایک ابھیہ کو جو کے دانہ کو کھاتے ہوئے دیکھ کر اس سے بھیک مانگی۔ ابھیہ نے کہا۔ میرے پاس سوا ان دانوں کے جو میرے سامنے رکھے ہوئے ہیں۔ اور کچھ نہیں ہے۔

تشریح جو کی بالی سنسکرت میں کلماش لفظ آیا ہے اس کا مطلب ہے۔ جو کے دلے ہوئے دانے یا مراد کھچڑی سے بھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ اوستی نے کہا۔ انہیں میں سے مجھ کو کھانے کو دو۔ اس نے اس کو دے دیئے (اور کہا) "لو یہ پانی پینے کے لئے ہے"! اوستی نے کہا (اگر میں اس میں سے پیوں تو) میں اس کو پیوں گا۔ جو جھوٹا ہے"!

۴۔ ابھیہ نے کہا۔ "کیا یہ دانے جھوٹے نہیں ہیں؟ اس نے جواب دیا (نہیں۔ کیونکہ) میں اگر ان کو نہ کھاتا تو جیتا نہ رہتا۔ مگر پانی پینے کو میرے لئے بہت ہے

۵۔ وہ (اوشستی) آپ کھا کر باقی بچے ہوئے دانوں کو

اپنی استری کے لئے لایا۔ مگر اس کو پہلے ہی اچھی بھیک مل چکی تھی۔ ان کو لے کر اس نے رکھ دیا۔

۶۔ دوسرے دن صبح کے وقت اٹھتے ہی اوشستی نے کہا۔ افسوس اگر ہم کو کچھ تھوڑا اناج مل جائے۔ تو ہم کو (اس کی وجہ سے) کچھ دولت نصیب ہو جس سے ہم زندہ رہ سکیں، راجہ یگیہ کرنے والا ہے۔ وہ مجھ کو یگیہ کے تمام کرنے کے لئے پسند کرے گا۔

۷۔ اس کی استری نے اس سے کہا "اے شوہرا لو یہ آپ کے دانے ہیں" ان کو کھا کر وہ اس بڑے یگیہ میں آیا۔

۸۔ وہاں وہ استتی کرنے کی جگہ میں جہاں استتی کرنے والے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان منتر گانے والوں کے پاس بیٹھ گیا۔ اور اس نے منتر گانے والوں سے کہا۔

۹ "اے منتر گانے والے پرستوتری! جو دیوتا استتی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر اس کو نہ جان کر تم ستتی گاؤ گے تو تمہارا سر گر جائے گا"

۱۰۔ ایسے ہی اس نے اودگاتا (اودگاتر) سے کہا "اے اودگاتھا! جس دیوتا کا ادگیتھ سے تعلق ہے۔ اگر اس کو نہ جان کر تم ادگیتھ گاؤ گے۔ تو تمہارا سر گر جائے گا"

تشریح۔ اصل یہ ہے جب تک آدمی راز مخفی کو نہ جانے

صرف بات بتایا کرے۔ وہ مکار جھوٹا ہے اور وہ گردن زدنی ہے۔ جو محض تقلید سے بغیر جانے ہوئے کرم کرتے ہیں۔ وہ نقّال ہیں۔ کرم کانڈ و نیز عمل و شغل کے معاملہ میں بھی اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ اصلیت سے واقفیت پیدا کر لی ہے۔

۱۱۔ اور ایسے ہی اس نے پرتیہارگانے والوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ "اے پرتی ہرت۔ جس دیوتا کا پرتیہار سے تعلق ہے۔ اگر تم اس کو جانے ہوئے بغیر پرتیہار گاؤ گے تو تمہارا سر گر جائے گا۔ تب وہ رُک کر۔ مارے جانے کے خوف سے اچپ ہو گئے۔ اور چپ چاپ بیٹھ گئے۔

گیارھواں کھنڈ

۱۔ تب اس کو یجمان نے کہا۔ "بھگون! میں آپ کو جاننا چاہتا ہوں"؟ اس نے جواب دیا۔ "میں اوشستی چاکراین ہوں"۔

۲۔ اس نے کہا۔ "بھگون! میں نے یگیہ کرانے کے لئے آپ کی بہت تلاش کی۔ مگر آپ کے نہ ملنے سے میں نے دوسروں کو مقرر کیا"۔

"سو۔ پھر بھی بھگوان! اب آپ یگیہ کرانے والے کے سب

کرموں کو اپنے ہاتھ میں لیں" اوشستی نے کہا "بہت اچھا اب یہی (لوگ) میرے حکم سے استتی گائیں لیکن جتنی دکشنا ان کو دو اتنی ہی مجھ کو بھی دو" ججمان نے کہا "بہت اچھا"

۴۔ تب استتی گانے والا اس کے پاس آیا (اور کہا) بھگوان! آپ نے مجھ سے کہا ہے۔ اے استتی گانے والے جس دیوتا کا استتی سے تعلق ہے۔ اگر اس کو تم نہ جانتے ہوئے استتی گاؤ گے۔ تو تمہارا سر گر جائے گا۔ وہ دیوتا کون ہے؟"

۵۔ اس نے جواب دیا "پران! کیونکہ یہ سارے بھوت پران میں لین ہوتے ہیں۔ اور پران سے نکلتے ہیں۔ یہ دیوتا استتی سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر تم اس دیوتا کو نہ جانتے ہوئے استتی پڑھتے تو تمہارا سر گر جاتا۔ جیسا کہ میں نے تم سے کہا تھا"

تشریح پران سے یہاں مراد اس پیدا کرنے والی شکتی پرماتما سے ہے۔ جس سے سب نکلتے، اور جس میں سب لین ہو جاتے ہیں۔

۶۔ تب ادگاتا اس کے پاس گیا (اور کہا) بھگون! آپ نے مجھ کو کہا تھا۔ اے ادگاتا! جس دیوتا کا ادگیتھ سے تعلق ہے۔ اگر اس کو نہ جانتے ہوئے تم ادگیتھ گاؤ گے تو تمہارا سر گر جائے گا۔ وہ دیوتا کون ہے؟"

۷۔ اس نے جواب دیا۔ "سورج (ہے) کیونکہ یہ تمام بھوت سورج کو گاتے ہیں۔ جب وہ اونچا ہوتا ہے (نکلتا ہے) یہ دیوتا ادگیتھ سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر اس دیوتا کے جانتے ہوئے بغیر تم ادگیتھ گاتے۔ تو تمہارا سر گر گیا ہوتا۔ جیسا میں نے کہا تھا۔"

۸۔ تب پرتیہار گانے والا اس کے پاس آیا اور کہا "بھگون! آپ نے مجھ سے کہا تھا۔ اے پرتیہار گانے والے! جس دیوتا کا پرتیہار سے تعلق ہے۔ اگر تم اس کے جانے ہوئے بغیر پرتی ہار گاؤ گے تو تمہارا سر گر جائے گا وہ دیوتا کون ہے؟"

تشریح یہاں دیوتا سے ہر جگہ برہم سے مراد سمجھنی چاہیئے۔

بارھواں کھنڈ

۱۔ اب شو (م) دگیتھا کہتے ہیں۔ بک دلبھ کا لڑکا یا گلا ومتر کا لڑکا۔ وید سیکھنے کے لئے باہر گیا۔

تشریح۔ شو۔ سفید رنگ کا کتا۔ مگر یہاں رشی سے مراد ہے

۲۔ اس کے پاس شوا (سفید رنگ کا) آیا۔ اور دوسرے شوا بھی اس کے اردگرد اکٹھے ہوئے۔ اور کہا "بھگون!

ہمارے لئے ان گائیں۔ ہم بھوکے ہیں۔

تشریح ان گانا۔ ان کی کثرت کے لئے دعا مانگنا دوسرے۔ رشی کتوں کا لفظ محض استعارۃً کے طور پر آیا ہے۔

۳۔ سویت نے ان سے کہا۔ اس جگہ کل صبح میرے پاس آؤ۔ وک دلبھیہ کا لڑکا یا گلا و متر کا۔ لڑکے نے اسکی بات مان لی۔

۴۔ اب جیسے وہشپان سوتر سے ستتی کر نے لگتے ہیں۔ تو تمام ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے چلتے ہیں۔ اسی طرح وہ چلے۔ پھر وہ مل کر بیٹھ گئے۔ اور ہِن کیا

۵۔ "اوم" ہم کھائیں۔ "اوم" ہم پئیں۔ "اوم" دیو۔ ورن پرجاپتی۔ سوتیا (پیدا کرنے والا سورج) ہمارے لئے ناج لاوے۔ اے تاج کے مالک! ناج لاؤ۔ لاؤ۔ اوم

تیرھواں کھنڈ

اِ ہاؤ (پرتھوی) لوک ہے۔ ہائی وایو ہے۔ اتھہ چندرمان ہے۔ ایہہ آتما ہے۔ ای اگنی ہے۔

تشریح یہ سب لفظ سام وید میں انہیں معنوں میں آتے ہیں۔

۲۔ "آد" سورج ہے، "اُ" اے بلاوا ہے۔ او ہو ئی وشو دیو ہے ہمیں پرجا پتی ہے۔ سور پران ہے۔ یا انّ ہے، واگ، وراٹ ہے

۳۔ اور تیرھواں پھیلا ہوا "ہون" انی رکت رپر برمھ ہے

۴۔ بانی اس کے لئے دودھ دیتی ہے۔ جو بانی کا دودھ دوہتا ہے۔ اور وہ دولتمند اور انّ کھانے کے قابل ہوتا ہے اس طرح سام منتروں کے اس اپ نشد کو جانتا ہے۔ ہاں اپ نشد کو جانتا ہے۔

دوسرا پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔ اوم سارے سام کی اپاسنا ہی سادھو ہے۔ جو چیز اچھی ہے وہ سام ہے۔ جو اچھی نہیں ہے۔ وہ سام نہیں ہے۔

۲۔ اور ایسا بھی کہا گیا ہے۔ وہ سام سے کر اس (راجہ) کے پاس گیا۔ اور وہ اس کے پاس بغیر سام کے گیا۔

منشرح۔ یعنی جب اچھی طرح پیش آیا تو کہا جاتا ہے۔ وہ

سام کیا جاتا ہے۔ ورنہ اس کے برعکس

۳۔ اور جب ان کے لئے کوئی اچھی بات ہوتی ہے۔ تب یہ کہتے ہیں۔ دراصل یہ ہمارے لئے سام ہے۔ اور جب اچھی نہیں ہوتی تو کہتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے سام نہیں ہے۔

۴۔ جو اس طرح جانتا ہوا سام کی سادھو کے طور پر اپاسنا کرتا ہے۔ جلد ہی سادھو دھرم اس کے پاس آئیں گے اور اس کے لئے جھک جائیں گے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ لوک کے خیال سے سام کی اپاسنا پانچ طرح پر کرے۔ پرتھوی ہنکار ہے۔ اگنی پرستاؤ ہے۔ وایو انترکش ادگیتھ ہے۔ سورج پرتیہار ہے۔ دیو ندھن ہے۔ یہ اوپر کی چڑھتے ہوئے لوکوں کی بابت سام کی اپاسنا ہے۔

۲۔ اب نیچے اترتے ہوئے لوکوں کی بابت سام کی اپاسنا بتاتے ہیں۔ دیو لوک ہنکار ہے۔ سورج پرستاؤ ہے۔ انترکش ادگیتھ ہے۔ اگنی پرتیہار ہے۔ پرتھوی ندھن ہے۔

۳۔ وہ جو یہ اچھی طرح جان کر لوکوں کی بابت پانچ طرح سام کی اپاسنا کرتا ہے اس کے لئے اوپر کو چڑھتے ہوئے اور نیچے کو اترتے ہوئے اس لوک کے لئے اپکاری ہوتے ہیں۔

تیسرا کھنڈ

۱۔ بارش کی بابت پانچ طرح سے سام کی اپاسنا کرے پورب کی ہوا ہنکار ہے۔ بادل کا بننا پرستاد ہے۔ چمکنا اور گرجنا پرتی ہار ہے اور بند ہونا ندھن ہے۔

تشریح پورب کی ہوا جو بادل کو اکٹھا کرکے پانی برساتی ہے۔

۲۔ وہ جو اچھی طرح سمجھ کر بارش کے لئے پانچ طرح سے سام کی اپاسنا کرتا ہے۔ اس کے لئے وہ آپ برستا ہے۔ اور وہ دوسروں کے لئے برستا ہے۔

چوتھا کھنڈ

۱۔ تمام پانیوں کی بابت پانچ طرح سام کی اپاسنا کرے بادلوں کی گھٹاؤں کا اٹھنا ہنکار ہے۔ برسنا پرستاد ہے وہ پانی جو پورب کو بہتا ہے یا دکھن ہے۔ وہ پچھم کو بہتا ہے۔ پرتیہار ہے۔ سمندر ندھن ہے۔

۲۔ وہ جو اس کو اچھی طرح جان کر پانچ طرح سے سام کی تمام پانیوں کے لئے اپاسنا کرتا ہے۔ وہ پانیوں میں

نہیں مرتا ہے۔ اور پانیوں کا مالک ہوجاتا ہے۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ رتوں (موسموں) کی بابت سام کی پانچ طرح کی اپاسنا کرنی چاہیئے۔ بسنت ہنکار ہے۔ گرمی پرستاد ہے۔ برسات ادگیتھ ہے۔ شرد (کوار۔ کاتک) پرتیہار ہے۔ ہمنت (جاڑا) ندھن ہے

۲۔ وہ جو اس بات کو اچھی طرح سمجھ کر رتوں کی بابت پانچ طرح سے سام کی اپاسنا کرتا ہے۔ اس کے لئے تمام رتوئیں سمرتھ ہوتی ہیں۔ اور وہ رتوں کا مالک بنتا ہے۔

تشریح۔ سمرتھ ہونا۔ بھوگ بلاس کے سامان مہیا کرنا۔

چھٹا کھنڈ

۱۔ مویشیوں کی بابت پانچ طرح سام کی اپاسنا کرے بکریاں ہنکار ہیں۔ بھیڑ پرستاد ہیں۔ گائیں ادگیتھ ہیں۔ گھوڑ پرتیہار ہیں۔ پرش ندھن ہیں۔

۲۔ وہ جو اس کو اچھی طرح جانتا ہوُا۔ مویشیوں کی بابت پانچ طرح سام کی اپاسنا کرتا ہے۔ اس کو مویشی ملتے ہیں۔

اور وہ مویشیوں کا بڑا مالک ہوتا ہے۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ پرانوں کی بابت پانچ طرح سے سام کی اپاسنا کرنی چاہیئے۔ جو سام سب سے بڑا پران ہے وہ ہنکار ہے۔ بانی پرستاؤ ہے۔ آنکھ ادگیتھ ہے۔ کان پرتیہار ہیں۔ من ندھن ہے۔ یہ سب بڑے اور اتم ہیں۔
تشریح۔ پرانوں۔ اندریوں۔

۲۔ جو اس کو اس طرح جانتا ہوا پرانوں (اندریوں) کی بابت پانچ طرح سے سام کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس کا مالک ہوتا ہے۔ جو بڑے سے بڑا ہے۔ اور جو بڑے سے بڑے لوکوں کو حاصل کر لیتا ہے۔ یہ سام کی پانچ طرح کی اپاسنائیں ہیں۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ اب سات طرح کی اپاسناؤں کا ذکر کیا جاتا ہے بانی میں سات طرح سے سام کی اپاسنا کرے۔ بانی میں جہاں کہیں ہوں آتا ہے وہ ہنکار ہے۔ جو پر ہے۔ وہ

پرستاؤ ہے۔ جو آ ہے وہ (سب کی) ابتدا ہے (اوم ہے) ۲۔ جو ات ہے۔ وہ ادگیتھ ہے۔ جو پرتی ہے۔ وہ پرتیہار ہے۔ جو اُپ ہے۔ وہ اپدرو ہے۔ جو نی ہے۔ وہ ندھن ہے۔
۳۔ بانی اس کے لئے خود بخود دودھ دیتی ہے۔ جو بانی کا دودھ ہے۔ اور وہ ناج میں بڑا دولتمند اور ناج کھانے کے قابل ہوجاتا ہے۔

نواں کھنڈ

۱۔ وہ جو سورج ہے۔ اس کو سات طرح کے سام سے اپاسنا کرے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سم रहता ہے۔ اور ہر ایک شخص سمجھتا ہے۔ کہ وہ میرے لئے ہے۔ اس طرح وہ سب کے ساتھ سم ہے۔ اس لئے وہ سام ہے۔

تشریح۔ لفظ سام خود سم سے بنا ہے۔

۲۔ یہ جاننا چاہئے۔ کہ یہ تمام جیو اسی کے آسرے ہیں اس کا جو روپ نکلنے (طلوع) کے پہلے ہے وہ ہنکار ہے اس پر حیوان آسرا رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ (صبح کے وقت) ہن کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے ہنکار کے حصہ دار ہیں۔

۳۔ اور پہلے نکلتے ہی جو اس کا روپ ہوتا ہے۔ وہ

وپرستاؤ ہے۔ اس کے اس روپ کے آسرے انسان ہیں۔ اس لئے انسان بڑی استتی اور تعریف کو چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے پرستاو کے حصہ دار ہیں۔

۴۔ اب جو اس کا روپ اوپر چڑھنے کے وقت کا ہے وہ آدی ہے۔ اس کے اس روپ کے آشرے پوندار ہتے ہیں۔ اس لئے پرندآ کاش میں بغیر کسی سہارے کے اپنے آپ کو تھام کر اڑتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے آدی کے بھاگی ہیں۔

تشریح۔ آدی۔ پہلا ادم

۵۔ اب جو اس کا روپ ٹھیک دوپہر کے وقت ہے۔ وہ ادگیتھ ہے۔ اس کے اس روپ سے دیوتا سہارا لیتے ہیں۔ (کیونکہ چمکنے ہیں) اس لئے وہ پرجاپتی کی اولاد میں سب سے اُتم ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے ادگیتھ کے حصہ دار ہیں

۶۔ اب جو اس کا روپ دوپہر کے بعد اور پچھلے پہر سے پہلے ہے۔ وہ پرتیہار ہے۔ اس کے اس روپ پر گربھ کا آسرا رہتا ہے۔ اس لئے وہ جو گربھ میں قائم ہیں۔ گر نہیں پڑتے۔ کیونکہ وہ اس سام کے پرتیہار کے حصہ دار ہیں۔

۷۔ اب جو اس کا روپ پچھلے پہر سے پیچھے۔ اور غروب ہونے سے پہلے ہے وہ اپدو ہے۔ اس کے اس روپ پر جنگلی جانور سہارا رکھتے ہیں۔ اس لئے جب وہ کسی پرش

کو دیکھتے ہیں تو وہ جنگل کو اپنی حفاظت کی جگہ مان کر بھاگ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے اپدروسے کے حصّہ دار ہیں۔

۸۔ اب جو اس کا روپ پہلے غروب ہونے کے وقت ہے وہ ندھن ہے۔ اس کے اس روپ پر پِترا آسرا لیتے ہیں۔ اس لئے اُن کو نیچے رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس سام کے ندھن کے حصّہ دار ہیں۔ اس طرح پورش سورج کی حیثیت سے سات طرح پر سام کی اپاسنا کرے۔

دسواں کھنڈ

۱۔ اس سات قسم کی سام کی اپاسنا کو کرے۔ جو موت سے پرے ہے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے برابر ہے "ہنکار" لفظ تین حرفوں والا ہے۔ "پرستاو" لفظ تین حرفوں والا ہے۔ وہ سم (برابر) ہے۔

۲۔ "آدی" لفظ میں دو حرف ہیں۔ "پرتیہار" لفظ میں چار حرف ہیں۔ اس سے ایک (لے کر) یہاں "آدی" میں بڑھا دیا تب وہ سم (برابر) ہے۔

۳۔ "ادگیتھ" تین حرفوں والا ہے "اپدرو" میں چار حرف ہیں۔ تین تین برابر ہوتے ہیں۔ ایک حرف بچ رہتا ہے۔ اس طرح یہ تین حرف والے ہیں۔ وہ سم (برابر) ہے۔

۴۔ ندھن (تین حرفوں والا ہے۔ وہ سم ہی ہے۔ سو یہ بائیس حرف ہیں۔

۵۔ اکیس حرفوں ہیں سے وہ (اپاسنا کرنے والا) سورج کو پہنچتا ہے۔ کیونکہ وہ سورج یہاں سے اکیسواں ہے۔ اور بائیسویں حرف سے وہ اس کو جیتتا ہے۔ جو سورج سے پرے ہے اور دکھ سے پرے جگہ ہے۔ وہ دکھ سے پرے جگہ ہے۔

تشریح سورج موت کی جگہ ہے۔ کیونکہ دن رات کال کی مدد سے وہ جگت کو مارتا ہے۔

۶۔ وہ سورج (موت) پر فتح پا لیتا ہے۔ اور سورج کی فتح سے پرے جو فتح ہے۔ وہ اس کو حاصل کرتا ہے جو اس کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہوا آپس میں برابر اور موت سے پار لے جانے والے سات قسم کے سام کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ سام کو پاتا ہے۔

گیارھواں کھنڈ

۱۔ من ہنکار ہے۔ بانی پرستاؤ ہے۔ آنکھ ادگیتھ ہے کان پرتی ہار ہے۔ پران ندھن ہے۔ یہ گایتر سام پرانوں میں پرویا ہوا ہے

تشریح گائتر سام وید کا ایک خاص حصّہ ہے۔ جو گائتری چھند میں ہے۔

۲۔ وہ جو اس طرح اس گائتر سام کو پرانوں میں پرویا ہُوا جانتا ہے۔ وشچل اندریوں والا ہوتا ہے۔ پوری زندگی کو پاتا ہے۔ اور اس کا جیون اجل ہوتا ہے۔ پرجا میں مہان ہوتا ہے۔ اور مویشیوں میں رمہان ہوتا ہے، نیکنامی میں رمہان ہوتا ہے) ورت یہ ہے۔ کہ وہ بڑا من والا ہے۔

بارھواں کھنڈ

۱۔ (ارنی) کا رگڑنا ہنکار ہے۔ جو دھواں اٹھتا ہے۔ یہ پرستاؤ ہے۔ جلنا ادگیتھ ہے۔ انگاروں کا بننا پرتیہار ہے۔ بجھنا ندھن ہے۔ بجھ جانا (بھی) ندھن ہے۔ یہ رتھنتر سام اگنی میں پرویا ہُوا ہے۔

تشریح رتھنتر بھی سام کے منتر ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ جو اس طرح اس رتھنتر کو اگنی میں پرویا ہُوا جانتا ہے۔ وہ برھم ورچس والا۔ اور ان کا کھانے والا ہوتا ہے۔ پوری زندگی کو پہنچتا ہے۔ پرجا۔ مویشی۔ نیکنامی سب میں مہان ہوتا ہے۔ یہ برت ہے۔ کہ وہ اگنی کے سامنے نہ کھاوے نہ تھوکے۔

تیرھواں کھنڈ

(اس کھنڈ میں دو شلوک ہیں۔ چونکہ وہ ستری و پرش کی مجامعت کے متعلق ہیں۔ ان کو فرو گذاشت کر دیا جاتا ہے)

چودھواں کھنڈ

۱۔ طلوع ہوتا ہوا (سورج) ہنکار ہے۔ طلوع ہو چکنا پرستاؤ ہے۔ دوپہر کے وقت وہ اُدگیتھ ہے۔ پچھلے پہر پرتیہار ہے۔ غروب ہونا ندھن ہے۔ یہ ورت رسام سورج میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح۔ ورہت۔ ایک طرح کے منتر ہیں۔

۲۔ وہ جو اس ورہت کو سورج پر دیا ہوا جانتا ہے۔ وہ تیجسوی ہوتا ہے۔ ناج کھانے کے قابل ہوتا ہے۔ پوری زندگی کو پاتا ہے۔ زندگی اجّل ہوتی ہے۔ پرجا۔ مویشی اور نیک نامی میں مہاں ہوتا ہے اس کا یہ ورت ہے تپتے ہوئے (سورج) کی کبھی بُرائی نہ کرو۔

پندرھواں کھنڈ

۱۔ جو بھاپ اکٹھا ہوتی ہے وہ ہنکار ہے۔ بادل کا بننا پرستاؤ ہے۔ جو برستا ہے وہ ادگیتھ ہے۔ جو چمکتا گرجتا ہے۔ یہ پرتیہار ہے (برس کر) بند ہو جانا ندھن ہے۔ یہ ویروپ (سام) میگھ میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح۔ ویروپ۔ ایک طرح کے سام کے منتر ہیں۔

۲۔ وہ جو اس طرح ویروپ (سام) کو میگھ میں پرویا ہوا جانتا ہے، وہ ہر طرح کے مویشی کو پاتا ہے۔ پوری زندگی کو پہونچتا ہے۔ زندگی اجل ہوتی ہے۔ پرجا مویشی اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔ اس کا ورت یہ ہے برستے ہوئے کی کبھی برائی نہ کرے۔

سولھواں کھنڈ

۱۔ بسنت ہنکار ہے۔ گرمی پرستاؤ ہے۔ برسات ادگیتھ ہے۔ پرتیہار ہے۔ جاڑا ندھن ہے۔ یہ ویراج (سام) رتوں میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح۔ ویراج۔ سام وید کے ایک قسم کے منتر۔

۲۔ وہ جو اس طرح ویراج سام کو رتوں میں پرویا ہوا جانتا ہے۔ وہ پرجا۔ مویشی اور برہمچریہ سے چمکتا ہے۔ پوری زندگی کو پاتا ہے۔ زندگی اجل ہوتی ہے۔ پرجا۔ مویشی اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔ اس کا یہ ورت ہے۔ کہ رتوں کی کبھی برائی نہ کرے!

سترھواں کھنڈ

۱۔ پرتھوی ہنکار ہے۔ انترکش پرستاو ہے۔ دیو لوک ادگیتھ ہے۔ دشائیں پرتیہار ہے۔ سمندر ندھن ہے یہ شکری سام لوکوں میں پروئے ہوئے ہیں۔

تشریح۔ شکری۔ سام وید کے ایک طرح کے منتر۔

۲۔ وہ جو اس طرح شکری سام لوکوں میں پرویا ہوا جانتا ہے۔ وہ لوکوں کا مالک ہوتا ہے۔ پوری زندگی پاتا ہے۔ پرجا۔ مویشی اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔ اور اس کا ورت یہ ہے کہ لوکوں کی کبھی برائی نہ کرے۔

اٹھارھواں کھنڈ

۱۔ بکریاں ہنکار ہیں۔ بھیڑ پرستاو ہیں۔ گائیں

ادگیتھ ہیں۔ گھوڑے پرتیہار ہیں۔ پرش ندھن ہے۔ یہ ریوتی سام مویشیوں میں پروئے ہوئے ہیں۔

تشریح۔ ریوتی۔ سام وید کے خاص قسم کے منتر

۲۔ وہ جو اس طرح ان ریوتیوں کو مویشیوں میں پرویا ہوا جانتا ہے۔ وہ مویشیوں کا مالک ہوتا ہے۔ پوری زندگی پاتا ہے۔ زندگی اجل ہوتی ہے۔ پرجا۔ مویشی۔ اور نیکنامی میں مہاں ہوتا ہے۔ اس کا ورت یہ ہے کہ مویشیوں کی کبھی برائی نہ کرے۔

انیسواں کھنڈ

۱۔ ذوم رجس کے بال ہنکار ہیں۔ چمڑا پرستاؤ ہے ماس ادگیتھ ہے۔ ہڈی پرتیہار ہے۔ چربی ندھن ہے۔ یہ یجن یجنیہ سام انگوں میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح۔ یجن یجنیہ۔ ایک خاص قسم کے سام کے منتر۔ انگ عضو

۲۔ وہ جو اس طرح یجن یجنیہ سام کو انگوں میں پرویا ہوا جانتا ہے۔ اس کے انگ مضبوط ہوتے ہیں۔ کوئی عضو ٹیڑھا یا کمزور نہیں ہوتا۔ پوری زندگی پاتا ہے۔ زندگی اجل ہوتی ہے۔ پرجا مویشی اور نیکنامی میں مہاں ہوتا ہے لیکن

ورت یہ ہے کہ کبھی چربی نہ کھائے۔

بیسواں کھنڈ

۱۔ اگنی ہنکار ہے۔ وایو پرستاؤ ہے۔ سورج اُدگیتھ ہے۔ نکشتر پرتیہار ہے۔ چندرماں ندھن ہے۔ یہ راجن سام دیوتاؤں میں پرویا ہوا ہے۔

تشریح۔ راجن۔ سام کے خاص منتر

۲۔ وہ جو اس راجن سام کو دیوتاؤں میں اس طرح پرویا ہوا جانتا ہے۔ وہ انہیں لوکوں میں انہیں دیوتاؤں کی طرح لوک شکتی روپ حاصل کر لیتا ہے۔ پوری زندگی کو پاتا ہے۔ زندگی اُجل ہوتی ہے۔ پرجا مویشی اور نیکنامی میں مہان ہوتا ہے۔ اس کا ورت یہ ہے کہ براہمنوں کی نندا نہ کرے۔

اکیسواں کھنڈ

۱۔ تین طرح کی ودّیا یعنی رگ یجر۔ سام ہنکار ہے تین لوک (پرتھوی۔ انترکش۔ دیو) پرستاؤ ہے (تین دیوتا) اگنی۔ وایو اور سورج اُدگیتھ ہیں۔ نکشتر۔ پکشی

اور کرنیں پرتیہار ہیں۔ سرپ۔ گندھرب اور پتر۔ ندھن ہیں یہ سام ہر ایک چیز میں پرویا ہوا ہے۔
۲۔ وہ جو اس سام کو ہر ایک چیز میں پرویا ہوا جانتا ہے۔ سب کچھ ہوتا ہے۔
۳۔ اس پر یہ شلوک ہے۔ جو پانچ طرح کے تین ہیں ان سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔
تشریح۔ پانچ طرح کے تینوں کا اوپر ذکر آگیا ہے۔
۴۔ جو اس کو جانتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ ساری دشائیں۔ اس (اپاسک) کے لئے نذریں لاتی ہیں۔ وہ ایسا دھیان کرے۔ میں سب کچھ ہوں۔ یہ اس کا ورت ہے یہ اس کا ورت ہے۔

بائیسواں کھنڈ

۱۔ ایک گانے والے نے کہا، سام کا (اونچی) گنبھیر سور سے گانا مویشیوں کو اچھا لگتا ہے۔ میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ ایسا ادگیتھ (سام کا گانا) اگنی کا ہے۔ انی رکت پرجاپتی کا ہے۔ رکت سوم کا ہے۔ نرم اور صاف (نغمہ) وایو کا ہے۔ صاف اور زوردار (نغمہ) اندر کا ہے۔ اکونچ (نغمہ) برہسپتی کا ہے۔ پھوٹا ہوا (نغمہ) ورن کا ہے۔ ان

سب کا ابھیاس کرے۔ صرف ورن کے ( ) کو چھوڑ دیوے

تشریح پرکت۔ جو علیحدہ علیحدہ کر کے گایا جائے۔
اپرکت۔ جو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے۔
کونچ۔ ایک پرند ہوتا ہے
اور جن گانوں کا ذکر آیا ہے۔ اس کی طرح سام
کے منتر گائے جاتے ہیں۔

۲۔ (گانے والے کو) اس کا منا سے گانا چاہیئے۔ کہ میں دیوتاؤں کے لئے گاؤں۔ سودھا پتروں کے لئے آیا آدمیوں کے لئے چارہ مویشیوں کے لئے سورگ لوک یجمان کے لئے۔ اور اَن اپنے لئے گاؤں۔ اسی طرح وہ (ادگاتا) ان کو من سے دھیان کرتا ہوا۔ اور غلطی نہ کرتا ہوا استتی کرے۔

۳۔ تمام سر اندر کے شریر ہیں۔ اور سارے اُشم پرجاپتی کے شریر ہیں۔ سارے سپرش موت کے شریر ہیں۔ اگر کوئی آدمی اس (گانے والے کے) سر [illegible] کی شکایت کرے۔ تو وہ اس سے کہے کہ میں اندر کی شرن آیا تھا وہی (تجھ کو) الٹا دے گا۔

تشریح چونکہ گانے والا اندر کے تصور میں گاتا ہے۔
شکایت کرنے والا اندر کا مورد عتاب ہو گا۔
گاتے وقت اشٹ اویو کا دھیان ہے۔

۴۔ اور اگر کوئی اشموں میں شکایت کرے۔ تو وہ اس کو کہے "میں پرجاپتی کی شرن آیا ہوا تھا وہ تم کو الٹا پیسے گا۔" اور اگر کوئی سپرشوں میں اس کی شکایت کرے تو وہ اس کو کہے "میں موت کی شرن آیا تھا۔ وہ تجھ کو الٹا بھسم کریگا۔

۵۔ تمام سر ۲۹۹ کو زور اور آوازے گانا چاہئے۔ اس طرح ادگاتا پرجاپتی کو اپنے آپ سمرپن کرتا ہے۔ سارے سپرش آہستہ آہستہ ایک دوسرے میں نہ ملائے جائیں (علیحدہ علیحدہ) اچارن ہو۔ اس طرح ادگاتا موت سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے۔

تئیسواں کھنڈ

۱۔ دھرم کی تین بڑی شاخیں ہیں۔ یگیہ کرنا۔ پڑھنا۔ اور دان دینا۔ دان دینا یہ پہلی (شاخ) ہے۔

۲۔ تب دوسرا ہے۔ برہمچاری بن کر اپنے آپ کو ہمیشہ تپسیا سے دبلا بنائے ہوئے آچاریہ کے گھر رہنا تیسرا ہے۔ یہ سب (دھرم) کرنے والے پنیہ کے لوگوں کو جاتے ہیں۔ ہاں برھم میں نشٹھا رکھنے والا امرت کو حاصل کر لیتا ہے۔

۳۔ پرجاپتی نے لوگوں کو تپایا۔ جب وہ تپے۔ تب

ان سے تین ودّیا رس رس کر بہنے لگیں۔ اس نے پھر تین ودّیاؤں کو تپایا۔ تب اس سے تین حرف رس رس کر بہ نکلے۔ بھُوہ۔ بُھوہ۔ سُوہ۔
भू: भुव: स्व:۔

اس نے پھر ان کو تپایا۔ جب وہ تپے تو ان سے اونکار رس بہا۔ جیسے کہ تمام پتّے (درخت کے) ٹہنی سے ملے رہتے ہیں۔ اسی طرح اونکار سے تمام بانی ملی رہتی ہے۔ اونکار ہی یہ سب کچھ ہے۔ ہاں اونکار ہی یہ سب کچھ ہے۔

چوبیسواں کھنڈ

۱۔ وید کے جاننے والے کہتے ہیں کہ صبح کا وقت تو وسُوں کا ہے۔ دوپہر رودّوں کا۔ تیسرا پہر سورجوں اور وشو دیوؤں کا ہے۔

تشریح سوم کے رس نچوڑنے کے تین وقت ہیں اور تین ہی وقت اس کی آہوتی دی جاتی تھی

صبح۔ دوپہر۔ شام۔ وسُو۔ رودر اور سورج و وشودیوان کے دیوتے ہیں۔

۲۔ تب ججمان کا لوک کہاں ہے؟ وہ جو اس لوک کو نہیں جانتا وہ ریگیہ کو) کیسے کر سکتا ہے؟ (جواب یہ ہے) ہاں اگر وہ جانتا ہے تو کر سکتا ہے۔

تشریح۔ یگیہ کا مطلب لوگوں کے وجے کرنے سے

ہے۔لیکن جب معلوم ہوا کہ تینوں لوک تین دیوتاؤں کے ہیں
تو پھر وہ کس لوک کو جیتے۔ پرتھوی لوک کے مالک وسو ہیں انترکش
کے رُدر اور دیو لوک کے آدیتہ دو سو دیو ہیں۔ اب سوال
یہ ہے کہ یجمان پھر کس لوک کے لئے یگیہ کرے؟ اس سوال کا
جواب آگے آئے گا۔ شنکر اچاریہ

۳۔ پرتار۔ انو واک کے پڑھنے سے پہلے یجمان گرا ہیہ
پتیہ اگنی کے پیچھے اتر کی طرف منہ کرکے بیٹھ کر وسوؤں کا سام
گاتا ہے۔

تشریح۔ پرتارا نواک۔ جو منتر صبح کے وقت پڑھتے ہیں۔

۴۔ لوک کے دوار کو کھول دے۔ ہم پرتھوی پر اتجھکو
اپنی عظمت کے لئے دیکھیں۔

۵۔ تب یجمان ہوم کرتا ہے یہ کہتے ہوئے، اگنی کو نمسکار
ہو۔ جو لوک میں رہتا ہے۔ اس لوک کو یجمان کے لئے حاصل کر
یہ یجمان کا لوک ہے۔

۶۔ میں جو یجمان ہوں۔ اس زندگی کے ختم ہوتے ہی
یہاں آنے والا ہوں۔ سواہا۔ یہ کہہ کر آہوتی دیتا ہے۔ چٹخنی
کو دور کر دیجئے۔ یہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے لئے
وسو صبح کے ہون کا پھل دیتے ہیں۔

۷۔ دوپہر کے یگیہ کے پہلے اگنی دھیر اگنی کے پیچھے بیٹھ کر اتر
کی طرف منہ کرکے ردر کی ستتی میں سام گاتا ہے۔

۸۔ لوک (انترکش) کے دروازہ کو کھول دے۔ ہم (انترکش میں، پھیلے ہوئے اپنی بڑائی کے لئے تجھ کو دیکھیں۔

۹۔ تب وہ ہوم کرتا ہے (یہ کہتے ہوئے) وایو کو نمسکار ہو۔ جو انترکش میں رہتا ہے۔ اس (انترکش) لوک کو مجھ ججمان کے لئے حاصل کر۔ یہ ججمان کا لوک ہے۔

۱۰۔ میں جو ججمان ہوں۔ جیوں ہی یہ زندگی ختم ہوتی ہے یہاں آنے والا ہوں چٹخنی کو دور کر دے۔ اس کے لئے رودر دوپہر کے یگیہ کا پھل دیتے ہیں۔

۱۱۔ تیسرے پہر کی رسم کے پہلے ججمان اہونیہ اگنی کے پیچھے اتر کی طرف منہ کرکے بیٹھ کر سورجوں اور وشودیوں کا سام گاتا ہے۔

۱۲ (دیو [[illegible]]) لوک کے دروازہ کو کھول دے۔ ہم تجھ کو اپنے سب سے زیادہ اور بڑی عظمت کے لئے دیکھیں یہ سورجوں کا سام ہے۔

۱۳۔ پہلا وشودیوں کا ہے (دیو [[illegible]]) لوک کے دروازہ کو کھول دے۔ ہم تجھ کو اپنی آسمانی عظمت کے لئے دیکھیں۔

۱۴۔ تب وہ ہوم کرتا ہے (یہ کہتے ہوئے) سورجوں کو نمسکار ہو۔ اور وشودیوون کو۔ جو دیو [[illegible]] میں رہتے ہیں۔ اس (دیو [[illegible]]) لوک کو مجھ ججمان کے لئے حاصل کر۔

۱۵۔ یہ ججمان کا لوک ہے۔ میں جو ججمان کا لوک ہے۔ میں

جو مجھ برہمن ہوں، جیون ہی یہ زندگی ختم ہوتی ہے۔ یہاں آنے والا ہوں۔ سو اہاپتنی کو دور کر دے۔ یہ کہہ کر کھڑا ہوتا ہے۔

۱۶۔ اس کو سورج اور وشو دیو تیسرے پہر کے یگیہ کا پھل دیتے ہیں۔ یہ ہے جو یگیہ کی اصلی مراد کو جانتا ہے۔ جو اس (پوشیدہ) راز کو سمجھتا ہے۔ ہاں جو اس راز کو سمجھتا ہے۔

تیسرا پاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔ ہری۔ اوم۔ وہ سورج (دیولوک میں قائم ہوا ہوا) دیوتاؤں کی شہد ہے۔ دیو اس (شہد) کا جھکا ہوا بانس ہے۔ انترکش چھتا ہے۔ کرنیں (کرنوں میں ٹھہرا ہوا پانی کا بھاپ) مکھیوں کے (انڈے) ہیں۔

تشریح شہد۔ آنند کا باعث۔ کیونکہ دیویان سے جانیوالے سورج میں آسرا لیتے ہیں۔ جو دیویان کے راہ سے جاتے ہیں وہ سب دیوتا ہیں اور وہ سورج کا آنند بھوگتے

ہیں۔کیونکہ وہی سارے یگیوں کا شبھ پھل ہے۔انترکش میں یہ
چھتا قایم ہے۔اور دیولوک میں اس کا بانس بتایا گیا ہے۔اس کی
کرنوں میں جو پانی خواہ رس کا بھاپ بھرا ہے۔یہی مکھیوں کے
انڈے ہیں۔یہاں شہد کی مکھیاں رگ وید کی رچائیں ہیں۔

۲۔اس سورج کی مشرقی کرنیں اس کی مشرقی شہد کی نالیاں
ہیں۔رچا مکھیاں ہیں۔رگ وید کے جائز احکام پھول ہیں۔
پانی رسوم۔دودھ وغیرہ کی آہوتی۔اس کے پھول کے امرت
ہیں۔سچ مچ یہ رگ وید کے منتر مکھیاں ہیں۔

۳۔اس رگ وید کے جو جائز احکام کا پھول ہے اس کو
تپایا۔جب وہ تپا اس نے یش۔تیج۔اندریہ۔ویریہ اور ان وغیرہ
یہ (سب) رس پیدا ہوئے۔

تشریح جائز احکام کی پابندی سے سب کچھ ہوتا ہے۔اس
پھول کو جب مکھیاں چوستی ہیں۔تو رس روپی یش
وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔

۴۔وہ (رس) باہر جھرنے لگا۔اور اس نے سورج کا سہارا
لیا۔اور وہ یہ ہے۔اور جو اس سورج کا (طلوع ہوتے
وقت) سرخ رنگ ہے۔

تشریح اس رس کو سورج لوک میں جاکر بھوگا جاتا ہے۔اس
لئے اس کو اس کا سہارا بتایا گیا ہے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ اور جو اس کی دکن کی (طرف کی) کرنیں ہیں۔ وہ دکن کی سمت کی (شہد کی نالیاں ہیں یجر منتر مکھیاں ہیں یجر وید (کے جائز احکام پھول ہیں۔ پانی (سوم رس وغیرہ) ہی (اس پھول کا) رس ہے۔
۲۔ ان یجر منترو (مکھیوں) نے اس یجر وید (پھول) کو تپایا جب وہ تپا تو اس نے یش تیج۔ اندریہ۔ بیریہ۔ ان وغیرہ رس پیدا ہوئے۔
۳۔ وہ (رس) باہر جھڑنے لگا۔ اور اس نے سورج کو جا کر (اپنا) آسرا بنایا۔ وہ سورج کا سفید روپ ہے۔

تیسرا کھنڈ

اور جو اس پچھم کی (طرف) کی کرنیں ہیں۔ وہ دکن کے طرف) کی شہد کی نالیاں ہیں۔ سام وید (کے جائز احکام) پھول ہے جل (سوم وغیرہ) ہی اس کا امرت ہے۔
۲۔ ان سام منترو (مکھیوں) نے اس سام وید (کے پھول) کو تپایا۔ تو اس سے یش تیج۔ اندریہ۔ بیریہ اور اناج وغیرہ رس پیدا ہوا۔

۳۔ وہ جھرنے لگا۔ اور اس نے سورج کا آسرا لیا۔ وہ سورج کا لال روپ ہے۔

چوتھا کھنڈ

۱۔ اور جو اس کی اتر (کی طرف) کی کرنیں ہیں وہ اس کی (اتر کی طرف) شہد کی نالیاں ہیں۔ اتھروانگرس منتر مکھیاں ہیں اتہاس پوران پھول ہیں رسوم وغیرہ جل منتر ہے۔
۲۔ ان اتھروانگرس منتر (ل مکھیوں) نے اس اتہاس پوران کو تپایا۔ جب وہ تپایا تو اس سے یش۔ تیج۔ اندریہ۔ بیریہ اور ناج وغیرہ رس پیدا ہوا۔
۳۔ وہ جھرنے لگا۔ اور اس نے جاکر سورج کو آسرا بنایا۔ وہ سورج کا بہت (گہنا) کالا روپ ہے۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ اور جو اس کی اوپر کی کرنیں ہیں۔ وہی اس کی اوپر کی شہد کی نالیاں ہیں۔ باطنی شغل اشغال ہی برھما (اوم) پھول ہے رسوم وغیرہ) جل ہے۔
۲۔ اُن باطنی شغل اشغال نے (برھما اوم) کو تپایا جب

وہ تپا تو اس سے یش۔ تیج۔ اندریہ۔ بیریہ۔ ناج وغیرہ رس پیدا ہوا۔

۳۔ وہ چھپنے لگا۔ اور اس نے سورج کو جا کر اپنا آسرا بنایا جو یہ سورج کے بیچ میں تھرتھراتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

۴۔ یہ (سورج کا مختلف روپ) رسوں کا رس ہے۔ کیونکہ وید رس ہیں۔ اور یہ ان ویدوں کے جائز احکام وغیرہ) کے رس ہیں۔ اور یہ امرتوں کے امرت ہیں۔ کیونکہ وید امرت ہیں۔ اور یہ اُن کے امرت ہیں۔

چھٹا کھنڈ

۱۔ جو یہ پہلا امرت ہے اس کو وسو بھوگتے ہیں۔ جن میں اگنی مکھیہ ہے۔ سچ مچ دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ وہ صرف اس امرت کو دیکھ کر آسودہ ہو جاتے ہیں۔

۲۔ اس روپ میں ہی رہتے ہیں۔ اور اس روپ سے ہی نکلتے ہیں۔

۳۔ وہ جو اس امرت کو جانتا ہے۔ وہ وسوؤں میں سے ایک بن کر اگنی کی مکھتیا سے ہی اس امرت کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے۔ وہ اس روپ سے پھر نکلتا ہے۔

۴۔ جتنی دیر میں سورج پورب میں نکلتا ہے۔ اور پچھم میں

ڈوبتا ہے اتنی دیر تک وہ وسوؤں کے آزادانہ راج کو حاصل کر لیتا ہے۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ اب جو دوسرا امرت ہے۔ اس کو رودر بھوگتے ہیں۔ جن میں اندر مکھیہ ہے۔ دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ صرف امرت کو دیکھ کر آسودہ ہو جاتے ہیں۔

۲۔ وہ اسی روپ میں رہتے ہیں اور اسی روپ سے نکلتے ہیں۔

۳۔ وہ جو اس طرح اس امرت کو جانتا ہے وہ رودروں میں سے ایک ہو کر اندر کی مکھیتا سے ہی اس کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتا ہے۔ اور اس روپ سے نکلتا ہے۔

۴۔ جتنی دیر تک سورج نکل کر پچھم میں ڈوبتا ہے اس سے دوگنا وقت میں دکن سے نکلتا ہے۔ اور اتر میں ڈوبتا ہے۔ اتنی دیر تک وہ رودروں کے آزادانہ راج کو حاصل کر لیتا ہے۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ اور جو تیسرا امرت ہے اس کو آدیتہ (سورج) بھوگتے ہیں

جن میں درشن کہیا ہے۔ دیوتا نہ کھاتے نہ پیتے ہیں۔ صرف اس امرت کو دیکھ کر ہی آسودہ ہو جاتے ہیں۔

۲۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اسی سے نکلتے ہیں۔

۳۔ وہ جو اس طرح اس امرت کو جانتا ہے وہ آدتیوں میں سے ایک ہو کر درشن کی مکھیتا سے اسی امرت کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے وہ اسی روپ میں داخل ہوتا ہے اور اسی روپ سے نکلتا ہے۔

۴۔ پس جتنی دیر تک سورج دکن سے نکلتا ہے اور اتر میں ڈوبتا ہے۔ اس سے دگنے وقت پچھم سے نکلتا اور پورب میں ڈوبتا ہے اتنی دیر تک وہ آدتیوں کے آزادانہ راج کو بھوگتا ہے

نواں کھنڈ

۱۔ اور جو چوتھا امرت ہے اس کو مرت بھوگتے ہیں جن میں سوم مکھیہ ہے۔ دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ بلکہ اس امرت کو دیکھ کر ہی آسودہ ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اسی روپ سے نکلتے ہیں۔

۳۔ وہ جو اس طرح اس امرت کو جانتا ہے۔ وہ مرتوں میں سے ہی ایک بن کر سوم کے مکھیتا سے اسی امرت کو دیکھ کر

آسودہ ہوتا ہے۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتا ہے۔ اور اس روپ سے نکلتا ہے۔

۴۔ پس جتنے تک سورج پچھم سے نکلتا ہے اور پورب میں ڈوبتا ہے اس سے دُگنے کال میں اُتر سے نکلتا اور دکن میں ڈوبتا ہے اتنی دیر تک وہ مروتوں کے آزادانہ راج کو بھوگتا ہے۔

دسواں کھنڈ

۱۔ اور جو پانچواں امرت ہے اسے سادھیہ بھوگتے ہیں۔ جن میں برہما مکھیہ ہے۔ دیوتا نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں صرف وہ اس امرت کو دیکھ کر ہی آسودہ ہوتے ہیں۔

تشریح۔ سادھیہ۔ دیوتا۔

۲۔ وہ اسی روپ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اسی روپ سے نکلتے ہیں۔

۳۔ وہ جو اس طرح اس امرت کو جانتا ہے۔ وہ سادھیوں میں سے ایک ہو کر برہما ہی کی کھنیا سے اسی امرت کو دیکھ کر آسودہ ہوتا ہے۔ وہ اسی روپ سے نکلتا ہے۔

۴۔ پس جتنی دیر تک سورج اتر سے نکلتا ہے۔ اور دکن میں ڈوبتا ہے اس سے دُگنا وقت اوپر نکلتا ہے اور نیچے

ڈوبتا ہے۔ اتنی دیر تک وہ سادھیوں کے آزادانہ راج کو بھوگتا ہے۔

گیارہواں کھنڈ

۱۔ تب اس سے اوپر نکل کر وہ پھر نہ کبھی نکلے گا۔ نہ غروب ہوگا۔ وہ اکیلا ہی وسط میں کھڑا رہے گا۔ اس پر یہ شلوک ہے۔

۲۔ وہاں نہ کبھی طلوع ہوتا ہے۔ نہ غروب ہوتا ہے۔ اے دیوتاؤ! میں اس سچے برھم سے کبھی علیحدہ نہ ہوں۔

۳۔ جو اس برھم اپنشد کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے اس کے لئے نہ کبھی نکلتا ہے۔ نہ ڈوبتا ہے۔ اس کے لئے ایک سا دن ہوجاتا ہے۔

۴۔ یہ (اسرار) برھما نے پرجاپتی کو بتایا۔ پرجاپتی نے منو کو منو نے اپنی اولاد (اکشواکو وغیرہ) کو۔ اپنے سب سے بڑے لڑکے اُدّالک آرونی کو اس کے باپ (ارُن) نے یہ برھم (کا اسرار) بتایا۔

۵۔ اس لئے یہ برھم (کا اسرار) باپ اپنے سب سے بڑے بیٹے کو بتائے یا لائق شاگرد کو۔

۶۔ اور کسی کو نہیں۔ چاہے اسے وہ پانیوں سے گھرے (سمندر کے برابر) دولت دے۔ یہ (اسرار) اس سے بڑھ کر ہے۔ ہاں

یہ اس سے بڑھ کر ہے۔

بارہواں کھنڈ

۱۔ گایتری فی الحقیقت ساری دنیا ہے۔ جو کچھ ہے گایتری بانی ہے۔ کیونکہ بانی اس سب کو گاتی ہے۔ اور حفاظت کرتی ہے۔

تشریح گے۔ گانا
ترا۔ حفاظت کرنا

۲۔ گایتری زمین ہے۔ کیونکہ اس تمام دنیا نے سہارا لے رکھا ہے اور اس سے آگے نہیں بڑھتے۔

۳۔ انسان کا یہ جسم وہ پرتھوی ہے۔ کیونکہ اس میں یہ تمام پران سہارا لئے ہوتے ہیں۔ اور اس سے آگے نہیں بڑھتے۔

تشریح۔ یہاں پنچ پران سے پنچ اندریاں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔

۴۔ اب یہ جو انسان کا جسم ہے۔ وہ اس انسان کے اندر دل (من) ہے۔ کیونکہ تمام پران اس کا سہارا لئے ہوئے ہیں۔ اور اس سے آگے نہیں بڑھتے۔

۵۔ پس یہ چھ قسم کی گایتری چار پاد والی ہے۔ اور یہ رچا میں بھی کہا گیا ہے۔

تشریح چھ قسم۔ بانی۔ بھوت۔ پرتھوی۔ شریر۔ پران۔ دل گایتری کے چار پاد چھ چھ حرفوں کے ہیں۔ کیونکہ چوبیس حرفوں کی چھند ہے۔

۶۔ اتنی اس کی مہمان ہے۔ پورش (پورن برہمہ) اس سے بڑا ہے۔ تمام پرانی (خلقت بھوت) اس کے پہلے پاد ہیں۔ اور تین پاد والا۔ اس کا لافانی سروپ دیو آتما (یعنی اپنے آپ میں) ہے۔

۷۔ یہ برہمہ (جس کا گایتری میں بیان ہے) وہی ہے جو انسان کے باہر آکاش ہے۔ اور یہ آکاش جو انسان کے اندر ہے۔

۸۔ وہ (برہمہ) جو انسان کے اندر آکاش ہے۔ یہی ہے اور یہ آکاش (برہمہ) جو دل کے اندر ہے۔ یہی ہے جو سب میں پرپورن ہے۔ اور کبھی بدلنے والا نہیں ہے۔ جو اس کو جان لیتا ہے۔ وہ پورن اور کبھی نہ بدلنے والی شری (دولت خوشی) کو حاصل کر لیتا ہے۔

تیرھواں کھنڈ

۱۔ اس دل کے پانچ دروازے دیوتاؤں کے سوراخ ہیں۔ جو دیوتوں (اندریوں) سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کا جو پورب کا دروازہ ہے

وہ پران ہے۔ وہ آنکھ ہے۔ وہ آدیتہ (سورج) ہے۔ اس کی اس نظر سے اپاسنا کرے کہ یہ تیج ہے اور ان وغیرہ (صحت) ہے جو اس اسرار کو جانتا ہے۔ وہ تیجسوی ہوتا ہے۔ اور تندرست ہوتا ہے۔

۲۔ اس کا دکھن کا دروازہ دیان ہے۔ وہ کان ہے۔ وہ چندرمان ہے اس کی اس نظر سے اپاسنا کرے۔ یہ شری ہے یش ہے۔ جو اس اسرار کو جانتا ہے۔ وہ شری والا اور یش والا ہوتا ہے۔

۳۔ اس کا پچھم کا دروازہ اپان ہے۔ وہ بانی ہے وہ اگنی ہے۔ اس کی اس نظر سے اپاسنا کرے کہ یہ برہم ورچس اور ان وغیرہ (صحت) ہے۔ جو اس اسرار کو جانتا ہے۔ وہ برہم ورچسی اور ان (تندرست) ہوتا ہے۔

۴۔ اس کا اتر کا دروازہ سمان ہے۔ وہ من ہے۔ وہ پرجنیہ (بادل) ہے۔ اس کی اس نظر سے اپاسنا کرے کہ یہ کیرتی اور کیرانتی ہے۔ جو اس اسرار کو جانتا ہے۔ وہ کیرتی والا۔ کیرانتی والا (خوبصورت) ہوتا ہے۔

۵۔ جو اس کا اوپر کا دروازہ ہے۔ وہ اُدان ہے۔ وہ وایو ہے۔ وہ آکاش ہے۔ اس کی اپاسنا اس نظر سے کرے کہ یہ اوجس (بل مضبوطی) ہے اور مہا ہے۔ جو اس اسرار کو جانتا ہے وہ اوجوی اور مہا والا ہوتا ہے۔

تشریح ۱۔ جس بیریہ کا وہ لطیف حصّہ ہے جو دماغ میں جا کر ٹھہرتا ہے۔ اس سے زیادہ لطیف اور طاقتور کوئی چیز نہیں ہوتی۔

۶۔ یہ پانچ برھم کے پورش۔ سورگ لوک کے دوارپال ہیں جو ان پانچ برھم پورشوں کو سورگ لوک کے دوارپال جانتا ہے اس کے کل میں ویر پرش پیدا ہوتے ہیں۔ اور خود وہ سورگ لوک کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو اس طرح ان پانچ برھم پورشوں کو سورگ کا دوارپال سمجھتا ہے۔

۷۔ اب یہ روشنی جو اس دیو لوک کے اوپر چمکتی ہے۔ تمام کائنات سے اوپر ہر ایک سے اوپر۔ سب سے اونچے لوگوں میں اور جن سے اونچا کوئی نہیں ہے۔ ان لوگوں میں (جو برھم کی روشنی چمکتی ہے) وہ وہی ہے۔ جو یہاں پرش کے اندر چمکتی ہے اس کا یہ درشن ہے۔

۸۔ جو چھو کر اس جسم میں گرمی محسوس کرتا ہے۔ اور اس نور کی یہ شرتی (آواز) ہے۔ جو دونوں کان ڈھانپ کر (ارتھ) کی طرح (یا) بیل کی گرج کی طرح یا آگ کے جلنے کی طرح (اپنے) کانوں کے اندر سنتا ہے۔ وہ اس (شبل برھم کی) اس طرح اپاسنا کرے کہ وہ دیکھا اور سنا گیا ہے۔ اس کا درشن کیا جاتا ہے اور مشہور ہوتا ہے۔ وہ جو اس طرح جانتا ہے (اپاسنا کرتا ہے) ہاں جو اس طرح جانتا ہے۔

چودہواں کھنڈ

۱۔ یہ سب سچ مچ برمھ ہے۔ کیونکہ اس سے پیدا ہوا ہے۔ اسی میں سما جاتا ہے۔ اور اسی سے قایم رہتا ہے۔ شانت چت ہو کر اس (برمھ) کی اپاسنا کرنی چاہیئے۔ انسان خیال کا مخلوق ہے۔ جو کچھ وہ سوچتا ہے وہی بعد کو بن جاتا ہے اس لئے اسکو برمھ وچار کرنا چاہیئے۔

۲۔ وہ منومے ہے جس کا جسم پران ہے۔ جس کا روپ پرکاش ہے۔ جس کے سنکلپ سچے ہیں۔ جس کی شکل آکاش کی طرح ہے۔ سارے رس جس کے ہیں۔ وہ اس سب کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ کبھی بولتا نہیں۔ وہ بے پرواہ ہے۔

۳۔ یہ میرا آتما ہے۔ دل کے اندر ناج کے دانہ سے چھوٹا ہے۔ جو سے چھوٹا ہے۔ رائی سے چھوٹا ہے۔ سینک سے بھی چھوٹا ہے۔ سینک کے چاول سے بھی چھوٹا ہے۔ یہ میرا آتما ہے۔ دل کے اندر (جو) پرتھوی سے بڑا ہے۔ آکاش سے بڑا ہے دیوتاؤں سے بڑا ہے۔ ان سب لوکوں سے بڑا ہے۔

۴۔ تمام کرم تمام تمنائیں تمام خوشبوئیں۔ تمام رس اس کے ہیں وہ سب لوک کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ کبھی بولتا نہیں۔ وہ بے پرواہ ہے۔ یہ میرا آتما ہے۔ دل کے اندر یہ برمھ ہے یہاں

سے مرکر میں اس کو پاؤں گا۔ اس طرح جس کو پورا وشواس ہے اور کوئی شک نہیں ہے۔ یہ شانڈلیہ نے کہا ہے۔ ہاں شانڈلیہ نے کہا ہے۔

تشریح شانڈلیہ ایک رشی ہوا ہے۔ یہ کوش (آتما کے علاقوں) کا علم اسی کے نام سے مشہور ہے۔

پندرہواں کھنڈ

۱۔ اس صندوق کا (پیٹ) انترکش ہے۔ پرتھوی اس کا تلا ہے دشائیں اس کے کونے ہیں۔ دیو (آکاش) اس کا اوپر کا ڈھکنا ہے۔ یہ کبھی پورا نہیں ہوتا۔ یہ صندوق دولت کا خزانہ ہے۔ اس میں تمام سنسار آسرا لئے ہوئے ہے۔

تشریح صندوق۔ مراد ترلوکی سے ہے۔ اکثر لوگوں نے برھمیا آتما سے بھی مراد ہوتی ہے۔

۲۔ اس کی پورب دشا کا نام جوہو ہے۔ دکشن کا سہانا نام ہے۔ پچھم دشا کا نام راجنی ہے۔ اتر دشا کا نام سوبھوتا ہے۔ وہ جو اس طرح وایو کو دشاؤں کا بچھڑا جانتا ہے۔ وہ پتروں کو روتے ہوئے کبھی نہیں سنتا۔ پس میں اس آیو اس طرح دشاؤں کا بچھڑا جانتا ہوں۔ میں کبھی پتروں کا رونا نہ روؤں۔

تشریح۔ جوہو۔ سہانا وغیرہ کی تشریح سوامی شنکر آچاریہ

جی نے اس طرح کی ہے۔ کرم کانڈی پورب کی طرف رخ کر کے
ہوم کرتے ہیں۔ اس لئے وہ دشا جوہُو کہلاتی ہے۔ پاپیوں کو بُرے
کرموں کا پھل جمپوری میں ملتا ہے۔ جو دکن میں ہے۔ اس لئے وہ
سہانا ہے۔ اتر دشا کا مالک راجہ ورن ہے۔ اس لئے شام کو جب
وہ دشا لال رنگ کی ہوتی ہے اس لئے وہ راجنی ہے۔ اتر کی
دشا سوبھوتا اس وجہ ہے کہ اس میں کویر وغیرہ ایشور یہ مان رہتے ہیں۔
وایو چونکہ دشاؤں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو دشاؤں کا بچھڑا کہا گیا ہے۔

۳۔ میں ایسے ایسے۔ ایسے صندوق کی شرن لیتا ہوں۔ میں ایسے ایسے ایسے پران کی شرن لیتا ہوں۔ میں ایسے ایسے ایسے پرتھوی (بھوہ) کی شرن لیتا ہوں۔ میں ایسے ایسے ایسے آکاش (بھوہ) کی شرن لیتا ہوں۔ میں ایسے ایسے ایسے سورگ (سوہ) کی شرن لیتا ہوں۔

تشریح ایسے ایسے ایسے کی تعریف کچھ اوپر آچکی ہے۔ اور آگے بھی کی جاتی ہے۔

۴۔ (ان لفظوں سے) جو میں نے کہا ہے کہ میں پران کی شرن لیتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ عالمگیر و محیط ہستی کی پناہ لیتا ہوں۔

۵۔ (ان لفظوں سے) جو میں نے کہا ہے۔ کہ میں پرتھوی (بھوہ) کی شرن لیتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ میں پرتھوی کے

انترکش اور دیو آتما کی شرن لیتا ہوں۔
۶۔ (ان لفظوں سے) جو میں نے کہا ہے۔ کہ میں بھوہ (آکاش منڈل) کی شرن لیتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ میں اگنی۔ وایو۔ سورج کی شرن لیتا ہوں۔
۷۔ (ان لفظوں سے) جو میں نے کہا ہے۔ کہ میں (سورگ) سواہ کی شرن لیتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ میں رگ وید یجروید سام وید کی شرن لیتا ہوں۔ ان یہ میں نے کہا ہے۔

سولھواں کھنڈ

۱۔ پرش یگیہ ہے۔ اس کے (پہلے کے) چوبیس برس صبح کا ہون ہے۔ گایتری چھند چوبیس حروف کا ہے۔ اور صبح کا ہون گایتری (گایتری چھندوں سے پورا کیا جاتا ہے) اس (یگیہ) کے ساتھ وسو تعلق رکھتے ہیں۔ (یہاں پرش) یگیہ میں (اندریاں) وسو ہیں کیونکہ یہ ہی سب کو بساتے ہیں۔
۲۔ اگر کوئی (مرض وغیرہ) اس (لڑکپن کی) عمر میں ستائے تو وہ کہے۔ اے پرانو! اے وسوؤ میرے اس صبح کے ہون کو دوپہر کے ہون تک پہنچاؤ۔ تاکہ تم جو پران اور وسو ہو اور میں یگیہ ہوں تمہارے درمیان گم نہ ہو جاؤں۔ اس طرح وہ بلا تکلف (اس مرض کے) اوپر چڑھ جاتا ہے۔ اور تندرست ہو جاتا ہے۔

۳۔ اب (اس سے آگے) جو چوالیس برس ہیں وہ دوپہر کے ہون ہیں۔ رشٹپ چھند چوالیس حرفوں کا ہے۔ اور دوپہر کا ہون رشٹپ چھند سے کیا جاتا ہے) اس (یگیہ) کے اس حصہ دوپہر کے ہون) سے رودر کا تعلق ہے۔ پران (اندریہ) ہی (اس پرش یگیہ میں) رودر ہیں۔ کیونکہ یہ اس سب کو رلاتے ہیں۔

تشریح درمیانی عمر میں رونا جھیکنا زیادہ ہوتا ہے (شنکر آچاریہ)

۴۔ اگر کوئی (مرض وغیرہ) اس (دوسری) عمر میں اس کو ستائے۔ تو وہ کہے۔ اے پران (رودر) میرے اس دوپہر کے ہون کو تیسرے پہر کے ہون تک پھیلاؤ۔ تاکہ تم جو پران اور رودر ہو۔ میں جو یگیہ ہوں۔ تمہارے درمیان گم نہ ہو جاؤں اس طرح وہ بلا شک (اس مرض سے) اوپر چڑھ جاوے گا۔ اور تندرست ہو جاوے گا۔

۵۔ اب (اس سے آگے) جو اڑتالیس برس ہیں وہ تیسرا ہون ہے۔ جگتی چھند اڑتالیس حروف کا ہے۔ اور تیسرا ہون جگت سے (جگتی چھند سے کیا جاتا ہے) اس (یگیہ) کے اس (حصہ تیسرے ہون) سے آدیتہ (سورج) تعلق رکھتے ہیں۔ پران (اندریہ) ہی (یہاں پرش یگیہ میں) آدیتہ ہیں۔ کیونکہ یہ سب کو سنبھالے ہوئے ہیں۔

۶۔ اگر کوئی (مرض وغیرہ) اس (تیسری) عمر میں اس کو ستائے

تو وہ کہے اے پران آدیتہ! اس میرے تیسرے یگیہ کو (پوری) عمر (۱۱۶ برس) تک پھیلاؤ۔ جس سے کہ تم جو پران ہو اور آدیتہ ہو۔ میں جو یگیہ ہوں۔ تمہارے درمیان گم نہ ہو جاؤں۔ اس طرح وہ بلاشک اس (مرض) سے اوپر چڑھے گا۔ اور تندرست ہوگا۔

۷۔ اس کو جان کر مہیداس اترا کے لڑکے نے کہا۔ "تو کیوں مجھ کو ستاتا ہے۔ کیونکہ تو مجھ کو برباد نہ کر سکے گا"۔ وہ پورے ایک سو سولہ برس تک زندہ رہا۔ یقیناً وہ شخص جو اس کو جانتا ہے ایک سو سولہ (۲۴ + ۴۴ + ۴۸ = ۱۱۶) برس تک جیتا رہے گا۔

سترھواں کھنڈ

۱۔ وہ جو دیگیہ ہونا چاہتا ہے۔ بھوکا ہوتا ہے جو پیاسا ہوتا ہے۔ اور خوش نہیں رہتا وہ اس کی دکشا ہے۔

تشریح۔ بھوکھ، پیاس۔ دکھ برداشت کرنا۔ اس کے لئے دکشا ہے

۲۔ اور جو کھاتا ہے۔ پیتا ہے۔ خوشی کرتا ہے۔ وہ اس کے اپ شدکے برابر ہے۔

تشریح اپ شد۔ جو یگیہ کے بعد شربت پیا جاتا ہے۔ خواہ جمان کو دودھ پلایا جاتا ہے۔

۳۔ اور جو وہ ہنستا ہے سکھاتا ہے۔ ستری بھوگ کرتا ہے یہ ستتی کے برابر ہے۔

تشریح ستتی۔ جو رچائیں گائی جاتی ہیں

۴۔ اور جو تپ۔ دان۔ بل۔ سرل سوبھاؤ۔ اہنسا اور سچے بچن ہیں۔ یہ ان کی دکشنا ہے۔

تشریح یگیہ کے بعد دکشنا دی جاتی ہے۔ اس کی دکشنا یہ سب پھل ہیں۔

۵۔ اس لئے جب کہتے ہیں۔ کہ کیا سوم نچوڑا گیا؟ ہاں نچوڑا گیا۔ یہ اس کا نیا جنم ہے۔ اور اس کا مرنا اوبرتھ ہے۔

تشریح یہاں لفظوں میں مساوات دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یگیہ کے ابتدا میں سوم کا رس نچوڑا جاتا ہے جیسے یگیہ کی ابتدا ہے۔ یہ اس کی بھی ابتدا ہے اور جیسے اوبرتھ یعنی یگیہ کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس کی موت ہوتی ہے۔

۶۔ انگرس گھوری نے اپنے (شاگرد) دیوکی کے لڑکے کرشن کو اپدیش کر کے اس (یگیہ کے راز) کو بتایا تھا (جس کے سننے سے) اس کو پھر کوئی پیاس بعد کسی بابت (جاننے کی خواہش) نہ رہی۔ کہ جب اس کا (یگیہ کے جاننے والے کا) آخری وقت آ جائے تو وہ ان تین یجر وید کے منتروں کی شرن لے۔ "تو اوناشی ہے!" "تو بدلنے والا نہیں ہے" "تو پران کا لطیف جوہر ہے!" اس پر یہ دو رگ وید کے منتر ہیں۔

۷۔ رشی آدمی کارن کا جلال روز روشن کی طرح دیکھتے

اور کان کی عالم صغیر (بیشٹی) میں ہے۔ یہ شبل برہم یا سرگن برہم کی اپاسنا۔

۳۔ بانی ہی برہم کے چار پادوں سے ایک ہے۔ وہ اگنی روپ جوتی سے چمکتا ہے اور تپتا ہے۔ وہ جو اس طرح جانتا (اپاسنا کرتا) ہے۔ وہ نیکنامی۔ تیش اور برہم چریہ سے چمکتا ہے۔ اور تپتا ہے۔

۴۔ پران برہم کے چار پادوں سے ایک ہے۔ وہ وایو روپ جوتی سے چمکتا اور تپتا ہے۔ وہ جو اس طرح اس کو جانتا (اپاسنا کرتا ہے) وایو روپ جوتی سے اس کی نیکنامی اور تیش اور برہم چریہ چمکتا ہے۔

۵۔ کان برہم کے چار پادوں سے ایک ہے۔ وہ دشاؤں کی جوتی سے چمکتا ہے اور تپتا ہے۔ وہ جو اس طرح جانتا ہے۔ وہ نیکنامی۔ تیش اور برہم چریہ سے چمکتا ہے اور تپتا ہے۔

۶۔ آنکھ برہم کے چار پادوں سے ایک ہے۔ وہ سورج کی جوتی سے چمکتی اور تپتی ہے۔ جو اس طرح اس کو جانتا (اپاسنا کرتا) ہے۔ وہ نیک نامی۔ تیش اور برہم سے چمکتا ہے۔

انیسواں کھنڈ

۱۔ سورج برہم ہے۔ یہ آدیش ہے۔ اس کی پوری تفسیر

ہے۔ ابتدا میں یہ است تھا۔ است سے ست ہُوا۔ وہ اکٹھا ہُوا۔ وہ ایک انڈا بن گیا۔ ایک سال تک وہ چپ چاپ پڑا رہا۔ پھر وہ دو حصوں میں پھوٹ گیا۔ اسی سے وہ آدھے ہیں۔ سنہلے اور روپہلے۔

تشریح است سے ست نہیں ہو سکتا۔ یہاں است سے مراد ابجاد سے ہے۔ جیسے پہلے بھاپ تھا۔ پانی است تھا۔ پھر بھاپ اکٹھا ہو کر پانی بن گئے۔ اسی طرح است سے ست ہُوا ہے۔ پہلے اس کی شکل ادیکت تھی۔ پھر ویکت ہو گئی۔

۲۔ اس سے یہ روپہلی پرتھوی ہے اور سنہلا دیولوک آکاش ہے۔ اوپر کی جھلی پہاڑ ہیں۔ نیچے کی پتلی جھلی بادل اور کہر ہیں۔ جو چھوٹی چھوٹی نسیں بہتی ہیں۔ وہ ندیاں ہیں۔ جو پیشاب کا پانی تھا وہ سمندر ہیں۔

۳۔ اور جو (انڈے میں سے) پیدا ہُوا۔ وہ سورج ہے تب وہ پیدا ہُوا۔ اسی وقت اُلو لو۔ اُلولو شبد کے نعرے بلند ہوئے۔ اور تمام جاندار اور خواہشیں پیدا ہو گئیں۔ اس لئے سورج کے نکلنے کے لئے لوٹنے کے لئے اُلولو کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ اور تمام جاندار اور خواہشیں اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔

۴۔ وہ جو اس سورج کی اس طرح اپاسنا کرتا ہے۔ جلدی ہی اس کے پاس اچھے نغمے آویں گے۔ اور اس کو سکھ دیں گے

ہاں سکھ دیں گے۔

تشریح اچھے لگتے۔ انا ہیت شبد سے مراد ہے جو روح کو خوشی کے راگ سناتے ہوئے اوپر لے جاتا ہے۔ انا ہیت شبد کے لئے دیکھو۔ ہمارا سربت سبد لوگ جو شروع سے آخر تک اسی مضمون سے بھرا ہے۔

چوتھا پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔ (کہتے ہیں) جان شروتی جن شرت کا پرپوتا بڑا دانی اور فیاض ہوا ہے۔ اس کا گھر ہمیشہ مہمانوں کے لئے کھلا رہتا تھا۔ اس نے ہر ایک جگہ سرائیں بنوا دی تھیں۔ تاکہ (مسافر) اس کا اناج کھائیں۔

۲۔ ایک مرتبہ رات کے وقت بھورے سے ہنس اوپر سے اڑتے ہوئے آئے۔ اور ایک ہنس نے ہنسوں سے اس طرح کہا۔ آہا بلاکش! بلاکش! (تھوڑے فاصلہ پر دیکھنے والا)

جان شرُتی کے (دھرم کی) جوتی آسمان (دیو) کی طرح پھیلی ہوئی ہے! اس جوتی کو مت لانگ کر چلو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تجھ کو جلا دے۔

تشریح ہنس۔ دیوتا۔ ہنس مان سرودر کے رہنے والے پرندے بھی کہلاتے ہیں۔

۴۔ دوسرے نے اس کو جواب دیا "مانا کہ یہ ایک قابل راجا ہے۔ مگر یہ بھلا بیچارہ کیا ہے۔ جس کو تم سیُوگوا رَیکت سے کہتے ہو۔ پہلے نے سوال کیا۔ وہ سیُوگوا رَیک کیا ہے۔ جس کی بابت تم کہہ رہے ہو۔

تشریح سیُوگوا رَیک۔ رتھ کا مالک جس میں بیل گھوڑے وغیرہ جتے ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ بڑا زبردست بتلاتے ہو۔

۴۔ دوسرے نے جواب دیا۔ جیسے کرت کے نروسے جیتنے والے پر نیچے کے تمام نردا میں میں آجاتے ہیں اسی طرح وہ اس میں رَریات کی نیکی میں تمام نیکیاں) آجاتی ہیں۔ جو کچھ نیکی آدمی کرتے ہیں۔ یا (اس کی نیکی میں)، جو اس کو جانتا ہے جس کو وہ رَیک جانتا ہے۔ میری رَیک سے یہ مراد ہے۔

تشریح کرت۔ ست یگ۔ ست یگ کی نیکیوں میں اور تمام نیکیاں آجاتی ہیں۔

۵۔ جان شرُتی کے پرپوتے نے یہ (گفتگو) سنی۔ اور اس نے (صبح کے وقت) اٹھتے ہی چھتار (دربان) سے کہا "پیارے!

تو ز مجھ کو سیوگوا ریک کہتا ہے۔ (اس نے پوچھا) وہ کیا ہے؟

۴۔ اس راجا نے جواب دیا) جیسے (جوا کھیلتے وقت) کرت گٹی سے جیتنے پر باقی تمام نیچے کے نرو جیتے جاتے ہیں۔ اسی طرح جو کچھ اور لوگ نیکیاں کرتے ہیں۔ وہ نیکیاں سب اسکی نیکی میں آجاتی ہیں (یا اس کی نیکی ہیں) جو اس کو جانتا ہے جس کو کہ وہ جانتا ہے۔ جو میں نے ابھی کہا ہے۔

۷۔ چھتّا اس کو ڈھونڈھ لینے کے لئے گیا۔ اور یہ کہتے ہوئے واپس آیا۔ کہ میں نے اس کو نہیں پایا۔ تب اس کو (راجا نے) کہا۔ جہاں برھم کی تلاش ہوتی ہے (ایسی تنہائی کی جگہ میں) اس کی تلاش کر۔

۸۔ اب وہ ایک آدمی کے پاس پہنچا۔ جو گاڑی کے نیچے بیٹھا ہوا اپنی خارش کو کھجلا رہا تھا۔ وہ بیٹھ گیا اور اس سے پوچھنے لگا۔ مہنگوں! کیا آپ سیوگا ریک (گاڑی کے مالک) ہیں۔ اس نے کہا ہاں میں ہوں۔ (چھتا نے تب سوچا۔ اب میں نے جان لیا۔ اور واپس آیا۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ اس پرجان شروتی کا پرپوتا اپنے ساتھ چھ سو مویشی مالا

نوٹ: یہ پانسوں کا کھیل اب نہیں کھیلا جاتا۔

دو خچروں سے جتا ہوا رتھ ہے کر اس کے پاس گیا۔ "اے ریکیہ! یہ چھ سو گائیں۔ یہ اشرفیوں کا ہار۔ یہ خچروں والا رتھ ہے (تو اسکو قبول کر) اور اے بھگوان! مجھ کو اس دیوتا کی بابت تعلیم دے جس کی تو پوجا کرتا ہے۔

۲۔ اس کو اس دوسرے نے جواب دیا "اے شودر! یہ ہار۔ یہ گاڑی۔ اور یہ گائے اپنے پاس رہنے دے۔

۳۔ تب جان شرتی کے پرپوتے نے پھر ایک ہزار گائیں ایک اشرفیوں کا ہار ایک خچروں کا رتھ اور ایک اپنی لڑکی کو ساتھ لیا۔ اور اس کے پاس پہنچا۔

۴۔ اور اس سے کہا "اے ریکیہ! یہ ہزار گائیں ہیں یہ اشرفیوں کا ہار ہے۔ یہ خچروں کا رتھ ہے۔ اور یہ عورت ہے۔ اور یہ گاؤں ہے جس میں تو رہتا ہے۔ اے بھگوان! مجھ کو اپدیش دے۔

۵۔ اُس عورت کو تعلیم دینے کا باعث جان کر ریکیہ نے کہا "اے شودر! تو اس کو میرے لئے لایا ہے۔ یہ تیرے ساتھ بات چیت کرنے کا سبب ہوگی۔" اس لئے اس ملک کے وہ گاؤں جہاں وہ رہتا تھا۔ مہا برشوں میں ہے۔ اس نے پھر راجا کو تعلیم دیا۔

تشریح۔ مہا برش دیش۔ پورنجبوجی۔

تیسرا کھنڈ

۱۔ ہوا بلا شک سب کو جذب کرنے والی ہے۔ جب آگ بجھتی ہے تو ہوا میں جذب ہوتی ہے۔ جب سورج غروب ہوتا ہے تو ہوا میں جذب ہوتا ہے۔ جب چاند غروب ہوتا ہے۔ تو ہوا میں جذب ہوتا ہے۔

۲۔ جب پانی خشک ہوتا ہے تو ہوا میں جذب ہوتا ہے۔ ہوا ہی ان کو کھا جاتی ہے۔ یہ دیوتاؤں کے تعلق میں ہے۔

۳۔ اب جسم کے تعلق میں کہتے ہیں۔ پران بیج مچ سب کا جذب کرنے والا ہے۔ جب آدمی سوتا ہے۔ تو پران ہی میں اس کی بانی جذب ہوتی ہے۔ آنکھ پران میں۔ کان پران میں۔ اور من پران میں جذب ہوتے ہیں۔ پران ہی ان سب کو کھا جاتا ہے۔

۴۔ پس یہ دو جذب کرنے والے ہیں۔ دیوتاؤں میں ہوا اور پرانوں (اندریوں) میں پران۔

۵۔ ایک مرتبہ شونک کی اولاد ورگپی گوتر کا ایک آدمی اور ابھی پرتاری کشی سین کے لڑکے کے لئے جب کھانا پروسا جا رہا تھا۔ اس وقت ان کے پاس آکر ایک برہمچاری نے بھیک مانگی انہوں نے اس کو کچھ نہیں دیا۔

۶۔ اس نے کہا۔ اے کپی! وہ ایک دیوتا کون ہے۔ جو چار مہان آتماؤں کو کھا جاتا ہے۔ اور جو تمام سنسار کا رکشا کرنے والا ہے۔ اس کو لوگ نہیں جانتے۔ اے پرتی بھارن! گو وہ سب جگہ رہتا ہے۔ جس کے لئے یہ سب اناج ہے۔ اس کو یہ نہیں دیا گیا۔

تشریح ۔ دیوتا۔ پرجاپتی

مجھ کو اناج نہیں دیا گیا۔ گویا تم نے پران مجھ کو دینے سے انکار کیا۔

۷۔ تب کپی گوتر والا شون کا سنتان اس کی بات کو سمجھ کر اس کے پاس آیا۔ اور کہا وہ سارے دیوتاؤں کا آتما ہے۔ ساری خلقت کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہ سنہلے دانتوں والا بڑا کھانے والا ہے۔ وہ اچیتن نہیں ہے۔ اس کی عظمت سچ مچ بہت بتائی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ خود نہیں کھایا جاتا سب کو کھا جاتا ہے۔ اے برہمچاری! ہم ایسے برہم کی اپاسنا کرتے ہیں (اور تب اس نے اپنے نوکر سے کہا) اس کو بھیک دیدو۔

۸۔ انہوں نے اس کو اناج دیا۔ یہ پانچ اور پانچ دس ہوتے ہیں۔ اور وہ کرت (پوری عدد) ہیں وہ وراٹ ہے جو سب کو دکھائی دیتا ہے۔ سب کچھ اس کا دیکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور وہ جو اس طرح اس بھید کو جانتا ہے۔ ہاں جو اس طرح اس بھید کو جانتا

ہے۔ وہ ناج کا کھانے والا (تندرست) ہو جاتا ہے۔

تشریح وایو کھانے والا ہے۔ اور اس کے چار غذا اگ۔ سورج۔ چاند اور جل یہ پانچ ہوئے دیوتاؤں کے تعلق میں ہیں۔ جسم کے تعلق میں ایک پران کھانے والا۔ اور اس کی چار غذائیں۔ بانی۔ آنکھ۔ کان اور من۔ یہ دس کرت ہیں اسی طرح جوئے کی چار گوٹیاں (پاسے) کرت ۴ تریتا ۳ دواپر ۲۔ کلی ۱۔ یہ دس ہیں۔ وراٹ چھند دس حرفوں کی کے چھند ہوتے ہیں۔ اس کے غذا دس ان اس کی عدد ہے۔ اس کھنڈ کا تعلق پہلے دو کھنڈوں سے ہے۔

چوتھا کھنڈ

۱۔ ستیہ کام جابال نے اپنی ماتا جبالا سے پوچھا۔ ماتا میں برہمچاری بن کر (گرو کے پاس) رہنا چاہتا ہوں۔ میرا گوتر کیا ہے؟

۲۔ اس نے اس سے کہا۔ بیٹا میں یہ نہیں جانتی تو کس گوتر کا ہے۔ میں پہلے آنے جانے والے رہمانوں کی خدمت کرتی تھی (جو میرے شوہر کے گھر آتے تھے۔ مجھ کو پوچھنے کا موقع نہیں ملا۔) میں نہیں جانتی۔ تو کس گوتر کا ہے۔ میرا نام جبالا ہے۔ اور ستیہ نام تیرا ہے (جو کوئی تجھ سے پوچھے) تو اپنے کو ستیہ کام

جبالا کا لڑکا کہہ دینا"

تشریح سوامی شنکر آچاریہ لکھتے ہیں۔ تیرا باپ مرگیا جوانی کے وقت تو پیدا ہوا۔ میں تیرے باپ سے تیرا گوتر نہیں پوچھ سکی۔

۳۔ وہ ہردرماں کے بیٹے۔ گوتم گوتری کے پاس آیا۔ اور کہا بھگوان! میں آپ کے پاس برھم چاری بن کر رہونگا کیا میں آپ کے پاس حاضر ہوں۔

۴۔ اس کے گورو نے پوچھا" پیارے لڑکے! تو کس گوتر کا ہے؟ اس نے جواب دیا" میں نہیں جانتا میں کس گوتر کا ہوں۔ میں نے اپنی ماں سے پوچھا۔ اس نے جوابدیا جوانی کے عالم میں جب تو مجھ کو ملا۔ میں آنے جانے والوں کی خدمت کیا کرتی تھی۔ میں نہیں جانتی تو کس گوتر کا ہے میرا نام جبالا اور تیرا ستیہ کام ہے۔ میں ستیہ کام جبالا کا لڑکا ہوں۔

۵۔ اس سے دوسرے نے کہا" سوا برا ہمن کے اور کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا۔ جا پترا ہون کی لکڑی لے آ۔ میں تیرا یگیوپویت کردوں۔ تو سچائی سے نہیں گزرا ہے" تب اس کا اپ نین کرکے اس نے چار سو تپلی دبلی گائیں الگ کرکے اس کو کہا" پیارے لڑکے! ان کی خبر گیری کر" جب وہ گاؤں کو (چرانے کے لئے) لے چلا۔ اس نے دل(اپنے دل میں) کہا" جب تک یہ ہزار نہ

ہو جائیں۔ میں واپس نہ آؤں گا۔" اس طرح جب تک گائیں ہزار نہیں ہو گئیں۔ اس نے کئی سال گزارے۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ تب اس سے ایک بیل نے کہا "اے ستیہ کام!" اور اس نے کہا "ہاں بھگوان!" بیل نے کہا "اب ہم ایک ہزار ہو گئے ہیں۔ ہم کو اپنے گرو کے پاس لے چل۔"

۲۔ "اور میں تجھ کو برہم کا ایک پاد بتاؤں گا۔" اس نے کہا "ہاں بھگون بتائیے۔" بیل نے اس کو کہا "پورب کی دشا کا ایک کلا ہے۔ پچھم کی دشا ایک کلا ہے۔ دکشن کی دشا ایک کلا ہے اتر کی دشا ایک کلا ہے سبھیئے! یہ برہم کا چار کلاؤں والا پاد پرکاشوان کہلاتا ہے۔

تشریح بیل سے اپدیش پانا صرف استعارہ میں بیان کیا گیا ہے۔ برہم کی عظمت چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے۔

۳۔ وہ جو اس طرح جانتا ہوا برہم کے اس چار کلاؤں والے پاد کی پرکاشوان نام سے اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اسی لوک میں پرکاش والا ہوتا ہے۔ اور پرکاش والے لوگوں کو جیت لیتا ہے۔ ہاں جو اس طرح جانتا ہوا برہم کے اس

چار کلا والے پاد کی پرکاشوان نام سے اپاسنا کرتا ہے۔

چھٹواں کھنڈ

۱۔ اگنی تجھ کو برہم کا دوسرا پاد بتادے گا۔" یہ کر بیل چپ ہوگیا۔ اس نے دوسرے دن گایوں کو ہانکا (راہ میں) شام ہوگئی۔ وہاں اس نے آگ روشن کی۔ اور گایوں کو روک دیا۔ اگنی میں لکڑی لگائی اور اگنی کے پیچھے پورب کی طرف منہ کرکے بیٹھ گیا۔

۳۔ اگنی نے کہا "پیارے بیٹے! میں تجھ کو برہم کا ایک پاد بتاؤں گا۔" اس نے کہا ہاں بھگون! مجھ کو بتائیے۔" اس نے اس سے کہا "پرتھوی ایک کلا ہے۔ انترکش ایک کلا ہے۔ دیو لوک ایک کلا ہے۔ سمندر ایک کلا ہے۔ اس برہم کے چار کلا والا پاد کا اننت وان (بیچ والا) نام ہے۔

۴۔ وہ جو اس طرح جانتا ہوا برہم کے اس چار کلا والے پاد کی اننت وان سے اپاسنا کرتا ہے۔ وہ بید والے لوکوں کو جیت لیتا ہے۔ ہاں جو اس طرح جانتا ہوا برہم کے اس چار کلا والے پاد کو اننت نام سے جانتا ہے۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ سورج تجھ کو برمھ کا دسرا پاد بتا دے گا۔ (یہ کہہ کر اگنی چپ ہو گیا۔ صبح کے وقت اس نے گاؤں کو گورو کے گھر کی طرف ہانک دیا۔ اور جب رات آئی۔ اس نے آگ جلائی۔ گایوں کو روکا۔ آگ کو لکڑی لگا کر پورب کی طرف منہ کر کے آگ کے پیچھے بیٹھ گیا۔

تشریح اصل کتاب میں سورج کے لئے ہنس لکھا ہے۔

۲۔ تب سورج اڑ کر اس کے پاس آیا۔ اور کہا "ستیہ کام!" اس نے جواب دیا "ہاں بھگون!"

۳۔ سورج نے کہا "پیارے بیٹے! میں تجھ کو برمھ کا ایک پاد اور بتاؤں گا!!" دوسرے نے جواب دیا "ہاں بھگون! مجھکو بتایئے"!! (پہلے نے اس سے کہا) اگنی ایک کلا ہے۔ سورج ایک کلا ہے۔ چندرماں ایک کلا ہے۔ بجلی ایک کلا ہے۔ اے بیٹے! یہ چار کلاؤں والا برمھ کا پاد جیوتشمان (نورانی) کہلاتا ہے۔

۴۔ وہ جو اس طرح جانتا ہوا برمھ کے اس چار کلاؤں والے پاد کی جیوتشمان نام سے اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس لوک میں نورانی لوکوں کو جیت لیتا ہے۔ ہاں جو اس طرح جانتا ہوا برمھ کے

اس چار کلاؤں والے پا دکی جیوتشمان نام سے اپاسنا کرتا ہے۔

آٹھواں کھنڈ

ا۔" مدگو دوا یو! تجھ کو برمھ کا ایک پا د اور بتا دے گا" یہ کہہ کر سورج خاموش ہو گیا۔

۲۔ اس نے دوسرے دن گاؤں کو ہانک لیا! ورجب شام کا وقت آیا۔ وہاں اس نے آگ جلالی۔ گاؤں کو روک لیا۔ اور آگ میں لکڑی ڈال کر آگ کے پیچھے پورب کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔

۳۔ تب ایک مدگو اس کے پاس اڑتا ہؤا آیا۔ اور کہا "ستیہ کام" اس نے جواب دیا" ہاں بھگون!"

تشریح مدگو۔ پران۔ یا د رہے شنکراچاریہ جی کہتے ہیں کہ ایک غوطہ خور پرند کا بھی نام ہے۔

۴۔ مدگو نے کہا" پیارے بیٹے! میں تجھ کو برمھ کا ایک پا د اور بتلاؤں گا" اس نے جواب دیا" ہاں بھگون! مجھ کو بتا یئے۔ اس نے اس سے کہا۔ پران ایک کلا ہے آنکھ ایک کلا ہے۔ کان ایک کلا ہے۔ من ایک کلا ہے۔ اے پیارے! اس چار کلا والے برمھ کے پا دکا آتین دان رکھ والا نام ہے۔

۴۔ وہ جو اس طرح جانتا ہؤا برمھ کے اس چار کلا والے

پارکی آتین وان نام سے اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس لوک میں گھروں کا مالک ہوتا ہے۔ اور ان لوکوں کو جیت لیتا ہے۔ جہاں اسے گھر ملتے ہیں۔ ہاں جو اس طرح جانتا ہوا۔ برہم کے اس چار کلا والے پادکی آتین وان نام سے اپاسنا کرتا ہے۔

نواں کھنڈ

۱۔ اس طرح وہ گورو کے گھر پہنچا۔ اس کو گرو نے بلایا۔ "ستیہ کام" اس نے جواب دیا "ہاں بھگون"!

۲۔ گورو نے کہا "پیارے! تم برہم کے جاننے والے کی طرح چمک رہے ہو۔ کس نے تجھ کو دکشنا دی"؟ اس نے جواب دیا "آدمیوں نے نہیں۔ مگر اے بھگون میں چاہتا ہوں صرف آپ ہی مجھ کو تعلیم دیں۔

تشریح گورو کے سوا اور کسی آدمی سے اپدیش لینا نامناسب کہا گیا ہے۔

۳۔ کیونکہ اے بھگون! میں نے آپ جیسے مہاتماؤں سے سنا ہے کہ جو ودیا گورو سے ملتی ہے اُسی سے اصلی بہتری ہوتی ہے۔ تب اس نے اس کو وہی علم جو بیل وغیرہ نے بتائی تھی سکھلائی۔ اس میں کچھ بھی فروگذاشت نہیں ہوا۔ (یہ علم پورا ہے) ہاں کچھ فروگذاشت نہیں ہوا

دسواں کھنڈ

۱- اُپ کوسل کمل کی اولاد ستیہ کام جابال کے پاس برہمچاری بن رہا۔ اس نے بارہ برس اس کی اگنی (گرہ پتیہ دکشن اگنی اور آہ دنیا اگنی) کی سیوا کی۔ آچاریہ نے گو دوسرے شاگردوں کا سماورتن کر دیا۔ صرف اپ کوکا سماورتن نہیں کیا۔

تشریح سماورتن ایک رسم ہے۔ پڑھانے کے بعد استاد شاگرد کو گھر واپس جانے کی اجازت دیتا ہے۔

۲- تب اس (گورو) کی عورت نے کہا۔ اس برہمچاری نے بہت دن تپ کیا۔ بڑے استقلال سے اگنی کی سیوا کی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اگنی مجھ کو دوش دیں۔ پس تم اس کو اپدیش دو۔ مگر گورو بغیر اس کو اپدیش دیئے ہوئے ہی یاترا پر چلا گیا۔

۳- (برہمچاری نے) فکر میں مجورہ کر کھانے پینے تک کا خیال چھوڑ دیا۔ تب گورو کی عورت نے اس سے کہا۔ برہمچاری تم کھاؤ۔ کیوں نہیں کھاتے ہو! اس نے کہا مجھ میں بہت سی آرزوئیں ہیں۔ جو اس من کو ادھر اُدھر چلاتی رہتی ہیں۔ میں فکر سے بھرا ہوا ہوں۔ اس لئے میں کھانا نہ کھاؤں گا۔

۴۔ تب اگنیوں نے آپس میں کہا۔ یہ برہمچاری تپ کرتے کرتے تھک گیا ہے۔ بڑے استقلال سے اس نے ہماری خدمت کی ہے۔ اچھا (اب) ہم اس کو اپدیش دیں۔ انہوں نے اس سے کہا۔

تشریح یعنی اگنیوں کے ذریعہ اس پر برہم کے بھید کا انکشاف ہوا۔

۵۔ پران برہم ہے۔ ک (سکھ) برہم ہے۔ کھ (آکاش) برہم ہے۔" اس نے کہا "ہاں! میں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ پران برہم ہے۔ پر میں نے ک اور کھ نہیں سمجھا۔

انہوں نے جواب دیا۔ جو ک ہے وہی کھ ہے۔ جو ک ہے وہی کھ ہے۔" پس انہوں نے اس طرح اس کو پران (برہم) اور اس کے آکاش کا اپدیش کا اپدیش دیا۔

تشریح ۔ک اور کھ دونوں کا باہمی تعلق ہے۔ ک سکھ ہے۔ کھ آکاش ہے۔ جب یہ ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں تب دل میں ان کی سمجھ آتی ہے۔

اس آکاش۔ تد اکاش۔ یعنی وہ آکاش جو ہردے میں ہے۔ اور اور پران سے تعلق رکھتا ہے۔

گیارھواں کھنڈ

۱۔ اب اس کو گارہ پتیہ اگنی نے اپدیش دیا۔ پرتھوی اگنی۔ اناج اور سورج۔ یہ میرے (برہم کے) شریر ہیں۔ وہ پورش جو یہ سورج میں دیکھتا ہے۔ وہ میں ہوں۔ وہی میں ہوں

۲۔ وہ جو اس کی اس طرح جانتا ہوا اپاسنا کرتا ہے۔ وہ پاپ کرم کو دور کر دیتا ہے۔ لوک کا مالک بنتا ہے۔ پوری زندگی پاتا ہے۔ اچل جیون ہوتا ہے۔ اس کی اولاد کمزور نہیں ہوتی ہم (اگنیاں) اس کی حفاظت کرتی ہیں۔ لوک پر لوک دونوں میں جو کوئی اس کی اس طرح جانتا ہوا اپاسنا کرتا ہے۔

بارھواں کھنڈ

۱۔ تب دکشن اگنی نے اس کو تعلیم دی۔ جل۔ دشائیں۔ نکشتر اور چندرماں (یہ میرے شریر ہیں) جو پورش چندرماں میں دکھائی دیتا ہے۔ وہ میں ہوں وہ میں ہوں۔

۲۔ وہ جو اس (دکشن اگنی) کو اس طرح جانتا ہوا۔ اپاسنا کرتا ہے۔ وہ پاپ کرم کو دور کر دیتا ہے۔ لوک کا مالک بنتا ہے۔ پوری زندگی پاتا ہے۔ اچل جیون ہوتا ہے۔ اس کی اولاد کمزور نہیں

ہوتی۔ ہم اس کی لوک پرلوک میں حفاظت کرتی ہیں۔ جو اس طرح جانتا
ہوا اُپاسنا کرتا ہے۔

تیرھواں کھنڈ

۱۔ اب اس کو آہونیہ (اگنی) نے اپدیش دیا۔ پران، آکاش
دیو اور بجلی (یہ میرے شریر ہیں) وہ پرش جو بجلی میں دکھائی
دیتا ہے۔ وہ میں ہوں وہ میں ہوں۔
۲۔ وہ جو اس (آہونیہ اگنی) کو اس طرح جانتا ہوا اُپاسنا
کرتا ہے۔ وہ پاپ کرم کو دور کر دیتا ہے۔ لوک کا مالک ہوتا ہے
پوری زندگی پاتا ہے۔ اجل جیون ہوتا ہے۔ اس کی اولاد
کمزور نہیں ہوتی۔ ہم اس کی لوک لوک میں حفاظت کرتی ہیں
جو اس کو اس طرح جان کر اپاسنا کرتا ہے۔

چودھواں کھنڈ

۱۔ تب انہوں نے (مل کر) کہا۔ اُپ کوسل پیارے
بیٹے یہ تیرے لئے ہماری ودیا (اگنی ودیا) ہے اور آتم
ودیا تجھ کو گرو بتا دے گا۔
۲۔ اس کا گرو آیا۔ گرو نے کہا۔ اُپ کوسل! اس نے

جواب دیا "ہاں بھگون! (گورو بولا) تیرا منہ اس پرش کی طرح چمک رہا ہے۔ جس نے برہم کو جان لیا ہو۔ کس نے تجھ کو علم بخشا؟"

۳۔ اس نے کہا "بھگون! کون مجھ کو اپدیش کر سکتا تھا؟ اس طرح اس نے انکار کیا۔ اور اگنیوں کی طرف دھیان کر کے کہا "یہ اگنیاں جو اس طرح کی ہیں۔ اس وقت اور طرح کی تھیں" گورو نے پوچھا بیٹے تجھ کو انہوں نے لوک (ودیا) بتائی ہے پر میں تجھ کو وہ بتاؤں گا جس سے کمل کے پتے پر پانی نہیں چمٹتا۔ اس طرح اس ودیا کے جاننے والے کو پاپ کرم نہیں چمٹتا۔ اس نے کہا "بھگون! مجھ کو بتائیے" تب اس نے اسکو بتایا۔

پندرھواں کھنڈ

۱۔ اس نے کہا "یہ جو آنکھ میں پرش دکھائی دیتا ہے۔ یہ آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے۔ پس چاہئیے اس میں گھی ڈالیں یا پانی دونوں کناروں کی طرف چلا جاتا ہے۔

تشریح۔ یعنی آنکھ اس سے تر یا چکنی نہیں ہوتی۔

۲۔ اس سے کرم پھل پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ سنید وام (کرم) پھل پیدا کرنے والی ہے۔ ساری خوبصورتیاں (وام)

اس کو حاصل ہوتی ہیں۔ جو اس طرح جانتا ہوا اس کی اپاسنا کرتا ہے۔ ساری خوبصورتیاں اس کو ملتی ہیں۔

۳۔ وہ وامنی بھی ہے۔ کیونکہ وہ تمام خوبصورتیوں کو حاصل کراتا ہے۔ جو اس طرح اس کو جانتا ہے وہ تمام خوبصورتیوں کو حاصل کراتا ہے۔

۴۔ وہ بھامنی بھی ہے۔ کیونکہ وہ سارے لوکوں میں چمکتا ہے۔ جو اس طرح اس کو جانتا ہے وہ تمام لوکوں میں چمکتا ہے۔

۵۔ اب چاہے ان کے لئے مرتک کرم کریں۔ یا نہیں ہمیشہ وہ (اپاسک) کرن (ارچی) کو پراپت ہوتا ہے۔ ارچی سے دن دن کو دن سے سوکل پکش سے ان چھ مہینوں کو جن میں سورج اتر کو جاتا ہے۔ مہینوں سے برس کو۔ برس سے سورج کو۔ سورج سے چندرمان کو۔ چندرمان سے بجلی کو۔ جہاں وہ غیر زمینی پرش رہتا ہے۔

تشریح جو لوگ سرت یوگ شبد کا عمل کرتے ہیں اس پر غور کریں۔ ایسا شاغل کبھی مکتی سے محروم نہیں رہتا

۵۔ وہ ان کو ستیہ لوک (برہم لوک) کو پہنچاتا ہے۔ یہ دیو پتھ ہے (دیوتاؤں کا مارگ ہے) یہ برہم پتھ ہے (برہم کا مارگ ہے) وہ جو اس مارگ سے جاتا ہے اس مانو چکر (مانشی جیون) کو واپس نہیں آتے ہیں۔ ہاں واپس نہیں آتے ہیں۔

سولھواں کھنڈ

۱- بلاشک جو شدھ کرتا ہے۔ وہ یگیہ ہی ہے (دایو ہے) کیونکہ وہ بہہ کر ایک ایک چیز کو شدھ کرتا ہے۔ اور چونکہ یہ چلتا ہُوا ہر ایک کو شدھ کرتا ہے۔ اس لئے یہ یگیہ ہے۔ اس یگیہ کے دو راستے ہیں۔ ایک من اور دوسری بانی۔

۲- ان میں سے ایک (راستے) کو برہما من سے آراستہ کرتا ہے اور دوسرے کو ہوتا۔ ادھوریو اور ادگاتا بانی سے آراستہ کرتے ہیں (ایسی حالتوں میں جب برہما صبح کے ہون کے شروع ہونے کے بعد لیکن رچاؤں کے پہلے بول پڑتا ہے۔

تشریح - برہما - یگیہ کرنے والا۔

۳- دو میں سے صرف ایک راستہ شدھ ہوتا ہے پہلے کو نقصان پہنچتا ہے۔ پس جیسے کوئی شخص ایک پاؤں سے چلتا ہُوا۔ یا رتھ کو ایک پہیئے پر کر دیتا ہُوا لے جاتا ہے۔ نقصان اٹھاتا ہے۔ اسی طرح اس یگیہ کا نقصان ہوتا ہے۔ تو وہ یجمان یگیہ کر کے بڑا نقصان اٹھاتا ہے۔

۴- لیکن جب وہ (برہما) صبح کے انوواک کے شروع ہونے کے بعد اور رچاؤں کے ختم ہونے سے ختم ہونے سے پہلے برہما

نہیں بولتا ہے تو دونوں راہ شدہ ہوتے ہیں۔ اور یگیہ کو نقصان نہیں پہنچتا۔

۵۔ جیسے کوئی آدمی دو پاؤں سے چلتا ہوا۔ یا رتھ کے دونو پہیوں کو چکر دیتا ہوا۔ استقلال سے پڑھا رہتا ہے۔ اسی طرح یہ یگیہ بھی مضبوط ہوتا ہے۔ اس یگیہ کی مضبوطی سے ججمان کی مضبوطی ہوتی ہے۔ اور یگیہ کرنے والے بڑے بن جاتے ہیں۔

سترھواں کھنڈ

۱۔ پرجاپتی نے لوکوں (پرتھوی، انترکش اور دیو لوک) کو تپایا اور جب وہ تپے تو ان کے رس کو نچوڑا۔ پرتھوی سے اگنی انترکش سے وایو۔ اور دیو لوک سے سورج (برآمد ہوئے)

۲۔ اس نے پھر ان تین دیوتاؤں کو تپایا۔ اور جب وہ تپے تو اس نے ان کے رس کو نچوڑا۔ اگنی سے رچائیں (رگ) وایو سے یجو اور سورج سے سام (برآمد ہوئے)

۳۔ تب اس نے ان تین ودیاؤں (رگ، یجو، سام) کو تپایا اور جب وہ تپے تو اس نے ان کے رس کو نچوڑا۔ رگ سے بھو یجر سے بھو۔ اور سام سے سو: (یہ لفظ برآمد ہوئے)

۴۔ پس اگر رگ کے (وقت) کسی رگ منتر کا غلط استعمال ہو جائے (تو یگیہ کرنے والا) گا ہپتیہ اگنی کو بھو سواہا کہتے ہوئے آہوتی دے

تب اس طرح کام کرنے سے رچاؤں ہی کے رس اور بیریہ سے اس
یگیہ کا زخم اچھا ہو جاتا ہے۔ جو رگ سے تعلق رکھنے والا ہے۔
۵۔ اگر (یگیہ کے وقت) کسی یجو منتر کا غلط استعمال ہو جائے
تو دکشن اگنی کو "بھوہ سواہا" کہتے ہوئے آہوتی دی جائے۔ اس طرح
کرنے سے یجو کے رس اور بیریہ سے اس یگیہ کا زخم اچھا ہو جاتا
ہے۔ جو یجو سے تعلق رکھنے والا ہے۔
۶۔ اگر سام منتر کا غلط استعمال ہو جائے۔ تو آہونیہ اگنی کو
"سوہ سواہا" کہتے ہوئے آہوتی دی جائے۔ اس طرح کرنے سے
سام کے رس اور بیریہ سے اس یگیہ کا زخم اچھا ہو جاتا ہے
جو سام سے تعلق رکھنے والا ہے۔
۷۔ جس طرح کھار کی مدد سے سونے کو جوڑ دیتے ہیں چاندی
کو سونے سے۔ رانگے کو چاندی سے۔ سیسہ کو رانگے سے۔ لوہے
کو سیسہ سے اور لکڑی کو لوہا یا چمڑے سے جوڑ دیتے ہیں۔
۸۔ اسی طرح (وہ برھما) ان لوکوں۔ ان دیوتاؤں۔ ان تین
ودیاؤں کے بیریہ شکتی سے یگیہ کی خرابیوں کا نقص دور کر دیتا
ہے۔ سچ مچ اس یگیہ کا علاج ہو گیا ہے۔ جہاں ایسا جاننے والا
برھما ہوتا ہے۔
۹۔ یہ یگیہ اتر کی طرف جھک جانے والا ہوتا ہے۔ جہاں ایسا
جاننے والا برھما ہوتا ہے۔ اور ایسے برھما کی بابت یہ کہا گیا ہے
جہاں سے وہ نہیں آتا ہے یہاں وہاں مانش (منو کی اولاد) پہنچتی ہے

تشریح۔ اتر۔ روش پکش۔

۱۰۔ ایسا خواہشمند برہما سچ مچ رتوج ہے۔ جس طرح لڑاکوں کی حفاظت گھوڑیاں کرتی ہیں۔ اسی طرح ایسا جاننے والا برہما یگیہ کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے صرف ایسے برہما سے یگیہ کرانا چاہیئے۔ ان سے نہیں جو نہیں جانتے۔ ان سے نہیں جو نہیں جانتے۔

پانچواں پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔ جو سب سے بڑے اور سب سے اچھے کو جانتا ہے۔ وہ سب سے بڑا اور سب سے اچھا بن جاتا ہے۔ پران بلاشک سب سے بڑا اور سب سے اچھا ہے۔

تشریح پران ہی زندگی ہے۔ اس لئے پران سب سے اچھا ہے۔ اس کے سوا وہ سب سے بڑا ہے کیونکہ گربھ میں اندریاں بن کر کام کرتی ہیں۔ مگر ان سے پہلے پران کام کرنے لگ جاتا ہے۔

۲۔ جو سب سے بڑھ کر دولتمند کو جانتا ہے۔ وہ اپنوں میں سب سے بڑھ کر دولتمند ہوتا ہے۔ بانی بلاشک سب سے زیادہ دولتمند ہے۔

۳۔ جو نشچل کو جانتا ہے۔ وہ اس لوک اور اُس لوک میں نشچل ہوجاتا ہے۔ آنکھ دراصل نشچل ہے۔

تشریح نشچل کے لئے ورٹرہ استھتی لفظ آیا ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ ورٹرہ۔ قیام کرنے والا۔

۴۔ جو سمپدا کو جانتا ہے اس کی روحانی اور انسانی قسم کی کامنائیں پوری ہوجاتی ہیں۔ کان دراصل سمپدا ہے۔

تشریح۔ سمپدا دولت

۵۔ جو گھر کو جانتا ہے وہ اپنوں کا گھر بنتا ہے۔ من بلاشک گھر ہے۔

تشریح اوپر کے شلوکوں کی صراحت سوامی شنکر آچاریہ اس طرح کرتے ہیں۔ بانی سب سے دولتمند ہے۔ کیونکہ اچھا بولنے والا سب کو مغلوب کرلیتا ہے۔ آنکھ نشچل ہے۔ کیونکہ آنکھ سے دیکھ کر آدمی اپنی بات پر نشچل ہوجاتا ہے۔ کان سب سے بڑی دولت ہے۔ کیونکہ کان سے وید سنتا ہے۔ اور اپنے کرموں کو بناتا ہے۔ جس سے دولت ملتی ہے۔ من سب سے بڑا گھر ہے۔ کیونکہ تمام اندریاں اپنے اپنے معلومات کے ذخیرہ

کو من میں رکھ دیتے ہیں۔

۶۔ پران اور اندریوں میں جھگڑا ہوا (سب کہنے لگے) "میں بڑھ کر ہوں" (ہر ایک کہتا تھا) میں بڑھ کر ہوں۔ میں بڑھ کر ہوں۔

۷۔ تب سب پران (اندریاں) اپنے باپ پرجاپتی کے پاس گئے۔ اور کہا بھگون! کون ہم میں سب سے بڑا ہے؟ اس نے جواب دیا تم میں سے جس کے نکل جانے پر یہ جسم دیکھنے میں بہت برا معلوم ہو وہ سب سے بڑھ کر ہے۔

۸۔ تب بانی چلی گئی۔ برس دن تک باہر رہی۔ پھر واپس آئی اور کہا۔ کیسے تم میرے بغیر جی سکے؟ انہوں نے جواب دیا۔ جیسے گونگے بغیر بولنے کے (جیتے ہیں) مگر پران سے سانس لیتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کان سے سنتے ہیں۔ اور من سے دھیان کرتے ہیں۔ ویسے ہی ہم جیتے تھے" تب زبان اپنی جگہ پر قائم ہو گئی۔

۹۔ اب آنکھ چلی آئی۔ اور برس دن تک باہر رہ کر واپس آگئی۔ اور پوچھا۔ میرے بغیر تم کس طرح زندہ رہ سکے؟ انہوں نے جواب دیا۔ جیسے اندھے نہ دیکھتے ہوئے پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ کان سے سنتے ہیں من سے خیال کرتے ہیں ویسے ہی ہم جیتے رہے۔ آنکھ اپنی جگہ پر قائم ہو گئی۔

۱۰۔ اب کان چلا گیا۔ اور سال بھر باہر رہ کر واپس آیا۔ اور پوچھا "میرے بغیر تم کس طرح زندہ رہ سکے؟" انہوں نے جواب دیا "جیسے بہرے نہ سنتے ہوئے بھی پران سے سانس لیتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ من سے خیال کرتے ہیں۔ ویسے ہی ہم زندہ تھے" تب کان اپنی جگہ قایم ہوگیا۔

۱۱۔ اب من چلا گیا اور وہ برس دن باہر رہ کر واپس آیا اور پوچھا "میرے بغیر تم کیسے زندہ رہے؟" اور انہوں نے جواب دیا "جیسے بچے جو بغیر من کے ہیں (دیکھتے تو مگر سوچتے نہیں) پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کان سے سنتے ہیں۔ ویسے ہی ہم جیتے رہے۔ تب من بھی اپنی جگہ پر قائم ہوگیا۔

۱۲۔ اب جب پران نکلنے کو تیار ہوا۔ تب اس نے دوسرے پرانوں (اندریوں) کو اس طرح اکھیڑ دیا۔ جیسے اچھا گھوڑا اپنی اگاڑی اور پچھاڑی کے میخوں کو اکھیڑ دیتا ہے۔ تب (اندریاں) اس کے پاس آئیں "بھگون! تم ہو۔ ہم میں تم سب سے بڑھ کر ہو۔ باہر مت نکلو"

۱۳۔ تب اس نے کہا "اگر میں سب سے بڑھ کر دولتمند ہوں تو تم سب سے بڑھ کر امیر ہو (کیونکہ میں اپنی دولت تمہارے لئے مخصوص کرتا ہوں) آنکھ نے کہا "جو میں سنچل

ہوں وہ تو نشچل ہے۔
۱۴۔ کان نے کہا "جو میں سمپدا ہوں وہ تیری سمپدا ہے" من نے کہا جو میں گھر ہوں تو وہ گھر ہے"
۱۵۔ اس لئے لوگ (ان تمام اندریوں کو) نہ باقی کہتے ہیں نہ آنکھ نہ کان۔ نہ من۔ بلکہ (سب کو) پران ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ پران ہی ہیں۔

تشریح پران چونکہ سب سے افضل ہے۔ اور یہ سب اسی کے ماتحت ہیں۔ اس لئے اس کے نام سے نامزد کئے جاتے ہیں۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ اس پران نے کہا "میری غذا کیا ہوگی"؟ انہوں نے جواب دیا "کتوں سے لے کر پرندوں تک (سب کی خوراک تیری خوراک ہے) اس لئے یہ سب چیز جو کھائی جاتی پران کی ہے۔ یہ آن کا آن ہے۔ یہ نام واضح ہے۔ جو یہ جانتا ہے اس کے لئے کوئی چیز انن (ناقابل غذا) نہیں ہے۔

تشریح پر + ان = پران
اپ + ان = اپان

اس سے ظاہر ہے تمام پرانوں کے نام میں اصلی نام

۱۰۔ اب کان چلا گیا۔ اور سال بھر باہر رہ کر واپس آیا۔ اور پوچھا "میرے بغیر تم کس طرح زندہ رہ سکے؟" انھوں نے جواب دیا "جیسے بہرے نہ سنتے ہوئے بھی پران سے سانس لیتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ من سے خیال کرتے ہیں۔ ویسے ہی ہم زندہ تھے" تب کان اپنی جگہ قایم ہوگیا۔

۱۱۔ اب من چلا گیا اور وہ برس دن باہر رہ کر واپس آیا اور پوچھا "میرے بغیر تم کیسے زندہ رہے؟" اور انھوں نے جواب دیا "جیسے بچے جو بغیر من کے ہیں (دیکھتے تو مگر سوچتے نہیں) پران سے سانس لیتے ہیں۔ بانی سے بولتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ کان سے سنتے ہیں۔ ویسے ہی ہم جیتے رہے۔ تب من بھی اپنی جگہ پر قائم ہوگیا۔

۱۲۔ اب جب پران نکلنے کو تیار ہوا۔ تو اس نے دوسرے پرانوں (اندریوں) کو اس طرح اکھیڑ دیا۔ جیسے اچھا گھوڑا اپنی اگاڑی اور پچھاڑی کے میخوں کو اکھیڑ دیتا ہے۔ تب (اندریاں) اس کے پاس آئیں "بھگون! تم رہو۔ ہم میں تم سب سے بڑھ کر ہو۔ باہر مت نکلو"

۱۳۔ تب اس سے بانی نے کہا "اگر میں سب سے بڑھ کر دولتمند ہوں تو تم سب سے بڑھ کر امیر ہو (کیونکہ میں اپنی دولت تمہارے لئے مخصوص کرتا ہوں) آنکھ نے کہا "جو میں استحکام

ہوں وہ تو نشچل ہے۔
۱۴۔ کان نے کہا "جو میں سمپدا ہوں وہ تیری سمپدا ہے" من نے کہا جو میں گھر ہوں تو وہ گھر ہے"
۱۵۔ اس لئے لوگ (ان تمام اندریوں کو) نہ بانی کہتے ہیں نہ آنکھ نہ کان۔ نہ من۔ بلکہ (سب کو) پران ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ پران ہی ہیں۔

تشریح پران چونکہ سب سے افضل ہے۔ اور یہ سب اسی کے ماتحت ہیں۔ اس لئے اس کے نام سے نامزد کئے جاتے ہیں۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ اس پران نے کہا "میری غذا کیا ہوگی"؟ انہوں نے جواب دیا "کتوں سے لے کر پرندوں تک (سب کی خوراک) تیری خوراک ہے) اس لئے یہ سب چیز جو کھائی جاتی پران کی ہے۔ یہ آن کا آن ہے۔ یہ نام واضح ہے۔ جو یہ جانتا ہے اس کے لئے کوئی چیز انن (نا قابل غذا) نہیں ہے۔

تشریح پر + ان = پران
اپ + ان = اپان
اس سے ظاہر ہے تمام پرانوں کے نام میں اصلی نام

ان موجود ہے۔

(۲) ناقابل غذا۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ ہر چیز جائز و نا جائز کھا لی جائے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جاننے والے پران کی رکشا کے خیال سے جو کھایا ہے وہ اس کو پاپی نہیں جانتا۔

۲۔ اس نے پوچھا۔ میرا لباس کیا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا "جل اس لئے جب کھانا کھانے لگتے ہیں۔ تو پہلے اور پیچھے اس کو جل سے ڈھانپتے ہیں۔ وہ ہمیشہ لباس بنا رہتا ہے۔ اور کبھی ننگا نہیں ہوتا (جو اس کو جانتا ہے) وہ لباس کو حاصل کرتا ہے۔ اور کبھی ننگا نہیں رہتا۔

تشریح ڈھانپنا۔ کھانے سے پہلے و پیچھے منہ دھونا وغیرہ ڈھانپنا ہے۔

۳۔ یہ راز سنیہ کام جابال نے گوشرتی بیاگھر پاد کی اولاد کو اپدیش کر کے کہا "کہ یہ کوئی اس کو سوکھی لکڑی کو بھی اپدیش کرے۔ تو اس میں شاخیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور کونپلیں پھوٹ نکلیں گی"۔

۴۔ اب اگر کوئی شخص بڑائی کو پانا چاہتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ پہلے اماوس کے دن وکشا لے کر پھر پورنماشی کی رات کو ایک طرح کی ادویات کا چورن دہی اور شہد میں پھینٹ کر رکھ دے۔ اور سب سے بڑے کے واسطے و

سب سے بزرگ کے واسطے سواہا کہہ کر گھی کی آہوتی دے کر رستے ہوئے گھی کو برتن میں ڈالے۔

۵۔ (اس طرح) سب سے بڑے دولتمند کے لئے سواہا' کہہ کر گھی کی آہوتی دے کر رستے خواہ چوتے ہوئے گھی کو برتن میں ڈالے۔ پشٹھا کے لئے سواہا' یہ کہہ کر آگ میں گھی کی آہوتی دے کر رستے یا چوتے ہوئے گھی کو برتن میں ڈالے" گھر کے لئے سواہا" یہ کہہ کر آگ میں گھی کی آہوتی دے۔ اور پھر چوئے کو برتن میں ڈالے۔

۶۔ تب (آگ سے) ذرہ پیچھے ہٹ کر منتھہ (برتن) کو انجلی (ہاتھ) میں رکھ کر جپ کرے۔ اے پران! تو آم نام والا ہے کیونکہ یہ سب (جگت) تیرے ساتھ ہے۔ تیرے ساتھ سب پرانیوں کی ہستی ہے۔ وہ سب سے بڑا ہے۔ سب سے افضل ہے۔ راجا ہے۔ ادھی پتی (مالک) ہے۔ وہ مجھ کو سب سے بڑا سب سے افضل راجا اور مالک بنا دے۔ میں ہی یہ سب کچھ ہو جاؤں۔

۷۔ تب وہ اس رک کے منتر کو ایک ایک پا دسے آچمن کر تت سویتر درینی سے تم یہ کہہ کر آچمن کرے۔ دیم دیوسیہ بھوجنم یہ کہہ کر پھر آچمن کرے۔ سریشٹم" سرودھاتم" یہ کہہ کر آچمن کرے۔ ترم بھاگسیہ دھی مہی" کہہ کر سارا پی لیوے۔

تشریح۔ سارے منتر کا مطلب یہ ہے" ہم پران کی اس

غذا کو پسند کرتے ہیں۔ جو سب سے بڑھ کر سب کا نوہارن کرنیوالا
ہے۔ ہم خوبصورت پران کی تیزی کا چنتن کرتے ہیں۔

۸۔ تب برتن کو دھوکر وہ آگ کے پیچھے مرگ آسن پر یا ننگی زمین
پر بیٹھ جاتا ہے۔ کچھ بولتا نہیں۔ نہ کوئی اور باتیں کرتا ہے
اب اگر وہ خواب میں عورت کو دیکھے تو سمجھ جائے کہ اس کا
کرم سپھل ہو گیا۔

۹۔ اس کی تائید میں یہ شلوک کہا گیا ہے "جب یگیہ کے
اہتمام کے دوران میں دنیاوی خواہش کرتا ہوا۔ یگیہ کرنے
والا خواب میں عورت کو دیکھتا ہے۔ تو وہ اس کام کامیابی
کا یقین کرے۔ ایسے خواب کے دیکھنے پر۔ ہاں ایسے خواب
کے دیکھنے پر۔"

تیسرا کھنڈ

۱۔ سویت کیتو۔ ارونی کا پوتا پنچالوں کی سبھا میں آیا
پرواہن جیولی نے اس سے پوچھا "لڑکے کیا تم نے اپنے
باپ سے اپدیش پا لیا ہے؟" اس نے جواب دیا۔ "ہاں بھگون"

تشریح جیولی یعنی جیول کشتری رشی جس سے [illegible]
کو بہت لیا تھا۔

۲۔ پرواہن نے پوچھا "کیا تم جانتے ہو انسان مرکر

جاتا ہے؟" اس نے کہا "نہیں بھگون" ! کیا تم جانتے ہو جیسے وہ لوٹتا ہے۔ نہیں بھگون! کیا تم جانتے ہو دیوؤں اور پتروں کے مارگ کہاں الگ ہوتے ہیں؟ نہیں بھگون!

۳۔ "کیا تم جانتے ہو کہ (یہاں سے اتنے لوگ مرتے ہیں) وہ لوک بھر کیوں نہیں جاتا؟" نہیں بھگون۔ کیا تم جانتے ہو کس طرح پانچویں آہوتی میں جل پرش کہلاتے ہیں؟ نہیں بھگون!

۴۔ "تب تم نے کیسے کہہ دیا۔ کہ میں اپدیش پا چکا ہوں؟ جو پرش ان باتوں کو نہیں جانتا۔ وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں اپدیش پا چکا ہوں؟ تب وہ اداس ہو کر اپنے باپ کے پاس واپس آیا اور کہا "بھگون! پورا اپدیش دیئے بغیر آپ نے مجھ کو کہا کہ اپدیش دیا ہے۔

۵۔ اس کمبخت کشتری نے پانچ سوال مجھ سے پوچھے ان میں سے میں ایک کا بھی جواب نہ دے سکا۔" باپ نے کہا جیسے تو نے اس کے سوال مجھ کو سنائے ہیں۔ ان کا جواب تو میں بھی نہیں جانتا۔ اگر میں جانتا ہوتا تو تجھ کو ضرور بتا دیتا۔

۶۔ تب گوتم (سویت کیتو کا باپ) راجہ کے محل میں گیا۔ اور جب وہ وہاں پہنچا راجہ نے کہا "بھگون گوتم! ایسا دھن مانگ لو جو انسان کی دولت سے تعلق رکھتا ہو۔ اس نے کہا "راجن! یہ دھن تجھ کو نصیب ہو۔ مجھ کو تم وہ بات بتاؤ جو میرے بیٹے

سے کہی ہے"۔

۷۔ راجہ مجبور ہُوا اور اس کو حکم دیا۔ کچھ دنوں میرے پاس ٹھہرو۔ اور یہ بھی کہا۔ "گوتم! یہ ودیا پہلے کسی براہمن کو نہیں ملی۔ اور اس لئے یہ حق صرف کشتروں کا رہا ہے۔ تب راجا نے اس سے یہ کہا:۔

چوتھا کھنڈ

۱۔ اے گوتم! وہ دیولوک اگنی ہے۔ سورج اس کی لکڑی ہے۔ کرنیں دھواں ہیں۔ دن شعلہ ہے۔ چندرماں انگارہ ہے۔ ستارے چنگاریاں ہیں۔

۲۔ اس اگنی میں دیوتا شردھا کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس آہوتی سے راجا سوم (چاند) پیدا ہوتا ہے۔

تشریح یہ پانچویں سوال کا جواب ہے۔ کیونکہ اور سب سوال اسی کے متعلق ہیں۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ اے گوتم یہ بادل اگنی ہے۔ ہوا اس کی لکڑی ہے بھاپ دھواں ہے۔ بجلی شعلہ ہے۔ بجر انگارہ ہے۔ بجلی کی کڑک

چنگاریاں ہیں۔
۲۔ اس اگنی میں دیوتا سوم راج کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس سے بارش ہوتی ہے۔

چھٹا کھنڈ

۱۔ اے گوتم! پرتھوی اگنی ہے۔ سال اس کی لکڑیاں ہیں۔ آکاش دھواں ہے۔ رات شعلہ ہے۔ دشائیں انگارے ہیں۔ کونے (دشاؤں کی) چنگاریاں ہیں۔
۲۔ اس اگنی میں دیوتا پانی (بارش) کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس آہوتی سے اناج پیدا ہوتا ہے۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ اے گوتم! انسان اگنی ہے۔ بانی لکڑیاں ہیں۔ سانس دھواں ہے۔ آنکھ انگارے ہیں۔ کان چنگاریاں ہیں۔
۲۔ اس اگنی میں دیوتا اناج کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس آہوتی سے ویرِیہ پیدا ہوتا ہے۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ اے گوتم استری اگنی ہے۔۔۔۔۔۔۔ (آگے فحش ہے)
۲۔ اس اگنی میں دیوتا ویریہ کی آہوتی دیتے ہیں۔ اس کی آہوتی سے گربھ (حمل) پیدا ہوتا ہے۔

نواں کھنڈ

۱۔ یہ تیرے سوال کا جواب ہے۔ کہ کیوں پانچویں آہوتی میں پرش ہوتا ہے) اس طرح پانچویں آہوتی میں جل پرش کہلاتا ہے۔ اب وہ حمل چمڑے سے لپٹا ہوا دس مہینے خواہ دس مہینے۔ خواہ کم و بیش اندر رہ کر پیدا ہوتا ہے۔
۲۔ وہ جنم لے کر جب تک اس کی زندگی ہے رہتا ہے جب وہ مرتا ہے اپنی کرنوں سے اور یہاں سے جاتا ہے۔ اس کے اس کو اگنی (رکے چتا) میں لے جاتے ہیں۔ جہاں سے وہ آیا تھا اور پیدا ہوا تھا۔

دسواں کھنڈ

۱۔ وہ جو اس طرح (اس پنچ اگنی ودیا کو) اور پانچ اگنی کے

ذریعہ اپنے جنم کو) جانتا ہے (وہ چاہے گرہستی ہو) اور جنگل میں شردھا اور تپسّیا کرتے رہتے ہیں۔ وہ آگ کی لاٹ کو حاصل کرلیتے ہیں آگ کی لاٹ سے دن سے شکل پکش کے چھ مہینوں کو جن میں سورج اترائن ہوتا ہے۔

۲- مہینوں سے برس کو۔ برس سے سورج۔ سورج سے چندرمان کو۔ چندرمان سے بجلی کو۔ وہاں ایک پرش ہے۔ جو مانشی سرشٹی کا نہیں ہے۔ وہ ان کو برھم کو پہنچا دیتا ہے۔ وہ دیویان مارگ ہے۔

۳- لیکن وہ جو یگیہ وغیرہ اور دان دینے میں مستعد رہتے ہیں۔ وہ دھوئیں کو پراپت ہوتے ہیں۔ دھوئیں سے رات کو۔ رات سے کرشن پکش کو۔ کرشن پکش سے ان چھ مہینوں کو جن میں سورج دکشنائن ہوتا ہے۔ یہ سال کو نہیں پاتے۔

۴- مہینوں سے پتری لوک کو۔ پتری لوک سے آکاش کو آکاش سے چندرمان کو یہ سوم راجا ہے۔ وہ دیوتاؤں کو پیارا ہے۔ اس کو دیوتا پیار کرتے ہیں۔

۵- وہ وہاں چندر منڈل میں اتنی دیر رہتے ہیں۔ جیسا ان کے کرم چھین نہیں ہوتے۔ تب وہ اسی راہ سے پھر لوٹتے ہیں۔ جس سے گئے تھے پہلے اکاش کو۔ اکاش سے وایو کو۔ وایو بن کر وہ دھواں بنتے ہیں۔ دھواں بن کر بھاپ بنتے ہیں۔

۵۔ بھاپ بن کر بادل بنتا ہے۔ بادل بن کر برستا ہے
تب وہ دھان۔ اوشدھی بنسپتی۔ تل اور موٹھی کی شکل میں یہاں
پرتھوی پر جنم لیتا ہے۔ یہاں سے اس کو نکلنا بڑا مشکل ہے
کیونکہ جو کوئی اس اناج کو کھاتا ہے۔ اور بیرج بناتا ہے۔ وہ
اسی کی شکل کا ہو جاتا ہے۔

تشریح یہاں سے نکلنا اس واسطے مشکل ہے۔ کہ
اول تو بارش کا پانی معلوم نہیں کہاں برسے
دوسرے جو اناج بنا۔ اگر وہ پہاڑ میں پیدا ہوا تو ممکن ہے۔
آدمی کو نہ ملے۔ اور اور حالتیں پیدا ہوں۔ اگر آدمی کو مل
گیا تو بڈھا۔ جوان۔ لڑکا۔ کیا جانے کس نے کھایا۔ اگر کوئی
ہیجڑا ہے تو اس سے بیرج نہ بنے گا۔ اگر درکت ہے تب
بھی یہی دقت ہے۔ اگر مرد بانجھا ہے۔ خواہ استری بانجھی
ہے۔ تب بھی دقت ہے۔ اس قسم کی ہزاروں دقتیں حائل
ہو جاتی ہیں۔ یہ دقتیں صرف چندر منڈل سے اترنے والوں
کے لئے ہیں۔ سورج منڈل میں گئے ہوئے واپس نہیں آتے

۷۔ اب وہ جن کا کہ برتاؤ اچھا رہا ہے۔ وہ جلد اچھے
جنم کو پاتے ہیں۔ براہمن کے۔ یا کشتری کے یا دیش
کے جنم کو۔ لیکن جو ان کا برتاؤ نیچا رہا ہے تو جلدی نیچے
جنم کو پاویں گے۔ کتے کے جنم کو۔ سور کے جنم کو۔ اور
چانڈال کے جنم کو۔

۸۔ اور جو ان دونوں مارگوں میں سے کسی میں نہیں چلتے۔ وہ مکھی مچھر ہو کر بار بار جمتے اور مرتے ہیں۔ یہ تیسرا مقام ہے۔ اس لئے وہ پھر چندر لوک کو بھی نہیں جاتے۔ اس لئے اپنے آپ کو بچانا چاہیئے تاکہ پاپ میں نہ پڑیں۔ اس پر یہ شلوک ہے۔

۹۔ سونے کا چرانے والا۔ شراب کا پینے والا گورو کی ستری کے ساتھ گمن کرنے والا۔ یہ چاروں تپت ہو جاتے ہیں اور پانچواں جو ان کے ساتھ ربط ضبط رکھتا ہے۔

۱۰۔ ہاں وہ جو ان پانچ اگنیوں کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے وہ ان کے ساتھ آچرن کرتا ہوا بھی پاپ سے لپت نہیں ہوتا شدھ پوتر ہو کر پنیہ لوکوں کو پاتا ہے۔ جو اس راز کو جانتا ہے۔ ہاں اس راز کو جانتا ہے۔

گیارھواں کھنڈ

۱۔ پراچین سال اپمنیو کی اولاد۔ ستیہ یگیہ پولش کی نسل کا اندر دیومن بھلوی کا پوتا۔ جن کشرک راک کا بیٹا بڈل اسوتراشو کا لڑکا رد پانچوں۔ بڑے گرہستی اور ویدوں کے جاننے والے تھے۔ ایک مرتبہ آپس میں ملے۔ اور یہ بچار کرتا

شروع کیا ہے کہ "ہمارا آتما کیا ہے؟ برہم کیا ہے۔

۲۔ (مگر نتیجہ پر نہ پہنچنے کے سبب) انہوں نے یقین کرلیا کہ یہ اُدّالک جو ارونی کا لڑکا ہے۔ اس ویشوانر آتما کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ آؤ۔ اس کے پاس چلیں۔ تب وہ اس کے پاس گئے۔

۳۔ اس نے سوچا "یہ بڑے گرہستا (بڑے) وید ودّوں کے جاننے والے ہیں۔ میں ان کی ساری باتوں کو نہ کہہ سکوں گا۔ اچھا میں کوئی اور گورو ان کے لئے بتادوں۔

۴۔ تب اس نے کہا "بھگونتو! اسوپتی کیکیے (کیکیے دیس کا راجہ) اس ویشوانر آتما کو ٹھیک جانتا ہے۔ آؤ اس کے پاس چلیں۔ تب وہ اس کے پاس گئے۔

۵۔ جب وہ پہنچے تو راجا نے ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ بھینٹ دینے کا حکم کیا۔ اور دوسرے دن صبح کے وقت اُٹھتے ہی اس نے کہا "میرے دیش میں کوئی چور نہیں کنجوس نہیں۔ شراب پینے والا نہیں۔ یگیہ و ہون سے کوئی شونیہ (خالی) نہیں۔ بدچلن مرد نہیں۔ پھر بدچلن عورت کہاں۔ اے بھگونتو! میں یگیہ کرنے والا ہوں۔ جتنا دھن ایک ایک یگیہ کرنے والے دوں گا۔ اتنا آپ میں سے ہر ایک کو دوں گا۔ آپ یہاں ٹھہریں۔

تشریح۔ راجا نے یہ بات اس وجہ سے کہی کہ براہمن

اس سے کچھ لینا نہیں چاہتے تھے۔

۶۔ انھوں نے جواب دیا۔ "جس غرض کے لئے آدمی آیا ہو۔ اس کو وہی بات کہنی چاہیئے۔ آپ اس ویشوانر کو جانتے ہیں۔ وہ ہم کو بتائیں۔"

۷۔ اس نے کہا۔ "میں صبح تم کو جواب دوں گا۔" وہ دوسرے دن صبح کے وقت ہاتھ میں ہون کی لکڑی لئے ہوئے (شاگردوں کی وضع میں) اس کے پاس آئے۔ اس نے ان کا اپنین کیا۔ ان کو یہ کہا۔

تشریح۔ اپنین۔ یگیوپویت

بارھواں کھنڈ

۱۔ اے اوپ منیو! تم کس کی بہ حیثیت آتما کے اپاسنا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ "اے بھگوان! اے راجہ! صرف دیولوک کی۔" اس نے کہا۔ "یہ آتما تیج والا ویشوانر ہے جس کی اپاسنا کرتے ہو۔ اس وجہ سے تمہارے خاندان میں سوم کا رس اچھی طرح اور اچھی حالت میں ظاہر طور پر دکھائی دیتا ہے۔

۲۔ تم اناج کھاتے ہو (تندرست ہو)۔ پیارے (بیٹے پوتے) دیکھتے ہو۔ جو کوئی (دیولوک) ویشوانر آتما کی

اس طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیاروں کو دیکھتا ہے! وراس کے خاندان میں برہم ورچس (سوا دھیائے اور دھرم کا تیج) ہوتا ہے۔ مگر یہ آتما کا صرف سر ہے (تہ کہ مکمل ویسوانر) اور اس لئے تیرا سر گر جاتا اگر تو میرے پاس نہ آتا۔"

تیرھواں کھنڈ

۱۔ تب اس نے ستیہ یگیہ پوشی سے کہا "اے سردار! تم کس کی آتما کے طور پر اپاسنا کرتے ہو؟" اس نے جواب دیا "بھگون! راجن! صرف سورج کو"۔ اس نے کہا "یہ آتما وشوروپ (سارے روپوں والا) ویسوانر ہے۔ جس آتما کی تم اپاسنا کرتے ہو۔ اس لئے تیرے خاندان میں ہر قسم کا بہت دھن ہے۔

۲۔ خچروں کا رتھ ہے۔ لونڈیاں ہیں۔ اشرفیاں ہیں۔ تم ناج کھاتے ہو۔ پیاروں کو دیکھتے ہو۔ جو کوئی ویسوانر آتما کی اس طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیارے (بیٹے پوتے) دیکھتا ہے اور اس کے کل میں برہم ورچس ہوتا ہے مگر یہ آتما کی صرف آنکھ ہے۔ اور تم اندھے ہو جاتے۔ اگر تم میرے پاس نہ آتے۔"

چودھواں کھنڈ

۱- تب اس نے اندریومن بہالّویہ سے کہا۔ ”اے ویاگھرپاد کی اولاد! تم کس کی آتما کے طور پر اپاسنا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ بھگون! راجن! صرف وایو کو۔“ اس نے کہا یہ آتما الگ الگ راہوں سے بہنے کی عادت والا ویشوانر ہے جس کی تم آتما کے طور پر اپاسنا کرتے ہو۔ اس لئے (سب دشاؤں سے) تم کو الگ الگ اپہار آتے ہیں۔ اور مختلف متعدد رتھ پیچھے پیچھے دوڑتے ہیں۔

تم اناج کھاتے ہو۔ پیاروں (پتر۔ دیوتے) کو دیکھتے ہو۔ جو کوئی اس ویسوانر آتما کی اس طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اناج کھاتا ہے۔ پیاروں کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے خاندان میں برھم ورچس ہوتا ہے۔ مگر یہ آتما کا پران ہے۔ تیرا پران نکل جاتا اگر تو میرے پاس نہ آتا۔

پندرھواں کھنڈ

۱- تب اس نے جن سے کہا ”اے شارکر اکشیہ! تم کس کی بہ حیثیت آتما کے اپاسنا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا

وہ اے بھگون! راجن! صرف آکاش کو" اس نے کہا " یہ آتما بڑا پورن ویشوانر ہے۔ جس کی تم آتما کی حیثیت میں اپاسنا کرتے ہو اس لئے تم پرجا سے اور دھن سے بھرے ہوئے ہو"

۲۔" ناج کھاتے ہو۔ پیاروں کو دیکھتے ہو۔ جو کوئی اس ویشوانر آتما کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیاروں کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے کل میں برہم درچس ہوتا ہے۔ مگر یہ آتما کا دھڑ ہے۔ اور تیرا دھڑ ٹوٹ جاتا۔ اگر تو میرے پاس نہ آیا ہوتا۔

سولھواں کھنڈ

۱۔ تب اس نے بوڈل آشوتراشو سے کہا۔ اے ویا گھر پدیہ! تم کس کی بہ حیثیت آتما کے اپاسنا کرتے ہو" اس نے جواب دیا" اے بھگون! اے راجن! صرف پانیوں کو" اس نے کہا" یہ آتما رئی (دھن) ویشوانر ہے جس کی تم اپاسنا کرتے ہو اس لئے تم دھن والے ہو اور پھولتے پھلتے ہو"

۲۔" ناج کھاتے ہو۔ پیاروں کو دیکھتے ہو۔ جو شخص اس ویشوانر آتما کی اس حیثیت میں اپاسنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیاروں کو دیکھتا ہے اور اس کے خاندان میں برہم درچس ہوتا ہے۔ مگر یہ آتما صرف بستی (پیشاب) کا مقام ہے

تیرا پیشاب کا مقام پھٹ جاتا۔ اگر تو میرے پاس نہ آیا ہوتا۔

ستر ھواں کھنڈ

۱۔ تب اس نے اودالک ارونی سے کہا۔ اے گوتم! تم کس کی بہ حیثیت آتما کے اپاسنا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا "اے بھگوان! راجن! صرف پرتھوی کو" اس نے جواب دیا "یہ آتما پرتشٹھا (مضبوطی کے ساتھ قیام والا) ویشوانر ہے۔ جس کی تم بہ حیثیت آتما کے اپاسنا کرتے ہو۔ اس لئے تم پرجا سے مویشی سے پرتشٹھا والے ہو۔

۲۔ ناج کھاتے ہو۔ پیاروں کو دیکھتے ہو۔ جو کوئی اس ویشوانر کی اس طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ ناج کھاتا ہے۔ پیاروں کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے کل میں برہم ورچس ہوتا ہے۔ مگر یہ صرف آتما کا پاؤں ہے۔ تمہارے پاؤں کملا جاتے ہیں۔ اگر تم میرے پاس نہ آئے ہوتے۔

اٹھارھواں کھنڈ

۱۔ تب اس نے ان سب کو کہا۔ تم اس ویشوانر آتما کو الگ الگ مانتے ہوئے ناج کھاتے ہو۔ مگر جو اس ویشوانر آتما کی اس

طرح (اپاسنا کرتا ہے۔ کہ وہ سب جگہ دیاپک (پردیش ماترا) ہے اور ابھی دیمان ہے۔ وہ سب لوکوں میں۔ سب جاندار وں میں اور سب آتماؤں میں ناج کھاتا ہے۔

تشریح ۔ ابھی دیمان۔ پرتیگیاتما

۲۔ اس ویشوانر آتما کا دیو آتما (تیج والا) سر ہے۔ وشوروپ سورج آنکھ ہے۔ الگ الگ راستوں سے بہنے والا آتما وایو پران ہے۔ دیاپک آکاش دھڑ ہے۔ رئی (جل) بستی ہے پرتھوی پاؤں ہے۔ چھاتی ویدی ہے۔ روم کشا (گھاس) ہیں۔ ہردے گارہ پتیہ اگنی ہے۔ من دکشن اگنی ہے۔ منہ اہونیہ اگنی ہے۔

انیسواں کھنڈ

۱۔ پس جب ناج پہلے پہل پاس آوے۔ وہ ہوم کی چیز ہے اب وہ جو پہلی اہوتی دے (پہلا لقمہ منہ میں ڈالے) تو وہ پرانائے سواہا کہہ کر اس کی آہوتی کرے۔ تو پران ترپت ہوجاتے ہیں۔

تشریح ۔ ترپت۔ آسودہ

۲۔ پران کے ترپت ہونے سے آنکھ آنکھ کے ترپت ہونے سے سورج۔ سورج کے ترپت ہونے سے پردیوآتما دیوا اور سورج کے ترپت ہونے سے دیوآتما اور سورج کے ادھکار میں جو کچھ ہیں سب ترپت ہوجاتے ہیں پیچھے وہ رکھانے والا ویشوانر کا

اپاسک) خود پرجا سے۔ پشوؤں سے تندرستی سے اور برہم ورچس سے ترپت ہوتا ہے۔

بیسواں کھنڈ

۱۔ اب جو دوسری (آہوتی) دے تو وہ "ویانا ئے سواہا" کہہ کر دے تب ویان ترپت ہوتے ہیں۔ ویان کے ترپت ہونے پر کان کان کے ترپت ہونے پر چندرماں۔ چندرماں کے ترپت ہونے پر دشائیں۔ دشاؤں کے ترپت ہونے پر جو کچھ دشاؤں اور چندرماں کے ادھکار میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب ترپت ہو جاتا ہے۔ اس کی ترپتی کے پیچھے وہ (اپاسک) خود پرجا سے مویشی سے تندرستی سے تیج سے اور برہم ورچس سے ترپت ہوتا ہے

اکیسواں کھنڈ

۱۔ اب جو تیسری آہوتی دے تو "اپانائے سواہا" کہہ کر دے۔ تب اپان ترپت ہوں گے۔

۲۔ اپان کے ترپت ہونے پر بانی ترپت ہوتی ہے۔ بانی کے ترپت ہونے پر پرتھوی ترپت ہوتی ہے۔ پرتھوی کے ترپت ہونے پر پرتھوی اور اگنی کے جو کچھ ادھکار میں ہے وہ سب

ترپت ہوجاتے ہیں۔ اس کے ترپتی کے پیچھے وہ اپاسک خود پرجا سے۔ مویشیوں سے۔ تندرستی سے تیج سے اور برہم ورچس سے ترپت ہوتا ہے۔

بائیسواں کھنڈ

۱۔ اب جو چوتھی اہوتی دے تو سمانائے سواہا کہہ کردے تب سمان ترپت ہوتا ہے۔

۲۔ سمان کے ترپت ہونے پر ترپت ہوتا ہے۔ من کے پرپت ہونے پر بادل۔ بادل کے ترپت ہونے پر بجلی ترپت ہوتی ہے بجلی کے ترپت ہونے پر بجلی اور بادل کے ادھکار ہیں جو کچھ ہے سب ترپت ہوجاتا ہے۔ اس کی ترپتی کے پیچھے وہ اپاسک خود پرجا۔ مویشی۔ تندرستی۔ تیج اور برہم ورچس سے ترپت ہوتا ہے۔

تیئیسواں کھنڈ

۱۔ اب جو پانچویں آہوتی دے تو اُدانائے سواہا کہہ کردے اس سے ادان ترپت ہوتے ہیں۔

۲۔ ادان کے ترپت ہونے پر وایو ترپت ہوتا ہے وایو کے

ترپت ہونے پر آکاش۔ آکاش کے ترپت ہونے پر جو کچھ آکاش اور وایو کے ادھکار میں ہے وہ سب ترپت ہوتا ہے۔ اس کی ترپتی کے پیچھے وہ اپاسک خود پرجا سے مویشی سے تندرستی سے تیج سے اور برہم ورچس سے ترپت ہوتا ہے۔

چوبیسواں کھنڈ

۱۔ اگر کوئی اس ودیا کے جانے ہوئے بغیر اگنی ہوتر کرتا ہے۔ تو وہ ہوم ایسا ہے۔ جیسے کوئی انگاروں کو ہٹا کر راکھ میں ہوم کرے۔

۲۔ ہاں وہ جو اس کے سچے مطلب کو جان کر اگنی ہوتر کرتا ہے تو اس کا وہ ہوم (یعنی اناج کھانا) سارے لوگوں میں تمام جانداروں میں اور تمام آتماؤں میں پھیل جاتا ہے۔

۳۔ اور جیسے سرکنڈے کی روئی آگ میں پڑنے سے جل جاتی ہے۔ اس طرح اس کے سارے پاپ جل جاتے ہیں۔ جو اگنی ہوتر کے اس سچے مقصد کو جان کر ہوم کرتا ہے (یعنی اناج کھاتا ہے)

۴۔ اس لئے اگر (اگنی ہوتر کے اس اچھے مقصد کا جاننے والا اپنا جھوٹھا چنڈال کو بھی دیوے تو وہ اس کے ویشوانر آتما میں ہی ہوم ہوگا۔ اس پر یہ شلوک ہے۔

۵۔ جیسے بھوکے بچے ماں کے آس پاس بیٹھ جاتے ہیں اس طرح تمام جاندار اگنی ہوتر کی اپاسنا کرتے ہیں۔ ہاں اگنی ہوتر کی اپاسنا کرتے ہیں۔

پہلا کھنڈ

۱۔ شویت کیتو ارونی کا پوتا تھا۔ اس کے باپ اُدالک ارونی کے بیٹے نے کہا "شویت کیتو! آ ؤ برہمچاری بن کر رہو۔ کیونکہ بیٹا! ہمارے گھرانے میں کوئی ایسا نہیں ہوتا جو ویدوں کے پڑھنے کے بغیر براہمنوں کا بھائی بند سمجھا جائے"۔

۲۔ وہ بارہ برس کی عمر میں (گورو کے) پاس گیا اور چوبیس برس کی عمر میں سارے ویدوں کو پڑھ کر واپس آیا۔ اونچی طبیعت اپنے آپ کو عالم جانتا ہوا مغرور۔

۳۔ اس کو باپ نے کہا "سویت کیتو بیٹا! تم جو اتنی مزاج والے اپنے آپ کو پورا سمجھنے والے و مغرور ہو۔ کیا تم نے کبھی اُس

اپدیش کو بھی پوچھا ہے نہ سنا ہوا سنا ہوا ہو جاتا ہے۔ نہ سمجھا ہوا سمجھا ہوا ہو جاتا ہے۔ اور نہ جانا ہوا جانا ہوا ہو جاتا ہے۔

۴۔ اس نے پوچھا بھگون! وہ آدیش کس قسم کا ہے؟ (باپ نے جواب دیا) بیٹے! جیسے مٹی کا ایک ڈھیلا دکے جاننے) سے مٹی کی ہر ایک جانی ہوئی ہو جائے۔ کیونکہ وکار صرف نام کے لئے ہے۔ جو بانی کا سہارا ہے لیکن وہ مٹی ہی ہے یہی سچ ہے۔

تشریح دکار بنی ہوئی چیز یعنی مٹی سے جو ہزاروں چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ وہ مٹی ہی ہیں۔ صرف لفظوں کی وجہ سے وہ الگ الگ بتائی جاتی ہیں۔

۵۔ اور جیسے ایک ناخن گیر کے دیکھنے سے لوہے کی ہر ایک چیز جانی جاتی ہے۔ وکار صرف نام کے لئے ہے۔ وہ صرف بانی کا سہارا ہے۔ مگر وہ لوہا ہی ہے یہی سچ ہے۔ اس طرح اے لڑکے! وہ اپدیش ہے۔

۶۔ بیٹے نے کہا) بھگون! (غالباً) میرے گرو اس کو نہ جانتے ہوں گے۔ کیونکہ اگر جانتے ہوتے تو مجھ کو کیوں نہ بتاتے۔ اس لئے آپ ہی مجھ کو بتائیے۔ اس نے کہا "ایسا ہی ہو۔"

دوسرا کھنڈ

۱۔ اے بیٹے! پہلے صرف ست ہی تھا۔ ایک بغیر دوسرے

اس کی بابت بعض بعض کی یہ راسے ہے۔ کہ صرف وہ پہلے است تھا۔ ایک بغیر دوسرے کے اُس کے ماننے سے پھر است سے ست کی پیدائش ماننی ہوگی۔

۲۔ مگر اس نے کہا بیٹے! یہ کیسے ہو سکتا تھا؟ ست سے ست کی پیدائش کیسے ہو سکتی ہے۔ اس لئے بیٹے! پہلے ست ہی تھا۔ ایک بغیر دوسرے کے۔

۳۔ اس نے سوچا میں بہت ہو جاؤں۔ میں پرجا والا ہوں۔ اس نے آگ کو بنایا۔ اس آگ نے سوچا۔ میں بہت ہوؤں پرجا والا ہوں۔ اس نے جل بنایا۔ اس لئے جہاں کسی پرش کو گرمی آتی ہے۔ وہاں جل ہی پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ اس جل نے سوچا۔ میں بہت ہوؤں۔ پرجا والا ہوؤں اس نے اناج (پرتھوی) کو پیدا کیا۔ اس لئے جہاں کہیں پانی برستا ہے۔ وہاں بہت اناج پیدا ہوتا ہے۔

تیسرا کھنڈ

۱۔ ان تمام جانداروں کے تین ہی تخم ہیں۔ انڈے سے پیدا ہونے والے (پرند وغیرہ)، جو پیٹ سے پیدا ہونے والے اور اور درخت۔

تشریح جو انڈے سے پیدا ہوتے ہیں۔ انڈج جو پیٹ سے ہوتے ہیں جرایج جو ادبھج سے پیدا ہوتے ہیں۔ درخت کہلاتے ہیں۔

۲۔ اس دیوتا (تیج۔ جل۔ پرتھوی کے پیدا کرنے والے) نے سوچا۔ اچھا اب میں ان تینوں دیوتاؤں (تیج جل۔ پرتھوی) میں جیو آتما کے ساتھ داخل ہو کر نام اور روپ کو الگ الگ کروں۔

۳۔ اور ان سے ہر ایک کو تین تین گن تباؤں۔ تب وہ دیوتا (ست) ان تینوں دیوتاؤں میں جیو آتما کیساتھ داخل ہوا اور نام وروپ کو الگ الگ کیا۔

۴۔ ان میں سے ہر ایک کے تین تین گن بنایا۔ اور جس طرح ان دیوتاؤں میں تین تین گن ہیں۔ وہ مجھ سے سمجھ لے۔

تشریح آگ۔ جل۔ پرتھوی پہلے مفرد تھے پھر ان تینوں کو ملا ملا کر بنسی کے ساتھ ان کا روپ بنا جس کو ہم دیکھتے ہیں۔

چوتھا کھنڈ

۱۔ (جلتی ہوئی) آگ کا لال رنگ ہے۔ وہ تیج کا رنگ ہے جو سفید ہے وہ جل کا رنگ ہے۔ اور جو کالا رنگ ہے وہ پرتھوی

کا رنگ ہے۔ اب اگنی کا اگنی پن چلا گیا۔ وکار نام کے لئے الگ ہے۔ جو بانی کا سہارا ہے۔ جو کچھ ست ہے وہ تین روپ ہے۔

تشریح ۔ اگنی کا اگنی پن۔ یعنی وہ اب جو مفرد نہیں رہی۔

۲۔ جو سورج کا لال رنگ ہے۔ وہ تیج کا رنگ ہے۔ جو سفید ہے وہ جل کا (رنگ) ہے۔ جو کالا ہے وہ پرتھوی کا (رنگ) ہے۔ اب سورج کا سورج پن چلا گیا۔ وکار نام کے لئے الگ ہے۔ جو بانی کا سہارا ہے۔ جو کچھ ست ہے۔ وہ تین روپ ہے۔

۳۔ چندرما میں جو لال رنگ ہے وہ اگنی کا ہے جو سفید ہے وہ جل کا ہے۔ اور جو کالا ہے وہ پرتھوی کا ہے۔ اب چندر کا چندر پن چلا گیا۔ وکار نام کے لئے ہے۔ جو بانی کا سہارا ہے۔ جو کچھ ست ہے۔ وہ تین روپ ہے۔

۴۔ جو بجلی کا لال رنگ ہے وہ تیج کا رنگ ہے۔ جو سفید ہے وہ جل کا ہے۔ جو کالا ہے۔ وہ پرتھوی کا ہے۔ اب بجلی کا بجلی پن چلا گیا۔ وکار صرف نام کے لئے ہے۔ جو بانی کا سہارا ہے۔ جو ست ہے۔ وہ تین روپ والا ہے۔

۵۔ قدیم زمانہ کے بڑے گرہست اور بڑے دیوتا جنہوں نے اس بات کو جان لیا ہے۔ انہوں نے کہا تو اب اب ہم کو کوئی ایسی چیز نہیں تبلاوے گا۔ جو ہماری ندسنی ہوئی نہ سمجھی ہوئی اور نہ جانی ہوئی ہے۔ کیونکہ ان سے انہوں نے سب کچھ جان لیا تھا۔

۶۔ جو کچھ لال رنگ تھا اس کو انہوں نے تیج کا روپ جانا۔ جو سفید تھا۔ اس کو انہوں نے جل کا روپ جانا۔ جو کالا تھا اس کو انہوں نے پرتھوی کا روپ جانا۔

۷۔ اور جو نظر نہ آ سکا اس کو انہوں نے سمجھا کہ ان تینوں کا میل ہے۔ اب اے لڑکے ا بر مجھ سے سیکھ لے۔ یہ تینوں دیوتا جب پورش کو پاتے ہیں۔ کس طرح ان میں سے ہر ایک میں تین گن والا ہوتا ہے۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ جب پرتھوی (اناج) کھائی جاتی ہے۔ تو وہ تین قسم کی بن جاتی ہے اس کا سب سے کثیف (ستھول) حصہ مل بنتا ہے۔ گوشت درمیانی ہے۔ اور جو سب سے لطیف ہے وہ من ہے۔

۲۔ جب جل پیا جاتا ہے وہ تین طرح کا بن جاتا ہے۔ اس کا کثیف حصہ پیشاب بنتا ہے۔ درمیانی خون ہے۔ اور جو لطیف ہے وہ پران ہے۔

۳۔ جب تیج (تیل گھی وغیرہ) کھایا جاتا ہے۔ تو وہ تین قسم کا بنتا ہے۔ اس کا کثیف حصہ ہڈی بن جاتا ہے۔ چربی درمیانی ہے جو لطیف ہے وہ بانی بنتی ہے۔

۴۔ کیونکہ اے بیٹے! من اَن سے، ران کا بنا یا ہوا۔ بنتہ۔ ملاحہ

جل میں رس کا بنا ہوا ہے۔ بانی تیج میں ہے اگنی کی بنی ہوئی۔ اے بیٹے نے
کہا۔ ابھی مجھ کو پھر بتائیں۔ باپ نے کہا۔ ایسا ہی ہو۔

چھٹا کھنڈ

۱۔ اے بیٹے! جب دہی متھا جاتا ہے۔ تو اس کا سب سے لطیف حصہ
اوپر اٹھتا ہے۔ وہ مکھن بنتا ہے۔

۲۔ اسی طرح بیٹے! اناج جب کھایا جاتا ہے تو اس کا سب سے
لطیف حصہ اوپر اٹھتا ہے۔ وہ من بنتا ہے۔

۳۔ اور بیٹے! جب جل پیا جاتا ہے۔ تو اس کا سب سے لطیف
حصہ اوپر اٹھتا ہے۔ وہ پران بنتا ہے۔

۴۔ اور جب تیج کھایا جاتا ہے۔ تو اس کا سب سے لطیف حصہ اوپر
اٹھتا ہے۔ وہ بانی بنتا ہے۔

۵۔ کیونکہ بیٹے! من ان سے ہے۔ پران جل سے ہے۔ بانی
تیج سے ہے۔

۶۔ بیٹے نے کہا۔ بھگوان! مجھ کو پھر سمجھائیے۔ اس نے کہا ایسا ہی ہو۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ اے بیٹے! پورش سولہ کلا والا ہے۔ تم پندرہ دن کچھ نہ کھاؤ

جل جتنی خواہش ہو پیتے رہو۔ پران جو جل سے ہے۔ وہ تمہارا نہ نکل جائے گا۔ جب تک تم پانی پیتے رہو گے"۔

۲-۱۔ اس نے پندرہ دن تک نہیں کھایا۔ تب وہ باپ کے پاس آیا اور کہا "بھگون! کیا سناؤں؟ باپ نے کہا "بیٹے! رگ یجو اور سام منتر سناؤ"۔ اس نے کہا "بھگون! مجھ کو یاد نہیں آتے"۔

۳۔ باپ نے اس کو جواب دیا "اے بیٹے! جس طرح جلتی ہوئی آگ کا ایک انگارہ جو جگنوں کی طرح (چھوٹا) ہو اور بچ رہا ہے۔ تو اس انگارے سے آدمی بہت نہیں جلا سکتا۔ اسی طرح اے بیٹے! تیری سولہ کلاؤں میں سے ایک کلا باقی بچ رہی ہے۔ اور اس لئے اس ایک کلا سے تو اب ویدوں کو یاد نہیں کر سکتا۔ اچھا جاؤ۔ اور کھاؤ۔

۴۔ تب تو مجھ سے اس کو سمجھے گا۔ سویت کیتو نے جا کر کھانا کھا لیا۔ اور پھر باپ کے پاس آیا۔ اب جو کچھ باپ نے اس سے پوچھا وہ سب کچھ جان گیا۔ تب اس کو باپ نے کہا۔

۵۔ اے بیٹے! جس طرح اگنی کا ایک انگارا جو جگنوں کی طرح (چھوٹا) بچ رہا ہے۔ اگر اس کو گھاس سے سلگا کر پھر چمکایا جائے تو وہ بہت کچھ جلا سکتا ہے۔ اس طرح اے بیٹے! تیری سولہ کلاؤں میں سے ایک باقی بچ رہی تھی۔ اس کو غذا کھا کر تو نے سلگا دیا۔ پھر وہ چمک اٹھی ہے۔ اور اس سے تم اب ویدوں کو یاد کرتے ہو۔ اے بیٹے! من ان سے ہے۔ پران جل سے ہے۔ اور باقی تیجو سے ہے۔ تب اس نے

باپ کی بات کو سمجھ لیا۔ ہاں اس نے سمجھ لیا۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ ادالک ارونی نے اپنے بیٹے سویت کیتو سے کہا "بیٹا! مجھ سے تم خواب کی اصلیت کو سمجھ لو۔ جب یہ پرش سوجاتا ہے۔ تب وہ ست (برھم) کے ساتھ مل جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ میں لین ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو یہ سوپتی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ (سو) میں (اپنیت) لین ہوتا ہے۔

۲۔ جیسے بہلئے کے تاگے سے مضبوط بندھا ہوا پرند ادھر ادھر اڑکر اور کہیں آشرا نہ پاکر وہاں ہی آجاتا ہے۔ جہاں وہ بندھا ہوا تھا۔ بالکل اسی کی طرح یہ من ہر چہار طرف گھوم پھر کر کہیں آشرا نہ پاکر پران کا ہی سہارا لیتا ہے۔ کیونکہ یہ من اے بیٹے! پران سے بندھا ہوا ہے۔

۳۔ اب اے بیٹے! تم مجھ سے بھوک اور پیاس کی اصلیت کو سیکھو جب کسی پرش کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ وہ بھوکا ہے (تو اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جل اس کی کھائی ہوئی غذا کو لے جا رہا ہے) پس جیسے گوناے اشو نائے اور پرش نائے سے (اسی طرح جل (جو اناج کو نیچے لئے جاتا ہے!) ور بھوکھ لگتا ہے) کو اشنایا کہتے ہیں اسی طرح (اناج کے نیچے جانے سے) یہ جو انکر نکلا ہے۔ (شریر پیدا ہوا ہے) یقین کرو۔ کہ بغیر

سبب کے نہیں ہوگا۔ (کیونکہ کارج بغیر ست کارن کے نہیں ہوتا۔
۔ ۴۔ اس کا سبب سوائے ناج کے اور کہاں ہو سکتا
ہے؟ اسی طرح بیٹے! ناج بھی ایک انکر ہے۔ اس کے بھی سبب
کو ڈھونڈھ اور وہ تیج (آگ) ہے۔ اسی طرح بیٹے! تیج بھی انکر ہے
اس کے بھی سبب کو ڈھونڈھ اور وہ لمبے بیٹے! ایرمھ ہے پس بیٹے!
ان ساری پرجاؤں کا اصل ست ہے۔ اب بھی اس موجودہ
حالت میں وہ ست ہی کے آسرے ہیں۔ اور آخر میں ست میں
لے ہوتے ہیں۔

تشریح

گوناسے ۔ گوالا
اشوناسے ۔ سائیس
پرش ناسے ۔ سپہ سالار یا راجہ

یہ سب سے جانے ہیں۔ اسی طرح ان کا لے جانے والا جل
ہے یعنی ناج کھانے کے بعد ہضم ہو کر تمام جسم میں لے جایا جاتا
ہے۔ پھیل جاتا ہے۔ تب بھوک لگتی ہے۔ اشتاء بھوک کو کہتے
ہیں۔

اور جب کہا جاتا ہے۔ کہ پرش پیاسا ہے (تو اس کا مطلب
یہ ہے کہ آگ اس کو لے جا رہی ہے۔ جو کچھ اس نے پیا ہے (یعنی
وہ پران وغیرہ کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے) پس جس طرح یہ
گونائے! اشونائے۔ پورش نائے ہے۔ اسی طرح آگ کو اُدنیا کہتے

ہیں اس طرح ریانی کے خشک ہونے سے) اے بیٹے! یہ جوانکر(جسم)
پیدا ہوتا ہے۔ یقین رکھ۔ یہ بغیر سبب کے نہیں ہے۔
تشریح۔ اونیا۔جل کا بے جانا۔
۶۔ اے بیٹے جس طرح یہ تین دیوتا (ان جل اور تیج) پورش
کو مل کر ہر ایک گنوں والا ہو جاتا ہے۔ وہ پہلے رچے تھے۔ (چھٹویں اور
ساتویں کھنڈ میں) کہدیا ہے۔ جب کوئی آدمی یہاں سے چلا جاتا
ہے۔ تو اس کی بانی من میں لے ہوتی ہے۔ پرانوں پران تیج میں۔ تیج
پرادیوتا (ست) میں جو سب سے لطیف رسو کشم ہے۔
۷۔ یہ سب کچھ اسی آتما سے آتما والا ہے۔ وہ ست ہے۔ وہ آتما
ہے۔ اے سویت کیتو! وہ تو ہے (بیٹے نے کہا) بھگون! مجھ کو پھر بتائیے
باپ نے جواب دیا۔ ایسا ہی ہو۔

نواں کھنڈ

۱۔ اے بیٹے! جس طرح شہد کی مکھیاں شہد بناتی ہیں مختلف
مقامات کے اور درختوں کے رسوں) کو پھر یہ تمیز نہیں رہتی کہ ہم مختلف
درخت کے ہیں۔ اسی طرح مرنے کے بعد جب پرانی ست میں ملتے
ہیں۔ ان کو تمیز نہیں رہتی۔
۲۔ وہ پھر اسی شکل میں پیدا ہوتے ہیں جس شکل میں پہلے رہتے
تھے۔ چاہے وہ چیتا ہو۔ شیر ہو۔ بھیڑیا ہو۔ ریچھ ہو۔ کیڑا ہو۔ کوڑا ہو

پشو ہو۔ یا مچھر ہو۔

۴۔ یہ ست کا سب اصل ہے۔ یہ سب کچھ اسی سے ہے۔ وہ ست ہے۔ وہ آتما ہے بیٹے! سویت کیتو! وہ تو ہے (بیٹے نے کہا) بھگون مجھ کو پھر بتائیے۔ اس نے کہا بیٹے ایسا ہی ہو۔

دسواں کھنڈ

۱۔ یہ ندیاں پورب سے پچھم کی طرف بہتی ہیں۔ اور تب سمندر میں جا کر (بھاپ ہو کر اوپر اٹھتی ہیں۔ پھر برس کر دکن کی طرف بہہ کر) سمندر کی شکل کی ہو جاتی ہیں۔ ان کو یاد نہیں رہتا۔ وہ کیا میں ہیں۔

۲۔ اسی طرح یہ پرانی ست سے نکلے ہوئے نہیں جانتے کہ کہاں سے نکلے ہیں۔ وہ اسی شکل کے ہو جاتے ہیں۔ جو پہلے تھے۔ چاہے وہ چیتا ہو۔ شیر ہو۔ بھیڑیا ہو۔ ریچھ ہو۔ کیڑا ہو۔ تکوڑا ہو۔ پسو ہو یا مچھر ہو۔

۳۔ یہ لطیف جو سب کا اصل ہے۔ یہ سب کچھ اسی سے آتما والا ہے وہ آتما ہے۔ اے سویت کیتو! وہ تو ہے۔

۴۔ بیٹے نے کہا بھگون! مجھ کو پھر سمجھا دیں۔ اس نے جواب دیا۔ ایسے ہی ہو۔

گیارھواں کھنڈ

اے بیٹے! اگر کوئی اس بڑے درخت کی جڑھ کو ضرب لگائے

تو وہ بہیگا۔ اسی طرح درمیان میں مارے تب بہیگا۔ اگر کوئی چوٹی پر ضرب دے تب بھی بہیگا۔ یہ درخت زندہ آتما سے بھرا ہُوا پوری طرح سے زمین کا رس پیتا ہُوا ہرا بھرا ہو کر کھڑا رہتا ہے۔

۲۔ لیکن جب اس کی ایک شاخ سے زندگی نکل جاتی ہے۔ وہ خشک ہو جاتا ہے۔ جب دوسری شاخ سے زندگی نکل جاتی ہے۔ وہ بھی خشک ہو جاتی ہے۔ تیسری سے نکل جاتی ہے۔ وہ بھی خشک ہو جاتی ہے۔ تمام درخت سے نکل جاتی ہے۔ وہ سارا درخت سوکھ جاتا ہے۔ اسی طرح بیٹے! تم جانو۔

۳۔ جب جسم سے جان نکل جاتی ہے۔ وہ مرجاتا ہے۔ مگر جان نہیں مرتی۔ وہ جو لطیف سب کا اصل ہے! اسی سے سب آتما والے ہیں۔ یہ ست ہے۔ اے شویت کیتو! وہ تو ہے۔

۴۔ بیٹے نے کہا اے بھگون! مجھ کو پھر سمجھائیں۔ باپ نے جواب دیا۔ بیٹے! ایسا ہی ہو۔

بارھواں کھنڈ

۱۔ اس نے کہا "اس بڑ کے درخت کا ایک پھل لاؤ" شاگرد نے جواب دیا "یہ موجود ہے"

(اس نے کہا)، اس کو توڑ ڈال۔ خداوندا اس کو توڑ ڈالا۔ اس میں تم کو کیا دکھائی دیتا ہے! بھگون! چھوٹے چھوٹے دانے "بیٹے!

ان میں سے ایک کو توڑ دے۔" "بھگون میں نے توڑ دیا۔" "اس میں کیا دیکھتے ہو؟" "کچھ نہیں بھگون۔"

۲۔ باپ نے اس سے کہا "جانا تم کو کچھ نظر نہیں آتا۔ وہاں بہت بڑا شاندار برگد موجود ہے۔"

۳۔ وشواس کرو۔ شویت کیتو! وہ لطیف جو سب کا اصل ہے سب کچھ اسی سے آتما والا ہوتا ہے۔ وہ ست ہے وہ آتما ہے۔ اے سویت کیتو وہ تو ہے۔

۴ (بیٹے نے کہا) بھگون! مجھ کو پھر بتائیے۔" باپ نے جواب دیا۔" ایسا ہی ہو۔"

تیرھواں کھنڈ

۱۔" اس نمک کو پانی میں ڈال کر صبح میرے پاس آؤ۔" اس نے ویسا ہی کیا۔ باپ نے اس سے کہا۔" بیٹے! رات کو جو نمک تم نے پانی میں ڈالا تھا۔ اس کو لے آؤ۔" بیٹے نے اس کو ڈھونڈا۔ لیکن نہیں پایا۔ کیونکہ وہ اس میں گھل گیا تھا۔

۲۔ باپ نے کہا۔ اس کے اوپر (کے حصے) سے ذرہ چکھو کیا ہے؟ (اس نے کہا) نمکین ہے۔" "نیچے (کے حصے) سے ذرہ چکھو کیا ہے؟" "نمکین ہے۔" اس کے نیچے (کے حصہ) سے ذرہ چکھو کیا ہے؟" "نمکین ہے۔" (باپ نے کہا) اچھا (اب اس کو پھینک کر)

میرے پاس آؤ۔ اس نے ویسا ہی کیا (اور کہا) نمک جو میں نے ڈال دیا تھا۔ سب جگہ موجود ہے رگوں میں دیکھ نہیں سکتا صرف زبان سے چکھ سکتا ہوں (باپ نے اس سے کہا) بیٹے اچھی حالت ست کی ہے۔ گو تم نہیں دیکھتے۔ مگر وہ (جسم میں) محیط ہے۔

۳۔ یقین رکھو وہ جو لطیف سب کی اصل ہے۔ سب اسی سے آتما والا ہوتا ہے۔ وہ ست ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے شویت کیتو وہ تو ہے (بیٹے نے کہا) بھگون! مجھے پھر بتائیں۔ باپ نے جواب دیا۔ ایسا ہی ہو۔

چودھواں کھنڈ

۱۔ بیٹے! اس دنیا میں جب آدمی کی آنکھ میں پٹی باندھ کر گندھار سے لے جا کر ایک سنسان جگہ میں چھوڑ آتے ہیں۔ اس کے شور کی صدا سے پورب اتر پچھم سب گونج اٹھتے ہیں (کہ) میری آنکھ میں پٹی باندھ کر یہاں چھوڑ گئے۔ میری آنکھ میں پٹی باندھ کر یہاں چھوڑ گئے۔

۲۔ اس پر کوئی رحم دل آدمی (اس کی پٹی کھول دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ یہ گندھار کی راہ ہے تو اس راہ سے چلا جانا۔ تب وہ دانا شخص ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کو گزرتے ہوئے راستہ پوچھتا جاتا ہے (اور آخر کار گندھار میں پہنچ جاتا ہے۔ اسی

طرح جس شخص کو لایق گورو مل جاتا ہے۔ وہ مارگ پوچھ لیتا ہے اور دنیاوی تعلقات سے آزاد ہو کر وہ راست و موکش کو حاصل کر لیتا ہے۔

۳۔ وہ لطیف جو سب کی اصل ہے۔ ست ہے! اس سے سب آتما والے ہوتے ہیں وہ ست ہے۔ وہ آتما ہے۔ شویت کیتو! وہ تو ہے۔

(بیٹے نے کہا) بھگون! مجھ کو پھر سمجھائیں۔ باپ نے کہا۔ بیٹے! ایسا ہی ہو۔

پندرھواں کھنڈ

۱۔ بیٹے! جب کوئی بیمار ہوتا ہے۔ تو اس کے خویش و اقارب اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں) "کیا تم مجھ کو جانتے ہو؟" جب تک اس کی بانی من میں لے نہیں ہو جاتی۔ من پران میں۔ پران۔ تیج میں اور تیج پرا دیوتا (ست) میں لے نہیں ہوتا۔ تب تک وہ جانتا ہے۔

۲۔ مگر جب اس کی بانی من میں لے ہو جاتی ہے۔ من پران میں اور پران پرا دیوتا میں۔ تب وہ ان کو نہیں جانتا۔

۳۔ وہ لطیف جو سب کا ست ہے۔ یہ سب کچھ اسی سے آتما

والا ہے۔ وہ ستیہ ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے سویت کیتو! وہ تو ہے
(بیٹے نے کہا) بھگون! مجھ کو پھر سمجھائیں۔ باپ نے کہا۔

سولھواں کھنڈ

۱۔ بیٹے! جب (چوری کا مجرم) ہاتھ بندھا ہوا آتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے "تو نے چرایا ہے"۔ (وہ انکار کرتا ہے۔ تب حاکم حکم دیتا ہے) اس کے لئے کلہاڑا گرم کرو۔ اگر وہ چور ہے۔ اور جھوٹ سے بچنا چاہتا ہے۔ تو وہ جھوٹا جھوٹ سے اپنے آپ کو ڈھانپتا ہوا۔ گرم لوہے کو پکڑ لیتا ہے تو جل جاتا ہے۔ اور سزا پاتا ہے (مارا جاتا ہے)

۲۔ اور اگر وہ چوری کرنے والا نہیں ہے۔ تب وہ اپنے آپ کو سچا بنا رکھنا چاہتا ہے۔ تو سچ بولنے والا سچائی سے اپنے آپ کو ڈھانپتا ہوا گرم لوہے کو پکڑتا ہے۔ وہ نہیں جل جاتا۔ اور وہ چھوٹ جاتا ہے۔

۳۔ جیسے وہ سچا آدمی نہیں جلتا۔ اسی طرح یہ سب اسی آتما والا ہے۔ وہ ست ہے۔ وہ آتما ہے۔ اے شویت کیتو! وہ تو ہے۔ تب اس نے اس کی بات کو جان لیا۔ ہاں اس کی بات کو جان لیا۔

ساتواں پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔ نارد سنت کمار کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا "بھگون! مجھکو اپدیش دو"۔ سنت کمار نے کہا "جو کچھ تم جانتے ہو۔ وہ مجھ کو سنا دو۔ تب میں اس کے آگے تم کو بتلاؤں گا۔

۲۔ نارد نے کہا۔ بھگون! میں نے رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید چوتھا اتھرون وید۔ اتہاس۔ پوران۔ ویدوں کا وید۔ پتریہ۔ راشی دیو۔ ندھی۔ واکو واکیہ۔ اکاین۔ دیو ودیا۔ برہم ودیا۔ بھوت ودیا۔ کشتر ودیا۔ نکشتر ودیا۔ سرپ ودیو جن ودیا۔ یہ سب میں نے پڑھا ہے۔ یہ سب علوم ہیں۔ جو پہلے زمانہ میں یہاں رائج تھے۔

اتہاس پوران۔ مہابھارت

ویدوں کا وید۔ علم صرف و نحو

پتریہ۔ شرادھ۔ کرم کانڈ وغیرہ

راشی۔ علم حساب
دیو۔ علم آفرینش
ندھی۔ پولٹیکل اکانومی۔ علم صنعت وحرفت وغیرہ وغیرہ
وایو واکیہ۔ علم منطق
ایکاین۔ راج نیتی
دیوودیا۔ نرکت علم توضیح الاسماء
برمھ ودیا۔ شکشا۔ کلپ۔ چھند (علم عروض وغیرہ)
بھوت ودیا۔ علم الروح۔ یا علم طبعیات۔ علم عناصر۔
کشتر ودیا۔ علم اسلحہ
نکشتر ودیا۔ علم نجوم
سرپ ودیا۔ علم تریاق
دیوجن ودیا۔ گانا۔ بجانا۔ وغیرہ وغیرہ

۳۔ بھگون! میں صرف منتروں کو جانتا ہوں۔ آتما کو نہیں جانتا۔ میں نے سن رکھا ہے۔ آپ ایسے مہاتماؤں سے ہیں۔ جن کہ تارے ہوئے ہیں۔ لوگ دکھ سے پار ہو جاتے ہیں۔ بھگون! مجھ کو بھی آپ دکھ سے پار کریں۔ سنت کمار نے کہا "تم نے جو کچھ پڑھا ہے۔ یہ صرف نام ہے۔

۴۔ نام ہی رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھروَن وید۔ پانچواں اتہاس پوران۔ وید دل کا وید۔ پتر یہ۔ راشی۔ دیو۔ ندھی۔ واکو واکیہ اکاین۔ دیو ودیا۔ برمھ ودیا۔ بھوت ودیا۔ کشتر ودیا۔ نکشتر ودیا

سرپ اور دیو جن کی ودیا۔ یہ سب نام ہی ہے۔ نام ہی کی تم اپاسنا کرو۔

۵۔ وہ جو نام کی برہم کے طور پر اپاسنا کرتا ہے۔ جہانتک نام کی سمجھ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کے موافق ہوتا ہے ہوتا ہے۔ جو نام کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے"۔ ناردنے پوچھا، بھگون! کیا نام سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے؟ سنت کمارنے کہا، ہاں نام سے بڑھ کر ہے ناردنے کہا، بھگون! وہ مجھ کو بتلایئے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ بانی نام سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ بانی ہے۔ جو ان سب کو پورا پورا بتاتی ہے۔ رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ چوتھا اتھرون وید پانچواں اتہاس پوران۔ ویدوں کا وید۔ پتریہ۔ راشی۔ دیو۔ ندھی واکو واکیہ۔ ایکائن۔ دیو ودیا۔ برہم ودیا۔ بھوت ودیا۔ کشتر ودیا۔ نکشتر ودیا۔ سرپ دیوجن کی ودیا۔ دیو لوک۔ پرتھوی۔ وایو اور آکاش جل اور تیج۔ دیوتا اور آدمی۔ حیوان و پرند۔ گھاس و نباتات گوشت کھانے والے جانور۔ کیڑے۔ مکوڑے۔ چیونٹی۔ دھرم اور ادھرم۔ سچ اور جھوٹ۔ بھلا اور بڑا۔ پیارا ور نفرت۔ اگر بانی نہ ہوتی تو نہ دھرم جانا جاتا نہ ادھرم۔ نہ سچ نہ جھوٹ۔ نہ بڑا نہ بھلا۔ نہ پیار

نہ نفرت۔ بانی ہی سب کچھ برہم کو سب کچھ سمجھاتی ہے۔ بانی کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو بانی کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ اس کے لئے جہانتک بانی کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کے موافق کام ہوتا ہے۔ جو بانی کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔" (نارد نے پوچھا) بھگون! بانی سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے! (سنت کمار نے کہا) ہاں بانی سے بڑھ کر ہے (نارد بولے) بھگون! وہ مجھ کو بتائیں

تیسرا کھنڈ

۱۔ من بانی سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ جس طرح بند مٹھی دو آنولے یا دو بیر یا دو بڑے ہڑ کو جان لیتی ہے! اسی طرح من۔ نام اور بانی ان دونوں کو جانتا ہے۔ جب کوئی آدمی یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں منتر کو پڑھوں۔ تب وہ پڑھتا ہے (وہ خیال کرتا ہے) کرم کروں۔ تب کرم کرتا ہے۔ (جب خیال کرتا ہے) اولاد اور مویشی کی خواہش کروں۔ تب وہ ان کو چاہتا ہے۔ من بلاشک آتما ہے من لوک ہے۔ من برہم ہے۔ من کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو من کی اپاسنا کرتا ہے۔ جہانتک من کو پہنچ ہے وہاں تک اس کی خواہش کے موافق کام ہوتا ہے۔ جو من کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے (نارد نے کہا) کیا من سے بڑھ کر بھی کچھ

ہے؟ہاں ہے بھگون! وہ مجھ کو بتایئے۔

چوتھا کھنڈ

۱۔سنکلپ من سے بڑھ کر ہے۔کیونکہ جب انسان سنکلپ (خیال) کرتا ہے۔تب وہ سوچتا ہے۔تب بانی کو حرکت دیتا ہے اور وہ اسکو نام میں حرکت دیتا ہے نام میں منتر ایک ہوتے ہیں اور منتروں میں کرم۔

تشریح نام منتر میں ہے۔منتر میں کرم ہے۔کیونکہ منتروں ہی میں کرم کانڈ بتایا گیا ہے۔

۲۔ان سب (کرموں وغیرہ) کا مرکز سنکلپ یا قوت ارادی) یہ سنکلپ سرد پہ ہیں اور سنکلپ میں رہتے ہیں۔دیو لوک اور پرتھوی سنکلپ والے ہیں۔وایو اور آکاش سنکلپ میں ملے ہوئے ہیں۔جل اور تیج سنکلپ میں ملے ہوئے ہیں۔سنکلپ سے بارش (برشا) سنکلپ والی ہوتی ہے۔برشا کے سنکلپ سے ناج سنکلپ والا ہوتا ہے۔ان کے سنکلپ سے پران سنکلپ والے ہوتے ہیں۔پرانوں کے سنکلپ منتر سنکلپ والے ہوتے ہیں۔منتروں کے سنکلپ سے کرم سنکلپ والے ہوتے ہیں۔کرموں کے سنکلپ سے لوک سنکلپ والے ہوتے ہیں۔لوک کے سنکلپ سے ہر ایک چیز سنکلپ والی ہوتی ہے۔یہ سنکلپ کی طاقت ہے۔تم سنکلپ کی اپاسنا کرو۔

۳۔وہ جو سنکلپ کی برہم کے طور پر اپاسنا کرتا ہے۔وہ خود

بخود نشچل پرتشٹھا والا اور دکھ سے آزاد ہو کر ان لوگوں کو پاتا ہے۔ جو سنکلپ والے ہیں۔ دھرو ہیں۔ پرتشٹھا والے ہیں۔ اور دکھ سے آزاد ہیں۔ جہاں تک سنکلپ کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کے موافق کام ہوتا ہے۔ جو سنکلپ کی برہم کے طور پر اپاسنا کرتا ہے (نارد) بھگون! کیا سنکلپ سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے؟ ہاں سنکلپ سے بڑھ کر ہے۔ بھگون! وہ مجھ کو سمجھائیے۔

پانچواں کھنڈ

اچت سنکلپ سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ جب کوئی پرش سوچتا ہے تب وہ اس کا سنکلپ کرتا ہے۔ اور تب بانی کو حرکت کرتا ہے۔ اور وہ اس کو نام میں حرکت دیتا ہے۔ نام میں منتر ایک ہوتے ہیں۔ اور منتروں میں کرم ہوتے ہیں۔

۲۔ ان سب (سنکلپ سے لے کر کرم تک) کا چت مرکز ہے یہ چت سروپ ہیں۔ چت میں رہتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی آدمی چت (سوچنے) سے خالی ہے۔ چاہے وہ بہت کچھ جانتا بھی ہو۔ تب بھی لوگ اس کو دشٹی کہتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی پرش سوچ والا ہے۔ تو چاہے وہ تھوڑا بھی جانتا ہو تو لوگ اس کی بات کو خوشی سے سننا چاہتے ہیں کیونکہ چت ان سب کا مرکز ہے۔ یہ سب چت روپ ہیں چت میں رہتے ہیں تم اس کی اپاسنا کرو۔

وہ چت کی برہم کے طور پر اپاسنا کرتا ہے۔ وہ خود مضبوط، دیرو
پرتشٹھا والا اور دکھ سے آزاد ہوا ان لوگوں کو پاتا ہے جو سوچ
سے پورن اٹل پرتشٹھا والا اور دکھ سے آزاد ہے۔ جہاں تک
چت کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کا کام اس کی خواہش کے مطابق
ہوتا ہے۔ جو چت کی۔ برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔" نارد نے کہا
"بھگون! چت سے بڑھ کر بھی کوئی چیز ہے۔" سنت کمار نے کہا "ہاں!
چت سے بڑھ کر ہے۔" (نارد) "بھگون! مجھ کو وہ بتائیے۔"

چھٹواں کھنڈ

1- دھیان چت سے بڑھ کر ہے۔ یہ پرتھوی دھیان میں رہتی
ہے۔ اور اسی طرح انترکش۔ دیولوک۔ پہاڑ دھیان میں رہتے ہیں
دیوتا اور انسان دھیان میں لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ لوگ جو یہاں
آدمیوں میں سے بڑائی [illegible] پاتے ہیں۔ تو وہ بلا شک دھیان کا کچھ حصہ
لئے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جو چھوٹے درجہ کے آدمی ہیں۔ وہ لڑائی
جھگڑے۔ چغلی۔ [illegible] غیبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ مگر جو اونچے
درجے کے انسان ہیں۔ یہاں دھیان کے پھل کا کچھ حصہ لئے ہوئے
دکھائی دیتے ہیں۔ تم دھیان کی اپاسنا کرو۔

2- وہ جو دھیان کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے جہاں تک
دھیان کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کا کام اس کی خواہش سے

مطابق ہوتا ہے۔ جو دھیان کی برہم کی طرح اپاسنا کرتے ہیں۔ نارد! بھگون! کیا دھیان سے بڑھ کر کوئی چیز ہے؟ ہاں دھیان سے بڑھ کر ہے۔ بھگون! وہ مجھ کو بتائیں۔

ساتواں کھنڈ

۱۔ وگیان دھیان سے بڑھ کر ہے۔ وگیان کے ذریعہ آدمی رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ چوتھے اتھرون وید۔ پانچویں اتہاس پوران۔ ویدوں کے وید۔ پتریہ۔ راشی۔ دیو۔ ندھی۔ واکو واکیہ ایکاین۔ دیو ودیا۔ برہم ودیا۔ بھوت ودیا۔ کشتر ودیا۔ نکشتر ودیا مانپ اور دیوجن کی ودیا۔ دیو اور پرتھوی۔ وایو اور آکاش جل اور تیج۔ دیوتا اور آدمی۔ چرند اور پرند۔ گھاس اور درخت۔ تمام ماس کھانے والے جانور۔ کیڑے مکوڑے چیونٹی۔ دھرم ادھرم سچ جھوٹ۔ بھلائی برائی۔ پیار اور نفرت۔ ناج اور رس۔ لوک پرلوک ان کو انسان وگیان کے ذریعہ ہی جانتا ہے۔ تم وگیان کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو وگیان کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ وگیان والے ہوتا ہے۔ اور گیان والے لوگوں کو پاتا ہے۔ جہانتک وگیان کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کا کام اس کی خواہش کے مطابق ہوتا ہے جو کہ وگیان کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ بھگون!

کیا وگیان سے بھی کوئی چیز بڑھ کر ہے؟ ہاں وگیان سے بڑھکر ہے۔ بھگون! مجھ کو وہ بتائیے۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ بل وگیان سے بڑھ کر ہے۔ ایک بلوان پرش سٹو وگیان والے پرشوں کو کنپا دیتا ہے جب کوئی پرش بل والا ہوتا ہے تو وہ مخلتی ہوتا ہے۔ اور جب مخلتی ہوتا ہے تو وہ گوروؤں کی خدمت کے قابل ہوتا ہے جب وہ خدمت کرتا ہے۔ تو ان کا مقرب ہوتا ہے۔ اور جب مقرب ہوتا ہے تو وہ دیکھنے والا۔ سننے والا غور کرنے والا۔ جاننے والا۔ کام کرنے والا۔ اور سمجھنے والا بنجاتا ہے۔ بل سے پرتھوی کھڑی ہے۔ بل سے انترکش۔ ذیو۔ پربت۔ دیوتا۔ منشیہ۔ حیوان۔ پرند۔ تنکے۔ نباتات۔ گوشت جانور کیڑے۔ مکوڑے۔ چیونٹی (سب بل سے کھڑے ہیں) لوک (دنیا) بل سے کھڑی ہے۔ پس تم بل کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو بل کی برہم کے طور پر اپاسنا کرتا ہے۔ جہاںتک بل کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کا کام خواہش کے مطابق ہوتا ہے ہاں جو بل کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے (ناردد) بھگون! کیا بل سے بڑھ کر کوئی چیز ہے۔ ہاں بل سے بڑھ کر ہے۔ تب بھگون! مجھ کو وہ بتائیے۔

نواں کھنڈ

۱۔ اَنّ بل سے بڑھ کر ہے (کیونکہ ناج بل کا کارن ہے) اگر کوئی شخص دس دن تک کچھ کھائے (تو وہ مر نہیں تو ورمیں کمی ہو جائے گی) اگر زندہ بھی رہا (اگر ناج کھاتا ہے تو وہ) دیکھنے۔ سننے۔ ماننے۔ جاننے کام کرنے اور سمجھنے والا بن جاتا ہے۔ اس لئے تم ناج کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو ناج کی اس طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ ان کے لوک کو پاتا ہے جہاں تک ناج کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کی خواہش کے موافق کام ہوتا ہے۔ ہاں جو اناج کی برمھ کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ "بھگون! ناج سے بھی بڑھ کر کچھ ہے؟ ہاں ناج سے بڑھ کر ہے" "بھگون! وہ مجھ کو سمجھائیے۔

دسواں کھنڈ

۱۔ پانی ناج سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے جب اچھی طرح بارش نہیں ہوتی تب پران دکھی ہوتے ہیں۔ کہ اب ناج تھوڑا ہوگا۔ لیکن اگر اچھی بارش ہو تو پران کو سکھ ملتا ہے۔ کہ ناج خوب ہوگا۔ پانی ہی نے یہ مختلف شکل اختیار کر رکھا ہے۔ پرتھوی

انترکش۔ دیو۔ پربت۔ دیو۔ انسان۔ پرند۔ چرند۔ تنکا۔ گھاس۔ نباتات گوشت خور جانور۔ کیڑے۔ مکوڑے۔ چیونٹی۔ پانی ہی نے یہ مختلف شکلیں اختیار کر رکھی ہیں۔ اس لئے تم ناج کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو جل کی برمھ کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ تمام تمناؤں کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس کو آسودگی ہوتی ہے۔ جہانتک جل کی پہنچ ہے۔ وہانتک اس کی خواہش کے موافق کام ہوتا ہے ہاں جو جل کی برمھ کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔" بھگون! جل سے بڑھ کر بھی کوئی چیز ہے؟ ہاں جل سے بڑھ کر ہے۔" بھگون! وہ مجھ کو بتایئے۔

گیارھواں کھنڈ

۱۔ آگ جل سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ آگ ہوا کے ساتھ مل کر آکاش کو تپاتی ہے۔ تب لوگ کہتے ہیں۔ گرم ہو رہا ہے۔ تپ رہا ہے۔ پر سیگا۔ آگ (اپنے آپ کو) دکھلا کر تب جل کو بناتی ہے تب پھر اوپر اور چاروں طرف چمکتی ہوئی بجلیوں کے ساتھ بادل کے گرج پیدا ہوتے ہیں۔ تب لوگ کہتے ہیں۔ چمکتا ہے۔ گرجتا ہے برسے گا۔ سو یہ آگ (بجلی کی شکل میں) اپنے آپ کو دکھا کر جل برساتی ہے۔ اس لئے تم آگ کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو آگ کی برمھ کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ خود بخود

تجسوی ہو کر ان لوکوں کو پاتا ہے۔ جو تیج والے ہیں۔ پرکاش سے بھرے ہیں۔ اور اندھیرے سے آزاد ہیں۔ جہانتک اگنی کی پہنچ ہے۔ ان کا کام حسب خواہش ہوتا ہے۔ جو آگ کی برہم کی طرح اپاسنا کرتے ہیں۔ کیا بھگون! آگ سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے؟ ہاں آگ سے بڑھ کر ہے۔ بھگون! وہ مجھ کو بتایئے۔

بارہواں کھنڈ

۱۔ آکاش آگ سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ سورج اور چاند۔ بجلی اور ستارے سب آکاش میں قایم ہیں۔ آکاش کی وجہ سے انسان بولتا ہے۔ آکاش کے ذریعہ آدمی سنتا ہے۔ آکاش کے ذریعہ آواز بازگشت ہوتی ہے۔ آکاش میں آنند بھوگتا ہے (جب کسی سے ملاپ ہوتی ہے)، آکاش میں آنند نہیں بھوگتا (جب کسی سے جدائی ہوتی ہے۔ آکاش میں (انکر وغیرہ) پیدا ہوتے ہیں اور آکاش کی طرف (انکر وغیرہ) پیدا ہوتے ہیں۔ (نہ کہ نیچے کی طرف) اس لئے تم آکاش کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو آکاش کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ آکاش والے لوگوں کو پاتا ہے۔ جہاں کوئی دباؤ۔ درد نہیں ہے۔ اور جو کھلے اور وسیع ہیں۔ جہانتک آکاش کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کے کام خواہش کے مطابق ہوتے ہیں۔ جو آکاش کی برہم

کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔
کیوں بھگون! آکاش سے بڑھ کر کوئی چیز ہے؟ ہاں آکاش سے بڑھ کر ہے۔ بھگون! وہ مجھ کو بتائیں۔

تیرہواں کھنڈ

۱۔ قوت یادداشت آکاش سے بھی بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اگر کسی جگہ بہت سے آدمی بیٹھ جائیں۔ اور ایک دوسرے کی بات کی یاد نہ رکھیں تو وہ کچھ نہ سن سکتے ہیں۔ نہ مان سکتے ہیں۔ نہ جان سکتے ہیں۔ جب وہ یاد رکھتے ہیں۔ تب ہی سن سکتے ہیں۔ اور جان سکتے ہیں۔ (آدمی) قوت یادداشت ہی کی مدد سے لڑکوں کو جانتا ہے۔ مویشیوں کو بھی جانتا ہے۔ پس تم قوت یادداشت کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو یادداشت کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے جہاں تک یادداشت کی پہنچ ہے۔ اس کا کام حسب خواہش ہوتا ہے جو برہم کی طرح یادداشت کی اپاسنا کرتا ہے۔ بھگون! کیا یادداشت سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے۔ ہاں یادداشت سے بھی بڑھ کر ہے۔ بھگون! وہ مجھ کو سمجھایئے۔

چودہواں کھنڈ

۱۔ امید یادداشت سے بھی بڑھ کر ہے۔ امید سے پرورش پا کر یادداشت منتروں کو پڑھتی ہے۔ کرم (یگیہ وغیرہ) کرتی ہے۔ اولاد اور دھن کی خواہش کرتی ہے۔ لوک اور پرلوک کو چاہتی ہے۔ اس لئے تم امید کی اپاسنا کرو۔

۲۔ وہ جو امید کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ امید کے ذریعہ اس کی تمام آرزوئیں پوری ہوتی ہیں۔ اس کی پرارتھنائیں خالی نہیں جاتی ہیں۔ جہانتک امید کی پہنچ ہے۔ وہاں تک اس کا کام حسب خواہش ہوتا ہے جو امید کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہے۔ بھگون کیا امید سے بھی کوئی چیز بڑھ کر ہے۔ ہاں امید سے بڑھ کر ہے بھگون! وہ مجھ کو آپ بتائیے۔

پندرہواں کھنڈ

۱۔ پران امید سے بھی بڑھ کر ہے۔ جیسے (ارتھ کے) نابھی میں ارے پروئے رہتے ہیں اس طرح یہ سب پروئے رہتے ہیں۔ پران پران سے ملتا ہے۔ پران پران کو دیتا ہے۔ پران پران کے لئے دیتا ہے پران پتا ہے۔ پران ماتا ہے۔ پران بھائی ہے۔ پران بہن ہے

پران گورو ہے۔ پران براہمن ہے۔

تشریح پران۔ یہاں پران کا مطلب ہرنیہ گربھ سے ہے جس میں تمام کائنات پروئی ہے۔

پران۔ پران وایو

پران۔ اندریاں

۲۔ کیونکہ اگر کوئی شخص باپ۔ ماں۔ بہن۔ بھائی یا گورو کو نامناسب بات کہہ دیوے تو لوگ کہتے ہیں۔ تجھ کو لعنت ہو۔ تو نے باپ کی ہتیا کی ماں کی ہتیا کی۔ بھائی کی ہتیا کی۔ بہن کی ہتیا کی۔ گرو کی ہتیا کی۔ براہمن کی ہے۔

۳۔ مگر جب ان کے پران نکل گئے ہیں۔ تب چاہے کوئی انکو اکٹھا کر کے۔ ہتیار سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بھی جلا دیوے۔ تب اس کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ کہ تو نے باپ کی۔ ماں کی بھائی کی بہن کی گورو کی یا براہمن کی ہے۔

۴۔ اس لئے، یہ سب (ماں باپ وغیرہ) پران ہی ہیں۔ جو اس طرح دیکھتا ہے۔ مانتا ہے۔ سمجھتا ہے۔ وہ اتی وادی ہوتا ہے۔ اگر اس سے سوال کیا جائے کہ کیا تو اتی وادی ہے تو وہ بے شک کہے۔ میں اتی وادی ہوں۔ اس سے وہ انکار نہ کرے۔

تشریح اتی وادی۔ سب سے اونچے کا پرگٹ کرنیوالا پربرہم کا جاننے والا۔

سولھواں کھنڈ

۱۔ (اس کے آگے ناردنے کچھ نہیں پوچھا۔ وہ مطمئن ہو گیا تب سنت کمار نے اس کو ادھکاری جان کر کہا، مگر دراصل اتی وادی وہ ہے جو ستیہ برہم کو سب سے بڑھ کر کہتا ہے (نارد نے کہا) اے بھگون! میں آپ کی مہربانی سے اتی وادی بنوں (سنت کمار نے جواب دیا) تب تجھ کو ستیہ کے جاننے کی خواہش ہونی چاہئے۔" (نارد) ہاں بھگون! میں ستیہ کو جاننا چاہتا ہوں۔

سترھواں کھنڈ

۱۔ جب کوئی شخص ستیہ کو سمجھتا ہے۔ تب وہ ستیہ کو کہتا ہے۔ جو ستیہ کو سمجھتا نہیں ہے۔ وہ ستیہ کو نہیں بتلاتا صرف وہی جو ستیہ کو جانتا ہے۔ ستیہ کو بتاتا ہے۔ پس ہم کو وگیان کی تحقیقات کرنی چاہئے۔ بھگون! میں وگیان کو جاننا چاہتا ہوں۔

اٹھارہواں کھنڈ

۱۔جب کوئی شخص منن کرتا ہے۔تب سمجھتا ہے۔جو منن نہیں کرتا وہ نہیں سمجھتا۔صرف جو منن کرتا ہے۔وہی سمجھتا ہے۔پس ہم کو منن کرنے کی تلاش ہونی چاہیئے
بھگوان! میں منن کو جاننا چاہتا ہوں۔
تشریح۔منن۔غور کرنا

انیسواں کھنڈ

۱۔جب کسی پرش میں شردھا ہوتی ہے۔تب وہ اس کا منن کرتا ہے جس میں شردھا نہیں ہے۔وہ منن نہیں کرتا۔صرف وہی شخص جو شردھا رکھتا ہے۔منن کرتا ہے۔پس ہم کو شردھا کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔بھگوان میں شردھا کو جاننا چاہتا ہوں۔
تشریح۔شردھا۔یقین۔عقیدہ

بیسواں کھنڈ

۱۔جب کوئی شخص نشٹھاوان (گورو پراین) ہوتا ہے۔تب وہ

شردھا والا بنتا ہے۔ وہ جو نشٹھا والا نہیں ہے شردھا والا نہیں ہوتا صرف وہی شردھا والا ہوتا ہے۔ جو نشٹھا والا ہے۔ پس ہم کو نشٹھا کی تحقیقات کرنی چاہیے۔

بھگون! میں نشٹھا کو جاننا چاہتا ہوں۔

تشریح نشٹھا۔ تعظیم جو دل مضبوطی سے قائم ہو گہرا عقیدہ شردھا کے ساتھ۔

اکیسواں کھنڈ

۱۔ جب کوئی شخص اپنے کرتب کو پورا کرتا ہے۔ تب وہ نشٹھا والا ہوتا ہے۔ وہ جو اپنے کرتب کو پورا نہیں کرتا۔ نشٹھا والا نہیں بنتا۔ صرف وہ جو اپنے کرتب کو پورا کرتا ہے۔ نشٹھا والا بنتا ہے پس ہم کو کرتب کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔

بھگون! میں کرتب کو جاننا چاہتا ہوں۔

بائیسواں کھنڈ

جو شخص اپنے آپ میں سکھ پاتا ہے۔ وہ کرتب کو پورا کرتا ہے۔ جو اپنے میں سکھ نہیں محسوس کرتا۔ وہ کرتب نہیں کرتا۔ صرف وہی جو (کرتب سے اپنے آپ میں) سکھ پاتا ہے۔ وہی کرتب

کو پورا کرتا ہے پس ہم کو سکھ کی تحققات کرنی چاہیئے۔

تیئسواں کھنڈ

۱۔ جو بھُوما (بیحد۔ بڑا) ہے۔ وہ سکھ ہے۔ الپ (حد والے) میں سکھ نہیں ہے۔ صرف بھوما ہی سکھ ہے۔ پس ہم کو بھوما کی تحققات کرنی چاہیئے۔

بھگون! میں بھوما کو جاننا چاہتا ہوں۔

چوبیسواں کھنڈ

۱۔ جہاں پرش نہ کسی اور کو دیکھتا ہے۔ نہ اور کو سنتا ہے نہ اور کو جانتا ہے۔ وہ بھوما ہے۔ اور جہاں پرش اور کو دیکھتا ہے۔ اور کو سنتا ہے اور کو جانتا ہے۔ بھوما امرت ہے۔ الپ مرتیہ (مرنے والا) ہے۔

۲۔ بھگون بھوما کس میں قایم ہے۔

۳۔ اپنی مہما (قائم ہے) سنسار میں لوگ گاء گھوڑے ہاتھی لشکر ان سب کی مہما (بزرگیت) گاتے ہیں۔ میں ایسا نہیں کہتا کیونکہ (ایسا کہنے میں) دوسرا (مالک) دوسرے (اپنی ملکیت) میں آشرا لیتا ہے (مگر بھوما سوا اپنے اور کسی میں قائم نہیں ہے) بلکہ

میں کہتا ہوں۔ کہ

پچیسواں کھنڈ

۱۔ وہی (بھوما) نیچے ہے۔ اوپر ہے پیچھے ہے۔ سامنے ہے دائیں ہے اور بائیں ہے۔ وہی سب کچھ ہے۔ اب اس (بھوما کا) اہنکار کے ستھان میں (من کی صورت میں اظہار) ہوتا ہے۔ میں ہی نیچا ہوں۔ میں اوپر ہوں۔ میں پیچھے ہوں۔ میں سامنے ہوں۔ میں دائیں ہوں میں بائیں ہوں۔ میں ہی سب کچھ ہوں۔

۲۔ نچلا (اس بھوما کا) آتما دیش ہے۔ آتما کے طور پر اپدیش ہے۔ آتما ہی نیچے ہے۔ آتما ہی اوپر ہے۔ آتما ہی پیچھے ہے آتما ہی سامنے ہے۔ آتما ہی دائیں ہے۔ آتما ہی بائیں ہے۔ آتما ہی سب کچھ ہے۔ جو اس طرح دیکھتا ہوا منن کرتا ہوا۔ اور جانتا ہوا آتما میں پریم رکھتا ہے۔ آتما میں کھیلتا ہے۔ آتما کے ساتھ جوڑا ہوتا ہے۔ آتما میں آنند بھوگتا ہے۔ وہ سوراٹ (مالک) بن جاتا ہے۔ اس کا سب لوکوں میں اختیار ہوتا ہے (یعنی سب میں داخل ہو کر ان کا مالک بن جاتا ہے)، مگر وہ جو اس سے مختلف طور پر جانتے ہیں۔ وہ ناش ہونے والے لوکوں میں رہتے رہتے ہیں۔ اور وہاں ان پر دوسرے راج کرتے ہیں۔ ان کو کسی لوک میں اختیار (آزادی) نہیں ملتا۔

چھبسواں کھنڈ

۱۔ جو اس طرح دیکھتا ہے۔ مانتا ہے۔ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے آتما سے پران پیدا ہوتا ہے۔ آتما سے آشا۔ آتما سے یادداشت (سمرتی)۔ آتما سے آکاش۔ آتما سے تیج۔ آتما سے جل۔ آتما سے زندگی۔ آتما سے موت۔ آتما سے ناج۔ آتما سے بل۔ آتما سے گیان آتما سے دھیان۔ آتما سے چت۔ آتما سے سنکلپ۔ آتما سے من۔ آتما سے بانی۔ آتما سے نام۔ آتما سے منتر۔ آتما سے کرم۔ (یگیہ وغیرہ) سب پیدا ہوتے۔ ہاں یہ سب آتما ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ اس (کی تائید) پر یہ شلوک ہے:۔ وہ جو اس طرح دیکھتا ہے۔ وہ نہ موت کو۔ نہ مرض کو۔ نہ دکھ کو دیکھتا ہے۔ وہ جو اس طرح دیکھتا ہے۔ وہ ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے۔ اور ہر ایک سے ہر ایک کو حاصل کرتا ہے۔ وہ ایک طور پر وہ درشٹی سے پہلے تین طرح سے ہوتا ہے (تیج۔ جل۔ ناج) وہ پانچ طرح سے ہوتا ہے۔ وہ سات طرح سے ہوتا ہے۔ وہ دو نو طرح سے ہوتا ہے۔ اور پھر وہ گیارہ طرح کا بتایا گیا ہے۔ اور سو اور دس ایک اور بیس ہزار ہے۔ جب انسان کی غذا لطیف ہو جاتی ہے۔ تو اس کے انتہ کرن (اندرونی حواس) بھی لطیف ہو جاتے ہیں۔ اور جب انتہ کرن شدھ ہو جاتے ہیں۔ تو یادداشت اٹل ہو

جاتی ہے اور جب بھوما (آتما) کی سمرتی اٹل ہوجاتی ہے۔ تب ساری گرہیں کھل جاتی ہیں۔

پس اس طرح بھگوان سنت کمار نے ناردکو اگیان کے پار کا کنارہ دکھا دیا۔ اس وقت اس کے (دل کا) میل اتر گیا۔ جسکو لوگ سکند کہتے ہیں۔

تشریح ایک۔ پہلے ایک ہی تو تھا بیس ہزار۔ پھر ہزاروں بن گئے۔

اندریوں کی غذا۔ شبد۔ سپرش وغیرہ۔ جب ان ہیں راگ دویش کچھ نہیں ہوتا۔ تب انتہ کرن شدھ ہوتا ہے۔

آٹھواں پرپاٹھک

پہلا کھنڈ

۱۔ یہ جو برہم پور ہے۔ اس میں ایک چھوٹا سا کنول کا مندر ہے اس کے اندر ایک چھوٹا آکاش ہے۔ اس کے اندر جو کچھ ہے اسے

تحقیقات کرنے کے قابل ہے اس کی تلاش ہونی چاہیئے۔

تشریح برھم پور۔ انسان کا شریر
کنول کا مندر۔ دل ہردے
آکاش۔ خلو، جگہ۔ برھم

۲۔ اور اگر اس کو کہیں کہ یہ برھم کا شہر ہے۔ چھوٹا سا اس میں کنول کا مندر ہے اور چھوٹا سا اس کے اندر آکاش ہے اب اس کے اندر جو ہے۔ وہ کیا ہے جس کی تحقیقات کرنی چاہیئے جس کی تلاش ہونی چاہیئے۔

تشریح۔ یعنی اس تلاش کا نتیجہ باقاعدہ کیا ہو گا؟ یہ سوال ہے۔

۳۔ تب وہ کہے۔ جتنا بڑا یہ باہر آکاش ہے۔ اتنا بڑا یہ ہردے کے اندر (کام) آکاش ہے۔ دیو اور پرتھوی دونوں اس کے اندر سمائے ہوئے ہیں۔ دونوں اگنی اور وایو۔ دونوں سورج اور چاند بجلی اور ستارے۔ اور جو کچھ اس (آتما) کا اس لوک میں ہے اور جو نہیں ہے۔ وہ سب اس میں سمایا ہوا ہے۔

۴۔ اور اگر اس کو کہیں اس برھم پور میں اگر سب کچھ سمایا ہوا ہے سارے عناصر اور تمام خواہشیں۔ تو جب بڑھاپا آتی ہے یا یہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ تب پھر اس کے پیچھے کیا بچ رہتا ہے۔

۵۔ تب وہ کہے اس کے بڑھاپے سے وہ بوڑھا نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کی موت سے وہ مرتا ہے۔ یہ سچا برھم پور ہے۔ اس میں

ساری خواہشیں سچائی ہوئی ہیں۔ یہ آتما ہے۔ جو تمام پاپوں سے الگ ہے۔ بوڑھاپا اور موت سے پرے ہے۔ رنج سے آزاد بھوک پیاس سے آزاد ہے۔ وہ سچی آوازوں والا۔ اور سچے سنکلپ والا ہے۔ جیسے رکسی راجہ کی، رعیت قانون کے موافق چلتی ہے اور جس طرح سے ان کا حق ہو۔ چاہے وہ جگہ ہے یا کھیت کا ٹکڑا ویسے ویسے وہ اس کو بھوگتا ہے۔

۶۔ اور جیسے یہاں (کرم) سے (تی زغیرہ) سے جو لوک جیتا گیا ہے وہ چھین ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی پرلوک میں وہ پھل چھین ہو جاتا ہے جو یہاں پنیہ کرموں سے جیت لیا گیا ہے۔ تب وہ پورش جو اس آتما کو اور سچی آرزوں کے تلاش کئے ہوئے بغیر اس لوک سے چل دیتے ہیں۔ ان کے لئے تمام لوکوں میں آزادی نہیں ہے۔ مگر جو اس آتما کو اور ان سچی آرزوں کو پا کر کے اس لوک سے چلتے ہیں۔ ان کے لئے تمام لوکوں میں آزادی ہے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ اگر اس کو پتری لوک کی خواہش ہے۔ تو اس کے محض سنکلپ (خیال) کرنے ہی سے پتری سامنے سامنے پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ پتری لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۲۔ اور اگر وہ بھراتر، لوک کا خواہش والا ہے۔ تو اس کے

خیال کرنے ہی سے بھائی پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ براتھری لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۳۔ اور اگر وہ بھراتری لوک کا خواہش والا ہے تو اس کے خیال کرنے ہی سے بھائی پرگٹ ہوتے ہیں اور وہ بھراتری لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۴۔ اور اگر وہ بھگنی لوک کا خواہش والا ہے تو اس کے خیال کرنے ہی سے بہنیں اس کے سامنے پرگٹ ہوتی ہیں اور وہ بھگنی لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۵۔ اور اگر وہ متر لوک کی خواہش والا ہے تو اس کے خیال کرنے سے متر سامنے پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ متر لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۶۔ اور اگر وہ گندھ مالیہ کی خواہش والا ہے تو اس کے خیال کرنے سے ہی گندھ اور مالا پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور وہ گندھ مالیہ لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۷۔ اور اگر وہ ان پان لوک کی خواہش والا ہے تو اس کے خیال کرنے ہی سے کھانے پینے کی چیزیں پرگٹ ہوتی ہیں۔ اور وہ ان پان لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۸۔ اور اگر وہ گیت اور باجے کے لوک کا خواہشمند ہے۔ تو اس کے خیال کرنے سے ہی گیت اور باجے پرگٹ ہوتے ہیں اور وہ گیت اور باجے کے لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے۔

۹- اور اگر وہ ستری لوک کا خواہش والا ہے تو اس کے خیال کرنے ہی سے ستری پرگٹ ہوتی ہیں- اور وہ ستری لوک سے مل کر آنند بھوگتا ہے-

۱۰- جو چیز وہ چاہتا ہے- جس کو چاہتا ہے- سب اسی کے خیال کرنے ہی سے پرگٹ ہوتے ہیں- اور وہ اس سے مل کر آنند بھوگتا ہے-

تیسرا کھنڈ

ا یہ سچی خواہشیں جھوٹ سے ڈھکی ہوئی ہیں- خواہشیں سچی ہیں مگر ان پر جھوٹ کا غلاف چڑھا ہوا ہے- جو کوئی (رشتہ دار) اس پرش کا یہاں سے چل بسا- اس کو پھر یہاں (ان آنکھوں سے) دیکھنے کے لئے وہ نہیں پا سکتا-

۲- لیکن جو اس کے ٹھور زندہ ہیں- جو مر چکے ہیں- اور جو کچھ اور بھی ہیں جس کو وہ چاہتا ہے- مگر نہیں پا سکتا- وہ سب یہاں (ہردے کے مقام میں) پہنچکر پا لیتا ہے- کیونکہ یہاں (ہردے میں) اس کی سچی خواہشیں ہیں- جو جھوٹ سے ڈھکی ہیں- جس طرح کہ دبے ہوئے سونے کے خزانہ کے اوپر سیر کرتے ہوئے بھی وہ لوگ جو معدنیات کے علم سے ناواقف ہیں- اس کو نہیں پا سکتے- اس طرح یہ تمام جاندار روز بروز برہم لوک (ہردے ستھان) میں خواب

کے وقت) جاتے ہیں۔ تب بھی وہ اس کو نہیں پاتے۔ کیونکہ وہ جھوٹ کا بیوہار کر رہے ہیں۔

۳۔ یہ آتما ہردے میں ہے۔ سچ مچ یہ ہردیم ہے۔ اس لئے وہ جو اس کو جانتا ہے۔ وہ روز سورگ لوک (سکھپتی) میں جاتا ہے۔

تشریح۔ ہردیم۔ یہ ہردے ہے۔ یعنی اس میں آتما رہتا ہے۔

۴۔ جس کو اس پر وشواس ہے۔ اپنے جسم سے اٹھ کر اور پرم پرکاش وان کو پاکر اپنے اصلی روپ سے پرگٹ ہوتا ہے۔ یہ آتما ہے۔ یہ اس نے (شاگرد کے سوال کرنے پر) کہا۔ یہ امرت ہے۔ یہ ابھے ہے۔ یہ برھم ہے۔ اس برھم کا نام ستیہ ہے۔

۵۔ اس نام (ستیہ) کے تین حروف ہیں۔ سَ۔ تَ۔ یَے۔ جو سَ ہے۔ وہ امرت ہے۔ جو تَ ہے وہ مرتیہ ہے۔ اور یَے دونوں کو قاعدہ میں رکھتا ہے۔ اس لئے اس کو یَے کہتے ہیں۔ وہ جو اس طرح جانتا ہے۔ وہ روز روز سورگ لوک کو پراپت ہوتا ہے۔

چوتھا کھنڈ

۱۔ یہ آتما ایک پل ہے۔ ایک حد ہے۔ جس سے کہ ان لوگوں میں خرابی نہ واقع ہو۔ دن اور رات اس پل کو نہیں پار کر سکتے۔ نہ بڑھاپا نہ موت۔ نہ رنج۔ نہ پاپ نہ پن۔

۲۔ تمام پاپ سے اس سے لوٹ جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ برھم لوک

پاپ سے آزاد ہے۔ اس لئے وہ جو اس پل سے پار ہوتا ہے۔ اگر اندھا ہے۔ تو سوجھا کا ہوتا ہے۔ زخمی اچھا ہو جاتا ہے۔ مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ اس لئے جب پرش اس پل سے پار ہو جاتا ہے۔ تو رات بھی دن سی بن جاتی ہے (اندھیرا دور ہو جاتا ہے)۔ کیونکہ یہ برھم لوک ہمیشہ ہی چمکا ہوا ہے۔

۳۔ یہ برھم لوک صرف ان لوگوں کا ہے جو اس برھم لوک کو برہمچریہ سے ڈھونڈھتے ہیں۔ انہیں کو تمام لوکوں میں آزادی ملتی ہے۔

پانچواں کھنڈ

۱۔ جس کو یگیہ کہتے ہیں۔ وہ برھم چریہ ہے۔ کیونکہ برھم چریہ ہی کے مدد سے وہ جاننے والا ہے۔ اس (برھم لوک) کو پاجاتا ہے۔ جس کو اشٹ کہتے ہیں۔ وہ دراصل برھم چریہ ہے۔ کیونکہ برھم چریہ ہی کی مدد سے ڈھونڈھ کر وہ (اشٹما) آتما کو پاجاتا ہے۔

۲۔ جس کو ستراین کہتے ہیں۔ وہ دراصل برھم چریہ ہے۔ کیونکہ برھم چریہ کی مدد سے ہی وہ ست (برھم) سے آتما کی رکشا (تران) کو پاجاتا ہے۔ اور جس کو مون کہتے ہیں۔ وہ دراصل برھم چریہ ہے۔ کیونکہ برھم چریہ کی مدد سے ہی پرش آتما کو ڈھونڈھ کرکے اس پر دھیان لگاتا ہے۔

تشریح۔ مون۔ منوتے۔ دھیان کرنا۔

۳-جس کو اناشکاین کہتے ہیں۔ وہ دراصل برھمچریہ ہی ہے کیونکہ وہ آتما ناش نہیں ہوتا جس کو پرش برھمچریہ کی مدد سے ڈھونڈ کر پا جاتا ہے۔ اور جس کو ارنا ین کہتے ہیں۔ وہ دراصل برہمچریہ ہے کیونکہ ار۔ ا۔ رنیہ یہ دو سمندر برھم لوک میں ہیں۔ (ار۔ نیہ۔ سمندر) یہاں سے تیسرے دیولوک میں ایک تالاب ایرمدیہ سر ہے۔ اور ایک اشو تھہ درخت ہے۔ جس سے سوم بہتا ہے۔ اور اپرجیتہ گرہ (کا) ایک اپراجیتا نگر ہے اور ایک سنہری پربھو ومت (منڈپ برھم کا) ہے۔

۴۔ اب وہ لوگ جو برھمچریہ کے دوارا برھم لوک میں رہنے والے ان دونوں سمندر آر۔ نیہ کو ڈھونڈھ لیتے ہیں۔ وہ انہیں لوگوں کا ہے۔ ان کے لئے سب لوکوں میں آزادی ہے۔

چھٹواں کھنڈ

۱۔ اب جو ہردے کی ناڑیاں ہیں۔ بھورے۔ سفید۔ پیلے اور سرخ (رنگ کے رس سے بھری ہوئی ہیں) اور ایسے ہی وہ سورج بھورا ہے۔ سفید ہے۔ نیلا ہے۔ پیلا ہے۔ اور لال ہے۔

۲۔ جیسے ایک لمبی چوڑی سڑک دو گاؤں کو جاتی ہے ادھر اس (گاؤں) کو اور ادھر اس (گاؤں) کو اسی طرح اس سورج کی کرنیں دونوں لوکوں کو جاتی ہیں۔ ادھر اس لوک (شریر) کو اور ادھر اس

لوک (سورج) کو وہ اس سورج سے چلتی ہیں۔ اور ان ناڑیوں میں آ کر داخل ہوتی ہیں۔ ان ناڑیوں سے چلتی ہیں۔ اور سورج میں جا کر داخل ہوتی ہیں۔

۳۔ اور جب کوئی پرش سویا ہوا آرام کرتا ہے (یعنی باہر کے وشیوں سے خالی ہے)، اور شدھ ہو کر (اپنے باہری سروپ سے بےخبر ہو کر) سوپن کو نہیں دیکھتا ہے۔ (یعنی سکھپتی میں ہوتا ہے) تب وہ ان ناڑیوں میں ہوتا ہے۔ تب اس کو کوئی برائی نہیں چھو سکتی۔ کیونکہ وہ اس وقت سورج کے تیج سے (جو ناڑیوں میں ہے) تیج والا ہوتا ہے۔

۴۔ اور جب کوئی شخص موت کے قریب پہنچتا ہے۔ تب اس کے اِدھر اُدھر بیٹھے ہوئے (عزیز و اقارب) اس کو کہتے ہیں کیا تم مجھ کو جانتے ہو۔ وہ جب تک اس شریر سے نکل نہیں جاتا تب تک اُن کو پہچانتا ہے۔

۵۔ مگر جب وہ اس سے نکل جاتا ہے۔ تب وہ انہیں کرنوں کے راہ سے (جو سورج سے ناڑیوں تک پھیلی ہوئی ہیں) اوپر چڑھتا ہے (کرم بھوگنے کے لئے یا ادم پردھیان جاتا ہوا جاتا ہے اگیان سے برھم لوک کو پا کر) جتنے فاصلہ پر من پھینکا جاتا ہے اتنی دوری میں سورج میں پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ یہ (سورج) برھم لوک کا دروازہ ہے۔ گیانیوں کے لئے یہ کھلا ہے۔ اگیانیوں کے لئے بند ہے۔

۶۔ اس (کی تائید) پر یہ شلوک ہے۔ ایک سو ایک ہردے کی ناڑیاں ہے۔ ان میں سے ایک موردھا (سر کا اونچا حصہ چوٹی) کی طرف نکلی ہے۔ اس ناڑی سے اوپر چڑھتا ہوا (گیانی) امرت کو پاتا ہے۔ دوسری (ناڑیوں سے) نکلنے پر مختلف حالتیں نصیب ہوتی ہیں۔ہاں نکلنے پر مختلف حالتیں نصیب ہوتی ہیں۔

ساتواں کھنڈ

ا۔ پرجاپتی نے کہا "آتما جو کہ پاپ سے الگ ہے۔ بڑھاپا اور موت سے۔ رنج سے۔ بھوک سے۔ پیاس سے پرے ہے۔ سچی آرزوؤں والا ہے۔ اور سچے خیالوں والا ہے۔ اس کی تحقیقات کرنی چاہئے۔ اس کی تلاش کرنی چاہئے۔ وہ جو اس آتما کو ڈھونڈھ کر جان لیتا ہے۔ وہ تمام لوکوں کو اور تمام آرزوؤں کو پا لیتا ہے۔

۲۔ دیوتا اور راکشس دونوں نے اس اپدیش کو سنا انہوں نے کہا بے شک ہم کو آتما کی تلاش کرنی چاہئے جس آتما کو ڈھونڈھ کر پرش تمام لوکوں کو اور تمام آرزوؤں کو پالیتا ہے۔ یہ کہہ کر اندر دیوتاؤں میں سے اور وروچن راکشسوں میں سے یہ دونوں بغیر ایک دوسرے سے صلاح کئے ہوئے ہاتھ میں یگیہ کی لکڑی لے کر (بہ حیثیت شاگرد) پرجاپتی کے پاس گئے۔

۳۔ وہ وہاں بتیس برس برہمچاری بن کر رہے۔ تب پرجاپتی نے ان کو کہا "تم دونوں کس غرض سے یہاں رہتے ہو؟" ان دونوں نے جواب دیا "آپ کے ان لفظوں کا دنیا میں ڈھنڈورہ پھر رہا ہے کہ آتما جو پاپ سے الگ ہے۔ بڑھاپا اور موت سے الگ ہے۔ رنج بھوک اور پیاس سے الگ ہے۔ سچی آرزوؤں والا ہے۔ اور سچے سنکلپوں والا ہے۔ اس کی تحقیقات کرنی چاہیئے" اس کی تلاش کرنی چاہیئے۔ وہ جو اس آتما کو ڈھونڈھ کر جان لیتا ہے۔ وہ تمام لوکوں اور آرزوؤں کو جیت لیتا ہے۔ پس ہم دونوں اس (آتما) کو چاہتے ہوئے آپ کے پاس آ کر رہتے ہیں۔

۴۔ پرجاپتی نے کہا۔ یہ جو آنکھ میں پرش نظر آتا ہے۔ یہ وہ آتما ہے۔ یہ وہ ہے جو میں نے کہا تھا۔ یہ امرت ہے۔ یہ ابھے ہے۔ یہ برھ ہے (انھوں نے پوچھا) بھگوان! یہ جو پانی اور شیشہ میں نظر آتا ہے کون ہے؟ اس نے کہا۔ یہ ہی ان میں نظر آتا ہے۔

تشریح آتما ان آنکھوں میں ہے۔ آنکھ بطور خود آتما نہیں ہے مگر شاگردوں نے اس کو نہیں سمجھا۔ پانی و شیشہ کے بابت دریافت کرنے لگے۔ اس کا جواب آگے آوے گا۔

آٹھواں کھنڈ

۱۔ پانی کے پیالہ میں تم دونوں اپنے آتما (آپ) کو دیکھو اور

جو کچھ تم آتما کا نہیں سمجھتے۔ وہ مجھ کو بتاؤ۔ ۱۔ انہوں نے پانی کے پیالہ میں دیکھا۔ تب پرجاپتی نے ان سے پوچھا۔ کیا تم دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا بھگون ہم پورا آتما کو دیکھ رہے ہیں۔ ناخن سے لے کر روم تک اپنے پورے سایہ کو۔

۲۔ پرجاپتی نے ان کو کہا۔ اچھے زیور اور لباس پہن کر۔ نہا دھو کر پھر پانی کے پیالہ میں دیکھو۔ دونوں نے اچھے زیور اور لباس پہن کر نہا دھو کر دیکھا۔ پرجاپتی نے پوچھا۔ کیا دیکھتے ہو؟

۳۔ انہوں نے جواب دیا۔ بھگون جیسے اچھے زیور و لباس ہم پہنے ہوئے ہیں اور نہائے دھوئے ہیں۔ پرجاپتی نے کہا۔ یہ آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ ابھے ہے۔ یہ برہم ہے۔ تب وہ دونوں خوش ہو کر چلے گئے۔

۴۔ ان کو دیکھ کر پرجاپتی نے کہا۔ یہ دونوں آتما کے جاننے اور ڈھونڈنے بغیر جاتے ہیں۔ ان دونوں میں سے جو کوئی دیوتا یا راکشس اس اپنشد کو (کہ شریر آتما ہے) سمجھیں گے۔ وہ برباد جائیں گے۔

۵۔ اب ورو چن تو خوش ہو کر اسی طرح راکشسوں کے پاس گیا اور ان کو اپنشد اپدیش کی۔ کہ یہ آتما (جسم ہی) پوجا کے قابل ہے اور آتما (دیہہ ہی) سیوا کے قابل ہے۔ اور وہ جو یہاں آتما (دیہہ) کو پوجتا ہے اور آتما (دیہہ) کی سیوا کرتا ہے۔ وہ لوک اور پرلوک دونوں کو پاتا ہے۔

۱۱۔ اس لئے اب بھی جو یہاں نہ دان دینا ہے۔ نہ شردھا رکھتا ہے۔ نہ یگیہ کرتا ہے۔ اس کو لوگ کہتے ہیں۔ یہ راکشس ہے۔ کیونکہ راکشسوں کی اپ نشد (یہ آتما سدھانت) ہے۔ وہ مردہ جسم کی خوشبو۔ مالا وغیرہ سے لباس اور زیور وغیرہ سے آراستہ کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں کہ اس طرح ہم اس لوک کو جاتے ہیں۔

نواں کھنڈ

۱۔ مگر اندر نے دیوتاؤں کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی سوچا جب شریر زیور و لباس پہنتا ہے اچھا لگتا ہے (اس کے زیور لباس پہننے سے) سایہ بھی اچھا لگتا ہے۔ یہ بھی شریر کے صاف ہونے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح جسم کے اندھا ہونے سے یہ بھی اندھا ہو جاتا ہے۔ کانا ہونے سے کانا ہو جاتا ہے۔ لولا لنگڑا ہونے سے لولا لنگڑا ہو جاتا ہے۔ پس مجھ کو اس سدھانت میں کوئی بھلائی نظر نہیں آتی۔

۲۔ وہ شاگرد کے طور پر یگیہ کی لکڑی لے کر پھر پرجاپتی کے پاس گیا۔ پرجاپتی نے اس سے پوچھا۔ اندر! تم تو شانت ہو کر ویروچن کے ساتھ چلے گئے تھے۔ پھر کس غرض سے واپس آئے ہو۔

۳۔ اس نے کہا۔ بھگون! جس طرح پر یہ سایہ شریر کے زیور و لباس پہنانے سے زیور و لباس والا ہوتا ہے! اس کے صاف ہونے

سے وہ صاف دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح اس قسم کے اندھے ہونے پر وہ اندھا۔ کانا ہونے پر کانا۔ لولا لنگڑا ہونے پر لولا لنگڑا۔ اور شریر کے ناش ہونے پر یہ بھی ناش ہوجاتا ہے۔ اس (سدھانت) میں کوئی بھلائی نہیں نظر آتی۔

۴۔ اس نے جواب دیا۔ "اندر! بیشک ایسا ہی ہے (سایہ آتما نہیں ہے) مگر میں تجھ کو پھر اسی (اصلی آتما) کا اپدیش کروں گا۔ مگر چونکہ تمہارے من میں کثافت ہے) بتیس برس اور برہمچاری بنکر یہاں رہو۔ اس نے بتیس برس اس کے پاس رہ کر (برہمچریہ پالن کیا) تب پرجاپتی نے کہا۔

دسواں کھنڈ

۱۔ یہ جو سوپن میں اپنی مہما کو سمجھتا ہُوا دیکھتا ہے۔ یہ آتما ہے یہ امرت ہے۔ یہ ابھے ہے۔ یہ برہم ہے"۔ تب اندر مطمئن ہو کر چلا گیا لیکن دیوتاؤں کے پاس پہنچنے سے پہلے اس کو خوف ہوا (اس نے سوچا) سچ مچ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کہ اگر یہ جسم اندھا ہو جائے تو (سوپن کا دیکھنے والا) اندھا نہیں ہوتا۔ اگر یہ کانا ہو تو وہ کانا نہیں ہوتا۔ نہ اس کے عیب سے وہ عیب والا ہوتا ہے۔

۲۔ نہ اس کے مارے جانے سے وہ مرتا ہے۔ نہ اس

کے کانا ہونے سے وہ کانا ہوتا ہے۔ تب بھی یہ سمجھتا ہے مارتے ہیں۔ لوگ اس کا پیچھا کرتے ہیں۔ یہ رنج مانتا ہے۔ روتا ہے۔ اس لئے مجھ کو اس سدھانت میں کوئی بھلائی نہیں نظر آتی۔

تشریح خواب میں یہ سب حالتیں گزرتی ہیں۔ پرجاپتی نے صرف دیہہ کا خیال آتما سے علیحدہ کرایا تھا۔

۳۔ وہ سمدھا ہاتھ میں لئے ہوئے پھر واپس آیا۔ پرجاپتی نے کہا۔ اندر! تم تو مطمئن ہو کر چلے گئے تھے۔ کس غرض سے یہاں آئے ہو اس نے کہا بھگون! اگر یہ سچ ہے کہ یہ شریر اندھا ہو جائے تو وہ اندھا نہ ہوگا۔ یہ کانا ہو جائے تو وہ کانا نہ ہوگا پھر بھی یہ سمجھتا ہے۔ مارتے ہیں بھگاتے ہیں۔ یہ رنج مانتا ہے۔ روتا ہے بس میں اس میں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔ پرجاپتی نے کہا۔ اندر! بیشک بات یہی ہے۔ میں اس کے نسبت پھر تجھ کو اپدیش دونگا۔ بتیس برس اور میرے پاس رہ کر برہمچریہ کا سیون کر اس نے بتیس برس ایسا ہی کیا۔ تب پرجاپتی نے اپدیش دیا۔

گیارھواں کھنڈ

۱۔ جب یہ سویا ہوا آرام کرتا ہے۔ پرسن ہے۔ سوپن کو نہیں

دیکھتا۔ یہ آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ ابھے ہے۔ برہم ہے۔ تب اندر مطمئن ہو کر چلا گیا۔ مگر دیوتاؤں کے پاس پہنچنے سے پہلے اس کو خوف معلوم ہوا (اس نے سوچا) کہ (سوشپتی کال کا آتما) اپنے آپ کو بھی اچھی طرح نہیں جانتا۔ کہ میں یہ ہوں۔ اور نہ ان عنصروں (بھوتوں) کو جانتا ہے (جیسا کہ جاگرت اور سوپن میں جانتا ہے) گویا موت میں لین ہوتا ہے میں اس میں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔

۳۔ پرجاپتی نے جواب دیا۔ بیشک اندر یہ ایسا ہی ہے۔ میں اس کی نسبت تجھ کو پھر اپدیش کروں گا۔ اس سے مختلف وہ نہیں ہے۔ پانچ برس اور یہاں قیام کر۔ اس نے پانچ برس اور قیام کیا۔ یہ ایک سو ایک برس ہو گئے (۳۲+۳۲+۳۲+۵=۱۰۱) پورے ایک سو ایک برس برہمچاری رہنے پر پرجاپتی نے اس کو جواب دیا۔

بارھواں کھنڈ

۱۔ اندر! یہ جسم مرنے والا ہے۔ جس کو موت نے پکڑ رکھا ہے۔ یہ اس لافانی۔ اور بغیر جسم والے آتما کے رہنے کی جگہ ہے۔ جب تک یہ شریر کے ساتھ ایک ہو رہا ہے۔ اس کو دکھ سکھ ہوتا ہے جب تک یہ جسم سے ہے دکھ سکھ کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ مگر جب یہ بغیر جسم کا ہوتا ہے تب اس کو دکھ سکھ نہیں ہوتا۔

۲۔ بغیر جسم کے ہیں۔ ہوا۔ بادل۔ بجلی۔ گرج۔ یہ بغیر جسم کے ہیں۔

جیسے یہ اس آکاش سے اٹھ کر پرم پرکاش کو پا کر اپنے اصلی روپ سے پرگٹ ہوتے ہیں۔

۳۔ اسی طرح یہ شُدھ ہوا ہوا آتما اس شریر سے اٹھ کر پرم پرکاش کو پا کر اپنے اصلی روپ سے پرگٹ ہوتا ہے۔ یہ اتم پرش ہے۔ یہ اس جسم کو جس میں پیدا ہوا تھا یاد کرتے ہوئے ستریوں کے ساتھ بھوگ بلاس کرتے ہوئے ہنستے کھیلتے اور آنند لیتے ہوئے وچرتا ہے۔ جیسے گھوڑا رتھ میں جڑا رہتا ہے۔ اسی طرح اس جسم میں یہ پران جڑا ہوا ہے۔

۴۔ جہاں آکاش میں آنکھ جڑی ہوئی ہے۔ وہاں وہ آنکھ کا پرش ہے۔ آنکھ اس کے دیکھنے کے لئے ہے۔ اور جو یہ جانتا ہے کہ میں اس کو سونگھوں۔ وہ آتما ہے۔ ناک بو محسوس کرنے کی اندری ہے اور جو یہ جانتا ہے کہ میں سونگھوں۔ وہ آتما ہے۔ بانی بولنے کی اندری اور جو یہ جانتا ہے کہ میں بولوں وہ آتما ہے۔ کان سننے کی اندری ہے اور جو یہ جانتا ہے کہ میں سنوں وہ آتما ہے۔

۵۔ جو یہ جانتا ہے کہ میں خیال کروں وہ آتما ہے۔ من اس کا دیو درشٹی ہے۔ وہ اس دیوی آنکھ روپی من سے ان آرزؤں کو دیکھتا ہوا آنند بھوگتا ہے۔

۶۔ جو یہ برہم لوک میں ہے۔ دیوتا اس کی اپاسنا کرتے ہیں اس لئے تمام لوک اور تمام آرزوئیں ان کے بس میں ہیں۔ وہ جو اس آتما کو ڈھونڈ کر جان لیتا ہے۔ وہ تمام لوکوں اور تمام آرزؤں کو پاتا ہے۔ یہ پرجاپتی

نے کہا۔ ہاں پرجاپتی نے کہا۔

تیرھواں کھنڈ

۱۔ میں کالے (ہردے) میں رہنے والا برہم ہے شبل (برہم) کو پراپت ہوتا ہوں۔ شبل سے شیام کو پراپت ہوتا ہوں جس طرح گھوڑا اپنے بالوں کو جھاڑتا ہے۔ اس طرح پاپ کو جھاڑ کر چندر جیسے راہو کے منہ سے چھوٹتا ہے اسی طرح آزاد ہو کر اس شریر کو جھاڑ کر کرتارتھ ہو کر اب میں شدھ ہو کر برہم لوک کو پراپت ہوتا ہوں۔ ہاں پراپت ہوتا ہوں۔

چودھواں کھنڈ

۱۔ آکاش تمام نام اور روپ کا دھارن کرنے والا ہے۔ وہ دونوں (نام اور روپ) جس کے درمیان ہے۔ وہ برہم ہے۔ وہ امرت ہے۔ وہ آتما ہے۔ میں پرجاپتی کے دربار کو محل کو پراپت کرتا ہوں میں برہمنوں میں یش روپ ہوتا ہوں کشتریوں میں یش روپ اور ویشیوں میں یش روپ ہوتا ہوں۔ میں نے اس یش کو پا لیا۔ میں یشوں کا یش ہے۔ من اس شویت (سفید) کو جس کو کوئی دانت نہیں پھر بھی کھا لینے والا ہے ایسے شویت گھر کو پراپت نہ ہوؤں۔ ہاں اس گھر کو پراپت نہ ہوؤں۔

پندرہواں کھنڈ

۱۔ یہ آتم گیان برہما نے پرجاپتی کو بتایا۔ پرجاپتی نے منو کو۔ اور منو نے آدمیوں کو (بتایا) چاہیئے کہ آچاریہ کل میں جاکر گورو کے ساتھ جو تعلق ہے اس کو پورا کرے۔ باقی وقتوں میں ویدوں کو پڑھے۔ یہ سماورتن (برہمچریہ کے خاتمہ) کے پیچھے گرہست آشرم میں قائم ہو کر اچھے مقام میں مطالعہ کرتا ہوا۔ اور اولاد کو دہارمک بناتا ہوا اپنی تمام اندریوں کو آتما میں لین کرکے کسی کو بھی ایذا نہ پہنچائے۔ وہ جو تمام زندگی اسی طرح کام کرتا ہے۔ وہ برہم لوک کو پراپت ہوتا ہے۔ اور پھر واپس نہیں آتا۔ ہاں پھر واپس نہیں آتا۔

(اوم۔ شانتھ۔ شانتھ۔ شانتھ)

چھاندوگیہ اپنشد ختم

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

بابو شیوبرت لال ورمن ایم اے

فہرست مضامین

"منڈک" لفظ کا مطلب سر ہے۔ یعنی جس طرح جسم میں سر سب سے اونچا ہے۔ ویسے ہی یہ سب اپنشدوں میں افضل ہے۔ بعض کہتے ہیں منڈک کا مطلب "مونڈنے والی" ہے۔ یعنی جیسے استرے کی حجامت سے صفائی ہوتی ہے۔ ویسے ہی یہ اپنشد بھی من کے من کے تمام کانٹوں کو مونڈ کر خواہ نکال کر اس کو صاف بنا دیتا ہے۔ چھوٹی اپ نشدوں میں ایک کا نام چھریکا اپنشد بھی ہے۔ جس کا مطلب چھرا یا استرا ہے۔

اس اپ نشد میں تین حصے ہیں۔ اور تینوں کے دو دو حصے کئے گئے ہیں۔ پہلے حصہ میں برھم اور وید کے علم کا ذکر ہے دوسرے میں برھم ودیا کا خاکہ ہے۔ یعنی برھم کی صفات۔ دنیا سے اس کا تعلق۔ اس کے گیان کے طریقہ کا ذکر ہے۔ تیسرے میں اسی کی اور وضاحت و تشریح کی گئی ہے۔

ودیا کی دو قسمیں ہیں اپرا و پرا۔ پہلے میں چار وید چھ ویدانگ وغیرہ شامل ہیں۔ آخر الذکر کا تعلق صرف برھم سے ہے۔ جو

اندریوں کی سمجھ سے باہر مستغنی الصفات۔ محیط کل اور سب کا خالق ہے۔ یہاں اپرا ودیا میں وید کے شمول سے صرف کرم کانڈ کا مطلب پایا جاتا ہے۔ کیونکہ پھر بھی برہم ودیا کا پتا ویدوں ہی سے لگتا ہے۔ اور وید اس سے خالی نہیں ہیں۔ چونکہ وہ کائنات کا خالق ہے۔ اس وجہ سے کائنات اس کی تابع ہے اور وہ مکڑی کے جالے کی طرح اس کو بناتا بگاڑتا رہتا ہے۔

(۱) اپرا ودیا سے مراد علم شریعت سے ہے۔ ارکین شریعت کی تعمیل۔ وقت مقررہ پر ان کی تکمیل رطرز عمل وغیرہ کا علم اس سے متعلق ہے۔ ان کی پابندی سے ن کو اتم جنم ملے گا۔ اور نہ کرنے سے نقصان ہوگا۔

(۲) پرا ودیا کا تعلق صرف برہم سے ہے۔ برہم چیتنیہ محیط کل لاتغیر۔ بلا سبب۔ مستغنی الصفات۔ کسی محدود شکل میں سمجھ میں نہ نہ آنیوالا ہے۔ اسی سے زندگی من۔ اندریاں۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ مٹی۔ پیدا ہوئے۔ وہ تمام جیول کا جیو ہے اسی کا سب میں پیارا ہے۔ جو اس کے گیان سے مکت ہوتا ہے۔

(۳) کس طرح برہم کا پرکاش ہوتا ہے جب ہر چیز کا پرکاش برہم سے ہوتا ہے۔ برہم کسی سے کیسے پرکاشت ہو سکتا ہے؟ جواب یہ ہے۔ برہم پرکاشوان ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے اندر و تمام کائنات کے اندر پرکاش کر رہا ہے۔ برہم کے گیان کا خاص ذریعہ "اوم" کا بچار ہے۔ جو برہم سے الگ نہیں ہے۔

(۴) اس گیان کا نتیجہ نجات کامل ہے۔ اس وقت جیو دنیا سے بے تعلق ہو کر برمھ میں لے ہوتا ہے۔ جس طرح بہتے ہوئے سمندر میں مل جاتے ہیں۔

خاص چیز جو ہماری معمولی تمیز و عقل کو برمھ کی طرف مخاطب کرتی ہے۔ ان اپ نشدوں کی تعلیم کے بموجب سنسار کا ناشمان ہوتا ہے۔ کائنات کا کوئی کارن ضرور ہے۔ کارج کارن کے مشابہ ہوتا ہے۔ اگر اس فلسفہ کی مدد سے سلسلہ وار خارجی کائنات پر غور کیا جائے۔ تو یہ غور بتدریج برمھ کے علم تک پہنچا دیتا ہے۔ دنیا پانچ تتوں سے بنی ہے۔ جن میں برابر تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اور یہ غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ مٹی پانی میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ پانی آگ میں اور آگ ہوا میں لے ہو جاتا ہے۔ ہوا آکاش میں سما جاتی ہے اور آکاش گو نظر میں نہیں آتا مگر اپنے کارن شبد (آواز) میں غائب ہوتا ہے۔ یہی کیفیت پنچ تن ماترا یعنی سوکشم (لطیف عنصر) کی ہے۔ یہ من میں اور من ہنکار میں۔ ہنکار بدھی میں اور بدھی پرکرتی میں لے ہوتی ہے پرکرتی برمھ میں لے ہوتی ہے۔ یہ حالت پرلے میں ہوتی ہے۔ جب سرشٹی ہونے لگتی ہے۔ تب پھر بتدریج پرکرتی سے بدھی۔ بدھی سے اہنکار۔ اہنکار سے من۔ من سے گیان۔ اندری و کرم اندری و پنچ تن ماترا و پنچ تن ماترا سے پنچ مہا بھوت پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب ہمیشہ تبدیلی کی حالت میں رہتے ہیں۔ برمھ ان سب

کہتے ہیں! اور اندر وغیرہ بھی اسی کے نام ہیں۔ یہ برہما سرشٹی میں سب سے پہلا ہے۔ دنیا اسی سے پیدا ہوئی۔ اور وہ دنیا کا محافظ ہے۔ یہ کسی سے پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ خود ہمیشہ سے موجود ہے اور سب سے بڑا ہے۔ برہم ودیا کا پہلا گورد یہی برہما ہے! اس نے سب سے پہلے اس ودیا کو جو سارے علموں کی بنیاد ہے۔ اپنے بڑے بیٹے اتھروا کو سکھائی۔ کیونکہ یہ سب سے بڑا تھا اور پہلا تھا۔

۲۔ برہما نے جو برہم ودیا اتھروا کو بتائی تھی۔ اتھروا نے قدیم زمانہ میں انگر کو بتائی۔ اس نے پھر بھردواجی ستیہ واہ کو بتائی۔ اور بھردواجی نے یہ پرا اور اپرا ودیا انگرا کو بتائی۔

تشریح پرا اور اپرا دو طرح کی ودیا ہیں اور انکو اپرا بھی کہتے ہیں جس میں دھرم۔ ارتھ وغیرہ کے سادھن بھگتی پریم سب آجاتے ہیں اور اپر برہم کا گیان ہوتا ہے۔ پرا ودیا سے پر برہم کا گیان ملتا ہے۔ پرا ورا کا مطلب یہ بھی ہے جو بڑوں سے چھوٹوں کو ملتی ہے۔ ستیہ واہ بھردواج گوتر کا تھا۔ اس لئے وہ بھردواجی کہا گیا۔

۳۔ شونک بڑے گرہستی کا لڑکا حسب قاعدہ انگر کے پاس آیا۔ اور اس سے پوچھا "اے قابل تعظیم رشی!! وہ کون ہے جس ایک کے گیان ہو جانے سے یہ سب کچھ جانا ہوا ہو جاتا ہے؟"

تشریح یہ قاعدہ تھا۔ شاگرد ادب کے ساتھ گورو کے پاس جاکر سوال کیا کرتا تھا۔

۴۔ اس نے اس سے کہا۔ برہم کے جاننے والے ہم کو بتاتے ہیں۔ کہ دو ودیائیں جاننے کے قابل ہیں۔ ایک پرا۔ دوسری اپرا۔

تشریح پرا اپرا کا ذکر اوپر آگیا ہے۔

۵۔ ان میں سے اپرا ودیا ہے۔ رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید اتھر وید۔ سکشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نرکت چھند اور جیوتش۔ اور پرا وہ ہے۔ جس کے دوارا وہ اکشر (برہم) پایا جاتا ہے۔

تشریح ویدوں میں زیادہ تر شبل برہم کا بیان ہے اور کرم کانڈ۔ پوجا۔ یگیہ وغیرہ کا ذکر آیا ہے۔ اس لئے اس کو اپرا ودیا کہا گیا ہے سکشا صحت لفظی تلفظ کے قواعد کلپ جس میں یگیوں سے متعلق آئین و رسم رواج ہیں۔ ویاکرن صرف و نحو کے قواعد نرکت جو خصوصیت کے ساتھ ہر چیز کی وجہ تسمیہ کا ذکر کرتا ہے چھند (نظم) جیوتش (نجوم) یہ سب وید انگ کہلاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وید و وید انگ دونوں اپرا ودیا ہیں۔ پرا ودیا میں۔ برہم کا پربرتی سروپ پایا جاتا ہے۔ ویدوں کے گیان کانڈ میں پرا ودیا کا بھی شمول ہے۔ مگر زیادہ اپرا ودیا ہی ہے۔

۶۔ جو نہ دیکھا جاتا ہے۔ نہ پکڑا جاتا ہے۔ جس کا کوئی

گوتر نہیں۔ ورن نہیں۔ نہ جس کے آنکھ ہیں۔ نہ کان ہیں۔ نہ ہاتھ ہیں۔ نہ پاؤں ہیں۔ وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ محیط ہے سب کے اندر ہے۔ بہت لطیف ہے۔ ناش نہیں ہوتا۔ جس کو گیانی سب بھوتوں کا کارن جانتے ہیں۔

تشریح۔ یہ برھم کی تعریف ہے۔ مطلب صاف ہے۔

۷۔ جیسے مکڑی (تار) چھوڑتی ہے۔ اور سمیٹ لیتی ہے جیسے زمین پر پودے اُگتے ہیں۔ جیسے پرش وہر ایک چیز جو اس برہمانڈ میں ہیں۔ اس لافانی برھم سے پیدا ہوتی ہے

تشریح یہ تمام جگت اس برھم میں ہے اور اس میں اسی سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسے مکڑی اپنے منہ سے تار نکالتی ہے۔ اور پھر نگل جاتی ہے۔ جیسے زمین پر درخت و نباتات اگ کر پھر پیوند زمین ہو جاتے ہیں۔ جیسے زندہ شخص کے جسم پر بال اور رونگٹے پیدا ہوتے ہیں۔ ویسے ہی اس کائنات کی پیدائش لافانی برھم سے ہوتی ہے۔

۸۔ برھم تپ کے دوارا پھولتا ہے۔ تب ناج پیدا ہوتا ہے۔ ناج سے پران۔ من۔ ستیہ۔ لوگ اور کرموں میں امرت۔

تشریح برھم کا شریر یہ پرکرتی ہے۔ جب جگت کی پیدائش ہونے لگتی ہے۔ تب اس میں ایک طرح کا چھوبھ آتا ہے۔ اسی کو پھولنا کہا گیا ہے۔ جیسے پیدا ہونے

وقت بیج پھوٹتا ہے۔ تب اس سے ان (استھول جگت کا مادہ پیدا ہوتا ہے اسی مادہ سے پران (ہرنیہ گربھ) دنیا کی زندگی من۔ اور ستیہ (پانچ مہابھوت۔ پھر ان سے لوک لوکانتر۔ اور پھر پرشوں کے کرم کا نتیجہ جو اٹل ہے اور امرت ہے پیدا ہوتا ہے اس امرت کی تاویل موکش بھی کی جا سکتی ہے۔ جو کرموں سے ملتی ہے یہ جگت پہلے میں برھم سے مل کر ایک روپ ہو جاتا ہے پھر جب سرشٹی ہوتی ہے۔ تب سارے بھید دکھائی دینے لگتے ہیں۔

۹۔ جو سب کو جانتا ہے۔ اور سب کو سمجھتا ہے۔ جس کا تپ گیان روپ ہے۔ اس برھم سے یہ برہما نام۔ روپ اور ان پیدا ہوتا ہے۔

تشریح برھم سروگیہ ہے اور سرو ودت ہے اس کا تپ منشیوں کے تپ کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ وہ گیان روپ ہی ہے۔ اسی پر برھم سے یہ برہما جو ہرنیہ گربھ ہے۔ اور سارے جگت کی جان ہے۔ اور نام روپ مادہ وغیرہ سب پیدا ہوتے ہیں۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ یہ سچ ہے کہ رشیوں نے منتروں (ویدکے) میں جو کرم

دیکھتے ہیں۔ وہ ترتیا میں مختلف قسم سے پھیلے ہوئے ہیں اس لئے تم جو ان کے اچھے پھلوں کے خواہشمند ہو۔ باقاعدہ ان کو انجام دو۔ یہ تمہارا راستہ ہے۔ جو پنیہ کے لوک میں لے جاتا ہے۔

تشریح پہلے کھنڈ میں دو ودیا اپرا و پرا کا ذکر کیا گیا۔ اس دوسرے میں اپرا کا بیان ہے۔ یعنی اس کے سلسلہ میں یگیہ دوسرے شبھ کرموں کو اور پھر ان کے پھلوں کو نا قص دکھلا کر پرا ودیا کی طرف لے جانے کا ارادہ کیا گیا ہے۔

ست جگت میں دنیا کی حالت ویسے ہی شبھ اور اچھی ہوتی ہے جیسے بچے کی ہوتی ہے۔ جب بچہ بڑھتا ہے۔ تب اس کو کرم وفنا لبلہ کی تعلیم ملتی ہے۔ اور اس کی آئندہ زندگی میں اس کا پھیلاؤ ہوتا ہے۔ اسی طرح رشیوں نے ست جگ میں وید کے منتروں میں ان کرموں کو دیکھا۔ جو ترتیا میں پھیل گئے۔ اور جو کرموں کے پھل کے خواہشمند تھے۔ ان کو تعلیم دی کہ یگیہ وغیرہ کرو۔ کیونکہ یہی راستہ ہے جو پنیہ لوک کو لے جاتا ہے۔

۲۔ جب اگنی کے جلنے پر اس کے شعلے بلند ہوتے ہیں تو پگھلے ہوئے گھی کی دو آہوتیوں کے بغیر آہوتی دینی چاہیئے۔

تشریح یہ اگنی ہوتر یگیہ کے متعلق ہے۔ جب آگ جلنے لگے تو اگنی سواہا۔ سوم اسئے سواہا۔ ان منتروں سے پگھلے ہوئے گھی کا دو آہوتیوں کے بغیر آہوتی دی جانی چاہیئے۔

۳۔ جس کا اگنی ہوتر بنا درش۔ پورنماشی۔ چترماسی اور آگر ین

سے۔ جہاں اتیتھی نہیں جاتے۔ برابر جاری نہیں رہتا۔ یا بغیر ویشودیو کے ہے۔ یا قاعدہ کے موافق نہیں کیا جاتا۔ ایسے شخص کے ساتوں لوک نشٹ ہو جاتے ہیں۔

تشریح

درش۔ جب چاند دکھائی دے۔ خواہ اماوس

پورنماس۔ جب پورے مہینہ کا چاند نکلے یعنی ماہواری

چترماس۔ ہر چوتھے مہینے

آگرین۔ نئے موسم پر جو بسنت اور نشرد رتو میں ہوتا ہے۔

آدمی کو چاہیئے کہ اگنی ہوتر ہر اماوس کو۔ پورناسی کو ہر چوتھے مہینہ اور موسم موسم پر کرتا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا خواہ جس کے یہاں اتیتھی (مہمان) نہیں آتے۔ یا اگنی ہوتر کے ساتھ ویشودیو کرم نہیں کیا جاتا ہے۔ یا باقاعدہ نہیں کیا جاتا۔ وہ ساتوں لوکوں کو اپنے ہاتھ سے کھو دیتا ہے۔ کیونکہ سات لوک جو اس کو اگنی ہوتر کرنے سے ملتے ہاتھ سے چلے جاتے ہیں۔

سات لوکوں کی فہرست یہ ہے۔

بھوہ۔ بھوُوہ۔ سوہ۔ مہہ۔ جنہ۔ تپہ۔ ستیم

متن۔ کالی۔ کرالی۔ منوجوا۔ سولوہتا۔ سودھومرورنا۔ سپھولنگنی۔ وشورو چی۔ یہ چاروں طرف بھڑکتی ہوئی سات زبان کہلاتی ہیں۔

تشریح اگنی ہوتر میں جو ہر چہار طرف آگ کے شعلے نکل کر اٹھتے ہیں۔ وہ سات زبانیں کہلاتی ہیں۔ ان کی

صراحت یوں کی گئی ہے:۔

کالی۔ سیاہ رنگ کی

کرالی۔ خوفناک

منوجوا۔ من کی طرح تیز

سولوہیتا۔ خون کی طرح سُرخ

سودہومرورنا۔ دھوئیں کے رنگ کی۔

پھولنگنی۔ جس میں سے چنگاریاں نکلتی ہیں

وشوروپی۔ جس میں قوس قزح کی طرح سارے رنگ ہیں۔

۵۔ جب یہ چمک رہی ہوں تو مناسب وقت پر آہوتی دیتے ہوئے جو جَجمان کرم کو پورا کرتا ہے۔ اس کو یہ سورج کی کرنیں وہاں لے جاتی ہیں۔ جہاں دیوتاؤں کا ایک مالک رہتا ہے۔

تشریح اگنی ہوتر میں جو ججمان وقت وقت پر آہوتی دیتا دیتا ہے۔ آگ کی زبانیں اس سورج کی کرن سے ایشور کی پراپتی کی سادھن ہوتی ہیں۔

۶۔ آؤ۔ آؤ۔ اس طرح اس کو کہتی ہوئیں۔ وہ چمکتی ہوئی آہوتیاں ججمان کو سورج کی کرنوں کی راہ سے اٹھا لے جاتی ہیں پیاری پیاری باتیں کہتی ہوئیں اور اس کی تعریف کرتی ہوئیں۔ کہ یہ تمہارا پوتر برھم لوک ہے جس کو تم نے اپنے پاک کرموں سے حاصل کیا ہے۔

تشریح۔ آگ کی کرنیں کس طرح آتما کو اوپر کے لوکوں میں

پہنچاتی ہیں۔ ایک معرفت کا نکتہ ہے۔ انسان کرم و دھیان کی
وجہ سے اوپر کے لوکوں میں جانے کی قابلیت پیدا کرتا ہے۔ اگنی
کا سورج سے رشتہ ہے۔ جب اس میں قابلیت آجاتی ہے۔ وہ
پران کے چھوٹ جانے پر اپنے اگنی ہوتر کے پنیہ بل سے سورج
کی کرنوں میں چڑھ کر سورج لوک کو پہنچتا ہے۔ اس کی نیکیاں
اور اس کا دھرم اس کی تعریفیں کرتے جاتے ہیں۔ اور اس طرح
اس کو برہم لوک میں پہنچا دیتے ہیں۔ جیو آتما اسی طرح کرنوں کو
پکڑ کر سورج میں چڑھ جاتا ہے۔ جیسے مچھلی برستے ہوئے پانی
کے تار کو پکڑ کر بادل کے مقام پر چڑھ جاتی ہیں۔ وعلیٰ ہذا القیاس
یہ۔ مگر یگیوں کی اٹھارہ کشتیاں جن میں نیچے درجہ کا کرم
بتایا گیا ہے۔ جو نادان اسی کو پرم کلیان جان کر تعریف کرتے
ہیں۔ وہ پھر بھی بڑھاپا اور موت کو پراپت ہوتے ہیں۔

تشریح ان یگیوں کو اٹھارہ کشتیاں بنایا ہے۔ ان
اٹھارہ کی صراحت اچھی طرح کسی مفسر نے نہیں
کی۔ شنکراچاریہ جی نے سولہ رتوج، ججمان اور اس کی استری
سے مراد لی ہے۔

یگیہ وغیرہ اور ان کے کرم پھر بھی گیان کے درجہ سے
نیچے ہیں۔ بغیر گیان کے پرم پد نہیں ملتا۔ اس لئے جو احمق
اس کو سب کچھ سمجھ کر گیان کے سادھن کی طرف چت نہیں لگاتے
وہ جنم مرن کے پنجہ سے رہائی نہیں پاتے۔

۸۔ احمق نادان اودیا کے اندر رہتے ہوئے اپنے آپ کو ودنا سمجھتے ہوئے۔ اور اپنے آپ کو پنڈت جانتے ہوئے۔ زخمیں سہتے ہوئے چکر لگاتے ہیں جیسے اندھوں کی رہبری ہیں۔

تشریح موڑھ نادان اگیانی بن کر اپنے کو پنڈت ودنا سمجھتے ہیں۔ وہ دکھ سکھ برداشت کر کے اندھوں کی طرح جن کا گورو اندھا ہو ٹٹولتے ہیں۔ اور زخمیں کھا کھا کر چکر لگایا کرتے ہیں۔ مگر منزل متصود کو نہیں پہنچتے

۹۔ وہ لڑکے اودیا کے رہتے ہوئے سمجھتے ہیں۔ ہم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ کیونکہ کرم کرنے والے لوگ راگ (کی وجہ سے) (تتو گیان کو) نہیں جانتے اس وجہ سے وہ دکھی ہو کر گرتے ہیں۔ جب ان کا لوک چھین ہوتا ہے۔

تشریح کرم کر کے نادان سمجھ لیتے ہیں۔ ہمارا مطلب پورا ہو گیا۔ مگر چونکہ گیان ہے۔ اس لئے اصلیت کی سمجھ نہیں آتی۔ اور جب ان کا کرم چھین ہو جاتا ہے۔ تو جس لوک کو پراپت ہوئے تھے۔ اس سے دکھی ہو کر نیچے کو گرتے ہیں۔

یہاں یہ سوال کیا جا سکتا ہے۔ کہ آیا کرم میں اوپر لے جانے کی قابلیت ہے یا نہیں؟ کرم میں قابلیت ہے۔ کرم کرنے سے انسان کے من بدھی نرمل ہوتے ہیں۔ قوت

ارادی بڑھتی ہے۔ اس لئے وہ اپنی قابلیت کے سبب سے
نیچے لوک میں جاکر پیدا ہوتا ہے۔ مگر گیان نہ ہونے کے سبب
سے اس میں راگ رہتا ہے۔ اس وجہ سے جب کرم کا پھل
بھوگ لیتا ہے تب دکھی ہو کر نیچے گر پڑتا ہے۔

۱۰۔ یگیہ اور نیک دان کو سب سے اعلیٰ سمجھے ہوئے یہ
نادان اس سے بہتر اور بھلائی نہیں دیکھتے ہیں۔ وہ سورگ
کی پیٹھ پر جس کو انہوں نے اپنے نیک کرموں کی وجہ سے
حاصل کر لیا ہے۔ بھوگ کر اس لوک یا اس سے بھی نیچے لوک
میں داخل ہوتے ہیں۔

تشریح نادان اور احمق یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دان دینا۔ لوٗ
یگیہ وغیرہ کرنا ہی سب کچھ ہے۔ اس سے زیادہ
بھلائی کی بات اور کوئی ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ حالانکہ یہ ذریعہ
ہیں من کے شدھ اور نرمل بنانے کے۔ تاکہ وہ اونچی حالت کو پا
سکیں۔ مگر وہ اپنی نادانی سے اسی کو سب کچھ سمجھ کر آگے نہیں
بڑھتے اور پھر سورگ کی پیٹھ پر چڑھ کر جو ان کو شبھ کرموں کی
وجہ سے ملا ہے۔ پھر نیچے انسان کے قالب میں پیدا ہوتے
ہیں۔ یا اس سے بھی زیادہ نیچے گرتے ہیں۔

۱۱۔ پھر وہ جو جنگل میں تپ اور شردھا کا شغل کرتے
ہیں۔ شانت۔ بدیا وان۔ بھیک مانگ کر زندگی بسر کرتے ہوئے
وہ سورج کے دوار سے وہاں جاتے ہیں۔ وہ امرت پورش

ہیں۔ جو ابناشی سروپ ہیں۔

تشریح تپ اور شردھا کے کرم شنکر اچاریہ کے مت کے موافق سگن برھم کی اپاسنا ہے۔ اس منتر کا مطلب یہ ہے۔ کہ ودیاوان عالم بن میں رہ کر دوانپرستی بن کر تپ کرتے ہیں اور سورج کی کرنوں کے دوارا سے لوکوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ یہ شردھا اور تپ کرنے والے شانت چت والے عالم ودیاوان دنیاوی تعلقات کو چھوڑ کر بندھن میں نہیں رہتے۔ اور بھیک مانگ کر اپنا پالن پوشن کرتے ہیں۔ یہ لافانی اور امر آتمائیں ہیں۔

۱۲۔ کرم کر کے جو لوک حاصل کئے جاتے ہیں ان کا امتحان لے کر براہمن کو چاہیئے کہ ویراگ کو پراپت ہو۔ کیونکہ وہ جو کسی سے نہیں بنا ہے۔ وہ بنے ہوئے سے نہیں ملتا اسکے جاننے کے لئے اس کو ایک ایسے گورو کے پاس جانا چاہیئے۔ جو ویدوں کا جاننے والا اور برھم میں نشٹھا رکھنے والا ہو۔

تشریح پرماتما کسی سے بنا نہیں ہے۔ کرم کو بنا ہوا کہتے ہیں۔ اس لئے وہ کرم سے کبھی پراپت نہیں ہوتا براہمن کو چاہیئے کہ پہلے یگیہ وغیرہ شبھ کرم جو لوکوں کی پراپتی کے لئے کئے جاتے ہیں۔ ان کو ناشمان سمجھ کر اور اچھی طرح ان کا امتحان لے کر ویراگ وان ہو۔ کیونکہ یہ ناشمان اور ان

کے نتیجے بھی ناشمان ہیں۔ وہ جو بنا ہوا نہیں ہے۔ کی جاننے کے لئے چاہیئے۔ کہ کسی دید کے جاننے والے اور برھم میں نشٹھا رکھنے والے گورو کے پاس جائے۔

گورو میں یہ دونوں باتیں ضروری ہیں۔ ممکن ہے کہ برھم کی نشٹھا ہو اور گیان والا بھی ہو۔ لیکن اگر وید دں کا واقف نہیں ہے۔ تو دوسروں کو سمجھا نہ سکے گا۔

۱۳۔ وہ پرش جو اس طرح عزت و تعظیم کے ساتھ (اسکے) پاس آیا ہے۔ جس کے من کو خواہشیں نہیں ستاتیں۔ جو پوری شانتی سے یکت ہے۔ اس کو وہ عالم (گورو) برھم ودیا کا مناسب اپدیش دے۔ جس سے اس نے (خود) اِبناشی ستیہ پورش کو جانا ہے۔

تشریح چیلا گورو کے پاس عزت اور تعظیم کے ساتھ جاوے اس میں سب سے پہلے چیلا بننے کے اوصاف موجود ہوں۔ یعنی ویراگ والا ہو۔ دنیا اور عقبیٰ کسی کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ شانت ہو۔ اندریاں بس میں ہوں۔ من نشچل ہو۔ ایسے چیلے کو گورو اچھی طرح برھم ودیا (علم معرفت) کی تعلیم کرے۔ جس کی مدد سے اس نے خود اس لایزال اور ستیہ پرش کو جانا ہے۔

یہاں یہ غور کرنے کے قابل بات ہے۔ اگر شاگرد میں ویراگ نہیں ہے۔ تو پھر وہ ستیہ پرش کو نہ پاسکا۔ اگر

اندریاں بس میں نہیں ہیں۔ اور من چنچل نہیں ہے تو پھر اس میں
اس اوناشی کا عکس نہ پڑ سکے گا۔ "جہاں آساتھاں باسا"
جس میں ذرہ بھی خواہش ہوگی۔ وہ اوپنچے نہ جا سکے گا۔ نیچے
ہی کی طرف رجوع رہے گا۔ کرم اور سگن برھم کی اپاسنا
نیچے کے لوگوں میں رکھتے ہیں۔ اونچے صرف گیانی جاتے ہیں
جو امرت پرش کو پاکر خود امرت بن جاتے ہیں۔

دوسرا منڈک

پہلا کھنڈ

اے سومیہ سچ ہے۔ جس طرح اگنی سے اگنی کے روپ کی
کی طرح سینکڑوں چنگاریاں نکلتی ہیں۔ اسی طرح سے۔
سومیہ! طرح طرح کے تتو اس لکشر سے پرگٹ ہوتے
ہیں۔ اور اسی میں لین ہوتے ہیں۔

تشریح سارے تتو۔ جیو۔ جنتو پرمھ میں رہتے ہیں
سرشٹی کے سمے اس سے پرگٹ ہوتے ہیں

اور پرے کے سے پھر اسی میں واپس جاتے ہیں۔ جیسے آگ سے چنگاری اسی کے شکل کی نکلتی ہے۔ ویسے ہی اکشر برہم سے تتو پرگٹ ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ نورانی پرش بغیر جسم کا ہے۔ وہ باہر اور اندر دونوں جگہ ہے۔ جنم نہیں لیتا۔ بغیر پران اور بغیر من کے ہے۔ شدھ ہے۔ اکشر جو پر ہے وہ اس سے بھی پر ہے۔

تشریح اکشر برہم یہاں شبل برہم کو کہا گیا ہے۔ شدھ برہم اس سے بھی پر ہے۔ اس برہم کی تعریف کی گئی ہے۔ کہ وہ شریر رہت ہے۔ اندر اور باہر سب جگہ محیط ہے۔ نہ جنم لیتا ہے۔ نہ اس میں من ہیں۔ اور نہ پران ہیں۔ وہ شدھ ہے۔

۳۔ اس سے پران پیدا ہوتا ہے۔ من اور کل اندریاں آکاش۔ ہوا۔ روشنی۔ پانی اور زمین جو سب کی دھارن کرنے والی ہے۔

تشریح۔ مطلب صاف ہے۔

۴۔ اگنی اس کا سر ہے۔ سورج اور چاند اس کی آنکھیں ہیں۔ دشائیں (اطراف) اس کے کان ہیں۔ ویدک الہام اس کی بانی ہے۔ ہوا اس کا پران ہے۔ اور جگت اس کا دل ہے پرتھوی اس کے پاؤں ہیں۔ یہ سب پرانیوں کا بلاشک و شبہ انتر آتما ہے۔

تشریح یہ وراٹ پرش کا نقشہ ہے۔ جیسے اپنے ہمارے شریر میں آنکھ۔ ناک اور کان وغیرہ سب کا تصور آتا ہے۔ یہی نقشہ وارٹ سروپ میں بھی گھٹایا گیا ہے۔ جیسے ہم اپنے کل شریر میں دیاپک ہیں۔ ویسے ہی۔ پرماتما سارے برہمانڈ میں دیاپک ہے۔ اگنی سے مراد یہاں دیو لوک ہے جو سب سے اونچا ہے۔

۵۔ اس سے وہ اگنی پیدا ہوئی۔ سورج جس کی لکڑیاں ہیں چندر سے پرجنیہ (بادل) اس سے زمین کی بنسپتی۔ پرش ستری (کے رحم) میں بیج ڈالتا ہے (اسی طرح) بہت سے جیو اس پرش سے پیدا ہوتے ہیں۔

تشریح یہاں پانچ قسم کی اگنی بتائی گئی ہے۔ دیو آدتیہ پرجنیہ۔ پرتھوی پرش اور ستری۔

جیو آتما دیو لوک سے اتر کر پرتھوی پر شریر دھارن کرتا ہے۔ جب بارش ہوتی ہے۔ اناج پیدا ہوتا ہے۔ اسی اناج سے بیج بنتا ہے جو ستری پرش کے سنگم سے گربھ میں آتا ہے تب جیو پیدا ہوتے ہیں۔

۶۔ اس سے (نکلتے ہیں) رگ۔ سام اور یجر کے منتر دکشائیں۔ سارے یگیہ۔ اور کرت اور دکشنائیں۔ یگیہ کرنے والا۔ اور لوک۔ جن پہ چندر چمکتا ہے۔

تشریح۔ رگ۔ سام یجر۔ تین قسم کے منتر ہوتے ہیں۔

اسی وجہ سے کہیں کہیں تین وید ہی ہیں۔ منتروں کے لحاظ سے
کیے گئے ہیں۔ ورنہ وید حقیقت میں چار ہیں۔
دکشائیں۔ یگیہ کے شروع کرنے کے قاعدے وغیرہ۔
یگیہ۔ اگنی ہوتر وغیرہ۔
کرتُم۔ سوم یاگ
دکشنائیں۔ جو یگیہ کرنے والوں کو دی جاتی ہیں۔
یگیہ کرنے والا اور لوگ۔ یہ یگیہ کے پھل ہیں۔ یعنی یگیہ
کرنے سے اولاد یگیہ کرنے والی ہوتی ہے۔ اور یگیہ کی وجہ
سے اونچے لوک ملتے ہیں۔
چندر چمکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو کرم کرتے
ہیں۔ وہ دکشن مارگ سے ان لوکوں کو جاتے ہیں۔ جہاں چندر
چمکتا ہے اور کرم واپاسنا والے اتر مارگ سے ان لوکوں
کو جاتے ہیں۔ جہاں سورج چمکتا ہے۔
۷۔ اس سے بہت قسم کے دیوتا بھی پیدا ہوئے ہیں
سادھیہ۔ منشیہ۔ پسو۔ پکشی۔ پران۔ اپان۔ چاول اور جو
تپ۔ شردھا۔ ستیہ۔ برہمچریہ اور بدھی۔

تشریح
سادھیہ۔ ایک خاص قسم کے دیوتا
پران۔ اپان۔ سانس کو خارج کرنا اور اندر کی طرف
کھینچنا۔
چاول اور جو۔ جو ہون میں ڈالے جاتے ہیں۔

تپ تپسیا۔ ریاضت

برھمچریہ۔ بیج کی رکشا کرتے ہوئے ودیا۔

ودھی۔ یگیہ کرنے کے ضابطے اور طریقے۔

تپ ستیہ۔ اور برھمچریہ۔ یہ یگیہ کے دنوں میں ورت کے طور پر پالن کئے جاتے ہیں۔

۸۔ سات اندریاں بھی اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ ساتوں شعلے۔ سات سمدھائیں ریگیہ کی لکڑیاں، سات ہوم۔ یہ سات لوک۔ جن میں اندریاں وچرتی ہیں۔ یہ گپھا میں رہنے والی ہیں اور سات سات استھاپن کئے گئے ہیں۔

تشریح سات اندریاں۔ دو آنکھ۔ دو ناک۔ دو کان اور زبان۔

سات شعلے۔ دیکھنا۔ سونگھنا۔ سننا۔ اور چکھنا۔ دو آنکھ دو ناک وغیرہ کی مطابقت سے یہ بھی سات ہو جاتے ہیں۔

سات سمدھائیں۔ سات اندریوں کی سات وشیوں کا وگیان

سات لوک۔ سات اندریوں کے سات مختلف مقامات سر کے سات سوراخ۔ آنکھ کان۔ ناک وغیرہ کی جگہیں۔

گپھا۔ ہردے۔ دل

سات سات استھاپن کئے گئے۔ ہر انسان کے لئے یہ اندریاں سات سات ہیں۔

۹۔ اس سے سمندر اور تمام پہاڑ پیدا ہوئے ہیں تمام اوشدھیاں اور اس جس رس سے یہ انتر آتما بھوتوں کے ساتھ ٹھہرتا ہے۔

تشریح رس چھ قسم کے ہیں۔ کھٹا۔ میٹھا۔ کڑوا۔ کسیلا نمکین۔ چرپرا۔

۱۰۔ پرش ہی یہ سب کچھ ہے۔ کرم۔ تپ۔ برھم۔ پرم امرت۔ وہ جو اس (ہردے کی) گپھا میں چھپے ہوئے کو جانتا ہے۔ وہ یہاں ہے۔ اسے سوامیہ اودیا کے گرہ کو کھول دیتا ہے۔

تشریح یہ سب کچھ اسی پرماتما سے پیدا ہو کر اسی کے آشرے رہتے ہیں۔ وہ ہردے کی گپھا میں چھپا ہوا ہے۔ اور یہاں ہی ہے۔ جو اس کو مان لیا۔ اس نے اودیا کی گرہ کو کھول دیا اور اس کے لئے پھر جنم مرن کی گانٹھ کا خوف باقی نہیں رہتا۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ (یہ برھم) پرگٹ ہے۔ نزدیک ہے (ہردے کی) گپھا میں رہنے والا پرم پد ہے۔ منزل مقصود ہے۔ اس میں یہ سب گتھے ہوئے ہیں۔ جو چلتا ہے سانس لیتا ہے۔ اور آنکھ

جھپکاتا ہے۔ اور جو کچھ تم معقول سوکشم جانتے ہو وہ پوجا کے قابل ہے سب میں افضل ہے۔ مخلوقات کی سمجھ سے پرے ہے۔

تشریح دنیا میں جو کچھ نظر آتا ہے۔ خواہ موجود ہے سب اسی برہم میں کھتا ہوا ہے۔ زندہ۔ سانس لینے والے۔ لطیف۔ کثیف وغیرہ۔ وہ برہم سب کی گپھا میں رہتا ہے۔ وہی سب کا منزل مقصود ہے۔ وہ پرستش کے قابل ہے۔ اور اس قدر اونچا ہے کہ کوئی مخلوق اس کو نہیں سمجھ سکتا۔

۲۔ جو روشن ہے۔ جو لطیف سے لطیف ہے۔ جس پر لوک قائم ہیں۔ اور (جس پر) لوکوں کے رہنے والے (قائم ہیں) وہ ابناشی برہم ہے۔ وہ پران ہے وہ بانی ہے۔ وہ من ہے وہ ست ہے۔ وہ امرت ہے۔ وہ نشانہ لگانے کے قابل ہے۔ اے سومیہ! تو اس کو اپنا نشانہ بنا۔

تشریح نشانہ سے یہاں مراد یہ ہے کہ اس کو اپنا مراج بنا کر من کے سامنے رکھ۔ اور اس پر رسائی حاصل کرنے کی تدبیر سوچ۔

۳۔ اپنشدوں کے کمان کو پکڑ کر جو ایک بہت بڑا ہتھیار ہے۔ اس میں اپاسنا سے تیز کئے ہوئے تیر کو جوڑنا چاہئے۔ اور ربھاؤ کی اسنا میں مو تیر ہوتے

اس سے اس کو کھینچ کر اس ابناشی لکش کو نشانہ لگا

تشریح اپ نشدوں کی کمان۔ گیان
ابھیاسنا۔ دھیان
لکش۔ معراج
نشانہ لگانا۔ حاصل کرنا۔ پہنچنا

۴۔ اوم کمان ہے۔ آتما تیر ہے۔ اور برہم اس کا لکش کہلاتا ہے۔ اس کو ایک اگا گر چیت والا پرش نشانہ لگا سکتا ہے اور تب وہ تیر کی طرح اس کی شکل کا ہو جائے گا۔

تشریح جو لگاتار برہم کا دھیان کرتے ہیں۔ وہ اس کے روپ کے بن جاتے ہیں۔ جیسے تیر نشانہ پر پہنچ کر اس سے ایک ہو جاتی ہے۔

۵۔ جس میں دیو آکاش پرتھوی اور انترکش بنے ہوئے ہیں اور من بھی ساری اندریوں کے ساتھ اس میں رہتا ہے) اسی آتما کو جانو اور دوسری ساری باتوں کو چھوڑ دو (وہ) امرت کا پل ہے۔

تشریح سارا جگت اوپر نیچے۔ درمیانی حصہ من۔ اندریاں سب اسی میں رہتے ہیں۔ اور سب کو چھوڑ کر صرف اسی ایک آتما کو جانو۔ کیونکہ وہ امرت اور لافانیت کا پل ہے۔ اس پر چڑھ کر پراتی بھو ساگر کو پار کر جاتے ہیں اور موکش کو پراپت ہوتے ہیں۔

۶۔ یہ مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتا ہوا اندر (دل میں) وچرتا ہے۔ جہاں تمام رگیں ملی ہوئی ہیں (جیسے رتھ کے ناف میں آرے لگے رہتے ہیں) اس آتما کو "اوم" اس طرح دھیان کرو۔ تمہارے لئے وہ کلیان ہو۔ پار پہنچنے کے لئے جو اندھیرے سے پرے ہے۔

تشریح برہم کا اظہار دنیا میں مختلف طریقہ سے ہوتا ہے اور اس کے ساتھ وہ دل کے اندر جہاں تمام ناڑیاں ملتی ہیں وہ رہتا ہے جیسے پہیئے کی ناف میں تمام آرے جڑے رہتے ہیں۔ ویسے ہی دل کے ساتھ رگ وریشوں کا تعلق ہے۔ خواہ یہ سب برہم میں اسی طرح لپٹے ہوئے ہیں۔ وہ اوم ہے۔ اوم کی طرح اس کا دھیان کرو۔ اور وہ تمہارے لئے کلیان کا باعث ہوگا۔ اس دھیان سے تم بھوساگر کے پار ہو جاؤ گے۔ جہاں اندھیرا نہیں ہے۔

۷۔ جو سب کو جانتا ہے۔ سب کو سمجھتا ہے۔ جس کی اس جگت میں مہما ہے۔ وہ آتما نورانی برہم پور میں آکاش میں رہتا ہے۔ وہ منومے اندریوں کے شریر کا قاعدہ میں رکھنے والا بنتا ہے۔ وہ ان میں رہتا ہے۔ ہردے کے بہت ہی قریب اس کے گیان سے دھیر پرش اس امرت کو دیکھتے ہیں جو آنند روپ جانا جاتا ہے۔

تشریح۔ اس جسم کے اندر کئی خلاء ہیں۔ ان کی صراحت

اس طرح کی گئی ہے۔
ان مے کوش (شریر)
پران مے کوش (پران وایو)
منو مے کوش (من)
وگیان مے کوش (بدھی)
آنند مے کوش (آتما)

برھم پور ہردے کو کہتے ہیں۔ جو ہردے آکاش میں رہتا ہے۔ پرماتما کا درشن بھی اسی مقام میں ہوتا ہے۔ وہی منو مے اندریوں کے شریر کا قاعدہ میں رکھنے والا۔ اور ان میں ہردے کے قریب رہتا ہے۔ اس کے وگیان سے دھیر پرش امرت کو دیکھتے ہیں۔ جو آنند روپ جانا جاتا ہے۔

۸۔ تب ہردے کی گانٹھ کھل جاتی ہے۔ سارے سنشے دور ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے کرم چھین ہو جاتے ہیں جب اس پر اور اپر کو دیکھ لیتا ہے۔

تشریح جب یوگی یا گیانی برھم ستّا کو پا کر پر برھم اور اپر برھم ابناشی کو جان لیتا ہے۔ اس کے ہردے کی گرہ کھل جاتی ہے۔ شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ اور کرم کا ناش ہوتا ہے۔ پھر وہ جنم مرن کے جال میں نہیں پھنستا۔

۹۔ سب سے اونچے طلائی غلاف میں جو بغیر گرد و غبار برھم

کے ہے۔ اور بغیر دھبہ کے۔ اور بغیر ٹکڑوں کے ہے۔ جو شدھ ہے۔ وہ نور کا نور ہے۔ وہ ہے جس کو وہ جانتے ہیں جنہوں نے آتما کو جانا ہے۔

تشریح برہم سب سے اونچے سنہری میان میں ہے۔ جہاں اودیا کا گردوغبار نہیں ہے۔ نہ اس میں کوئی دھبہ ہے۔ نہ اس کے ٹکڑے ہو سکتے ہیں۔ وہ شدھ ہے۔ نور کا نور ہے۔ جنہوں نے آتما کو جانا ہے۔ صرف وہ اس کو جان سکتے ہیں۔

۱۰۔ نہ وہاں سورج چمکتا ہے۔ نہ چند اور تارے۔ نہ ہی یہاں بجلیاں چمکتی ہیں۔ یہ اگنی کہاں! اسی کے ہی چمکنے پر یہ سب کچھ چمکتا ہے۔ اسی کی جھ سے یہ سب چمکتا ہے۔

تشریح مطلب صاف ہے۔ کبیر صاحب کا ایک بھجن اسی مطلب کا اظہار کرتا ہے۔ جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

بھجن

محرم ہوئے سو جانے سادھو ایسا دیس ہمارا

چاند سورج تارا گن نہیں واں نہیں واں جگ مسنارا

رتی منی کوئی پار نہ پاوے کہن سنن سے نیارا

ذات ہیں برن کل کریا ناہیں — نہیں سندھیا نیم اچارا
بن جل بوند پڑے جہاں بھاری — نہیں میٹھا نہیں کھارا
بن محل ہیں نوبت باجے — گنگری ناہیں بستارا
بن بادل جہاں بجلی چمکے — بن سورج اُجیارا
بہا نین جہاں موتی پوہے — بن سُر شبد اُچارا
جو چل جائے برہم جہاں درسے — آگے اگم آپارا
کہیں کبیر تہاں رہن ہماری — کوئی سمجھے گورکھ پیارا

۱۱۔ برہم ہی امرت روپ سامنے ہے۔ برہم پیچھے ہے برہم دائیں اور بائیں ہے۔ یہ نیچے اور اوپر پھیلا ہوا ہے۔ برہم ہی یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب سے اُتم ہے۔

تشریح مقام وحدت پر پہنچ کر پھر سوا برہم کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا۔

تیسرا منڈک

پہلا حصہ

۱۔ دو پرند جو ہمیشہ کے ساتھ رہنے والے دوست ہیں۔

دونوں ایک درخت پر رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک پھل کی لذت بھوگنے والا ہے۔ دوسرا نہ کھاتا ہوا صرف دیکھتا ہے۔

تشریح ایک پرند پرماتما دوسرا آتما ہے۔ درخت۔ یہ پرکرتی یا شریر ہے۔ دونوں ہمیشہ ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ ان میں سے آتما کو اپنے ساتھی کا علم نہیں ہے۔ وہ اپنے کرم کے پھل کو بھوگتا ہے۔ دوسرا یعنی پرماتما پھل کو نہیں کھاتا۔ ساکشی کی طرح اس کو دیکھتا رہتا ہے۔ اگر یہ آتما۔ تپ اور گیان کی مدد سے اپنے ساتھی کو دیکھ لے۔ تو پھر اس کو دکھ نہ ہو۔

۲۔ اسی درخت پر بھولا ہوا پرش کمزوری سے دھوکہ کھاتا ہوا رنج میں پڑ رہتا ہے۔ جب اس قابل تعظیم مالک کو دیکھتا ہے۔ تب وہ شوک سے دور ہو جاتا ہے۔

تشریح۔ مطلب واضح ہے۔

۳۔ جب وہ دیکھنے والا سنہری رنگ والے۔ خالق۔ مالک پرش برہم کے سرچشمہ کو دیکھتا ہے۔ تب وہ پنڈت پاپ اور پنیہ کو چھوڑ کر زرنجن ہو کر اعلے یکسانیت (برابری) کو حاصل کر لیتا ہے۔

تشریح جب پرش کا گیان ہو جاتا ہے۔ تب وہ اس طرح پاپ پنیہ سے چھوٹ کر پرماتما کے سمان دکھوں سے مکت بن جاتا ہے۔

۴- سچ مچ یہی زندگی ہے جو سب پرانیوں میں چمک رہی ہے۔ جو اس کو سمجھتا ہے۔ وہ اصلی عالم ہوتا ہے نہ کہ باتیں بنانے والا۔ آتما میں کھیلتا ہے۔ اس کے کرتب اور پریم آتما میں ہوتے ہیں۔ اور برھم کے جاننے والوں میں وہ سب سے اُتم ہے۔

تشریح جو اس کو سمجھتا ہے وہ بات نہیں بناتا۔ بلکہ سچا عالم ہوتا ہے۔ وہ اس کا کرنا دھرنا پریم وغیرہ سب آتما میں ہوتا ہے اور وہ برھم دیتاؤں میں افضل بن جاتا ہے۔

۵- سچائی۔ تپ۔ ستیہ گیان اور برھم چریہ سے یہ آتما ہمیشہ حاصل ہوتا ہے۔ جو جسم کے اندر شدھ اور نورانی ہے جس کو وہ جتی دیکھتے ہیں۔ جن کے پاپ ناش ہو گئے ہیں۔

تشریح آتما کا ساکشات کار۔ اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک پرش سچائی۔ تپ برھم اور گیان سے سجکت نہ ہو۔

۶- سچائی ہی کی فتح ہوتی ہے۔ جھوٹ نہیں فتح پاتا سچائی سے وہ راہ پھیلی ہے۔ جو دیویان ہے۔ جس سے رشی لوگ جو کامناؤں سے اوپر ہیں۔ وہاں پہنچتے ہیں۔ جہاں وہ سچائی کا گھر ہے۔

تشریح۔ دیویان۔ دیوتاؤں کا مارگ۔ یا دیوتاؤں کا رتھ

۷۔ وہ بڑا ہے۔ نورانی جس کی کوئی چنتنا نہیں کر سکتا اور جو لطیف سے لطیف جانا جاتا ہے۔ جو کوئی چیز دور سے دور ہے وہ اس سے بھی دور ہے۔ پھر بھی وہ نزدیک ہے۔ دیکھنے والوں کے لئے وہ یہاں ہی گپھا میں چھپا ہوا ہے۔

تشریح۔ گپھا۔ ہردے کی گپھا۔

۸۔ آنکھ اس کو دیکھ نہیں سکتی۔ نہ زبان سے۔ نہ دوسری اندریوں سے۔ نہ تپ سے۔ نہ شُدھ کرم سے وہ سمجھ میں نہیں آتا ہے، جب گیان کی نرملتا سے انسان کا دل شدھ ہوتا ہے۔ تب وہ اس بے ٹکڑے والے (لاتجزا) کا دھیان کرتا ہوا اس کو دیکھتا ہے۔

تشریح ایشور کو نہ اندریوں سے کوئی پا سکتا ہے نہ شدھ کرم کرنے سے سمجھ سکتا ہے جب گیان سے من پاک ہوتا ہے۔ تب وہ دھیان کرکے اس کو پا سکتا ہے۔

۹۔ یہ سوکشم آتما وچار سے سمجھا جاتا ہے جس میں پران پانچ طرح سے تقسیم ہو کر داخل ہوئے۔ تمام جاندار دل کا من اندریوں سے گرہت رہتا ہے۔ جب یہ شدھ ہو جاتا ہے۔ آتما کا پرکاش ہوتا ہے۔

تشریح پانچ پران پران۔ اپان ویان وغیرہ ہیں ہر شخص کا من اندریوں کے بس میں رہتا ہے۔

جبت من شدھ ہوجاتا ہے۔ اس میں آتما کا عکس پڑنے لگتا ہے۔

۱۰۔ جس کا من شدھ ہے۔ وہ پرش جس جس لوک کو من سے سنکلپ کرتا ہے۔ اور جن کامناؤں کو چاہتا ہے اس اس لوک کو پاتا ہے۔ اور ان خواہشوں کو پورا کرتا ہے اس لئے جو سکھ چاہتا ہے۔ اس آتما کے جاننے والے کو اس کی پوجا کرنی چاہئیے۔

تشریح شدھ من والے یوگی جس لوک یا جس کامنا کی خواہش کرتے ہیں۔ اس کو پراپت کر لیتے ہیں۔ خواہ اپنے لئے خواہ دوسروں کے لئے۔

دوسرا کھنڈ

۱۔ وہ (آتما کا جاننے والا) اس اوسچے برہم دہام کو جانتا ہے۔ جس میں سارا برہمانڈ قائم ہے۔ اور جو اس میں قائم ہو کر چمکتا ہے۔ جو دھیر پورش نشکام ہو کر اس پرش کا سیون کرتے ہیں۔ وہ اس بیج کو پھلانگ جاتے ہیں۔

تشریح برہم دہام۔ برہم لوک
بیج۔ جنم مرن۔

۲۔ جو خواہشوں کو چاہتا ہے۔ (جن کا) خیال ہوا وہ

ان کے دیوتا وغیرہ۔ مثلاً آنکھ اندری ہے۔ اس کا دیوتا سورج
پرتھوی اور اس کا دیوتا واسدیو کان اور اس کے دیوتا
واسدیو کان اور اس کے دیوتا دشا وغیرہ۔
کلائیں اپنے کارن میں لے ہو جاتی ہیں۔ اندریاں اپنے
اپنے سدرش دیوتاؤں میں لے ہوتی ہیں۔ اور آتما پرماتما
میں لے ہوتا ہے۔

۸۔ جس طرح بہتی ہوئی ندیاں سمندر میں گم ہو جاتی ہیں
اور اپنا نام اور روپ کھو دیتی ہیں۔ اسی طرح برہم کا جاننے
والا نام روپ سے الگ ہو کر دور سے دور جو نورانی پرش
ہے۔ اس کو پراپت ہوتا ہے۔

تشریح نام روپ ہی دراصل علیٰحدگی کا کارن ہے۔

۹۔ وہ جو اس پر برہم کو جانتا ہے۔ برہم ہی ہوتا ہے۔
اس کے کل میں کوئی برہم کا ناواقف نہیں پیدا ہوتا۔ وہ
شوک سے پار چلا جاتا ہے۔ اور پاپ کے پار چلا جاتا ہے
ہردے کی گانٹھوں سے آزاد ہو کر امرت ہو جاتا ہے۔

تشریح۔ مطلب صاف ہے۔

۱۰۔ سو یہہ رچا سے کہا گیا ہے۔ یہ برہم ودیا کیول انہیں
کو بتلانی چاہئے۔ جو (اپنے) کرموں کے پورا کرنے والے
ہیں۔ وید کو پڑھے ہیں۔ اپر برہم میں نشٹھا والے ہیں۔ جو

شردھا سے بھرے ہوئے ہیں۔ سویم ایک رشی راگنی (میں ہوم) ہوم کرتے ہیں۔ اور جنہوں نے (اکثر دنوں کی) بدھی کے موافق شروبرت پورا کیا ہے۔

تشریح اور تو مطلب صاف ہے۔ شرث برت اس برت کو کہتے ہیں جس میں سر پر اگنی کو دھارن کیا جاتا ہے یہ علم معرفت کا ایک راز ہے جس کا تعلق یوگ سے ہے۔ جو اس طرح اگنی کو سر پر دھارن نہیں کر سکتا۔ وہ سنسار سے پار نہیں جا سکتا۔ اس شرف و برت کی وضاحت و صراحت ہم اسی کتاب کے تتمہ میں کچھ کریں گے۔

۱۱۔ یہ سچائی انگرا رشی نے پہلے بتلائی۔ اس کو کوئی ایسا پورش نہیں پڑھ سکتا جس نے برت پورا نہیں کیا۔ پرم رشیوں کو نمسکار ہے۔ پرم رشیوں کو نمکار ہے۔

تشریح جس نے شروبرت پورا نہیں کیا۔ وہ اس سچائی کو نہیں جان سکتا۔

اس اپ نشد کا نام منڈک ہے۔ منڈک لیسے مادہ سے مشتق ہوُا ہے۔ جس کے معنی مونڈنے، صاف کرنے۔ اور حجامت بنانے کے ہیں۔ جس کی غرض یہ ہے۔ کہ انسان اس کی برہم ودیا کے جان لینے سے تمام پاپ اور برائیوں سے۔ جس کی بنیاد اودّیا اور اگیان میں ہے۔ نجات پاسے منڈک کے معنی سَر کے ہیں۔ اس سے اس کے افضل اور اکبر سمجھے جانے کی دلیل ہے۔ اس کی اہمیت اس کے نام سے ظاہر ہے۔ لیکن اسی اپ نشد کے آخری حصّہ میں ایک قسم کے برت زورت اکا ذکر آتا ہے۔ جو اور بھی اس کی بزرگی کے خیال کو مضبوط کر دیتا ہے۔ وہ برت شِرو برت ہے۔ شِرو برت کی ہم نے یہ تشریح کی ہے۔ کہ سر پرا گنی دہارن کرنے کا برت۔ لیکن کیا سر پر اگنی دھارن کرنے کا برت کیا جاتا ہے اور کیا جا سکتا ہے! یہ تعجب کی بات ہوگی اور شاید کسی کو اپنشد میں ایسے مہمل مضمون کے موجود ہونے کا

گمان بھی نہ ہو سکے۔ مگر یہ سچ ہے کہ اپنشد ایسے برت کا تذکرہ کرتی ہے۔

شروبت کیا ہے؟ اس کی کیفیت کسی مفسر نے نہیں بیان کی۔ اور نہ کسی نے اس پر روشنی ڈالنے کا اہتمام کیا ہے شنکر بھاشیہ میں اس کو یوں ہی چھوڑ دیا گیا ہے۔ ما بعد کے تفسیر کرنے والوں نے بھی فرد گزاشت کیا ہے۔ ہم نے جہاں تک غور کیا ہے۔ اور جہاں تک ہماری سمجھ میں آتا ہے۔ یہ یوگ کے ایک شغل کا نام ہے۔ جس کو درشٹی سادھن سے شروع کیا جاتا ہے۔

تمام قوتیں انسان کے سر میں موجود ہیں۔ اور سر ہی سے وہ منتشر ہو کر باہر کی طرف بکھرتی رہتی ہیں۔ سر ہی میں تمام رگ وریشوں کے رہنے کا مرکز ہے۔ اس لئے جو شخص اس طرح کا شغل کر سکے۔ کہ چت کی ساری ورتیوں کو کھینچ کر سر میں ایک مقام یا ایک مرکز پر قائم کر سکے۔ تو اس میں خود بخود چند روز کے شغل کے بعد اگنی کا تیج۔ سورج کا نور اور بجلی کی چمک پیدا ہوگی۔ اس کے علی التواتر ابھیاس کرنے سے انسان کو روحانی طبقات کے داخلہ کا استحقاق حاصل ہوگا۔ اور وہ لافانیت کے محل میں داخلہ پا سکے گا۔ کبیر صاحب اس موقع پر فرماتے ہیں:۔

گورما تجھے سے اوترے شبد ہونا ہوئے
تا کو کال گھسیٹتی ہے روک نہ سکے کوئے

"اس اپ نشد کے تیسرے منڈک کا گیارھواں منتر بھی قریب قریب اسی مضمون کا اعادہ کرتا ہے۔
"اس کوئی پرش نہیں پڑھ سکتا جس نے شروبرت کو پورا نہیں کیا۔"
یہ شروبرت کی مختصر وضاحت ہے۔ آئندہ اس کے متعلق ہم اپنے مفصل معلومات کو جو اس شغل سے متعلق ہیں۔ اپنے سرت شبد یوگ کے رسالہ میں لکھیں گے جو غالباً اور بھی اس پر روشنی ڈال سکے گا۔

برہدآرنیک اُپنشد

اردو ترجمہ معہ تفسیر

از

از بابو شیوبرت لال ورمن ایم۔ اے

فہرست مضامین

ورہ آرنیک اُپ نشد جو شت پتھ کے چودہویں ادھیائے سے اخذ کیا گیا ہے۔ واج سنیہ کا تتمہ ہے۔ اس میں سات ابواب یا آٹھ وگیان شامل ہیں۔ اس کا نام ورہ آرنیک سے اس کا بیشتر حصہ مکالمہ ہے۔ اور یا گیہ ولکیہ خاص دیا کھیا کرنے والے ہیں۔ یہ بہ حیثیت اُپ نشد اس کا تعلق کنو ساکھا سے ہے۔ اور کم سے کم دویارنیہ نے اپنشد کی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اس اپ نشد کی طرز تحریر کے ظاہر کرنے کے لئے میری دانست میں دو ایک مقامات کے خلاصہ کا داخل کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا

جب اس کے دل سے خواہشیں جاتی رہتی ہیں۔ تب یہ آدمی یہاں ہی امت ہو کر برہم کو پا جاتا ہے"

"جیسے سانپ کی کینچلی جدا ہوئے بانبی میں مری پڑی رہتی ہے ویسے ہی یہ شریر سوتا ہے۔ روح جسم نہیں ہے"

ودیارنیہ نے ورہد کے چوتھے ویاکھیان کا جو انتخاب کیا ہے۔ وہ کئی لحاظ سے دلچسپ ہے۔

ایک براہمن بلکی نام اجات شترو کاشی راج کے دربار میں جاتا ہے۔ اور اس کو علم معرفت سکھانے کا وعدہ کرتا ہے۔ راجہ اسکو اس کے صلہ میں بہت کچھ دان دیتا ہے۔ اور براہمن اس کو تعلیم دیتا ہے۔ کہ میں ایسے وجود کی پرستش کرتا ہوں۔ جو سورج کی جان ہے۔ جو بجلی میں ہے۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ شیشہ شیشہ دررد ح میں ہے۔ راجہ جو خود عالم ہے۔ اور مذہبی مضامین سے واقفیت رکھتا ہے۔ ان مسئلوں پر بحث کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد راجہ پوچھتا ہے "آپ کو بس اتنا ہی کہنا تھا؟" بلکی جواب دیتا ہے۔ ہاں مہاراج! بس اسی قدر کہنا تھا۔ راجہ نے کہا۔ برہم کے گیان کے لئے یہ کافی نہیں ہے۔ اس کو سن کر براہمن درخواست کرتا ہے۔ کہ میری تلقین کیجئے۔ مگر راجہ جواب دیتا ہے کہ اگر براہمن کسی کشتری سے گیان سیکھے تو مقررہ طریقہ میں فرق واقعہ ہوگا۔ مگر میں ایک تجویز سوچتا ہوں۔"

تب راجہ براہمن کا ہاتھ پکڑ کر ایسی جگہ لے جاتا ہے جہاں ایک آدمی سویا ہوا لیٹا ہے۔ راجہ سونے والے کو براہمن کے اصطلاحی الفاظ سے پکار کر جگاتا ہے۔ مگر لاحاصل۔ تب اس کو جھنجھوڑ کر اٹھاتا ہے۔ اور براہمن کی طرف

مخاطب ہوکر پوچھتا ہے۔ جب تک یہ شخص سوتا تھا اس کی روح کہاں تھی؟ براہمن اس مسئلہ کو نہیں حل کر سکتا۔ تب راجہ اس کو من اور روح کی خصوصیت کو ویدانت کے اصول کے بموجب تلقین کرتا ہے۔ چونکہ اس مکالمہ کی غرض ان اصولوں کی تفتیش کی نہیں ہے۔ میں اس کو یہیں چھوڑتا ہوں۔

دوسرا مکالمہ یاگیہ ولکیہ اور اس کی بیوی میتری کے درمیان ہے۔ یاگیہ ولکیہ دنیا سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے۔ اور اس ارادہ سے میتری اور اپنی دوسری بیوی کیتاینی کو بلا کر اُن دونوں کے درمیان اپنی جائداد تقسیم کرنا کرنا چاہتا ہے۔ میتری پوچھتی ہے۔ سوامی! اگر ساری زمین معہ اپنی دولت کے میرے قبضہ میں آجائے تو کیا میں اس کی مدد سے موکش پا جاؤں گی؟ یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے۔ نہیں! دولت آرام سے زندگی بسر کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔ دولت کی مدد سے موکش کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تب میتری کہتی ہے "تب مجھے دولت دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے!" اور اپنے شوہر سے اس گیان کے حاصل کرلنے کی درخواست کرتی ہے جس سے جنم و مرن سے نجات حاصل ہو جائے۔ یاگیہ ولکیہ جواب دیتا ہے "پریا! تو مجھ کو پیاری ہے۔ اور تو نے نہایت خوش کن مسئلہ چھیڑا ہے۔ آ، بیٹھ جا۔ میں اصول کی تشریح کروں گا اور تو اس کے سمجھنے کی کوشش کر" تب مکالمہ شروع ہوتا ہے

روح کے اوصاف کی تشریح کی جاتی ہے۔ برھم کے گیان پر وچار ہوتا ہے۔ اور صرف گیان کی مدد سے آنند کی حالت کا حاصل ہونا ممکن تسلیم کیا جاتا ہے۔

پانچواں اور چھٹا دیا کھیان اس اپنشد کا بھرمکالمہ اس میں مباحث یاگیہ ولکیہ رشی ہے۔

جنک متھلا کے راجہ نے بہت بڑا یگیہ کیا۔ جس میں کورو پنچال کے براہمن آئے تھے۔ جنک کو اس بات کے جاننے کی خواہش ہوئی۔ کہ براہمنوں میں سے کون سب سے زیادہ لائق ہے۔ اس نے یگیہ شالا میں ہزار گائیں طلب کیں۔ جن کی سینگیں سونے سے منڈھی ہوئی تھیں۔ اور ایک مقررہ تعداد اشرفیوں کی ان میں بندھی ہوئی تھی۔ جنک نے کھڑے ہو کر سبھا میں باواز بلند کہا۔ قابل تعظیم براہمنو! آپ لوگوں میں مذہبی علوم میں، سب سے زیادہ دسترس رکھتا ہو۔ ان سب گاؤں کو لے جائے۔ مجمع میں کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔ تب یاگیہ ولکیہ نے اپنے شاگرد شمسروا اس کو حکم دیا کہ گاؤں کو گھر ہانک لے جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تمام براہمن غصہ کی آگ سے مشتعل ہو گئے۔ اشوال نامی راجہ جنک کے پروہت نے یاگیہ ولکیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیوں یاگیہ ولکیہ! کیا تو ہم سب میں سے سب سے زیادہ ہوشیار ہے؟ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا۔ میں سب سے زیادہ عالم کو

نمسکار کرتا ہوں۔ مگر میری خواہش گاؤں کے لینے کی تھی۔
اس تمہید کے بعد بڑی سرگرمی سے بحث ومباحثہ ہوا۔ جس میں چھ اور رقیب براہمن علاوہ گارگی کے جو چکنورشی کی نام فاضل لڑکی تھی یکے بعد دیگرے یاگیہ ولکیہ کے مقابل میں آئے اور سوال کرتے رہے۔ رشی یاگیہ ولکیہ نے اپنے دلائل قاطع وبراہین شاطع سے ان سب کو خاموش کیا۔ ایک ایک مکالمہ بطور خود ایک ایک دیاکھیان ہے۔ گارگی نے دو موقعوں پر بہت دیر تک مباحثہ کیا۔ آخرکار وہ گدھ سکل کے مقابلہ پر آنے سے وہ مجادلہ عجیب طور پر ختم ہوا۔
یاگیہ ولکیہ نے ایک دقیق مسلہ اپنے رقیب کے روبرو پیش کرکے کہا۔ اگر تو اس کا جواب نہ دے گا۔ تو تیرا سر تیرے بدن سے علیحدہ کردیا جائے گا۔ سکل اس مسلہ کی گرہ کشائی میں کوشش کرتا ہے۔ مگر ناکامیاب ہونے پر حسب وعدہ اس کا سرتن سے جدا کردیا جاتا ہے۔ اور چور اس کو کوئی قیمتی چیز سمجھ کر اٹھائے جاتے ہیں۔ یاگیہ ولکیہ تب اپنے باقی مخالفین سے مخاطب ہوکر پوچھتا ہے "صاحبو! اگر کوئی سوال پیش کرنا ہو تو کرو۔ میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں"۔ تمام براہمن خاموش ہوجاتے ہیں۔ تب یاگیہ ولکیہ حسب ذیل تقریر سے حاضرین کو محفوظ کرتے ہیں۔
"انسان بطور بلند درخت کے ہیں۔ اس کے بال پتے

ہیں اور اس کا چمڑا چھلکا ہے۔ اس کے چمڑے سے خون اسی طرح بہتا ہے جیسے درخت کی چھال سے پانی نکلتا ہے۔ جس طرح کاٹے ہوئے درخت سے پانی بہتا ہے اسی طرح زخمی آدمی کے جسم سے خون نکلتا ہے۔ ہڈیاں اس درمنش پہ روپی درخت کی لکڑیاں ہیں۔ چربی اور گودا ایک سے ہیں۔ اس کا گوشت اندرونی چھال ہے۔ اگر کٹے ہوئے درخت کی جڑ سے نیا درخت اگتا ہے تو فانی انسان کی جڑ سے کیا اگتا ہے جب موت اس کو کاٹ کر گرا دیتی ہے۔

کیا تم نہ کہو گے کہ پھلدار بیج سے پھر پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بیج زندہ آدمی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح درخت بھی بیج سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح از سر نو (جڑ سے) بعد (مرنے کے) نئے پھوٹتے ہیں۔ لیکن اگر درخت بالکل جڑ سے کاٹ دیا جائے تو وہ پھر نہیں پیدا ہوتا۔ کس جڑ سے فانی انسان پھر از سر نو پیدا ہوتا ہے؟ (تم جواب نہ دو گے) وہ (صرف ایک مرتبہ کے لئے) پیدا ہو لیا تھا! نہیں وہ پیدا ہوتا ہے۔ (پھر) اور میں پوچھتا ہوں۔ کیا چیز ہے جو اس کو از سر نو پیدا کرتی ہے؟!

براہمن اس طرح سوال کئے جانے پر اور پیدائش کے پہلے سبب سے ناواقف ہو کر ریا گیہ ولکیہ کی فتح تسلیم کر لیتے ہیں۔ اس وکھیان کے خاتمہ پر اپ نشد بہت اختصار کیساتھ

اس علت اولے کے بیان کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور برمھ کا گیان آنند دینے والا بتاتی ہے۔ برمھ توجہ کے یکسو کرنے میں سمجھ میں آتا ہے۔

چھٹویں و یا تھیان میں جنک و یا گیہ دلکیہ کے درمیان دو مکالمے بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں رشی ان اصولوں کی تشریح کرتا ہے جو پہلے راجہ کو اور رشیوں نے سمجھایا تھا۔

ان کے پیچھے یا گیہ دلکیہ و میتری کے سوال و جواب کا تذکرہ ہے۔ اور ان رشیوں کی فہرست دی گئی جن کو ویدک سدھانت کے گیان کانڈ کی تلقین ہوئی تھی وغیرہ وغیرہ۔

ورہدآرنیک اپنشد

پہلا ادھیاء

پہلا براہمن

۱۔ اوم۔ اُشاقربانی کے قابل گھوڑے کا سر ہے۔ سورج۔ آنکھ وایو پران ہے۔ کھلا (منہ) ویشوانر اگنی ہے۔ اور برس قابل گھوڑے کا جسم ہے۔ دیو لوک پیٹھ ہے۔ انترکش پیٹ ہے۔ پرتھوی چھاتی ہے۔ دشائیں پہلو ہیں۔ دشاؤں کے گوشے پسلیاں ہیں۔ موسم انگ ہیں۔ مہینے اور پکش جوڑ ہیں۔ دن اور رات پاؤں ہیں۔ تارے ہڈیاں ہیں۔ بادل گوشت ہیں۔ آدھی ہضم شدہ خوراک ریت ہے۔ ندیاں آنتیں ہیں۔ پہاڑ کلیجے اور پھیپھڑے ہیں۔ بنسپتی اور اوشدھی رونگٹے ہیں۔ اوپر کو چڑھتا ہوا سورج اس کا آدھا جسم ہے (دوپہر کے بعد)

نیچے اترتا ہوا سورج پچھلا آدھا جسم ہے۔ چمکنا۔ جمائی لینا ہے کرکنا (شریر کا) جھاڑنا ہے (پانی کا) برسنا پیشاب کرنا ہے پانی ہی اس کی ہنہناہٹ ہے۔

تشریح اُشا۔ اُفق۔ صبح کے وقت کی سرخی۔

وِشوانراگنی۔ وہ آگ جو سب جگہ ویاپک ہے۔

پرتھوی کو شنکراچاریہ نے کھُر بتایا ہے۔ مگر پنڈت راجا رام کی سمجھ میں وہ چھاتی ہے۔ کیونکہ پالوں کے لئے رات دن آئے ہیں ہم بھی اسی سے اتفاق کرتے ہیں۔

یہاں اشومیدھ یگیہ کے گھوڑے کی مشابہت دکھلائی گئی ہے۔ اور اس کو وراٹ پرش سے ملایا ہے۔ پنڈ سے سو برہمانڈ ہے جو پنڈ میں وہی برہمانڈ میں ہے۔

۲۔ دن مہما ہے۔ جو گھوڑے کے آگے رکھا گیا ہے اس کے پیدا ہونے کی جگہ پورب کا سمندر ہے۔ رات دوسری مہما ہے۔ جو اس کے پیچھے رکھی گئی ہے۔ اس کے پیدا ہونے کی جگہ پچھم کا سمندر ہے۔ یہ مہمائیں گھوڑے کے دونوں طرف کی مہما ہے۔ آگے بڑھنے والا ہو کر وہ (گھوڑا) دیوتاؤں کو لے گیا۔ واجی ہو کر گندھربوں کو۔ دوڑنے والا ہو کر اسروں کو۔ اور اشو ہو کر آدمیوں کو لے گیا) سمندر ہی اس کا بھائی ہے اور سمندر ہی اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔

تشریح۔ مہما۔ لفظی معنی عظمت یہاں مراد اس امر تنسے ہے

جو اشومیدھ کے گھوڑے کے آگے پیچھے رکھے جاتے ہیں۔ ان میں اس کے کھانے کے لئے ہوتی رہتی ہے۔ پہلا سونے کا پچھلا چاندی کا ہوتا ہے۔
پیدا ہونے کی جگہ۔ وہ مقام جہاں یہ برتن رکھے جاتے ہیں۔
دن۔ اگلی مہا سونے کا برتن ہے۔
رات: پچھلی مہا چاندی کا برتن ہے۔
پوربی ڈپچھمی سمندر۔ برتنوں کے رکھنے کی جگہیں ہیں (راجارام؛ سمدر سے پرماتما سے مراد ہے (شنکراچاریہ)

دوسرا براہمن

۱۔ ابتدا میں کچھ نہیں تھا۔ یہ موت سے ڈھکا ہوا تھا۔ جو بھوک ہے۔ کیونکہ بھوک موت ہے۔

تشریح موت سے مراد پرکرتی ہے جس سے جگت پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر اسی میں لے ہوتا ہے۔ اس پرکرتی کی پہلے یہ صورت نہیں تھی۔ وہ لطیف شکل میں تھی۔ اس طرح کہ اسکو نہیں کہا جا سکتا تھا۔ یعنی نظر نہیں آتی تھی۔ اس میں برھم موجود تھا یہاں موت سے پرماتما بھی مراد لی جا سکتی ہے۔ کیونکہ آخر میں وہ سب کا استھان ہے۔
۲۔ اس نے خیال کیا کہ میں شریر والا ہوں۔ اس نے پوجا کرتے

ہوئے وچار کیا۔ اس طرح اس کے وچار کرتے ہوئے پانی پیدا ہوا یا (اس نے کہا) واقعی میرے لئے پانی (پیدا) ہوا ہے جب میں پوجا کر رہا تھا۔ یہی عرق کا عرق پن ہے۔ بلا شک اس شخص کو جل ملتا ہے۔ جو اس طرح عرق کے عرق پن کو جانتا ہے۔

تشریح شریر والا ہونا۔ سرشٹی رچنا اور اس میں داخل ہونا۔

پوجا کرتا ہوا۔ اپنی عظمت کو اپنے دل میں بساتا ہوا اپنی اہمیت کو خود سمجھتا ہے۔

عرق کا عرق پن ہے۔ جل کو سنسکرت میں ارک کہتے ہیں۔ ارچ پوجا اور ک۔ سکھ جل پوجا کرتے ہوئے ہوا ہے اور سکھ کا باعث ہے اس لئے ارک ہے ار اجارام ا

۲۔ بلا شک جل ارک ہے۔ جل کی جھاگ جم گئی۔ اس سے پرتھوی بنی۔ اس پرتھوی میں (موت نے) محنت کیا جب محنت کرنے سے وہ گرم ہوا تب اس سے تیج نکلا جو اگنی ہے۔

۳۔ اس نے تین طرح سے اپنے آپ کو علیحدہ کیا سورج تیسرا ہے۔ وایو تیسرا (اور اگنی تیسرا) ہے۔ پس یہ پران تین طرح سے تقسیم ہوا ہے۔ اس کا پورب کی طرف سر ہے اور اتر دکشن) دونو بازو ہیں۔ دکن اور اتر کی سمتیں (پہلو ہیں) دیوا پیٹھ ہے۔ انترکش پیٹ ہے۔ پرتھوی چھاتی ہے میں یہ بر اٹا اگنی جل میں دیر شٹھا: قائم ہے۔ اور وہ جو اس را،

کو جانتا ہے۔ وہ جہاں کہیں جاتا ہے۔ عزت پاتا ہے۔

۵۔ اس نے خواہش کی۔ میرا دوسرا جسم پیدا ہو۔ وہ خیال میں (اپنے) جوڑے بانی کے ساتھ ملا۔ بھوک۔ موت۔ تب جو بیج تھا وہ برس ہوا۔ اس سے پہلے برس نہیں تھا۔ بانی نے اس کو اتنی دیر (گربھ میں) دھارن کیا۔ جتنا برس ہوتا ہے۔ اس کو اتنے عرصے کے بعد پیدا کیا۔ جب وہ پیدا ہوا۔ تب (موت نے) اسکی طرف منہ کھولا۔ اس نے بھاں (اس طرح آواز) کیا۔ وہی بانی ہوئی۔

تشریح اس میں پہلے سوکتم۔ پھر اتقول سرشٹی کا بیان ہے۔

۶۔ اس نے سوچا اگر میں اس کو مارتا ہوں۔ تو بہت کم ان ہوگا۔ تب اس بانی کے ساتھ اس شریر (برس) سے سب کو پیدا کیا جو کچھ کہ یہ ہے۔ رگ۔ یجر۔ سام۔ چھند۔ یگیہ۔ انسان اور حیوان اس (موت) نے جو جو پیدا کیا۔ اس کے کھانے کا ارادہ کیا بلا شک وہ سب کھا جاتا ہے۔ یہ سورج کا سورج پن ہے۔ وہ سب کچھ کھا جاتا ہے۔ اس لئے اس کو آدتی کہتے ہیں)۔ جو اس طرح آدتی کے آدتی پن کو جانتا ہے۔ وہ ان سب کا کھانے والا ہوتا ہے۔ اور سب اس کا اناج ہوتا ہے۔

تشریح بانی سے مراد وید روپی بانی ہے۔ پہلے وید پرگٹ نہیں تھے بعد کو پرگٹ ہوئے۔ (شنکر اچاریہ)

پراس کو خواہش ہوئی کہ بہت بڑے یگیہ کا اہتمام کروں۔ اس نے محنت کی اور تپ کیا۔ جب وہ محنت کر چکا۔ اور تپ کر چکا تو اس یش کا بیج (اس سے) نکل گیا۔ وہ یش کا بیج پران ہے۔ پران کے نکل جانے پر اس کا شریر پھولنے لگا۔ اس کا من شریر ہی میں رہا۔

تشریح پران سے مراد اندریہ اور پران دونوں سے ہے۔ اندریاں اور پران دونوں بل اور یش ہیں (راجارام)

۸۔ اس نے خواہش کی یہ میرا (جسم) یگیہ کے قابل ہو جائے اس لئے وہ گھوڑا ہو گیا۔ کیونکہ وہ پھول گیا تھا (اور اب) یہ یگیہ کے قابل ہُوا۔ یہ اشومیدھ کا اشومیدھ پن ہے بلا شک یہ پرش اشومیدھ کو جانتا ہے جو اس (راز) کو اس طرح جانتا ہے اب اس گھوڑے کو اس نے آزاد (کھلا ہُوا) خیال کیا۔ اس کو سال کے بعد اپنے لئے بھینٹ کیا۔ (اور دوسرے) مویشیوں کو دیوتاؤں کو دیا۔ اس لئے (اب بھی یگیہ کرنے والے) پوتر کئے ہوئے۔ (جل چھڑکے ہوئے) پرجاپتی کے گھوڑے کو سب دیوتاؤں کو نذر کرتے ہیں۔ بلا شک یہ اشومیدھ ہے۔ جو یہ (سورج) چمکتا ہے اور برس اس کا جسم ہے یہ اگنی (دیا یک ویسوانر) ہے۔ یگیہ کی اگنی (ارک) ہے۔ اور یہ لوک اس کے شریر ہیں۔ پس یہ دونوں ارک اور اشومیدھ (یگیہ) ہیں اور وہ پھر ایک ہی دیوتا یعنی موت (جو اس راز کو جانتا ہے وہ موت کو شکست دیتا ہے موت

اس کو نہیں دباتی۔ موت اس کی اپنی ہو جاتی ہے۔ وہ ان دیوتاؤں میں سے ایک ہوتا ہے۔

تشریح یہ اپ نشد اس قدر مشکل و دقیق ہے کہ اس کے مضمون کی تشریح امر محال ہے۔ اس لئے ہم لفظی ترجمہ کے سوا اور زیادہ کچھ نہیں کر سکے۔ جنھوں نے اس کی تشریح میں سائنس و فلسفہ سے کام لینا چاہا ہے۔ وہ بالکل منہ کے بل گرے ہیں۔ اور ناکامیابی ہوئی ہے۔ جہاں جہاں ہم نے سمجھا خود ٹیکا کاروں سے ضروری مدد ملی۔ اس کو لکھدیا۔ باقی یوں ہی چھوڑ دیا۔ پنڈت راجارام جی ہے۔ ہ تک کا مطلب اختصار کے ساتھ کرتے ہیں (۴) جب تینوں لوک الگ ہوئے۔ ان سب میں پہلے کریا برابر رہی۔ پرتھوی پر سورج چمکا۔ رت ہونے لگے اور برس ہوا۔ (۵) سرشٹی ہوئی۔ دیدمنتیہ پرگٹ ہوئے۔ یہ سب موت سے ہوا اور اسی میں لین ہوگا (۶) جب تک شریر میں پران ہے۔ تب تک اسکی حیات ہے۔ جب اس براٹ میں سے پران الگ ہوئے۔ وہ پھول گیا جیسے جان نکلنے کے بعد مردہ پھول جاتا ہے (۷) پھول جانے سے اس براٹ کا نام اشو (گھوڑا پھولا ہوا) ہوگیا۔ اور پھر داخل ہونے سے یگیہ کے قابل بنا۔ اس وراٹ میں موت دیا پک ہے۔ اور یہ سب دیوتا اسی کے انگ ہیں۔ یہ وراٹ سب اسی انتر آتما کے بھینٹ کرتا ہے۔ رسوں کی تمام پیدا وار اسی سے بھینٹ کی جاتی ہے زمین بھی اس کو بھینٹ دیتی ہے۔ دیشو انر اگنی جو دیا پک ہے۔ یہ تعلق

اسی کا شریر ہے۔ یہی چمکتا ہوا سورج استو میدھ ہے۔ یہی موت آتے
اسی رچنا ہوتی ہے۔ اسی میں لین ہو جاتی ہے جو اس کو جانتا ہے
موت کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے۔

تیسرا براہمن

۱۔ پرجاپتی کی اولاد دو طرح کی تھی۔ دیوتا اور راکشس۔ ان میں سے دیوتا چھوٹے اور راکشس بڑے تھے۔ ان (دیوتاؤں) میں رقابت پیدا ہوئی۔ دیوتا بولے آؤ۔ اس یگیہ میں ہم ادگیتھ کی مدد سے راکشسوں کو دبا لیں۔

۲۔ انہوں نے بانی سے پوچھا "کیا تو ہمارے لئے ادگیتھ کو (یعنی الحان سے) گا سکے گی؟" بانی نے کہا، بہت اچھا، اور ان کے لئے بانی نے ادگیتھ گایا۔ جو بانی میں بھوگ ہے۔ اس کو اس نے دیوتاؤں کے لئے گایا۔ اور جو اچھا بولنا ہے۔ اس کو اپنے لئے رکھا۔ (راسروں نے) اس کو جان لیا کہ بلا شک (یہ) اس گانے والے (ادگاتا) سے یہ ہم کو دبا لیں گے۔ اس لئے حملہ کرکے اس (بانی) کو پاپ (برائی) سے چھید دیا۔ خراب بولنا (یعنی ناشائستہ۔ سخت کلامی وغیرہ) ہے۔ یہی وہ برائی ہے۔

۳۔ تب ان (دیوتاؤں) نے سانس (قوت شامہ) کو کہا۔ تو ہمارے لئے (ادگیتھ) کو گا۔ (اس نے کہا) بہت اچھا، ان کے لئے سانس

نے ادگیتھ گایا۔ بسانس میں جو بھوگ ہے۔ اس کو اس نے دیوتاؤں کے لئے گایا۔ اور جو اچھا سونگھتا ہے وہ اپنے لئے (گایا) انہوں نے اس کو جانا۔ بلاشک اس گانے والے (ادگاتا) سے یہ ہم کو دبا لیں گے" اس لئے اس پر حملہ کرکے اس کو پاپ سے چھید دیا پاپ (دراصل) برا سونگھنا ہے۔ یہی پاپ ہے۔

۴۔ تب انہوں نے آنکھ کو کہا۔ "تو ہمارے لئے ادگیتھ گا"(اس نے کہا) "بہت اچھا" اُن کے لئے آنکھ نے (ادگیتھ) گایا آنکھ کا جو بھوگ ہے ان کے لئے اور اچھا اپنے لئے۔ ان راکشسوں نے جانا۔ بلاشک اس گانے والے سے وہ ہم کو دبا لیں گے۔ اس لئے اس پر حملہ کرکے اس کو پاپ سے چھید دیا۔ برا دیکھنا ہی پاپ ہے۔ یہی وہ پاپ ہے۔

۵۔ تب انہوں نے کان سے کہا "تو ہمارے لئے (ادگیتھ) گا" (اس نے کہا) "بہت اچھا" اس نے گایا۔ کان میں جو بھوگ ہے وہ اس نے دیوتاؤں کے لئے۔ اور جو اچھا سنتا ہے وہ اپنے لئے گایا۔ ان راکشسوں نے جانا۔ بلاشک یہ (ادگاتا) گانے والا کی مدد سے ہم کو دبا لیں گے۔ اس کو انہوں نے پاپ سے چھید دیا۔ وہ جو پاپ ہے۔ خراب سننا (غیبت وغیرہ) ہے۔ یہی پاپ ہے۔

۶۔ تب انہوں نے من کو کہا۔ "تو ہمارے لئے ادگیتھ گا۔" (اس نے کہا) بہت اچھا جو من کا بھوگ ہے اس نے دیوتاؤں کے لئے گایا) اور جو اچھا ہے۔ جو اچھا خیال ہے اس کو اپنے

لئے گایا۔ ان (راکشسوں) سے نے جانا۔ اس ادگاتا سے وہ ہم کو دبالیں گے۔ انہوں نے حملہ کرکے اس کو پاپ سے چھید دیا۔ جو نامناسب خیال ہیں۔ وہی پاپ ہیں (دراصل یہی پاپ ہیں) اس طرح انہوں نے ان دیوتاؤں کو برائی سے چھید دیا۔

۷۔ تب انہوں نے اس پران سے جو منہ میں ہے کہا تو ہمارے لئے (ادگیتھ) گا۔ اس نے کہا "بہت اچھا" ان کے لئے اس پران نے (ادگیتھ) گایا۔ ان راکشسوں نے جانا۔ اس گانے والے (کی مدد) سے وہ ہم کو دبالیں گے (اس پر) حملہ کرکے پاپ سے چھیدنا چاہا۔ پس جس طرح مٹی کا ڈھیلہ پتھر سے لگ کر چور چور ہو جاتا ہے ایسے ہی وہ راکشس چور چور ہو کر ہر چہار طرف برباد ہو گئے۔ تب دیوتاؤں کی ترقی ہوئی اور راکشس گر گئے۔ وہ جو اس طرح جانتا ہے۔ خود بخود ترقی کرتا ہے۔ اور جو دشمن اس سے حسد کرتا ہے۔ وہ تباہ ہو جاتا ہے۔

تشریح اس براہمن کا اپدیش واضح ہے۔ ہر انسان کے دل میں دو اصول نیکی اور بدی کے کام کرتے ہیں۔ یہی دیوتا اور راکشس ہیں۔ یہ اصول اندریوں میں ہیں۔ اور انہیں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو بھی دیوتا اور راکشس کہا جاتا ہے اندریوں کے دوارا دھرم اور پروپکار کی ترقی کا خیال کرنا فضول ہے۔ انسان میں جب تک خود غرضی رہے گی۔ تب تک پاپ ہوتا رہے گا دھرم کا کام ہونا مشکل ہے۔ نیکی کا اصول آدمی کے ساتھ ہی

پیدا ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس میں خود غرضی وخودنفسی رہتی ہے۔ اسلئے
بڑا ہے۔ نیکی کا اصول دبا رہتا ہے اس لئے جھوٹا ہے۔ وہ ست تگ
سوادھیائے وابھیاس سے ہی بڑھتا ہے سنسار میں اسی وجہ سے
راکشسوں کا راج ہے۔ چونکہ اندریوں میں نفسانیت اور خودغرضی
ہے۔ ان کی مدد سے بدی پر غالب آنا مشکل ہے۔ ان میں ہمیشہ جھگڑا
رہتا ہے۔ ایک دوسرے کو نکالنا چاہتی ہیں۔ اسی کو دیو
اسر سنگرام کہتے ہیں۔

نیکی کے اصول یگیہ کرنے سے بڑھتے ہیں۔ یگیہ میں ادگاتا
جہان کے لئے "اُدگیتا پر رہت۔ ادگیتھ (پرماتما کی استتی)
گائے گا۔ جس سے پرو پکار بڑھے گا۔ ادگاتا کے لئے ضروری
ہے۔ کہ اس کی زندگی خودغرضی۔ اور سوارتھ کے خیال سے
پاک ہو۔

دیوتاؤں نے یکے بعد دیگرے بانی۔ آنکھ۔ کان۔ ناک
من سے پرارتھنا کی۔ ان سب میں خودغرضی تھی۔ سب اپنے لئے
اچھا چاہنے والے تھے۔ اس لئے اسروں نے ان کو پاپ
سے خراب کر دیا۔ مثلاً زبان عیب گو ہے۔ آنکھ عیب بیں ہے کان
بد سننے والا ہے۔ ناک بد بو سونگھنے والی ہے۔ من میں برے
سنکلپ اٹھتے ہیں۔ راکشسوں نے ان کے کمزور پہلوؤں کو
دیکھ کر انہیں سے دبا دیا۔ اور یہ سب مغلوب ہو گئے۔ اور
یہ ادگاتا اچھے نہیں نکلے۔ تب دیوتاؤں نے پران کو منتخب

کیا۔ جورات دن اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔ سب اندریاں چاہے سو جائیں۔ مگر یہ نہیں سوتا۔ نہ اس کو مرض کا خوف۔ نہ بیہوشی کا ڈر۔ جس طرح کام شروع کرتا ہے۔ رات دن اسی میں لگا رہتا ہے۔ اس کا کام ہے سب کو زندگی بخشنا۔ یہ پروپکار ہے۔ اس میں ذرہ بھی خودغرضی نہیں ہے۔ اپنے مالک کے حکم پر ہر وقت مستعد رہتا ہے۔ اس لئے جب راکشس اس کی طرف جھکے برباد ہو گئے۔ کام کرنے والے کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اس سے ہر شخص کو یہ سبق سیکھنا چاہئے کہ ہمیشہ کام میں مصروف رہے۔ اور خودی و خودغرضی کو پاس نہ آنے دے۔

۸۔ (تب) ان دیوتاؤں نے کہا۔ وہ کہاں تھا۔ جس نے ہم کو اس طرح گلے لگایا؟ (انہوں نے کہا) "وہ منہ میں ہے"۔ اس لئے وہ پران ایاسیہ کہلاتا ہے۔ اور چونکہ وہ تمام عضوؤں کا رس ہے۔ اس وجہ سے اس کو آنگرس (رکھی) کہلاتا ہے۔

تشریح ایاسیہ۔ ایم (یہ) + آسے (منہ میں)
رس۔ آنگرس در س اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جب وہ پران نکل جاتا ہے۔ تو پھر عضو نکمے ہو جاتے ہیں۔

۹۔ وہ دیوتا (پران) کا نام دور ہے۔ کیونکہ اس سے موت دور رہتی ہے۔ بیشک جو شخص اس راز کو جانتا ہے۔ موت اس سے دور رہتی ہے۔

۱۰۔ اس دیوتا (پران) نے ان دیوتاؤں (اندریوں) کی

۱۸۔ ان دیوتاؤں نے کہا۔ بیشک جو کچھ ہے وہ اَن (غذا) ہی ہے۔ جو تو نے اپنے لئے گا یا ہے۔ ہم کو بھی اس اَن کا حصہ دے۔ (اس نے کہا) "تم سب مجھ میں داخل ہو جاؤ"۔ (انہوں نے کہا) بہت اچھا"۔ اور وہ سب اس میں چاروں طرف سے داخل ہو گئے۔ اس لئے جو شخص پران سے غذا کھاتا ہے۔ اس سے یہ دیوتا (اندریاں) آسودہ ہوتی ہیں۔ جو اس طرح اس راز کو جانتا ہے۔ اسی طرح اس کی جاتی کے لوگ اس کے پاس آتے ہیں (تاکہ وہ زندگی کی غذا پائیں) اور وہ اپنے لوگوں کا پالنے والا ہوتا ہے۔ وہ (اپنے بھجنوں میں) سب سے اچھا آگے چلنے والا بنتا ہے (جیسے پران اندریوں میں ہے) وہ بڑا مضبوط مالک بن جاتا ہے۔ اور وہ جو اپنے بھجنوں میں سے اس (راز) کے جاننے والے کے راہ میں رکاوٹ ڈالتا ہے (مقابلہ کرتا ہے) وہ کبھی اپنے آپ کے مضبوط بنانے کے قابل نہیں (یعنی اپنی قوم یا جاتی کا مضبوط مددگار نہیں ہو سکتا) مگر ہاں وہ جو اس کے پیچھے چل کر مضبوط کرنے کے قابل جو لوگ ہیں۔ ان کو مضبوط کرنا چاہیئے۔ وہی مضبوط کرنے کے قابل (آدمیوں) کے لئے قابل بنتا ہے۔

۱۹۔ وہ ایاسیہ انگرس (کہلاتا) ہے۔ کیونکہ وہ انگوں کا رس ہے۔ اس لئے جس کسی انگ سے پران نکل جاتا ہے۔ وہیں وہ سوکھ جاتا ہے۔ کیونکہ یہ انگوں کا رس ہے۔

۲۰۔ یہی برہسپتی بھی ہے۔ کیونکہ بانی برہتی (رچا میں ہے) اور

یہ اس کا پتی (مالک) ہے۔ اس لئے برہسپتی ہے۔

۲۱۔ یہی برہمنسپتی ہی ہے۔ کیونکہ بانی برھ ہے (یجو) ہے اس کا یہ پتی ہے۔ اس لئے برہمنسپتی ہے۔

۲۲۔ یہی (پران) سام بھی ہے۔ بانی سا ہے۔ اور یہ (پران) آم ہے۔ یہ سام کا سام پن ہے۔ یا جس وجہ سے پران کھن (ایک کیڑا) کے سم (برابر) ہے۔ مچھر کے سم ہے۔ ہاتھی کے سم ہے۔ ان تینوں لوکوں کے سم ہے۔ سب کے سم ہے۔ اس لئے سام ہے۔ جو اس سام کو جانتا ہے۔ وہ سام (پران) کے ساتھ اور سالوک (لوک کے اور یکتائی کے لحاظ سے قربت) کو بھوگتا ہے۔

۲۳۔ یہ پران ادگیتھ بھی ہے۔ بلا شک پران اُت ہے۔ کیونکہ پران ہی سے یہ سب تھما ہؤا ہے۔ اور بانی ہی گیتھا (گیت) ہے اتنا اور گیتھا مل کر ادگیتھ ہے۔

۲۴۔ اس (مضمون) کی بابت ایک روایت ہے۔ برھ دت نے جوچکتان کا پوتا ہے سوم پان کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ یہ سوم (راجا) اس کے سر کو گرا دے۔ اگر ایاسیہ انگرس نے اس (پران) کے بغیر کسی دوسرے سے (ادگیتھ) گایا ہو۔ کیونکہ اس نے بانی سے اور پران سے ہی گایا تھا۔

۲۵۔ جو اس سام کی دھن (دولت) کو جانتا ہے۔ اس کے پاس دولت ہوتی ہے۔ بلا شک سور (الحان) ہی اس سام کا دھن ہے اس لئے جو (سام گانے والا) رتوج کا کام کرنا چاہتا۔ اس کو اپنی

بانی (آواز) میں اچھے سور کی خواہش کرنی چاہیئے۔ (پھر) وہ اس بانی سے جو سور کی دولت والی ہے۔ رتوج کے کام کرنے کی خواہش کرے۔ یہی سبب ہے کہ تگیہ میں لوگ اس کو ضرور دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس کا اچھا سور (الحان) ہوتا ہے۔ جب (اس کو دیکھنا چاہتے ہیں) جس کے پاس دولت ہے۔ بلا شک اس کے پاس دولت ہوتی ہے جو سام کی اس دولت کو جانتا ہے۔

۲۶۔ جو اس سام کے سونے (طلا) کو جانتا ہے۔ بلا شک اس کے پاس سونا ہوتا ہے۔ سور (الحان) ہی اس کا سونا ہے جو سام کے اس سونے کو جانتا ہے۔ بلا شک اس کے پاس سونا ہوتا ہے۔

۲۷۔ جو اس سام کی پرتشٹھا (سہارے) کو جانتا ہے۔ وہ بلا شک پرتشٹت ہوتا ہے۔ بانی ہی اس کی پرتشٹھا ہے۔ کیونکہ بانی ہی میں یہ پران پرتشٹھا (سہارا) پائے ہوئے ہے۔ گایا جاتا ہے۔ کئی (لوگ) کہتے ہیں۔ کہ ان میں (سہارا) پاکر گایا جاتا ہے۔

۲۸۔ اب یہاں سے پومان منتروں کا ابھیار وہ ہے ستتی گانے والا رتوج سام کو شروع کرتا ہے۔ جب وہ شروع کرے تب ان (یجر وید کے منتروں) کا جپ کرے۔

"است سے مجھ کو ست کی طرح لے چل۔ اندھکار سے مجھ کو پرکاش کی طرف لے چل۔ موت سے مجھ کو لافانیت کی طرف لے چل"۔

جب وہ یہ کہتا ہے کہ است سے مجھ کو ست کی طرف لیچل است سچ مچ موت ہے۔ اور ست امرت ہے۔ اس لئے وہ یہی کہتا ہے۔ کہ موت سے مجھ کو امرت کی طرف لےچل۔ مجھ کو امرت بنا دے۔

اور جب وہ یہ کہتا ہے۔ کہ اندھکار سے مجھ کو پرکاش کی طرف لےچل۔ اندھکار سچ مچ موت ہے۔ اور پرکاش امرت ہے۔ اس لئے وہ یہی کہتا ہے۔ کہ موت سے مجھ کو امرت کی طرف لےچل۔ مجھ کو امرت بنا دے۔

(اور اس کا یہ کہنا۔ کہ) موت سے مجھ کو امرت کی طرف لےچل اس میں کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔

اب جو دوسرے ستوتر ہیں۔ ان میں ادگاتا اپنے لئے کھانے کے قابل ان کو گائے۔ اس لئے ان میں وہ بر مانگے جو (یجمن) وہ جو کامنا چاہتے۔ وہ مانگے۔

یہ ادگاتا جو اس ودیا کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ اپنے لئے یا اپنے یجمان کے لئے جو کامنا چاہتا ہے۔ وہی گاتا ہے (گانے سے پورا کرتا ہے) پس یہ ودیا بلا شک لوک کی جیتنے والی ہے جو اس طرح اس سام کو جانتا ہے۔ اس کو اس بات کا ڈر نہیں رہتا۔ کہ وہ لوک کے قابل نہ ہوگا۔ (بلکہ اس لوک پر لوک دونوں ملیں گے۔

چوتھا براہمن

۱۔ ابتدا میں صرف آتما تھا (وہ) پرش کی طرح رکھتا اس نے
اپنے دل میں غور کیا۔ اور اپنے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ اس نے پہلے
یہ کہا "میں ہوں"۔ اس لئے اس کا نام میں (اہم) ہے۔ اس وجہ سے
اب بھی جب کسی سے پوچھتے ہیں۔ تو وہ پہلے یہ کہتا ہے "میں
ہوں"۔ اور تب دوسرا نام بتاتا ہے۔ جو کچھ اس کا نام ہوتا ہے۔ اور
چونکہ اس سب سے پہلے اس نے برائیوں کو جلا ڈالا۔ اس لئے
وہ پرش (ہوا) جو اس راز کو جانتا ہے۔ وہ بیشک اس کو جلا دیتا ہے
جو اس سے پہلے ہونا چاہتا ہے۔

تشریح آتما یہاں وراٹ پرش سے مراد ہے۔ ہم سب
اس کی اولاد ہیں۔ اس لئے ہم بھی میں کہتے ہیں

پرش۔ پورب + شوء پہلے جلانا۔

۲۔ وہ ڈرا۔ اس لئے (ہر شخص) اکیلے ڈرتا ہے۔ اس نے
خیال کیا۔ کہ میرے سوا کچھ نہیں ہے۔ میں کیوں ڈرتا ہوں۔ پھر
اس کا خوف جاتا رہا۔ (بھلا) وہ کس سے ڈرتا۔ ڈر بیچ بیچ دوسرے
کے سبب سے ہوتا ہے۔

۳۔ مگر وہ خوش نہیں تھا۔ اس لئے کوئی اکیلے خوش نہیں ہوتا
اس نے ایک دوسرے کی خواہش کی۔ وہ اتنا بڑا تھا۔ جتنا دونوں

ایک ساتھ ستری پورش ہوتے ہیں۔ اس نے اپنے شریر کو دو طرح سے تقسیم کیا۔ اس سے شوہر اور استری ہوئے۔ اس لئے یاگیہ ولکیہ نے کہا ہے۔ ہم سیپ کے آدھے آدھے حصے کی طرح ہیں۔ اس لئے یہ خلا ستری ہی بھری جاتی ہے۔ اس (وراٹ) نے اس (ستری) کے ساتھ میل کیا۔ تب انسان پیدا ہوا۔

تشریح چونکہ اکیلے خوشی کی سمجھ نہیں آتی۔ اس لئے ستری کی خواہش ہوتی ہے۔ مرد و عورت دراصل ایک ہی وجود کے دو حصے ہیں۔

۴۔ اُس (ستری) نے خیال کیا۔ کس طرح یہ مجھ کو اپنی ذات سے پیدا کر کے میرے ساتھ میل کرتا ہے؟ ہائے میں اس سے چھپ جاؤں۔ تب وہ گائے بن گئی۔ دوسرا سانڈ بنا۔ اور اس کے ساتھ ملا۔ اس سے گائیں پیدا ہوئیں۔ تب وہ گھوڑی بن گئی۔ دوسرا گھوڑا بنا۔ وہ گدھی بن گئی۔ دوسرا گدھا بن گیا۔ اور اس کے ساتھ ملا۔ تب ایک کھر والا (خچر۔ گھوڑے۔ گدھے) پیدا ہوئے۔ تب وہ بکری بن گئی۔ دوسرا بکرا بنا۔ وہ بھیڑ بنی۔ دوسرا بھیڑا بنا۔ وہ اس کے ساتھ ملا۔ تب بھیڑ اور بکریاں پیدا ہوئیں۔ اسی طرح چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں تک جن میں جوڑا ہوتا ہے۔ سب اس نے پیدا کئے۔

تشریح یہ بیان صرف روپک کے طور پر بیان ہوا ہے۔ باقاعدہ سرشٹی بیان نہیں ہے۔ اس میں سے پہلے انسان کی پیدائش دکھلائی۔ بعد کو جانوروں کی۔ مگر ایترے

اپ نشد کے موافق پہلے حیوان پیدا ہوئے۔ بعد کو انسان۔
۵۔ اس (وراٹ) نے جانا۔ میں بلاشک سرشٹی ہوں کیونکہ میں نے اس سب کو بنایا ہے۔ تب وہ سرشٹی ہو گیا۔ جو اس (راز) کو جانتا ہے۔ وہ سرشٹی میں رہنے کے قابل ہوتا ہے۔
۶۔ پھر اس نے اس طرح (اگنی کو) متھا اس نے منہ سے اگنی کی جگہ سے اور ہاتھوں سے اگنی کو پیدا کیا۔ اس لئے یہ دونوں (منہ اور ہاتھ) اندر کی طرف سے بغیر رونگٹے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگنی کی جگہ اندر کی طرف سے بغیر رونگٹوں کے ہے۔
اور جو وہ یہ کہتے ہیں اس کی پوجا کرو۔ اس کی پوجا کرو۔ اس طرح ایک ایک دیوتا کی۔ اسی کا وہ الگ الگ ظہور ہے۔ کیونکہ یہی سب دیوتا ہے۔
اب اس نے جو کچھ رس والی چیز ہے۔ اس کو اپنے بیج سے پیدا کیا۔ اور وہ سوم ہے۔ ان سب کی صرف اتنی ہی (حیثیت) ہے کہ یا تو اناج ہے۔ یا اناج کھانے والا ہے۔ پس یہ برہم کی اونچی سرشٹی ہے۔ جو اس نے اپنے بہتر حصے سے دیوتاؤں کو پیدا کیا۔ اس لئے وہ سب سے افضل ہے۔ اور وہ جو اس (راز) کو جانتا ہے۔ اس کی اس اونچی سرشٹی میں رہنے کے قابل ہوتا ہے۔
تشریح - یہاں سرشٹی یگیہ کی شکل میں بیان کی گئی ہے

اس لئے ہر جگہ اس کا تلازمہ باندھا گیا ہے۔ یگیہ میں دو لکڑیوں کو رگڑ کر (سنسکرت) آگ پیدا کی جاتی ہے۔ آگ پیدا کرتے وقت ہاتھ سے رگڑتے ہیں۔ اور منہ سے پھونکتے ہیں۔ جہاں آگ جلائی جاتی ہے اس کو یونی (خواہ کنڈ) کہتے ہیں۔

اگنی اس برہم کا پرکاش ہے۔ اس لئے یگیوں میں جو مختلف دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی ہے۔ وہ دراصل اسی اگنی کی پوجا ہے جو اصل میں برہم ہے۔

سوم رس کی یگیہ میں آہوتی دی جاتی ہے۔ سرشٹی میں جتنے رس والی چیزیں ہیں اسی سوم کی ہیں۔

۷۔ پس یہ (جگت) اس وقت ظاہر نہیں تھا۔ یہ نام اور روپ سے ہی ظاہر ہوا۔ کہ یہ ایسا نام والا ہے (ایسا روپ والا ہے) بس اب بھی یہ نام اور روپ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ اس نام کا اور اس شکل کا ہے۔

جس طرح استرا (نائی کے) کسوت میں رکھا ہو۔ خواہ جیسے آگ انگیٹھی میں رکھی ہو اسی طرح یہ (آتما) ہر ایک کے ناخن کے ابھرے ہوئے حصہ تک سمایا ہوا ہوتا ہے۔ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ پورا نہیں ہے۔ وہ جب سانس لیتا ہے اس کو پران کہتے ہیں۔ بولتا ہوا بانی۔ دیکھتا ہوا آنکھ۔ سنتا ہوا کان سوچتا ہوا من اس کا نام ہوتا ہے۔ پس یہ سب اس کے کرم کے نام ہی ہیں۔ وہ جو ان میں سے ایک ایک کی اپاسنا کرتا ہے وہ

اس کو نہیں جانتا ہے۔ کیونکہ ان میں سے ایک ایک کرم کی وجہ سے ادھورا ہوتا ہے چاہئے کہ پورے آتما کے خیال سے اپاسنا کرے۔ کیونکہ (آتما میں) یہ تمام (کرم) ایک ہو جاتے ہیں۔ پس اس چیز کی ہر ایک آدمی کو تلاش کرنی چاہئے۔ کہ یہ آتما کیا ہے۔ کیونکہ اسی کی وجہ سے انسان ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔ اور جیسا کہ انسان تلاش سے (ہر چیز کو) پھر پا لیتا ہے۔ اس طرح وہ نیک نامی اور تعریف کو پا جاتا ہے۔ جو اس (راز) کو جانتا ہے۔

تشریح صرف نام روپ کا بھید پڑ جاتا ہے جیسے مٹی کے برتن اصل میں سب مٹی ہی ہیں۔ مگر نام و روپ کی وجہ سے مختلف ہیں۔

۸۔ پس یہ لڑکے سے زیادہ پیارا ہے۔ اور ہر ایک چیز سے زیادہ پیارا ہے۔ یہ سب سے زیادہ قریب ہے۔ یہ آتما ہے۔ اگر کوئی شخص آتما کے سوا کسی اور دوسرے کو پیار کرتا ہے تو وہ (جو آتما کو سب سے زیادہ پیار کرتا ہے) اس کو کہہ سکتا ہے کہ وہ اپنے پیارے کو کھو دے گا۔ تو ویسا ہی ہوگا۔ کیونکہ وہ تو قادر ہے۔ اس کو صرف آتما ہی کو پیارا سمجھ کر اس کی اپاسنا کرتا ہے۔ اس کا پیارا برباد نہیں ہو سکتا۔

۹۔ یہاں وہ (مستحق) کہتے ہیں۔ کہ اگر انسان خیال کریں کہ ہم برہم ودیا سے کچھ بن جاویں گے تو وہ کیا تھا۔ جو برہم نے سمجھا جس سے کہ وہ سب کچھ ہو گیا؟

۱۰۔ سچ مچ شروع میں برہم ہی تھا۔ اس نے صرف اپنے آپ کو جانا کہ میں برہم ہوں۔ اس سے وہ سب کچھ ہوگیا۔ اس طرح جو جو دیوتاؤں میں سے جاگ اٹھا۔ وہی برہم بن گیا۔ اسی طرح رشیوں میں سے اور اسی طرح آدمیوں میں سے رجو جاگ اٹھا وہ برہم بن گیا۔ پس جب یہ بات وام دیو رشی نے دیکھی۔ تو اس نے یقین کیا ”میں منو ہوا۔ میں سورج ہوا“ سو اس راز کو اب بھی جو اس طرح پہچانتا ہے۔ کہ میں ”برہم ہوں“ وہ یہ سب کچھ ہوجاتا ہے اور دیوتا بھی اس کی طاقت کو روکنے کے قابل نہیں ہوتے کیونکہ وہ ان کا آتما ہوجاتا ہے۔ اب جو دوسرے دیوتا کی اپاسنا کرتا ہے کہ وہ اور ہے اور میں اور ہوں۔ وہ نہیں جانتا ہے وہ دیوتاؤں کے جانوروں کی طرح ہے اور جیسے کہ بہت سے جانور ایک ایک آدمی کا پالن کرتے ہیں۔ اگر کسی کا ایک ہی جانور لے لیا جائے تو اس کو برا لگتا ہے۔ کیا پھر اگر بہت سے لئے جاویں تو ان دیوتاؤں کو برا نہ لگے گا؟ وہ نہیں چاہتے۔ کہ انسان اس (راز) کو جان لیں۔

تشریح یہاں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جیو و برہم کی ایکتا کا بیان ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے۔ جیسے سوچنے والا سمجھتا ہے کہ میں من ہوگیا۔ حالانکہ وہ من سے علیحدہ ہے۔ خواہ جیسے لوہا آگ سے مل کر آگ ہوگیا۔ ویسے ہی برہم کے جان لینے سے اس میں برہم کا سنتا آجاتا ہے اور وہ برہم سے

علیحدہ نہیں۔ گو اصل میں وہ برہم نہیں ہے۔ اس ابھید داؤ کا صرف اتنا ہی مقصد ہے۔

۱۱۔ بلا شک ابتدا میں صرف ایک برہم ہی تھا۔ وہ اکیلا ہوا۔ پورا طاقت والا نہیں ہوا۔ اب اس نے ایک بہت اچھی سرشٹی بنائی جو کشتر (طاقت کشتری قوم وغیرہ) ہے۔ دیوتاؤں میں کشتریہ ہیں اندر۔ ورن۔ سوم۔ رُدر۔ پرجینہ۔ یم۔ مرتیو (موت) ایشان۔ اس لئے کشتر سے پرے کچھ نہیں ہے۔ اس لئے راجسو یگیہ میں براہمن بھی کشتری سے نیچے بیٹھتے ہیں۔ وہ کشتری پر اپنے یش کو رکھ دیتا ہے (اپنا ادھکار دید یتا ہے) یہ برہم کشتری کے پیدا ہونے کا استھان ہے۔ اس لئے راجہ کو سنگھاسن پر اونچے بیٹھتا ہے۔ مگر (یگیہ) کے آخر میں وہ براہمن سے نیچے بیٹھتا ہے۔ جو اس کا کارن ہے۔ یہ کشتری جو براہمن کی بے عزتی کرتا ہے۔ وہ زیادہ پاپی بن جاتا ہے۔ مثل اس شخص کے جو اپنے سے زیادہ اچھے شخص کی ہنسا کرتا ہے۔

۱۲۔ وہ کشتر کو بنا کر بھی پورا طاقت والا نہیں ہوا۔ اس نے دش (ویش) کو پیدا کیا (دیوتاؤں میں ویش یہ ہیں) جو مختلف دیوتاؤں کے گروہ الگ الگ درجہ میں کہے جاتے ہیں۔ وشو۔ ردر۔ آدیتہ اور مرت۔

تشریح ویشیہ دیوتاؤں کی درجہ بندی اس طرح کی گئی ہے۔ وسو ۸ ردر ۱۱ آدیتہ ۱۲۔ دشو دیو ۱۳۔ مرت ۴۹

ہیں۔ اگر یہ درجہ بندی ویشیوں میں نہ ہو تو وہ دھن نہ کما سکیں گے۔

۱۳۔ وہ (ویشیوں کو بنا کر بھی) پوری طاقت والا نہیں ہُوا اس نے شودرورن کو پیدا کیا۔ جو پوشا (پالن پوش کرنے والا) ہے۔ یہی پوشا ہے۔ کیونکہ سب کا پرتھوی ہی پالن پوش کرتی ہے۔

۱۴۔ وہ (پھر بھی) پورا طاقت والا نہیں ہُوا۔ اب اس نے ایک اور بڑی فائدہ بخشنے والی سرشٹی پیدا کی۔ جو دھرم ہے۔ یہ دھرم کشتر کا بھی کشتر ہے۔ اس لئے دھرم سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ یہانتک کہ ایک کمزور آدمی بھی دھرم کی مدد سے زیادہ زور والے پر حکومت کرتا ہے۔ جیساکہ راجہ کی مدد سے (حکومت کی جاتی ہے) یہ سچائی ہی دھرم ہے۔ اس لئے جب کوئی سچ بولتا ہے۔ تو لوگ کہتے ہیں یہ دھرم کہہ رہا ہے۔ اور اگر دھرم کہتا ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں یہ سچ کہتا ہے۔ اس لئے (دھرم اور سچائی) دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

۱۵۔ پس یہ برھم۔ کشتر۔ ویش اور شودر ہے۔ دیوتاؤں میں وہ برھم صرف اگنی روپ سے ہی قائم ہُوا۔ اور انسانوں میں براہمن کی شکل میں۔ کشتری کی شکل میں کشتری۔ ویشیہ کی شکل میں ویشیہ۔ شودر کی شکل میں شودر۔ اس لئے لوگ دیوتاؤں میں سے اگنی میں ہی لوک پرلوک چاہتے ہیں۔ اور آدمیوں میں سے براہمنوں میں۔ کیونکہ ان دونوں شکلوں میں برھم (ویراٹ) ہُوا۔

اب اگر کوئی شخص اپنے لوک (آتما) کو بغیر دیکھے ہوئے اس لوک سے چلا جاتا ہے۔ تب وہ آتما جو نہیں جانتا۔ وہ اس کا پالن نہیں کرتا (اس کے موہ۔ شوک کچھ دور نہیں ہوتے) جیسے کہ اگر وید نہ پڑھا ہو۔ یا پنیہ کے کام نہ کئے ہوں (تو اس کا پالن نہیں کر سکتا۔ اگر اس (آتما) کا نہ جاننے والا پنیہ کرم بھی کرتا ہو تو آخر میں اس کا نقصان ہی ہوتا ہے۔ چاہئے کہ آتما کی اپنا لوک سمجھ کر اپاسنا کرے۔ اگر کوئی شخص صرف آتما ہی کی اپنا اصلی لوک سمجھ کر اپاسنا کرتا ہے۔ تو اس کا کرم ضایع نہیں جاتا۔ کیونکہ وہ اسی آتما سے جو جو چیز چاہتا پیدا کر لیتا ہے۔

۱۶۔ یہ آتما تمام جانداروں کا لوک ہے۔ وہ جو (یوگیہ) ہوم کرتا ہے اور یگیہ کرتا ہے۔ اس وجہ سے وہ دیوتاؤں کا لوک ہے۔ اور جو وید پڑھتا ہے (سوادھیائے کرتا ہے) اس سے رشیوں کا لوک ہے۔ اور جو پتروں کو دیتا ہے (پتری یگیہ) اور اولاد کو چاہتا ہے۔ اس سے وہ پتروں کا لوک ہے۔ اور جو یہ آدمیوں کے رہنے اور کھانے کو دیتا ہے (نر یگیہ) اس سے منشیوں کا لوک ہے۔ اور جو پشوؤں کے لئے چارہ پانی دیتا ہے (بھوت یگیہ) اس کی وجہ سے یہ پشوؤں کا لوک ہے اور جو اس کے گھر میں چوپائے۔ پرند اور چیونٹی تک کھانا پاتی ہے۔ اس سے وہ ان کا لوک ہے۔ جیسا کہ ہر شخص چاہتا ہے۔ کہ

اس کے لوک کو نقصان نہ پہنچے۔ اسی طرح تمام جاندار اس (راز)
کے جاننے والے کا نقصان نہیں چاہتے۔ پس اس (مضمون) کو
سمجھ لیا گیا ہے۔ اور اس پر وچار کیا جا چکا ہے۔

تشریح آتما جانداروں کا لوک ہے۔ کیونکہ تمام جاندار اسی سے بھوگ بھوگتے ہیں۔

وچار کیا گیا ہے۔ پہلے اس کا ذکر شتپتھ براہمن میں
آچکا ہے۔ جس سے یہ اپنشد تیار کی گئی ہے۔

۱۷۔ ابتدا میں صرف اکیلا آتما ہی تھا۔ اس نے خواہش
کی۔ میرے لئے عورت ہو۔ تب میں اولاد والا بنوں۔ اور
میرے لئے دولت ہو۔ تب میں کرم کروں۔ انسان کی صرف
اتنی ہی خواہش ہوتی ہے۔ خواہش کرتے ہوئے بھی اس سے
زیادہ نہیں پاتا۔ اس لئے اب بھی اکیلا وہی کرتا ہے
مجھ کو ستری ملے تب میں اولاد والا ہوں۔ مجھ کو دھن ملے تب
میں یگیہ کروں۔ جب تک ان میں سے ایک ایک کو نہیں پا
لیتا۔ تب تک اپنے آپ کو پورا نہیں سمجھتا۔ اس کا پورا ہونا
اسی طرح ہوتا ہے) من ہی اس کا آتما ہے۔ بانی ستری ہے
پران اولاد ہے۔ آنکھ دولت ہے۔ کیونکہ آنکھ ہی سے
دولت کو پاتا ہے۔ کان دیودھن۔ کیونکہ کان ہی سے وہ
اس دیودھن کو سنتا ہے (شریر ہی) اس کا کرم ہے۔ کیونکہ
شریر ہی سے یہ کرم کرتا ہے۔ پس ان پانچوں سے بنا ہوا

یگیہ ہے۔ پانچ سے بنا ہوا جانور ہے۔ پانچ سے بنا ہوا پرش ہے۔ پانچ سے بنا ہوا یہ سب کچھ ہے۔ جو اس (راز) کو جانتا ہے وہ سب کو پا لیتا ہے۔

تشریح انسان میں دراصل عورت و اولاد و دولت کی خواہش زبردست ہوتی ہے۔ اس کی تمام خواہشیں ان کے ہی اندر ہوتی ہیں۔ جب تک یہ نہ ہوں تو اپنے کو پورن نہیں سمجھتا۔ ورنہ اصل میں وہ پورن ہے۔ سارا سامان جو اس کو ملا ہوا ہے، اس کو پورن کرتا ہے۔ من آتما ہے۔ جو سب کاموں کا سنکلپ کرنے والا ہے۔ بانی ستری ہے جو نیک کام میں مددگار ہوتی ہے۔ ان دونوں کے ملنے سے اولاد ہوتی ہے۔ وہ اولاد پران ہے۔ یگیہ میں جوگا وغیرہ انسانی دولت ہے وہ آنکھ ہے کیونکہ یہی دھن کے ملنے کا ذریعہ ہے۔ اپا سنا گیان وغیرہ دیوی دھن کان سے سن کر ملتے ہیں۔ شریر یگیہ کا کرم ہے۔ پس یگیہ تپ تینی۔ مانس۔ دھن۔ دیو دھن اور کرم سب ان پانچوں میں ہے۔ ہر چیز پانچ تتوں سے بنی ہے۔ جو اس طرح اپنے آپ کو پورن جانتا ہے۔ وہ سب کچھ پا جاتا ہے۔

پانچواں براہمن

ابگیان اور تپ سے باپ (وراٹ) نے جو سات طرح

کے ناج پیدا کئے (ان میں سے) ایک ناج اس کا رتمام جانداروں کے لئے) عام ہے۔ وہ دیوتاؤں کو تقسیم کر دیا۔ تین اس نے آتما کے لئے بنائے۔ ایک حیوانوں کو دیا۔ جو سانس لیتے اور جو نہیں لیتے سب اسی کا سہارا لئے ہوئے ہیں۔ گو وہ برابر کھائے جارہے ہیں۔ مگر برباد کیوں نہیں ہوتے؟ جو اس برباد نہ ہونے کے راز کو جانتا ہے۔ وہ اپنے منہ سے ناج کھاتا ہے۔ وہ دیوتاؤں میں مل جاتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

۲۔ باپ (ویراٹ۔ پرش۔ برہم) نے گیان اور تپ سے جو سات طرح کے ناج پیدا کئے ہیں (ان میں سے) ایک ناج اس کا سب کے لئے عام ہے۔ وہ مشترکہ ناج بھی ہے۔ جو کھایا جاتا ہے۔ وہ انسان جو اس (عام ناج) کی اپاسنا کرتا ہے (کھاتا ہے) وہ پاپ سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس ناج میں سب کا حصّہ ہے۔ دو دیوتاؤں کو تقسیم کئے۔ وہ دو (یہ) ہیں۔ یگیہ اور آہوتی۔ اس لئے دیوتاؤں کے لئے ہوم کرتے ہیں۔ اور آہوتی دیتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ پورنماشی میں ہوتا ہے۔ اس لئے آدمی کو ہمیشہ خواہش ہیں نہ مبتلا رہنا چاہیے اور ایک جانداروں کو دیا۔ وہ دودھ ہے۔ کیونکہ شروع میں انسان اور حیوان دودھ ہی پیتے ہیں۔ اس لئے نئے پیدا ہوئے بچے کو پہلے گھی چٹاتے ہیں۔ یا چھاتی پلاتے ہیں اور

نئے پیدا ہوئے بچھڑے کو کہتے ہیں کہ ابھی گھاس نہیں کھاتا۔ جو سانس لیتا ہے۔ اور نہیں لیتا ہے۔ اس پر سب سہارا لئے ہوئے ہیں۔

پس جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر انسان برس بھر دودھ سے ہوم کرتا ہے۔ تو وہ موت پر غالب آتا ہے۔ اس کو ایسا نہ سمجھنا چاہئے جس دن وہ (دودھ سے) ہوم کرتا ہے۔ اسی دن موت کو جیت لیتا ہے۔ کیونکہ جو یہ جانتا ہے۔ وہ دیوتاؤں کے کھانے کے قابل خوراک (دودھ) دیتا ہے۔ اب کیا وجہ ہے کہ اناج باوجود کھائے جانے کے کم نہیں ہوتے؟ (اس کا سبب یہ ہے) کہ پرش (وراٹ) برباد ہونے والا نہیں ہے۔ وہ اس اناج کو بار بار پیدا کرتا ہے۔

جو اس کم نہ ہونے کے راز کو جانتا ہے کہ پرش دراصل لافانی ہے۔ وہ اس اناج کو اپنے گیان اور کرم سے پیدا کرتا ہے اگر وہ اس کو پیدا نہ کرے تو برباد جائے گا۔ وہ اپنے منہ سے اناج کھاتا ہے۔ یعنی وہی ٹھیک ٹھیک کھانا جانتا ہے۔

وہ دیوتاؤں میں مل جاتا ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہتا ہے یہ اس کی تعریف میں کہا گیا ہے۔

تشریح پرماتما نے سات طرح کے اناج پیدا کئے ان میں سے ایک تو وہ جو ہم سب لوگ کھاتے ہیں۔ اس میں سب کا حصہ ہے یعنی دیوتا انسان حیوان

وغیرہ سب کو تاج دینا چاہیئے۔ سب کا بھاگ نکالنا چاہیئے۔ اگر
کوئی شخص ایسا نہیں کرتا۔ تو سمجھو وہ پاپ کھاتا ہے۔
یہاں تک چار قسم کے تاجوں کا ذکر ہے۔

۳۔ تین اس نے آتما کے لئے بنائے۔ من۔ بانی۔ اور پران
کے لئے۔ ان تینوں کو اس نے آتما کے لئے بنایا (جیسا کہ
لوگ کہتے ہیں) میرا من کہیں اور تھا۔ میں نے نہیں دیکھا۔ میرا
من کہیں اور تھا۔ میں نے نہیں سنا۔ سچ مچ انسان من ہی
سے دیکھتا ہے۔ من ہی سے سنتا ہے۔ خواہش۔ خیال۔ شک
یقین۔ یقین کی کمی۔ یادداشت کی کمی۔ شرم۔ عقل۔ خوف۔ یہ سب کچھ
من ہی ہے۔ اس لئے اگر پیٹھ کی طرف سے کسی کو کچھ چھوا جائے
تو بھی وہ من سے جان لیتا ہے۔ جو کچھ شبد ہے وہ سب بانی ہے
بلا شک یہ آخر تک پہنچتی ہے۔ اور یہ اپنے آپ کچھ نہیں۔ پران
اپان۔ دیان۔ ادان۔ سمان یہ سب سانس لینا وغیرہ پران ہی
ہے۔ بلا شک آتما اس پر سہارا لئے ہوئے ہے بانی کا سہارا لئے
ہوئے ہے۔

۴۔ تینوں لوک یہی ہیں۔ بانی (پرتھوی) لوک ہے من انترکش لوک
ہے پران دیو (؟) لوک ہے۔

۵۔ تینوں وید یہی ہیں۔ بانی رگ وید ہے۔ من یجر وید ہے پران
سام وید ہے۔

۶۔ دیوتا۔ پتر منشیہ یہی ہیں۔ بانی دیوتا ہے۔ من پتر ہیں۔ پران انسان

ہیں۔

۷۔ ماں باپ اور اولاد بھی یہی ہیں۔ بانی ماں ہے۔ من باپ ہے پران اولاد ہے۔

۸۔ جو کچھ معلوم ہو گیا جس کے معلوم کرنے کی خواہش ہے۔ جو نہیں معلوم ہے۔ وہ بھی یہی تینوں ہیں۔ جو کچھ جانا ہوا ہے۔ وہ بانی کی شکل ہے۔ کیونکہ بانی جانی ہوئی ہے۔ بانی رستے معلوم ابن کر حفاظت کرتی ہے۔

۹۔ جس چیز کے جاننے کی خواہش ہونی چاہئیے۔ وہ من کی شکل ہے۔ کیونکہ جس کے جاننے کی خواہش ہونی چاہئیے وہ من ہے۔ من رشئے معلوم) بن کر اس کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۰۔ جو کچھ نہیں معلوم ہے۔ وہ پران کی شکل ہے۔ کیونکہ پران لامعلوم ہے۔ پران (لامعلوم) بن کر اس کی حفاظت کرتا ہے۔

۱۱۔ اس کا بانی پرتھوی شریر ہے۔ اس کا جیوتی روپ اگنی ہے۔ جتنی بڑی بانی ہے۔ اتنی ہی بڑی پرتھوی ہے۔ اتنی ہی اگنی ہے

۱۲۔ اس من کا شریر دیولوک ہے۔ جوتی روپ سورج ہے جتنا بڑا من ہے اتنا سورج ہے۔ وہ دونوں (اگنی و سورج) جوڑ (ہو کر) ملے۔ تب پران پیدا ہوا۔ اور وہ اندر ہے۔ اور وہ بغیر دشمن کا ہوتا ہے۔ بیشک جو (اپنے برابر کا) دوسرا (ہے) وہی دشمن ہوتا ہے۔ جو اس راز کو جانتا ہے اس کا دشمن کوئی نہیں ہوتا۔

۱۳۔ اور اس پران کا شریر جل ہے اور جوتی روپ چاند ہے۔

سوجتنا ہی بڑا پران ہے۔ اتنا ہی بڑا جل ہے۔ اتنا ہی بڑا چندرمان ہے۔ پس یہ سب برابر ہیں۔ سب بے حد ہیں۔ وہ جو ان کی حدوالا لوک سمجھ کر اپاسنا کرتا ہے۔ وہ حدولے لوک کو جاتا ہے۔ جو اس کو بے حدوالا مان کر اپاسنا کرتا ہے۔ وہ بے حدولے لوک کو جاتا ہے۔

۱۴۔ پرجاپتی (وراٹ) برس ہے۔ جس کی سولہ کلا ہیں۔ رات پندرہ تہتیاں) اس کی پندرہ کلا ہیں۔ اٹل رہنے والی (دھروا) اس کی سولھویں کلا ہے۔ وہ رات (اپنے تہتیوں سے ہی) پورا ہوتا ہے اور چھین ہوتا ہے۔ وہ اماوس کی رات میں اس سولھویں کلا کے ذریعہ ہر ایک جاندار میں داخل کر کے پھر صبح کو پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس رات (اماوس) کو کسی جاندار کو ذبح کرے۔ چھپکلی کو بھی نہیں اسی چندر دیوتا کے خیال سے

۱۵۔ بلاشک وہ سولہ کلا والا پرجاپتی جو برس ہے وہ یہی ہے۔ جو اس ودیا کا جاننے والا ہے۔ دھن ہی اس کی (بڑھنے گھٹنے والی) پندرہ کلا ہیں۔ آتما (اپنا آپ شریر) ہی اس کی سولھویں کلا ہے۔ وہ دھن سے ہی پورن ہوتا ہے اور چھین ہوتا ہے۔ سو یہ نابھی رناف آتما ہے۔ اور دھن اس کا گردہ ہے۔ اگرچہ وہ ہر ایک چیز کو کھو دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ آتما سے زندہ ہے۔ تو لوگ یہی کہتے ہیں کہ یہ دائرہ سے گر گیا۔

تشریح ۔ گو انسان دھن سے بڑھتا اور گھٹتا ہے مگر دھن

ان کلاؤں کی طرح ہے۔جو بار بار چندرماں کو پورا کیا کرتے ہیں اور
چھین کرتے رہتے ہیں۔انسان خود اس دھروُ کلا کی طرح ہے۔جو ہمیشہ
بنی رہتی ہے۔اور جس کے چاروں طرف تمام کلائیں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔آب
دہمن جس چکر کا گرد ہے انسان خود اس چکر کی ناف (نابھی) ہے۔نابھی قایم
رہتی ہے اور گرد ا میں (لکڑیاں) ٹوٹتی اور لگتی رہتی ہیں۔

۱۶۔پھر لوک تین ہی ہیں۔منشیہ لوک۔پتری لوک اور دیو لوک
اس منشیہ لوک کو صرف پتر سے جیت سکتا ہے۔کسی دوسرے کرم
سے نہیں۔کرم سے پتری لوک کو جیت سکتا ہے اور گیان سے دیو لوک
کو جیت سکتا ہے۔بلا شک دیو لوک سب لوکوں میں افضل ہے
اس لئے ودیا کی تعریف کرتے ہیں۔

۱۷۔اب اس (منشیہ لوک) کو آگے سمپرتی رکھتے ہیں۔جب انسان
سمجھتا ہے کہ میں مرنے والا ہوں۔تب وہ بیٹے کو کہتا ہے۔تو برھم ودیا
ہے۔تو یگیہ ہے۔تو لوک ہے۔وہ بیٹا جواب دیتا ہے۔میں برھم
ہوں۔میں یگیہ ہوں۔میں لوک ہوں۔جو کچھ اس نے پڑھا ہے اسکی
سب (برھم) سے ایکتا ہے۔جو کچھ یگیہ ہے اس سے یگیہ کی ایکتا ہے
جو لوک ہے اس لوک سے ایکتا ہے۔اتنا ہی یہ سب ہے۔(یعنے
باپ نے جو کچھ کیا ہے۔اتنا ہی ہے۔برھم یگیہ اور لوک) اب
بیٹے نے یہ سب کچھ بن کر اس لوک سے مجھ کو بتایا ہے (باپ) اس
طرح سمجھتا ہے۔اس لئے اس بیٹے کو جس کو (باپ نے) یہ ہدایت کر دی
ہے۔لوک کے قابل کہتے ہیں۔اس لئے بیٹے کو ہدایت کرتے ہیں۔جو

باپ یہ جانتا ہے۔ وہ اس لوک سے چلتے وقت انہیں پرانوں (من
بانی اور پران) کیساتھ پتر میں داخل ہوتا ہے۔ اگر اس نے کسی سوُرخ
سے کوئی کام پورا نہیں کیا ہے۔ تو اس کی کمی سے اس کو لڑکا آزاد
کر دیتا ہے۔ اسی سے اس کا نام پتر ہے۔ وہ اپنے بیٹے کی مدد سے
ہی اس لوک میں قائم رہتا ہے۔ تب اس (باپ) میں نہ مرنے والے دیو
پران (من۔ بانی۔ پران) داخل ہوتے ہیں۔

تشریح سمپرتی۔ سونپنا۔ کیونکہ باپ بیٹے کو سب
کچھ سونپتا ہے۔

برہم۔ تمام علوم۔ یگیہ۔ تمام شغل ریاضت بھ کرم۔
لوک۔ تمام بڑائی۔ عزت۔ حرمت لوک

پتر میں داخل ہونا۔ یعنی تمام کام جو باپ کرتا تھا۔ اب اس کو
بیٹا کرے گا

پتر۔ پُر + ترا = پر ترا۔ بچانا۔ چونکہ بیٹا باپ کی کمی کو پورا کرتا ہے
اس لئے پتر کہلاتا ہے۔

اس لوک میں قائم رہنا۔ یعنی جس نے بیٹے کو ایسی اچھی
تعلیم دی۔ گویا وہ خود دنیا میں قائم ہے۔ اور اس کا نام زندہ
رہتا ہے۔

۱۸۔ پرتھوی سے اور اگنی سے اس (باپ) میں دیوی بانی داخل
ہوتی۔ دیوی بانی سچ مچ یہ ہے۔ جس سے وہ کچھ کہتا ہے۔ وہی ہو
جاتا ہے۔

تشریح دیوی بانی پرتھوی اور اگنی سروپ ہے جو اس ہیشٹی (عالم صغیر کا) بانی کی کارن ہے۔ اسی طرح دیومن اور دیوپران کو سمجھو۔

۱۹۔ آکاش سے اور سورج سے اس میں دیومن داخل ہوتے ہیں۔ دیومن سچ مچ وہ ہیں جس سے وہ صرف آنند ہی کا انبھو کرتا ہے۔ اور کسی طرح کا رنج نہیں (محسوس) کرتا۔

۲۰۔ جل سے اور چندرماں سے اس میں دیوپران داخل ہوتے ہیں۔ دیوپران سچ مچ وہ ہے جو چلتا ہوا اور نہ چلتا ہوا تھکتا نہیں ہے۔ اور اس لئے برباد نہیں ہوتا۔ وہ جو اس راز کو جانتا ہے وہ سب بھوتوں کا آتما ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہ پران ہے۔ اسی طرح وہ بھی ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح تمام جاندار اس دیوتا (پران) کی حفاظت کرتے ہیں اسی طرح اس راز کے جاننے والے کی تمام جاندار حفاظت کرتے ہیں جو کچھ ان جانداروں کو رنج ہوتا ہے وہ انہیں تک رہتا ہے اس کو صرف پنیہ ہی پہنچتا ہے۔ بلاشک دیوتاؤں کو پاپ نہیں پہنچتا۔

۲۱۔ اب آگے ورت کا وچار کرتے ہیں۔ پرجاپتی نے کرموں (کرم اندریوں) کو بنایا۔ جب وہ بن چکے ان میں سے سب کو ایک دوسرے کیساتھ رشک ہوا۔ بانی نے ورت کیا۔ میں ہمیشہ بولتی رہوں گی۔ آنکھ نے ورت کیا۔ میں دیکھتی ہی رہوں گی۔ کانوں نے ورت کیا ہم سنتے ہی رہیں گے۔ اسی طرح دوسرے کرم اندریوں نے بھی اپنے اپنے کرم کے موافق (ورت) کیا۔ ان کو موت نے تھکاوٹ بن کر اپنے اختیار میں کر لیا

اور پکڑ لیا۔ اور پکڑ کر ان کو روک دیا۔ اس لئے بانی تھک جاتی ہے۔ آنکھ تھک جاتی ہے۔ کان تھک جاتے ہیں۔ مگر موت اس مکھیہ پران کو نہیں پکڑ سکی۔ تب ان (اندریوں) نے اس کے جاننے کی کوشش کی۔ اور کہا بلا شک یہ ہم میں سب سے زیادہ افضل ہے جو چلتا ہوا اور نہ چلتا ہوا بھی تھکتا نہیں۔ اور نہ برباد ہوتا ہے۔ اچھا ہم سب بھی اسی کی شکل کی بن جائیں۔ پس سب اسی کے روپ کے بن گئے۔ اس وجہ سے وہ بھی پران کہلاتے ہیں جو اس (راز) کو جانتا ہے۔ وہ جس خاندان میں ہوتا ہے اس کے نام سے وہ خاندان بولا جاتا ہے۔ اور جو اس کے جاننے والے کے ساتھ رشک کرتا ہے۔ وہ خشک ہو جاتا ہے۔ اور خشک ہو کر آخر مر جاتا ہے۔ یہ ادھیاتم (یعنی شریر کے متعلق وچار) ہے۔

۲۲۔ اب ادھدیوک (دیوتاؤں کے بارہ میں وچار) کہتے ہیں اگنی نے ورت کیا۔ میں جلتی رہوں گی۔ سورج نے ورت کیا میں تپتا رہوں گا۔ چندرماں نے کہا میں چمکتا رہوں گا۔ اسی طرح دوسرے دیوتاؤں نے اپنے اپنے کرم کے موافق ورت لیا۔ پس جیسا پرانوں میں خاص پران تھا۔ ان دیوتاؤں میں وایو رہا۔ اور دیوتا است ہو جاتے ہیں۔ مگر وایو است نہیں ہوتا۔ یہ است نہ ہونے والا دیوتا وایو ہی ہے۔

۲۳۔ اب یہ شلوک ہے۔ جس سے سورج اودے ہوتا ہے اور جس میں غروب جاتا ہے۔ بلا شک یہ پران سے اودے ہوتا ہے

اور پران میں است ہوتا ہے؛ دیوتاؤں نے اسی کو اپنا دھرم بنایا اور وہی آج ہے۔ وہی کل بھی (رہیگا) جو ورت انہوں نے اس وقت لیا تھا اسی کو اب بھی کر رہے ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ انسان ایک ہی ورت لے۔ سانس باہر چھوڑے اور سانس بھیتر کھینچے۔ مبادا پاپ جو موت ہے اس کو پکڑلے۔ اور اگر وہ ورت لے تو اس کے پورے کرنے کی خواہش کرے۔ تب وہ اس سے اس دیوتا پران کے مشابہ اور مانند ہوگا۔ سالوک ورساجج کو جیت لے گا۔

تشریح جیسے پران اپنا کام نہیں بند کرتے۔ برابر چلتے رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی اپنے کام میں لگے رہیں۔ تاکہ پاپ جو موت ہے۔ ان کو نہ پکڑ سکے۔

چھٹا براہمن

۱۔ یہ جو کچھ موجود ہے ترک (تین باتوں والا) ہے۔ نام۔ روپ اور کرم۔ نام بانی ہیں۔ یہ ان کی اکتھ ہے۔ کیونکہ سب اسی سے نکلے ہیں۔ بانی ان کی (بنیاد ہے) سام ہے۔ کیونکہ وہ سب کے لئے یکساں ہے۔ یہ انکی برہم ہے۔ کیونکہ یہ تمام ناموں کو سہارا دیئے ہوئے ہے۔

تشریح اُکتھ۔ رگ وید کے منتروں کا مجموعہ یہاں مراد اصلی تتو ہے۔ جو ناموں کا اصل ہے۔

سام۔ سام وید کے گیت۔ یہاں برابر اور بنیاد سے مراد ہے۔

برمھ۔ پرارتھنا کے منتر۔ یہاں سہارا دینے والے سے مراد ہے۔

۲۔ اب روپوں کا بیان ہے) آنکھ شکلوں کی اکھتھ ہے۔ کیونکہ اسی سے سب روپ نکلتے ہیں۔ یہ ان کی سام ہے۔ کیونکہ یہ سب شکلوں کے لئے یکساں ہے۔ یہ ان کا برمھ ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکلوں کو سہارا دیئے ہوئے ہے۔

۳۔ اب کرموں کا بیان ہے) شریر ان کا اکھتھ ہے۔ کیونکہ اس سے تمام کرم پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ان کا سام ہے۔ کیونکہ یہ سب کرموں کے لئے یکساں ہے۔ یہ ان کا برمھ ہے۔ کیونکہ یہ سارے کرموں کو سہارا دیئے ہوئے ہے۔

۴۔ پس یہ تین (روپ۔ نام۔ کرم) ایک ہیں۔ یعنی آتما اور ایک ہوتا ہُوا آتما تین ہے۔ یہ امرت ہے جو ستیہ سے ڈھکا ہُوا ہے۔ بیشک پران امرت ہے۔ نام اور روپ ستیہ ہیں۔ ان دونوں سے یہ پران ڈھکا ہُوا ہے۔

دوسرا ادھیا

پہلا براہمن

۱۔ بالاکا کا بیٹا گارگیہ بہت بڑا عالم اور مغرور پنڈت تھا اس نے

کاشی کے (راجا) اجات شترو سے کہا۔ "میں تجھ کو برھما کا اپدیش کرونگا"
اجات شترو نے کہا۔ "میں تم کو اس کے لئے ہزار (گائیں) دیتا ہوں
کیونکہ لوگ جنک جنک کہتے ہوئے بھاگے جاتے ہیں۔

تشریح
جنک ترہت کا راجہ بڑا برھم گیانی ہوا ہے۔ سب اسی کے پاس برھم ودیا سیکھنے چلے جاتے تھے۔ اجات شترو نے اس کو ہزار گائیں دینی چاہیں۔ کیونکہ تمام عالم جنک کے پاس بھاگے چلے جاتے تھے۔ اس کو بھی شوق تھا۔ کہ وہ عالموں کی قدردانی کرے۔

دونوں جنک لفظ کا مطلب غالباً یہ ہے۔ ایک تو نام ہے راجہ کا۔ دوسرے کے معنی باپ حفاظت کرنے والے کے ہیں برھم ودیا سکھلانے والے۔

۲۔ گارگیہ نے کہا۔ "وہ پرش جو سورج میں (اور آنکھ میں) ہے میں اسی کی برھم (کی طرح) اپاسنا کرتا ہوں" اجات شترو نے اس سے کہا۔ اس کا غرور نہ کر۔ اس کا غرور نہ کر۔ اس بات کو پہلے ہی میں جانتا ہوں، اس کو میں اس کی ایسا سمجھ کر اپاسنا کرتا ہوں کہ یہ سب سے اونچے قائم ہے۔ سب جانداروں کا سر ہے اور راجا ہے۔ جو اس کو ایسا جان کر اپاسنا کرتا ہے۔ وہ بڑا بزرگ ہوتا ہے۔ سب جانداروں کا سردار ہوتا ہے۔ راجہ ہوتا ہے"

تشریح
سورج کے بعد جو مضمون خطا وحدانی کے اندر ہیں اپنشد کے نہیں ہیں۔ سوامی شنکراچاریہ نے

اضافہ کر دیا ہے۔ ہم نے بھی اس کا تتبع اس لئے کیا ہے کہ وہ ملبشٹی و
شمشٹی کے تعلقات کے سمجھانے میں مددگار رہوں گے۔

۳۔ گارگیہ نے کہا "یہ جو چندر میں (اور من میں) پرش ہے۔ میں
اس کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا "اس کا
غرور نہ کر۔ اس کا غرور نہ کر۔ اس کی بابت نہ بتاؤ۔ میں بلا شک اس کو سفید
لباس والا سوم راجہ سمجھ کر اپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس کو اس طرح
سمجھ کر اپاسنا کرتا ہے۔ اس کے گھر دن رات سوم بہتا ہے۔ اور
زیادہ بہتا ہے۔ اور اس کے یہاں اناج میں کمی نہیں ہوتی۔

۴۔ گارگیہ نے کہا۔ وہ جو آکاش میں (اور ہردے آکاش میں)
پرش ہے۔ میں اس کی بطور برہم کے اپاسنا کرتا ہوں۔ اجات شترو
نے کہا "اس کا غرور نہ کر۔ اس کا غرور نہ کر۔ اس کی بابت نہ بتاؤ۔ میں
اس کو بلا شک تیجسوی جان کر اپاسنا کرتا ہے۔ جو اس کی اس طرح
اپاسنا کرتا ہے۔ اس کی اولاد تیجسوی ہوتی ہے۔

۵۔ گارگیہ نے کہا۔ یہ جو بجلی میں (اور ہردے میں) پرش ہے
میں اس کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہوں۔ اجات شترو نے کہا "اس کا
غرور نہ کر۔ اس کا غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں اس کی بلا شک
تیجسوی جان اپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس کی اس طرح اپاسنا کرتا
ہے۔ وہ تیجسوی ہوتا ہے۔ اور اس کی اولاد تیج والی ہوتی ہے"۔

۶۔ گارگیہ نے کہا "جو آکاش میں (اور ہردے کے آکاش میں)
پرش ہے۔ میں اس کی بطور برہم کے اپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو

نے کہا" اس کا غرور نہ کر۔ اس کا غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا میں
بلا شک اس کو پورا ورنشچل مان کر اپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اسکی
اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اولاد سے اور مویشی سے پورن ہوتا ہے
اور اس کی اولاد اس دنیا میں برباد نہیں ہوتی۔
۷۔ گارگیہ نے کہا" جو یہ وایو میں (اور پران میں) پورش ہے میں
اسی کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہوں" اجات شترو نے کہا۔
اس کا غرور نہ کر اس کا غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا میں اسکو ویکنٹھ
اندرا ور کبھی نہ ہارنے والے لشکر کی طرح اپاسنا کرتا ہوں۔ جو
اس طرح اس کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ جیتنے کی عادت والا کبھی
نہ ہارنے والا اپنے دشمنوں پر غالب آنے والا ہوتا ہے۔
۸۔ گارگیہ نے کہا" اگنی میں (اور بانی میں) جو پورش ہے۔ میں
اس کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہوں" اجات [illegible] نے کہا" غرور
نہ کر۔ غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں [illegible] ی لا قتوالا
جان کر اپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح ا[illegible] اپاسنا کرتا ہے
وہ بڑی طاقت والا ہوتا ہے۔ اور اس کی اولا[illegible] طاقت والی
ہوتی ہے۔
۹۔ گارگیہ نے کہا" جو یہ جل میں (اور [illegible] میں)
پورش ہے۔ میں اس کی برہم کی طرح اپاسنا کر[illegible]" اجات
شترو نے کہا" غرور نہ کر غرور نہ کر۔ میں اس کو [illegible] شکل مشابہ
سمجھ کر اپاسنا کرتا ہوں۔ وہ جو اس طرح [illegible] اپاسنا کرتا ہے

اس کو وہ چیز ملتی ہے۔ جو اس کے موافق ہے۔ نہ کہ مخالف۔ اور اسی کی طرح کا لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

۱۰۔ گارگیہ نے کہا "جو شیشے میں پرش ہے میں اس کو برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا "غرور نہ کر۔ غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ بیشک یہ چمکنے والا ہے۔ میں ایسا سمجھ کر اس کی اپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اس کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ چمک والا ہوتا ہے اس کی اولاد چمکنے والی ہوتی ہے۔ اور جس کے ساتھ وہ ملتا ہے ان سب کو پورا چمکا دیتا ہے۔

۱۱۔ گارگیہ نے کہا "جو یہ انسان کے چلنے کے پیچھے شبد پرگٹ ہوتا ہے۔ اس کو میں برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا "غرور نہ کر۔ غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں ایک کو بلاشک پران سمجھ کر اپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس کی اس طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس دنیا میں پوری زندگی پاتا ہے۔ پران اس کو اپنے وقت سے پہلے نہیں چھوڑتے۔

۱۲۔ گارگیہ نے کہا "جو یہ دشاؤں میں پرش ہے۔ میں اسی کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہوں"۔ اجات شترو نے کہا۔ غرور نہ کر۔ غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ بلاشک یہ دوسرا ہے۔ ہم کو چھوڑ نہیں دیتا ہے۔ اس کو سمجھ کر میں اپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اس کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ دوسرے والا ہوتا ہے۔ اس سے اس کے ساتھی الگ نہیں ہوتے"۔

۱۳۔ گارگیہ نے کہا "جو چھایا مے (چھایا اور اندھکار میں) پرش ہے۔ میں اس کی برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہوں" اجات شترو نے کہا "غرور نہ کر۔ غرور نہ کر اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں اس کو موت سمجھ کر اپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس کی اس طرح اپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس لوک میں پوری عمر کو پہنچتا ہے۔ اور اپنی عمر سے پہلے وہ نہیں مرتا"

۱۴۔ گارگیہ نے کہا "جو یہ آتما میں پرش ہے۔ میں اس کو برہم کی طرح اپاسنا کرتا ہوں" اجات شترو نے کہا "غرور نہ کر۔ غرور نہ کر۔ اس کی بابت مجھ کو نہ بتا۔ میں اس کو آتما والا سمجھ کر اپاسنا کرتا ہوں۔ جو اس طرح اس کی اپاسنا کرتا ہے۔ وہ آتما والا ہوتا ہے۔ اور اس کی اولاد آتما والی ہوتی ہے" تب گارگیہ چپ ہو گیا۔

تشریح آتما میں پرش۔ پرجاپتی خواہ بدھی اور ہردے جو پرش ہے (شنکر اچاریہ)

آتما والا۔ جس کا آتما اس کے اختیار میں ہو۔

۱۵۔ اجات شترو نے کہا "بس اتنا ہی تھا" ؟ اس نے کہا ہاں! اتنا ہی تھا۔ اجات شترو نے کہا "اتنے سے تو برہم کا اصلی روپ پرگٹ نہیں ہوتا" گارگیہ نے کہا "تو مجھ کو شاگرد بن کر اپنے پاس آنے کی اجازت دو۔

تشریح آنے کی اجازت۔ یعنی مہربانی سے اپنی شاگردی میں لو۔

۱۶۔ اجات شترو نے کہا "یہ الٹی بات ہے۔ کہ کوئی برہمن کشتری کے پاس اس ارادہ سے آوے۔ کہ اس کو برہم کا اپدیش کرے پس میں تجھ سے یہی کہوں گا۔ یہ کہہ کر اس کو ہاتھ سے پکڑ کر وہ اٹھ کھڑا ہؤا۔

تب وہ ایک سوئے ہوئے پرش کے پاس آئے۔ اس کو ان ناموں سے بلایا "اے بڑے لباس والے سوم راج!" مگر وہ نہیں اٹھا۔ تب اس کو ہاتھ سے پکڑ کر جگایا۔ تب وہ اٹھ کھڑا ہؤا۔

۱۷۔ اجات شترو نے کہا "جب یہ پرش جو گیان والا ہے اس طرح سویا تھا۔ تو وہ یہ اس وقت کہاں تھا؟ اور کہاں سے وہ اس طرح لوٹ کر آیا؟ گارگیہ نے اس کو نہیں سمجھا۔

۱۸۔ اجات شترو نے کہا "جب یہ پرش جو گیان والا ہے اس طرح سویا ہؤا تھا تو وہ تمام اندریوں کے وگیان ہیں وگیان کو لے کر ہردے آکاش ہیں سو جاتا ہے۔ جب (ان اندریوں کے مختلف وگیانوں) کو لے لیتا ہے۔ تب وہ پرش سویا کہا جاتا ہے۔ تب پران (قوت شامہ) اندر پکڑا ہؤا ہوتا ہے۔ باݨی پکڑی ہوئی ہوتی ہے۔ من پکڑا ہؤا ہوتا ہے۔

تشریح۔ یعنی کوئی اندری کام نہیں دیتی۔

۱۹۔ اور جب وہ خواب دیکھتا ہے۔ تب اس کے وہ لوک ہوتے ہیں (خواب کی دنیا ہیں ہوتا ہے) اور وہ اس وقت ایک بڑے راجہ کی طرح ہوتا ہے۔ ایک بڑے براہمن کی طرح ہوتا

ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ وہ اوپر جاتا ہے۔ اور نیچے گرتا ہے اور جیسے کہ کوئی بڑا راجہ اپنی رعایا کو ساتھ لے کر اپنی خواہش سے اپنے راج میں دورہ کرے۔ اور اس طرح یہ پرش خواب میں اندریوں کے گیان کو لے کر اپنی خواہش کے مطابق اپنے جسم میں ادھر اُدھر دورہ کرتا ہے۔

۲۰۔ اب جب کہ گہری نیند میں سویا ہوا ہوتا ہے۔ اور جب کچھ نہیں جانتا ہے۔ اس وقت جو ہتا نامی ناڑی ہردے سے سارے شریر میں پہنچتی ہے۔ ان ناڑیوں کے دوارا چل کر شریر میں سوتا ہے۔ اور جیسا کہ کوئی شاہزادہ یا بادشاہ خواہ بڑا براہمن آنند کی چوٹی پر پہنچ کر سو دے۔ اس طرح وہ سوتا ہے۔

۲۱۔ جیسے مکڑی تار کے اوپر جاتی ہے اور جیسے اگنی سے چھوٹی چھوٹی چنگاریاں جھڑتی ہیں۔ اسی طرح تمام اندریہ، تمام لوک۔ تمام دیوتا۔ تمام جاندار اس آتما سے اُٹھتے ہیں۔ یہ اسکی اپنشد (راز) ہے۔ سچائیوں کی سچائی بیشک اندریاں ستیہ ہیں۔ یہ آتما ان اندریوں کا ستیہ ہے۔

دوسرا براہمن

۱۔ چھوٹے بچے کو مع اس کے جگہ اور کوٹھڑیوں کے مع اس کے کھونٹے اور رسی کے جانتا ہے۔ وہ اپنے سات حسد کرنے والے

دشمنوں کو دور کر دیتا ہے۔ یہ بلا شک چھوٹا بچہ ہے۔ یہ جسم کے اندر کا پران ہے اس کے رہنے کی جگہ یہ (جسم) ہے۔ اور اس کے الگ الگ کوٹھریاں یہ سر ہیں۔ کھونٹا طاقت ہے۔ رسی ناج ہے۔

تشریح چھوٹا بچا۔ پران کو گاؤ کا بچھڑا کہا ہے۔
جگہ۔ جسم۔

کوٹھڑیاں۔ سات اندریوں کے کوٹھے۔ دو کان۔ دو ناک اور ایک منہ جو انسان کے نفسانی علم کے دروازے ہیں۔ انہیں سے اس میں دشمنی کے راگ پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ انترمکھ نہیں ہونے پاتا۔ اس وجہ سے ان کو سات دشمن بھی کہا گیا ہے۔

۲۔ یہ سات دیوتا اس کو ناش ہونے سے روک لیتے ہیں آنکھ میں جو سرخ رنگ کے ڈورے ہیں ان کے دوار اردر اس (پران) کو پہنچتا ہے۔ جو آنکھ میں پانی ہے اس کے دوار اپرجنیہ (بادل) پہنچتا ہے۔ جو روشنی ہے۔ اس سے سورج پہنچتا ہے۔ جو آنکھ میں سیاہی ہے۔ اس سے اگنی پہنچتی ہے جو سفیدی ہے اس سے اندر پہنچتا ہے۔ جو نچلی پلک ہے اس سے پرتھوی پہنچتی ہے۔ جو اوپر کی پلک ہے اس سے دیو پہنچتا ہے۔ جو اس راز کو جانتا ہے۔ اس سے ناج کم نہیں ہوتا۔

تشریح پران کو بچہ اس واسطے کہا ہے۔ کہ اس میں تمیز نہیں ہے۔ مگر اندریاں اپنے وشے کو خوب جانتی ہیں (شنکر اچارج)

۳- اس پر یہ شلوک ہے۔ سوم کا برتن ہے جس کا منہ نیچے کی طرف ہے۔ اور اس کی جڑ (تلا۔ پیندا) اوپر ہے۔ اس میں ہر قسم کا جس (یش) ہے۔ اس کے کنارے سات رشی بیٹھے ہوئے ہیں اور آٹھویں بانی ہے۔ جو وید کے دوارا اصلیت کو سمجھتی ہے وہ سوم کا برتن جس کا منہ نیچے اور جڑھ اوپر ہے۔ وہ (انسان) کا سر ہے۔ کیونکہ اس کا منہ نیچے کی طرف ہے۔ اور جڑ (پیندا) اوپر ہے اس میں ہر ایک طرح کا جس (یش) رکھا ہوا ہے۔ اس لئے اس قول سے پران ہی کا بیان کیا گیا ہے۔ اس کے کنارے سات رشی رہتے ہیں۔ اندریاں ہی سات رشی ہیں اس لئے اس قول سے اندریوں ہی کا بیان ہے۔ اور آٹھویں بانی ہے۔ جو وید کی وساطت سے اصلیت کو سمجھتی ہے۔ کیونکہ بانی (ان سات سے) آٹھویں ہے۔ جو وید کی مدد سے برہم کی اصلیت کو سمجھتی ہے۔

۴- یہ دونوں (کان) اور بھردواج ہیں۔ دایاں گوتم بایاں بھردواج ہے۔ دونوں آنکھ وسوامترا ور جمدگنی ہیں۔ دائیں سوامتر اور بائیں جمدگنی ہے۔ دونوں ناک وششٹ اور کشیپ ہیں۔ دائیں وششٹ بائیں کشیپ ہے۔ بانی اتری (رشی) ہے۔ کیونکہ بانی سے ناج کھایا جاتا ہے۔ اور اتری کے اتی کھانے والے معنی ہیں جو اس راز کو جانتا ہے۔ وہ ہر ایک چیز کا کھانے والا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک چیز اس کے لئے غذا ہوتی ہے۔

تیسرا براہمن

۱۔ برہم کی دو شکلیں ہیں۔ ایک مجسم اور دوسری غیر مجسم۔ مرنے والی۔ نہ مرنے والی۔ ٹھہرا ہوا۔ اور چلنے والی۔ ایک محدود۔ دوسری غیر محدود۔ ایک ست۔ دوسری غائب۔

۲۔ ہوا اور آکاش کے سوا سب کی شکل ہے۔ یہ مرنے والا ہے۔ یہ قایم ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ یہ جو شکل ہے۔ مرنے والی ہے قائم ہے۔ درست ہے۔ اس کا یہ رس (جوہر خلاصہ) ہے۔ جو یہ تپنے والا (سورج) ہے۔ کیونکہ وہ ست (ظاہر) کا رس ہے۔

۳۔ ہوا اور آکاش کی شکل نہیں ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ بےحد وانا ہے۔ یہ غائب (نظر نہ آنے والا) ہے۔ اس کا رس (جوہر عطر) یہ ہے جو اس (سورج کے) منڈل میں پرش ہے۔ کیونکہ یہ اس چھپے ہوئے کا رس ہے۔ یہ ادھی دیوت (دیوتاؤں کے تعلق میں) ہے۔

۴۔ اب ادھیاتم (کا بیان) پران اور جسم کے اندر آکاش کے سوا جو کچھ ہے وہ شکل والا ہے۔ یہ مرنے والا ہے۔ یہ قائم ہے۔ یہ ست ہے۔ اس کا رس (خلاصہ وجوہر) ہے۔ جو آنکھ میں ہے کیونکہ یہ ست کا رس ہے۔

۵۔ اب پران اور شریر کے اندر جو آکاش ہے۔ یہ بغیر شکل کا ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ چلنے والا ہے۔ یہ چھپا ہوا ہے۔ اس کا رس

رجوہردہ) ہے۔ جو داہنی آنکھ میں پرش ہے۔ کیونکہ اس چھپے ہوئے کا یہ رس ہے۔

۶۔ اس پرش کا روپ کیسر کے رنگ سے رنگے ہوئے بستر کی طرح بھورے بھیڑ کی اون کی طرح۔ بیر بہوٹی (لال) کی طرح سفید کنول کی طرح ایک ہی مرتبہ (چمکنے والی) بجلی کی چمک کی طرح ایک ہی مرتبہ بجلی کے سب جگہ چمکنے کی طرح۔ اس کی چمک چمکتی ہے جو اس راز کو جانتا ہے ایک مرتبہ چمک اُٹھتا ہے۔ اب آگے برہم کا اپدیش ہے۔ نیتی نیتی (نہیں ہے نہیں ہے) اس طرح کا ہے۔ کیونکہ (برہم) اس طرح کا نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر دوسرا (مارگ) نہیں ہے اب نام ہے۔ سچائی کی سچائی۔ پران سچائی ہے۔ اور برہم ان کی سچائی ہے۔

چوتھا براہمن

۱۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ میتری! بلا شک میں اس جگہ (گرہ آشرم) سے اونچے جانا چاہتا ہوں۔ کیا اچھی بات ہو۔ میں کاتیاینی کیساتھ تیرا فیصلہ کر جاؤں۔

تشریح میتری اور کیتاینی۔ دونوں یاگیہ ولکیہ رشی کی استریاں تھیں۔

فیصلہ کرنا۔ برابر برابر دولت تقسیم کرنا۔

۲۔ میتریئی نے کہا "بھگون! اگر یہ تمام دنیا دولت سے بھری ہوئی میری ہو جائے۔ تو کیا میں اس کو پا کر امیر ہو جاؤں گی؟" یاگیہ ولکیہ نے کہا "نہیں (مگر) جیسے ان لوگوں کی زندگی گزرتی ہے۔ جن کے پاس ہر قسم کی دولت ہے۔ ویسے ہی تیری بھی زندگی ہوگی مگر امر ہونے کی تو دولت سے کوئی امید نہیں ہو سکتی"۔

۳۔ میتریئی نے کہا "چونکہ میں اس سے امر نہ ہوں گی۔ پھر اس دولت کو لے کر میں کیا کروں گی؟ بھگون! امر ہونے کی نسبت آپ جو جانتے ہیں مجھ کو بتائیں"۔

۴۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا "تو بلا شک ہم کو پیاری ہے۔ اور پیاری باتیں کہتی ہے۔ آ جا۔ بیٹھ میں تیرے لئے اس کی تشریح کروں گا۔ اور میری تشریح کو سن کر اس پر پورا پورا دھیان دے"۔

۵۔ اس نے کہا "اے میتریئی! بلا شک شوہر شوہر کے خیال سے پیارا نہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے شوہر پیارا ہے بلا شک عورت عورت کے خیال سے پیاری نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے عورت پیاری ہے۔ بلا شک بیٹے بیٹے کے خیال سے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے بیٹے پیارے ہیں۔ بلا شک دولت دولت کے خیال سے پیاری نہیں ہے بلکہ آتما کے خیال سے دولت پیاری ہے۔ بلا شک برہم برہم کے خیال سے پیارا نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے برہم پیارا ہے۔ بلا شک کشتری پنے کے خیال سے پیارا

نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے کشتر پیارا ہے۔ بلا شک لوک لوک
کے خیال سے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے لوک
پیارے ہیں۔ بلا شک دیوتا دیوتاپنے کے خیال سے پیارے
نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے دیوتا پیارے ہیں۔ بلا شک
جاندار جاندار کے خیال سے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے
خیال سے جاندار پیارے ہیں۔ بلا شک وید ویدوں کے خیال
سے پیارے نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے وید پیارے
ہیں۔ بلا شک عناصر (بھوت) عناصر کے خیال سے پیارے
نہیں ہیں۔ بلکہ آتما کے خیال سے عناصر پیارے ہیں۔ بلا شک
کائنات کائنات کے خیال سے پیارا نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے
خیال سے کائنات پیارا ہے۔ بلا شک کوئی چیز چیز کے خیال
سے پیاری نہیں ہے۔ بلکہ آتما کے خیال سے چیز پیاری ہے
اسے میتریئی! بلا شک یہ آتما ساکشات (عین الیقین) کرنے کے
قابل ہے (شرون) سننے کے قابل ہے۔ منن کرنے کے قابل
ہے۔ اور ندھیاسن کرنے کے قابل ہے۔ آتما کے درشن سے
شرون سے منن سے جاننے سے یہ سب کچھ جانا جاتا ہے۔

تشریح کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آتما ہی سب سے زیادہ
پیارا ہے۔ اور سب کام آتما کے لئے کیا
جاتا ہے جو اس سے موافق رہتا ہے وہ پیارا ہے۔ جو مخالف
ہے۔ وہ برا معلوم ہوتا ہے۔ ہر حالت ہر لحظہ اور ہر قسم کے مادی

کی موجودگی میں آتما ہمیشہ پیارا رہتا ہے۔ لڑکے۔ باپ۔ جورو۔ دولت سب کچھ آتما ہی کے خیال سے پیارے ہیں۔ یہ آتما سب کے سمجھنے اور غور کرنے کے قابل ہے۔ کیونکہ اس کے جاننے سے پھر اور کچھ جاننے کی خواہش نہیں رہتی۔

۶۔ برھم (براہمن) اس کو دور پھینک دیتا ہے۔ جو آتما سے پرے دوسری جگہ برھم کو جانتا ہے۔ کشتر (کشتری) اس کو دور پھینک دیتا ہے۔ جو آتما سے دور لوگوں کو جانتا ہے۔ دیوتا اسکو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما سے دور دیوتاؤں کو جانتا ہے عناصر اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما سے دور عناصر کو جانتا ہے۔ سب چیزیں اس کو دور پھینک دیتی ہیں۔ جو آتما سے دور سب چیزوں کو سمجھتا ہے۔ یہ برھم ہے۔ یہ کشتر ہے۔ یہ لوک ہیں۔ یہ دیوتا ہیں۔ یہ بھوت ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ جو آتما ہے

تشریح یعنی اس ایک کے گیان میں تمام گیان آجاتے ہیں۔

۷۔ جیسا کہ نقارہ پر ضرب لگائی جاتی ہے۔ تو اس کے باہر کے آواز کو الگ الگ پکڑ نہیں سکتے۔ مگر نقارہ کے پکڑنے سے یا نقارہ پر ضرب لگانے کے پکڑنے سے آواز پکڑی جاتی ہے۔

۸۔ جیسا کہ سنکھ جب پورا بجایا جاتا ہے۔ تب اس کے باہر کی آواز کو نہیں پکڑ سکتے۔ مگر سنکھ کے پکڑنے یا سنکھ بجانے والے کے پکڑنے سے آواز پکڑی جاتی ہے۔

۹۔ جیسے جب باجا (بین) بجایا جاتا ہے۔ تب اس کی آواز کو الگ الگ کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ مگر بین کے پکڑنے سے آواز پکڑی جا سکتی ہے۔

۱۰۔ جو آگ گیلی لکڑیوں سے جلائی گئی ہے۔ اور جس طرح اس میں سے باہر کی طرف دھواں و چنگاریاں وغیرہ الگ ہوکر نکلتی ہیں۔ اے میتریئی بالکل اسی طرح باہر کی طرف سانس لیا گیا ہے۔ رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھروانگرس۔ اتہاس۔ پوران ودیائیں۔ اپنشد۔ شلوک۔ سوتر۔ انوویاکھیان۔ اور واکھیان سب اسی کے سانس ہیں۔

تشریح یہاں پرماتما کے سانس سے مراد ہے۔

انوویاکھیان۔ سدھانت کی تشریح

ویاکھیان۔ منتروں کی تشریح

۱۱۔ جیسے سمندر پانیوں کا مرکز ہے۔ اس طرح تمام سپرش (چھونے) کا ایک مرکز چرم ہی ہے۔ اسی طرح بو سونگھنے کا مرکز ناک ہیں اسی طرح تمام لذتوں کی مرکز زبان ہے۔ اسی طرح تمام شکلوں کی مرکز آنکھ ہے۔ اسی طرح آوازوں کے مرکز کان ہیں۔ اسی طرح تمام خیالوں کا مرکز من ہے۔ اسی طرح تمام گیانوں کا مرکز ہردے ہے۔ اسی طرح تمام کرموں کا مرکز ہاتھ ہے۔ اسی طرح تمام آنندوں کا مرکز آلہ تناسل ہے۔ تمام تیاگیوں کا مرکز مقعد ہے۔ اسی طرح تمام ویدوں کا مرکز بانی ہے۔

۱۲۔ جیسے نمک کا ڈھیلا پانی میں ڈالا ہوا پانی ہی میں گھل جاتا ہے۔ اور اس کو الگ نہیں کر سکتے۔ مگر جہاں جہاں سے پانی لیا جائے گا۔ نمک ہی ہوگا۔ اسی طرح اے میتریئی! یہ بڑی ستّا جس کے انت کا پار نہیں ہے۔ یہ وگیان گھن ہی ہے ر وگیان کے سوا اور کچھ نہیں) ان عنصروں سے اٹھ کر انہیں میں چھپ جاتا ہے مرکر کوئی نام نہیں ہے۔ اے میتریئی! یہ تجھ کو تبلاتا ہوں" اس طرح یاگیہ ولکیہ نے کہا۔

۱۳۔ میتریئی نے کہا" یہاں ہی مجھ کو خداوند آپ نے گھبراہٹ میں ڈال دیا (یہ کہہ کر کہ) مرکر کوئی نام ہے"۔ اس نے کہا" اے میتریئی! میں گھبراہٹ والی بات نہیں کہتا ہوں۔ جاننے کے لئے یہ کافی ہے۔

۱۴۔ کیونکہ جب دویت (دوکا بھاو) ہوتا ہے۔ تب دوسرا دوسرے کو سونگھتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو دیکھتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو سنتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو کہتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو خیال کرتا ہے۔ دوسرا دوسرے کو جانتا ہے۔ مگر جب سب کچھ اس کا آتما ہی ہوگیا تب کس سے کس کو کس سے سونگھے۔ کس سے کس کو دیکھے۔ کس سے کس کو سنے۔ کس سے کس کو کہے۔ کس سے کس کو خیال کرے۔ کس سے کس کو جانے اے میتریئی! جاننے والے کو کس سے جانے"۔

پانچواں براہمن

۱۔ یہ پرتھوی سب جانداروں کا شہد ہے۔ اور تمام جاندار اس

پرتھوی کے لئے شہد ہیں۔ جو اس پرتھوی میں تیجسے اور امرت سے پرش ہے۔ اور جو اس جسم میں تیج والا اور امرت والا پرش ہے یہی بلا شک وہ ہے۔ یہ جو آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۲۔ جل تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار جل کے لئے شہد ہیں۔ جو تیج والا اور امرت والا پرش جل میں رہتا ہے اور جو تیج والا اور امرت والا پرش جسم میں رہتا ہے۔ یہی بلا شک وہ ہے۔ یہ جو آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۳۔ اگنی سب جانداروں کی شہد ہے۔ تمام جاندار اگنی کے لئے شہد ہیں اس اگنی میں جو تیج والا اور امرت والا پورش رہتا اور جو تیج والا امرت والا پرش اس جسم کے بانی میں رہتا ہے۔ یہی بلا شک وہ ہے۔ یہ جو آتما ہے یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۴ یہ وایو سب جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس ہوا کے لئے شہد ہیں۔ اس دیو میں جو تیج والا اور امرت والا پرش رہتا ہے اور اس جسم کے پران میں جو تیج والا امرت والا پرش رہتا ہے۔ یہی بلا شک وہ ہے۔ یہ جو آتما ہے یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۵۔ یہ سورج تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس سورج کے لئے شہد ہیں۔ اور جو یہ سورج میں تیج والا امرت

والا پرش رہتا ہے۔ بلا شک یہی وہ ہے۔ یہ جو آتما ہے یہ امرت ہے یہ برھم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۶۔ یہ دشائیں (اطراف) سب جانداروں کے شہد ہیں۔ تمام جاندار ان دشاؤں کے لئے شہد ہیں۔ اور جو تیج والا اور امرت والا پورش دشاؤں میں رہتا ہے۔ اور جو تیج والا و امرت والا پرش شریر کے کان میں رہتا ہے۔ بلا شک یہی وہ ہے۔ یہ جو آتما ہے یہ امرت ہے یہ برھم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۷۔ یہ چندر سب جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس چندر کے لئے شہد ہیں۔ اور جو تیج والا امرت والا پرش اس چندر میں رہتا ہے۔ اور تیج والا و امرت والا پرش جسم کے من میں رہتا ہے بلا شک وہ یہی ہے۔ یہ جو آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برھم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۸۔ یہ بجلی تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس بجلی کے لئے شہد ہیں۔ اور اس بجلی میں جو تیج والا اور امرت والا پرش ہے اور جو شریر کے تیج میں تیج والا اور امرت والا پرش ہے۔ وہ بلا شک یہی ہے۔ جو یہ آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برھم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۹۔ بادل سب جانداروں کے لئے شہد ہے۔ تمام جاندار اس بادل کے لئے شہد ہے۔ اور جو اس بادل میں تیج والا اور امرت والا پرش رہتا ہے۔ اور جو اس شریر کے شبد میں تیج والا

اورامرت والا پرش ہے۔ وہ یہی ہے۔ جو یہ آتما ہے یہ امرت ہے یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۱۰۔ آکاش تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس آکاش کے لئے شہد ہیں۔ اور آکاش میں جو تیج والا اورامرت والا پرش رہتا ہے اور جو اس جسم کے ہردے آکاش میں تیج والا اورامرت والا پرش ہے۔ بلاشک یہ وہی ہے۔ یہ جو آتما ہے۔ یہ امرت ہے یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۱۱۔ دھرم سب جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس دھرم کے لئے شہد ہیں۔ دھرم میں جو تیج والا اورامرت والا پرش رہتا ہے۔ اور شریر کے دھرم میں جو تیج والا اورامرت والا پرش رہتا ہے وہ یہی ہے۔ یہ جو آتما ہے یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے یہ سب کچھ ہے۔

۱۲۔ سچائی تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار سچائی کے لئے شہد ہیں۔ اور جو تیج والا۔ امرت والا پرش اس سچائی میں رہتا ہے۔ اور جو تیج والا اورامرت والا پرش جسم کی سچائی میں رہتے وہ یہی ہے۔ یہ جو آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برہم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۱۳۔ منشیہ پن تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار اس منشیہ پن کے لئے شہد ہیں۔ یہ جو اس منشیہ پن اور اس شریر میں تیج والا اورامرت والا پرش رہتا ہے۔ اور جو اس شریر میں تیج

والا اور امرت والا پرش ہے۔ وہ یہی ہے۔ جو یہ آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برھم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۱۴۔ یہ آتما تمام جانداروں کا شہد ہے۔ تمام جاندار آتما کے لئے شہد ہیں۔ اور جو تیج والا اور امرت والا پرش اس آتما میں رہتا ہے۔ اور جو یہ آتما تیج والا اور امرت والا ہے۔ یہی وہ ہے۔ وہ جو آتما ہے۔ یہ امرت ہے۔ یہ برھم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

۱۵۔ یہ آتما تمام جانداروں کا مالک ہے۔ سب جانداروں کا راجہ ہے۔ جیسے رتھ کی نابھی میں اور رتھ کے دھرے میں سب آرے پروئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس آتما میں تمام دیوتا۔ تمام جاندار۔ تمام لوک۔ تمام پران۔ اور تمام آتمائیں پروئے ہوئے ہیں۔

۱۶۔ بلاشک یہ شہد (شہد کی ودیا) ددھیک! اتھروا کے بیٹے نے دونوں اشویوں کو بتلائی تھی۔ اس کو دیکھ کر رشی نے کہا ہے "اے شور بیرو! جیسے کہ بجلی بارش کو پرگٹ کرتی ہے۔ اسی طرح میں تمہارے تیج والے کرم کو اپنے فائدہ کے لئے پرگٹ کرتا ہوں جو اتھروا کے پتر ددھیک نے گھوڑے کے سر سے تم دونوں کو شہد (شہد کی ودیا) بتائی ہے۔

رشی۔ وید منتر

تشریح گھوڑے کا سر۔ یعنی گھوڑے کے منہ سے

اس کے متعلق قصہ ہے کہ یہ ودیا کوئی ظاہر طور پر بتا نہیں سکتا تھا اس کے سر کے کٹ جانے کا خوف تھا۔ اتھروا کے پتر کے سر پر گھوڑے کا سر رکھ کر اس کی تعلیم اشویوں کو دلائی گئی۔ پرماتما جانے یہ قصہ کیا ہے۔ اور اس کا کیا مطلب ہے۔

۱۷۔ بلا شک یہ شہد (شہد ودیا) اتھروا کے بیٹے ودھیک نے اشویوں کو بتائی۔ اس بات کو دیکھ کر رشی نے کہا۔ اے اشویو! تم دونوں نے اتھروا کے بیٹے ودھیک کو گھوڑے کا سر پہنایا اور اے عجیب کام کرنے والو! اس نے وعدہ کو پورا کرنے کے خیال سے تم دونوں کو شہد (شہد کی ودیا) بتائی۔ جو بلا شک سوچ کی اور برہم گیان کی اپ نشد ہے۔

۱۸۔ بلا شک یہ شہد (شہد کی ودیا) اتھروا کے بیٹے ودھیک نے اشویوں کو بتائی۔ اس بات کو دیکھ کر رشی نے کہا۔ اس پرماتما نے دو پاؤں والے شریر بنائے۔ اور چار پاؤں والے شریر بنائے۔ اور وہ پرش پہلے پرندین کر شریر میں داخل ہوا۔ بلا شک وہ پرش سب شریروں میں رہتا ہے۔ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس سے ڈھکی نہ ہو۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو اس سے بھری نہ ہو۔

۱۹۔ بلا شک یہ شہد (شہد کی ودیا) اتھروا کے بیٹے ودھیک نے اشویوں کو بتائی۔ پس اس بات کو دیکھ کر رشی نے کہا۔ ہر ایک شکل کا وہ شکل ہو گیا۔ وہ اس کی شکل ہمارے دیکھنے کے لئے ہے

اندر مختلف رچناؤں سے مختلف شکل والا دکھائی دیتا ہے۔ ایک ہزار اس کے گھوڑے (رتھ میں) جڑے ہوئے ہیں۔ یہ ہی آتما گھوڑے ہیں۔ یہی آتما دس اور ہزاروں سے ہے۔ بہت ہے اور بیشمار ہے پس یہ برہم ہے جس کا کوئی کارن (علت سبب) نہیں ہے۔ جس کا کوئی کارج نہیں ہے۔ جس کے اندر کچھ نہیں۔ جس کے باہر کچھ نہیں۔ یہ آتما برہم سب کا جاننے والا ہے۔ یہ (اپ نشد کی) تعلیم ہے۔

چھٹا براہمن

۱۔ اب تعلیم کے سلسلہ کو بیان کرتے ہیں (۱) پوتی ماشیہ نے گوپ دن سے (سیکھا) (۲) گوپ دن سے پوتی ماشیہ نے (۳) پوتی ماشیہ نے گوپ دن سے (۴) گوپ دن نے کوشک سے (۵) کوشک نے کونڈینہ سے (۶) کونڈینہ نے شانڈلیہ سے (۷) شانڈلیہ نے کوشک اور گوتم سے (۸) گوتم نے

۲۔ اگنی ویشہ سے (۹) اگنی ویشہ نے شانڈلیہ اور ان بھلات سے (۱۰) آن بھلات نے آن بھلات سے (۱۱) آن بھلات نے آن بھلات سے (۱۲) آن بھلات نے گوتم سے (۱۳) گوتم نے سیتو اور پراچین یوگ سے (۱۴) سیتو اور پراچین یوگ نے پراشریہ سے (۱۵) پراشریہ نے بھردواج سے (۱۶) بھردواج نے بھردواج اور گوتم سے (۱۷) گوتم نے بھردواج سے (۱۸) بھردواج نے پراشریہ

(۱۹) پراشریہ سے نے ویجواپاین سے (۲۰) ویجواپاین نے گوشنگاین
سے (۲۱) گوشنگاین نے

۴- گھرت کوشک سے (۲۲) گھرت کوشک نے پاراشریاین
سے (۲۳) پاراشریاین نے پاراشریہ سے (۲۴) پاراشریہ نے
جاتوکرنیہ سے (۲۵) جاتوکرنیہ نے اسوراین اور یاسک سے
(۲۶) اسوراین نے ترپونی سے (۲۷) ترپونی نے اوپ جیندھی
سے (۲۸) اوپ جیندھی نے آسر سے (۲۹) آسر نے بھردواج
سے (۳۰) بھردواج نے اترے سے (۳۱) اترے نے مانٹی سے (۳۲)
مانٹی نے گوتم سے (۳۳) گوتم نے گوتم سے (۳۴) گوتم نے واتس سے
(۳۵) واتس نے شانڈلیہ سے (۳۶) شانڈلیہ نے کوشوریہ کاپیہ سے
(۳۷) کوشوریہ کاپ نے کمار ہارت سے (۳۸) کمار ہارت نے گالو سے
(۳۹) گالو نے ودربھی کونڈنیہ سے (۴۰) ودربھی کونڈنیہ نے وتسنپات
وابھرو سے (۴۱) وتسنپات بابھرو نے پنتھی سوبھر سے (۴۲) پنتھی
سوبھر سے آیاسیہ آنگرس سے (۴۳) آیاسیہ آنگرس نے ابھوتی
تواشٹر سے (۴۴) آبھوتی تواشٹر نے وشوروپ تواشٹر سے (۴۵) وشوروپ
تواشٹر نے اشوین سے (۴۶) اشوین نے ودھیک آتھرون
سے (۴۷) ودھیک آتھرون نے اتھروادیو سے (۴۸) اتھروادیو
نے مرتیہ پرادھونس سے (۴۹) مرتیہ پرادھونس نے پردھونس
سے (۵۰) پردھونس نے ذکرشی سے (۵۱) اکرشی نے ویپرچت
سے (۵۲) ویپرچت نے ویشٹی سے (۵۳) ویشٹی نے سنارد سے

(۵۴) سناروں نے سناتن سے (۵۵) سناتن نے سنگ سے (۵۶) سنگ نے پریشٹی سے (۵۷) پریشٹی نے برمھ سے (۵۸) برمھ سوئمبھو (خود بخود) برمھ کو نمسکار ہے۔

تیسرا ادھیاء

پہلا براہمن

۱۔ جنک ویدیہہ نے ایک اسو میدھ کیا۔ جس میں زیادہ دکشنا دی جاتی تھی۔ وہاں کوروں اور پنچالوں کے براہمن اکٹھا ہوئے جنک ویدیہہ کو اس بات کے جاننے کی خواہش ہوئی کہ ان براہمنوں میں سے کون سب سے بڑھ کر وید کے جاننے والا ہے پس اس نے ہزار گائیں منگوائیں جن میں سے ایک ایک سینگ سے دس دس اشرفیاں بندھی تھیں۔

تشریح ویدیہہ۔ پنچالی۔ کورو۔ یہ تین خاص کشتری قوم کے لوگ تھے۔

۲۔ جنک نے کہا۔ بھگونتو! براہمنو! جو تم میں سے سب سے بڑھ کر ویدوں کا جاننے والا ہے۔ وہ ان گاؤں کو لے جائے

مگر ان براہمنوں میں سے کسی کو حوصلہ نہیں ہوا۔ تب یاگیہ ولکیہ نے اپنے ایک شاگرد سے کہا "پیارے سام شروا! ان گاؤں کو ہانک لے جا" وہ ہانک لے گیا۔ اس پر براہمنوں کو غصہ آیا۔ کہ کسطرح ہم میں سے وہ اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر ویدوں کا جاننے والا کہہ سکتا ہے۔ ان میں سے ایک جنک ویدیہہ کا یگیہ کرانے والا اشول تھا۔ اس نے پوچھا "یاگیہ ولکیہ! کیا تو ہم میں سب سے بڑھ کر ویدوں کا جاننے والا ہے"! اس نے کہا "ہم سب سے بڑھ کر وید کے جاننے والے کو نمسکار کرتے ہیں ہم گایوں کے خواہشمند تھے"! تب اشول اس سے پوچھنے لگا۔

۳۔ اس نے کہا "اے یاگیہ ولکیہ! جب ہر ایک چیز موت کے پہونچ میں ہے۔ تو ہر چیز اس کے اختیار میں ہے۔ تو پھر کونسا سادھن ہے جس سے یجمان موت کے پہنچ سے آزاد کیا جا سکے" (اس نے جواب دیا) بانی روپی ہورت سے جو اگنی ہے کیونکہ بانی یگیہ کا ہوتار ہے۔ اور یہ بانی اگنی ہے۔ اور وہ (اگنی) ہوتار ہے۔ وہ ہوتار مکتی ہے۔ اور وہ اتی مکتی (موت سے بالکل آزاد ہو جاتا) ہے۔

تشریح عالم صغیر کا عالم کبیر میں مل جانا یگیہ کا مقصد ہے۔ یہ یاگیہ ولکیہ کے کہنے کا مطلب ہے۔ اس شریر کی اگنی کو علیحدہ کرکے برہمانڈ کی اگنی میں ملا دینا یہ مقصد ہے۔

۴۔ اس نے کہا "اے یاگیہ ولکیہ! جب یہ ہر ایک چیز

دن اور رات کی پہنچ میں ہے۔ تو ہر ایک چیز دن اور رات کے بس میں ہے۔ پھر کس سادھن سے یجمان کو دن اور رات کی پہنچ سے مکتی ہو سکتی ہے؟"

۵۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا! "ادہوریو پروہت سے جو آنکھ ہے۔ جو سورج ہے۔ کیونکہ آنکھ یگیہ کا اردہویو ہے۔ اور آنکھ سورج ہے۔ اور وہ سورج اردہویو ہے۔ وہ اردہویو مکتی ہے۔ وہی اتی مکتی ہے!"

تشریح رات اور دن صرف بیشٹی (جسم کے) آنکھ کے لئے ہیں۔ جب وہ بیشٹی سورج کے ساتھ ایک ہو گئے تب رات دن کا امتیاز جاتا رہا۔

۶۔ اس نے کہا "اے یاگیہ ولکیہ! یہ انترکش گویا بغیر سہارے (سیڑھی) کے ہے۔ تو یجمان پھر کس طرح سورگ لوک کو چڑھ سکتا ہے؟" یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا! "برہما رتوک سے جو من ہے۔ جو چندر ہے۔ کیونکہ من یگیہ کا برہما ہے۔ اور یہ من چندر ہے۔ برہما ہے وہ مکتی ہے وہ اتی مکتی ہے (یہ موت سے پوری) مکتی ہے!

۷۔ اس نے کہا "اے یاگیہ ولکیہ! رگ وید کے کتنے منتروں سے آج یہ ہوتا (اس یگیہ میں کام کرے گا؟" اس نے جواب دیا "تین سے!" وہ تین کون ہیں؟ (اس نے جواب دیا) ان سے رجو یگیہ کے پہلے پڑھے جاتے ہیں۔ ان سے جو یگیہ کی غرض سے پڑھے جاتے ہیں۔ رگ وید کے ان منتروں سے یجمان کیا جیت لیتا

ہے؟ (اس نے کہا) جوکچھ جس میں جان ہے۔

۸۔ اس نے کہا "اے یاگیہ ولکیہ! یہ آردھو آج اس یگیہ میں کتنی آہوتیاں دے گا؟" یاگیہ ولکیہ نے کہا "تین" "وہ تین کون ہیں؟" "وہ جو ہوم کی ہوئی چمکتی ہیں۔ وہ جو ہوم کی ہوئی بہت شبد کرتی ہیں۔ وہ جو ہوم کی ہوئی نیچے جا کر ٹھہرتی ہیں" (اس نے پوچھا) "ان سے وہ کیا جیت لیتا ہے؟" (اس نے جواب دیا) "جو ہوم کی ہوئی چمکتی ہیں۔ ان سے وہ دیو لوک کو جیت لیتا ہے جو بہت شبد کرتی ہیں۔ ان سے وہ پتری لوک کو جیت لیتا ہے کیونکہ پتری لوک گویا بہت شبد کرنے والا ہے۔ اور جو ہوم کی ہوئی نیچے جا کر بیٹھ جاتی ہیں۔ ان سے منشیہ لوک کو جیت لیتا ہے کیونکہ منشیہ لوک گویا نیچے ہے"

۹۔ اس نے کہا "یاگیہ ولکیہ! یہ برہما آج دکن سے یگیہ میں برہما یگیہ کے دن بیٹھتا ہے) کتنے دیوتاؤں سے یگیہ کی حفاظت کرے گا" (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا) "ایک سے" "وہ ایک کون ہے؟" (جواب دیا گیا) "من ہی ایک ہے۔ کیونکہ من حد والا نہیں ہے۔ اور وشو دیو (پرماتما) بھی حد والا نہیں ہے۔ اور وہ (اس کا جاننے والا) اس کی مدد سے بغیر حد والے لوکوں کو جیت لیتا ہے"

۱۰۔ اس نے کہا "اے یاگیہ ولکیہ! کتنی سوتر کی رچائیں ہیں۔ جن سے یہ گانے والا آج اس یگیہ میں استتی کرے گا" (اس نے کہا) "تین سے" "وہ تین کون ہیں؟" (جواب ملا) جو یگیہ کے پہلے پڑھی

جاتی ہیں۔ جو یگیہ کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔ اور جو ستتی کی غرض سے پڑھی جاتی ہیں۔" "اور وہ کون رچائیں ہیں جو شریر میں (ادھیاتم) ہیں؟" (جواب دیا) "پران۔ اپان اور ویان۔" "اس نے کیا جیت لیا؟" (جواب) "پرتھوی کو پہلے سے انترکش کو دوسری سے اور دیولوک کو تیسری سے۔" تب وہ ہوتار اشول چپ ہوگیا۔

تشریح پہلی۔ پرنوواکیا
دوسری۔ یاجیا
تیسری۔ شیا

پرنواکیا یگیہ کے پہلے۔ یاجیا یگیہ کی غرض کے لئے اور شیا ستتی کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ رچائیں رک وید کے منتر کو کہتے ہیں۔

دوسرا براہمن

ا۔ تب اس سے جاتکارسے گوتروالے رت بھاگ کے لڑکے نے پوچھا "اے یاگیہ ولکیہ! کتنے گرہ (ستارے) ہیں؟" "اور کتنے اتی گرہ ہیں؟" (جواب دیا) آٹھ گرہ اور آٹھ اتی گرہ ہیں۔" (پھر پوچھا) "جو وہ آٹھ گرہ اور آٹھ اتی گرہ ہیں۔ وہ کون ہیں؟"

تشریح گرہ۔ یگیہ کی اصطلاحات میں گرہ لکڑی کے کٹورے کو کہتے ہیں۔ جس میں سوم ہوئی ڈالی جاتی ہے۔ مگر

یہاں پکڑنے والے سے مراد ہے۔ مقصد اندریوں سے ہے کیونکہ وہ انسان کو باندھتے ہیں۔ اس لئے اندریاں گرہ ہیں اور اندریوں کی شکتی وشیوں کے آدھین ہے۔ اس لئے وشے اتی گرہ کہلائے گئے۔

۲۔ پران ایک گرہ ہے۔ اور اپان روپی اتی گرہ سے پکڑا ہوا ہے۔ کیونکہ اپان سے بو کو سونگھتا ہے۔

۳۔ بانی ایک گرہ ہے۔ اور وہ نام روپی اتی گرہ سے پکڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ بانی سے نام پکارے جاتے ہیں۔

۴۔ زبان ایک گرہ ہے۔ رس روپی اس کا اتی گرہ ہے جس سے وہ پکڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ زبان ہی سے رس کا علم ہوتا ہے۔

۵۔ آنکھ ایک گرہ ہے۔ روپ اس کا اتی گرہ ہے۔ اس سے پکڑا ہوا ہے۔ کیونکہ آنکھ سے روپ کو دیکھتے ہیں۔

۶۔ کان ایک گرہ ہے۔ شبد اس کا اتی گرہ ہے۔ اس سے وہ پکڑا ہوا ہے۔ کیونکہ کان سے شبد کو سنتے ہیں۔

۷۔ من ایک گرہ ہے۔ کامنا اس کا اتی گرہ ہے۔ وہ اس سے پکڑا ہوا ہے۔ کیونکہ من کامناؤں کو چاہتا ہے۔

۸۔ دونوں ہاتھ ایک گرہ ہیں۔ کرم ان کے اتی گرہ ہیں وہ ان سے پکڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہاتھ سے کرم کئے جاتے ہیں۔

۹۔ جزم ایک گرہ ہے۔ سپرش (لامسہ) اس کا اتی گرہ ہے۔ وہ اس سے پکڑا ہوا ہے۔ کیونکہ توچا سے سپرشوں کو جانتا ہے۔ یہ آٹھ گرہ اور آٹھ اتی گرہ ہیں۔"

۱۰۔ اس نے کہا "اے یاگیہ ولکیہ! جو یہ ہر ایک چیز موت کی خوراک ہے۔ پھر وہ کون دیوتا ہے۔ جس کی خوراک موت ہے۔" (جواب دیا) "اگنی موت ہے۔ اور وہ جل کی خوراک ہے۔ وہ پھر موت کو جیت لیتا ہے۔

۱۱۔ اس نے کہا "اے یاگیہ ولکیہ! جب یہ پرش مرتا ہے۔ تو اس سے پران نکل جاتے ہیں۔ یا نہیں؟" (اس نے کہا) "نہیں یہیں ہی وہ مل جاتے ہیں۔ وہ پھول جاتے ہیں (باہر کی) ہوا سے بھر جاتے ہیں۔ اور اس طرح ہوا سے بھرے ہوئے مرا ہوا سوتا ہے

تشریح ۔ پران ۔ یا اندریاں ۔ شنکراچاریہ

۱۲۔ اس نے کہا "یاگیہ ولکیہ! جب یہ پرش مرتا ہے۔ تب کیا چیز اس کو نہیں چھوڑتی؟" (جواب دیا) "نام۔ نام بے حد ہے اور وشو دیو بے حد ہے۔ وہ اس سے لوک کو جیت لیتا ہے۔ جو بے حد ہے۔

۱۳۔ اس نے کہا "یاگیہ ولکیہ! جب اس مرے ہوئے پرش کی بانی آگ میں مل جاتی ہے۔ پران وایو میں، آنکھ سورج میں من چندر میں۔ کان دشاؤں میں۔ شریر پرتھوی میں، آتما (ہردے کے) آکاش میں (جسم کے) رونگٹے اوشدھیوں میں سر کے بال

بنسپتوں میں خون ویرج پانی میں تب دہبلا یہ پرش کہاں رہتا ہے (جواب) "پیارے ارت بھاگ ہاتھ لاؤ۔ اس بات کو اکیلے ہم دونو ہی جانیں گے۔ ہم اس کو لوگوں میں نہیں وچاریں گے۔" دونوں نے (وہاں سے) نکل کر وچار کیا۔ انھوں نے جو کچھ کیا۔ کرم ہی کیا اور جس کی تعریف کی وہ کرم ہی کی تعریف تھی۔ بلاشک پنیہ کرم سے پنیہ آتما بنتا ہے۔ اور پاپ کرم سے پاپی بنتا ہے۔ تب جارتکارو ارت بھاگ چپ ہو گیا۔

تیسرا براہمن

۱۔ اب اس سے بھجیو لمہ کے پوتے نے پوچھا "اے یاگیہ ولکیہ! ہم شایستہ ملکوں میں دوبارتقی کی طرح ادھر اُدھر پھرتے تھے۔ ہم پتنجل کپی گوتر والے کے گھر پہنچے۔ ہم نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس (گندھرب) نے جواب دیا "میں سودھنوا انگرس ہوں۔" اور جب ہم نے اس کے لوگوں کے سرحد کے متعلق پوچھا کہ پریکشت کہاں ہیں۔ پاریکشت کہاں ہیں۔ اب میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ اے یاگیہ ولکیہ پاریکشت کہاں ہیں؟

۲۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا "اس (گندھرب) نے کہا تھا۔ کہ وہ وہاں گئے۔ جہاں اشومیدہ یگیہ کرنے والے جاتے ہیں" کہاں اشومیدہ کرنے والے جاتے ہیں؟ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا

دیورتھ (سورج) بتیس ۳۲ دن میں جتنا فاصلہ طے کرتا ہے۔ اتنا یہ لوک ہے۔ اس کے چاروں طرف اس سے دونی پرتھوی اس کو گھیرے ہوئے ہے۔ سوجتنی استرے کی دھار یا مکھی کا پر ہے اتنا درمیان میں آکاش ہے۔ اندر نے پرند بن کران (اکاش) کو ہوا کو دیدیا اور ہوا نے ان کو لینے میں دھارن کرکے وہاں پہنچایا۔ جہاں اشومیدہ یگیہ کرنے والے تھے۔ اس طرح پر اس نے وایو کی تعریف کی۔ کیونکہ وایو ہی ویشٹی ہے۔ (اپنے آپ میں الگ الگ ہے) اور وایو ہی سمیشٹی ہے (اکٹھا ہے) جو اس کو جانتا ہے۔ وہ موت کو جیت لیتا ہے۔ تب بھجیو کہہ کا پوتا چپ ہو گیا۔

چوتھا براہمن

۱۔ اب اشست چکر کے بیٹے نے پوچھا "اے یاگیہ ولکیہ! جو ساکشات اپروکش برہم ہے۔ جو آتما سب کے اندر ہے۔ اسکی بابت مجھ کو بتاؤ"۔ اس نے جواب دیا "یہ تیرا آتما ہے۔ جو سب کے اندر ہے"۔ اس نے پھر کہا "وہ کون ہے اے یاگیہ ولکیہ!" (جواب ملا) "جو پران سے سانس لیتا ہے۔ جو اپان سے سانس اندر کھینچتا ہے۔ وہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ جو ویان سے اوپر اٹھتا ہے۔ وہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ وہ تیرا آتما ہے جو سب کے اندر ہے۔

۲-۱شست چکر کے بیٹے نے کہا "جیسے کوئی کہے کہ وہ گائے ہے۔ وہ گھوڑا ہے۔ اس طرح پر یہ تجھ کو بتایا گیا ہے۔ جو ساکشات اپروکش برہم ہے۔ جو آتما سب کے اندر ہے وہ مجھ کو بتاؤ۔" یاگیہ ولکیہ! وہ کون آتما ہے۔ جو سب کے اندر ہے؟" یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا "درشٹی (نظر) کے تو (اصلی) دیکھنے والے کو دیکھ نہیں سکتا۔ شروتی کے (اصلی) سننے والے کو تو سن نہیں سکتا۔ من کے (اصلی) جاننے والے کو تو نہیں جان سکتا۔ وگیان کے (اصلی) جاننے والے کو تو جان نہیں سکتا۔ یہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔ اور ہر ایک چیز برباد ہونے والی ہے۔ تب اوشست چکر کا بیٹا خاموش ہو گیا۔

پانچواں براہمن

۱-۱ب کہول کوشت کے لڑکے نے اس سے پوچھا اس نے کہا "اے یاگیہ ولکیہ! جو ساکشات اپروکش برہم ہے۔ جو سب کے اندر ہے وہ مجھ کو بتائیے۔" اس نے جواب دیا "یہ تیرا آتما سب کے اندر ہے۔" "اے یاگیہ ولکیہ! کون سا سب کے اندر ہے۔" یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا "جو بھوک۔ پیاس۔ رنج۔ بھرم۔ بڑھاپے اور موت کی پہونچ سے دور ہے۔ اسی آتما کو جان کر براہمن پتروں کی کامنا سے۔ دھن کی خواہش سے۔ نئے لوگوں کی خواہش سے

نئے لوگوں کی خواہش سے اوپر اٹھ کر بھیک مانگتے ہوئے وچرتے ہیں کیونکہ جو پتروں کے لئے خواہش کی جاتی ہے۔ وہی دولت کی خواہش ہے۔ جو دولت کی خواہش ہے وہی لوگوں کی خواہش ہے۔ کیونکہ یہ دونوں خواہشیں ہی ہیں۔ اس لئے براہمن کو چاہئے کہ جب وہ پورا عالم ہو جائے۔ تو اصلی طاقت (برہم وویا) کی مدد سے کھڑے ہونے کی خواہش کرے۔ اور جب وہ طاقت اور علمیت دونوں کو پوری کر چکے تو منی (یوگی) بن کر رہے اور جو منی بننے سے پہلے حاصل کر چکا تھا اس کو اور منی بن کر پورا کرلے۔ تب وہ براہمن ہے۔ وہ براہمن کسی اچرن سے رہے۔ جیسا وہ رہے ویسا ہے اس کے بغیر سب کچھ دکھ ہے۔" تب کہول کوشت کا پتر چپ ہو گیا

چھٹا براہمن

ا۔ تب گارگی واچکنو کی لڑکی نے اس سے پوچھا۔ "اے یاگیہ ولکیہ! جو یہ ہر چیز جل میں پروئی ہوئی ہے۔ یہ جل کس میں پروئے ہوئے ہیں؟" "انترکش لوک میں۔ اے گارگی!" "انترکش لوک کس میں پروئے ہوئے ہیں؟" "آدیتہ لوکوں میں اے گارگی!" "آدیتہ لوک کس میں پروئے ہوئے ہیں؟" "چندر لوک میں اے گارگی!" "چندر لوک میں اے گارگی" چندر لوک کس میں پروئے ہیں؟" "اے گارگی! اندر لوک میں۔" "اندر لوک کس میں پروئے ہیں؟" "اے گارگی! پرجاپتی لوک میں۔" پرجاپتی لوک

کس میں پروئے ہیں؟" اے گارگی! برہما لوک ہیں۔" برہما لوک کس میں پروئے ہیں؟" اس نے کہا "اے گارگی! بہت سوال نہ کر نہیں تو تیرا سر گر جائے گا۔ جس دیو کی بابت بہت سوال نہ ہونا چاہئے تو اس کی بابت بہت سوال کرتی ہے۔ اے گارگی! بہت سوال مت کر۔" تب گارگی واچکنو کی لڑکی چپ ہو گئی۔

ساتواں براہمن

۱۔ اب اس سے اُدّالک آرونی کے پتر نے پوچھا "اے یاگیہ ولکیہ! ہم مدر دیس میں پتنچل کاپیہ کے گھر یگیہ (کی ودیا) پڑھتے ہوئے ٹھہرے تھے۔ اس کی عورت گندھرب کے بس میں تھی۔ ہم نے اس سے پوچھا "تو کون ہے؟" اس نے جواب دیا "میں کبندھ آتھروَن ہوں۔" اس نے پتنچل کاپیہ سے اور ہم یگیہ پڑھنے والوں سے کہا "اے کاپیہ! کیا تو اس سوتر کو جانتا ہے جس سے یہ لوک اور دوسرا لوک اور تمام جاندار گتھے ہوئے ہیں؟" پتنچل کاپیہ نے کہا "بھگوان! میں اس کو نہیں جانتا ہوں۔" پھر اس نے پتنچل کاپیہ سے اور یگیہ پڑھنے والوں سے کہا "کیا تو اے کاپیہ! اس انتریامی کو جانتا ہے جو اس لوک اور دوسرے لوک اور تمام جانداروں کے اندر رہ کر سب کو قاعدہ میں رکھتا ہے؟" پتنچل کاپیہ نے کہا "بھگوان! میں اس کو نہیں جانتا ہوں۔" تب اس نے پھر پتنچل کاپیہ

اور یگیہ پڑھنے والوں سے کہا ہوا لے کا پیہ! اگر کوئی اس سوتر کو اور انتریامی کو جان لے۔ وہ برہم کا جاننے والا ہے۔ وہ دیوتاؤں کا جاننے والا ہے۔ وہ لوگوں کا جاننے والا ہے۔ وہ ویدوں کا جاننے والا ہے۔ وہ آتما کا جاننے والا ہے۔ وہ سب کا جاننے والا ہے" پس اس نے ان کو بتلایا۔ اور میں وہ بات جانتا ہوں پس اگر تو اس سوترا ور انتریامی کے جاننے کے بغیر برہما کے گایوں کو لے جاتا ہے۔ تو تیرا سر گر جائے گا" یاگیہ دلکیہ نے جواب دیا" اے گوتم! میں اس سوتر کو اور انتریامی کو جانتا ہوں (اوالک نے کہا)" یہ جو کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ میں جانتا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ جیسے دیوتا جانتے ہیں ویسا کہہ"

۲۔ اس نے کہا" اے گوتم! وہ سوتر وایو ہے۔ اے گوتم! یہ، یہ لوک۔ دوسرا لوک۔ تمام جاندار اس وایو سے گتھے ہوئے ہیں اس لئے اے گوتم جب کوئی پرش مرتا ہے۔ تو کہتے ہیں اس کے انگ گر گئے (ڈھیلے پڑ گئے) جیسے مالا کے تاگا کے ٹوٹنے سے دانے گر جاتے ہیں۔ کیونکہ وایو سوتر ہے۔ اس سے اے گوتم! سب گتھے ہوئے ہیں"۔ اے یاگیہ دلکیہ! یہ سب درست ہے۔ اب انتریامی کو کہو"۔

۳۔ جو پرتھوی میں رہتا ہوا پرتھوی سے الگ ہے۔ جس کو پرتھوی نہیں جانتی۔ جس کا پرتھوی شریر ہے۔ جو پرتھوی کے اندر رہ کر اس کو قاعدہ میں رکھتا ہے۔ یہ تیرا آتما انتریامی ہے۔

۴۔ جو جل میں رہتا ہوا جل سے الگ ہے۔ جس کو جل نہیں

نہیں جانتا جس کا جل شریر ہے وہ جل کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی ہے۔

۵۔ جو اگنی میں رہ کر اگنی سے الگ ہے۔ جس کو اگنی نہیں جانتی جس کا اگنی شریر ہے۔ جو اگنی کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۶۔ جو انترکش میں رہ کر انترکش سے الگ ہے جس کو انترکش نہیں جانتا جس کا انترکش شریر ہے۔ جو انترکش کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۷۔ جو وایو میں رہ کر وایو سے الگ ہے۔ جس کو وایو نہیں جانتا وایو جس کا شریر ہے۔ جو وایو کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۸۔ جو دیو میں رہ کر دیو سے الگ ہے۔ جس کو دیو نہیں جانتا جس کا دیو شریر ہے۔ جو دیو کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۹۔ جو سورج میں رہ کر سورج سے الگ ہے۔ جس کو سورج نہیں جانتا۔ جس کا سورج شریر ہے۔ جو سورج کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۰۔ جو دشاؤں میں رہ کر دشاؤں سے الگ ہے۔ جس کو دشائیں نہیں جانتی۔ دشائیں جس کی شریر ہیں۔ جو دشاؤں کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ یہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۱۔ جو چندر تارا میں رہ کر چندر تارا سے الگ ہے۔ جس کو چندر تارے نہیں جانتے۔ جس کے چندر تارے شریر ہیں۔ جو چندر تاروں کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۲۔ جو آکاش میں رہ کر آکاش سے الگ ہے۔ جس کو آکاش نہیں جانتا۔ جس کا آکاش شریر ہے۔ جو آکاش کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۳۔ جو اندھیرے میں رہ کر اندھیرے سے الگ ہے۔ جس کو اندھیرا نہیں جانتا۔ جس کا اندھیرا شریر ہے۔ جو اندھیرے کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۴۔ جو آگ میں رہ کر آگ سے الگ ہے۔ آگ جس کو نہیں جانتی جس کا آگ شریر ہے۔ جو آگ کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ اب جانداروں میں انترآتما کہتے ہیں۔

۱۵۔ جو تمام جانداروں میں زندہ کر تمام جانداروں سے الگ ہے۔ جس کو تمام جاندار نہیں جانتے۔ جس کے تمام جاندار شریر ہیں۔ جو سب جانداروں کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ یہ اس کی جانداروں میں انتریامی پنا ہے۔ اب شریر میں انتریامی بتاتے ہیں۔

۱۶۔ جو پرانوں میں رہ کر پرانوں سے الگ ہے۔ جس کو پران نہیں جانتا۔ پران جس کا شریر ہے۔ جو پران کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی ہے۔

۱۷۔ جو بانی میں رہ کر بانی سے الگ ہے۔ جس کو بانی نہیں جانتی جس کا بانی شریر ہے۔ جو بانی کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۸۔ جو آنکھ میں رہ کر آنکھ سے الگ ہے۔ جس کو آنکھ نہیں جانتی آنکھ جس کا شریر ہے۔ جو آنکھ کے اندر رہ کر اس کو قاعدہ میں رکھتا ہے وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۱۹۔ جو کان میں رہ کر کان سے الگ ہے۔ جس کو کان نہیں جانتا جس کے کان شریر ہیں۔ جو کان کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۲۱۔ جو توچا میں رہ کر توچا سے الگ ہے۔ جس کو توچا نہیں جانتی۔ جس کی توچا شریر ہے۔ جو توچا کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۲۲۔ جو وگیان میں رہ کر وگیان سے الگ ہے۔ جس کو وگیان نہیں جانتا۔ جس کا وگیان شریر ہے۔ جو وگیان کے اندر رہ کر قاعدہ میں رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔

۲۳۔ جو بیج میں رہ کر بیج سے الگ ہے۔ جس کو بیج نہیں نہیں جانتا۔ بیج جس کا شریر ہے۔ جو بیج کے اندر رہ کر قاعدہ میں

رکھتا ہے۔ وہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ جو دیکھا نہیں جاتا اور دیکھنے والا ہے۔ جو سنا نہیں جاتا اور سننے والا ہے۔ جو خیال میں نہیں آتا اور خیال والا ہے۔ جو جانا نہیں جاتا اور جاننے والا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی دیکھنے والا نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی سننے والا نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی سوچنے والا نہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی جاننے والا نہیں۔ یہ تیرا آتما انتریامی امرت ہے۔ اس کے سوا دوسرت دکھی ہیں" تب اوالک ارونی کا بیٹا چپ ہو گیا۔

آٹھواں براہمن

۱۔ اب واچکنو کی لڑکی (گارگی) کہنے لگی " بھگونتو برا ہمنو! میں اس سے وہ سوال اور کرنا چاہتی ہوں۔ اگر وہ مجھ کو دونوں کو بتا دیگا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی اس برمھ کے جاننے والے کو جیت نہ سکے گا" انہوں نے کہا " اے گارگی! تو پوچھ دیکھ"

۲۔ اس نے کہا " اے یاگیہ ولکیہ! جیسے کوئی کاشی یا ودیہہ (کے دیش) کا اقبال مند لڑکا اپنے (کمان کے) اترے چلے میں چلا چڑھا کر دشمنوں کو پورے چھیدنے والے تیز نوکیلے تیر ہاتھ میں لے کھڑا ہو جائے۔ ٹھیک اسی طرح میں دو سوالوں کو لے کر تیرے سامنے کھڑی ہوئی ہوں۔ ان دونوں کو مجھ کو بتا دے" یاگیہ ولکیہ نے کہا " اے گارگی! پوچھ لے"

۳. اس نے کہا "اے یاگیہ دلکیہ! جو دیو آکاش سے اوپر ہے جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو اس دیو اور پرتھوی کے درمیان ہے اور جس کو گزرا ہوا۔ گزرنے والا اور گزرتا ہوا کہتے ہیں۔ وہ کس میں پرو دیا ہوا ہے؟"

۴. اس نے کہا "اے گارگی! جو دیو سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ اور جو اس پرتھوی اور دیو کے درمیان ہے جسکو گزرا ہوا۔ گزرتا ہوا۔ گزرنے والا کہتے ہیں۔ وہ آکاش میں پرو دیا ہوا ہے۔"

۵. اس نے کہا "اے یاگیہ دلکیہ! تجھ کو نمسکار ہے۔ جس نے میرے اس سوال کو حل کر دیا۔ اب دوسرے کے لئے تیار ہو جا" یاگیہ دلکیہ نے کہا "پوچھ اے گارگی!"

۶. اس نے کہا "اے یاگیہ دلکیہ! جو دیو سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو اس دیو اور پرتھوی کے درمیان ہے۔ جس کو گزرا ہوا۔ گزرتا ہوا۔ گزرنے والا کہتے ہیں۔ وہ کس چیز میں پرو دیا ہوا ہے؟"

۷. اس نے کہا "اے گارگی! جو دیو سے اوپر ہے۔ جو پرتھوی سے نیچے ہے۔ جو اس پرتھوی اور دیو کے بیچ میں ہے۔ جس کو گزرا ہوا۔ گزرتا ہوا اور گزرنے والا کہتے ہیں۔ وہ آکاش پر و دیا ہوا ہے" گارگی نے کہا "وہ آکاش کس میں پرو دیا ہوا ہے"

۸. اس نے کہا "اے گارگی! اس کو برھم کے جاننے والے

کشر (لافانی) کہتے ہیں۔ وہ نہ موٹا ہے نہ پتلا ہے نہ چھوٹا ہے۔ نہ
لینا ہے نہ سُرخ ہے بغیر تعلق کے ہے۔ بغیر سایہ کے لئے بغیر
اندھیرے کے ہے۔ نہ ہوا ہے۔ نہ آکاش ہے۔ بغیر سایہ کے ہے
بغیر رس کے ہے۔ بغیر بو کے ہے۔ اس کے آنکھ نہیں۔ اس کے
کان نہیں۔ اس کے بانی نہیں۔ اس کے من نہیں۔ اس کے تیج
(آگ) نہیں۔ اس کے پران نہیں۔ اس کے منہ نہیں۔ اس کا ماپ
نہیں۔ اس کے اندر کچھ نہیں۔ اس کے باہر کچھ نہیں۔ نہ وہ
کسی کو بھوگتا ہے۔ نہ کوئی اس کو بھوگتا ہے۔

۹۔ اے گارگی! اسی اکشر برہم کے زبردست حکم میں سورج
اور چاند اپنی حیثیت میں کھڑے ہیں۔ اے گارگی! اس اکشر
کے حکم سے پرتھوی اور دیو اپنی حیثیت میں کھڑے ہیں۔ اے
گارگی! اسی اکشر کے زبردست حکم سے پلک مہورت۔ دن رات
پکش۔ مہینے۔ رت اور برس اپنی اپنی حیثیت میں کھڑے ہیں۔ اے
گارگی! اسی کے حکم میں دانی لوگوں کی لوگ تعریف کرتے ہیں۔
اسی کے حکم میں دیوتا جمان کے پیرو ہوتے ہیں۔ اور پتر آہوتی (ہوم)
کے پیرو ہوتے ہیں۔

۱۰۔ اے گارگی! جو اس اکشر کے جاننے کے بغیر اس لوک
میں ہوم کرتا ہے۔ یگیہ کرتا ہے یا تپ تپتا ہے۔ وہ چاہے ہزاروں
برس تک ایسا کرے۔ وہ سب ختم ہو کر رہتا ہے۔ اے گارگی!
جو اس اکشر کے جانے بغیر دنیا سے چل بستے ہیں۔ وہ کنجوس (قابل رحم)

ہیں۔ اور جو اس کو جان کر دنیا سے چل دیتے ہیں۔ وہ براہمن ہیں۔
۱۱۔ اے گارگی! یہ اکشر کسی سے نہ دیکھا ہوا دیکھنے والا ہے
کسی سے نہ مانا ہوا ماننے والا ہے۔ کسی سے نہ جانا ہوا جاننے
والا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی دیکھنے والا نہیں۔ اس سے
بڑھ کر کوئی سننے والا نہیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی منن کرنے والا
نہیں۔ اے گارگی اس اکشر میں آکاس پروئے ہوئے ہیں۔
(یہ برھم ہے۔ اس کو پا کر پھر کسی کی ہوس نہیں رہ جاتی)
۱۲۔ اس (گارگی) نے کہا "قابل تعظیم براہمنو! یہی کافی سمجھو جو
اس کو تعظیم کر کے چلے جاؤ۔ تم میں سے کوئی برھم وادی اس کو
جیت نہ سکے گا"۔ تب گارگی چپ ہو گئی۔

نواں براہمن

۱۔ اب اس کو ودگدہ شکل کے بیٹے نے پوچھا "اے یاگیہ
ولکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے جواب دیا "یہ نودسے سے یکھا
جا سکتا ہے۔ دیسو دیو شاستر کے نودہیں یہ کہے گئے ہیں۔ یہ
تین اور تین سو اور تین اور تین ہزار" اس نے کہا "ہاں ٹھیک ہے"
(پھر پوچھا) "اے یاگیہ ولکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے کہا "تینتیس
ہیں۔ اس نے کہا "تین" اس نے کہا "ہاں سچ ہے" اور پھر
پوچھا "اے یاگیہ ولکیہ کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے کہا "چھ"

(پھر پوچھا) "اے یاگیہ ولکیہ! کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے کہا "تین"
(اس نے کہا) "ہاں صحیح ہے" پھر پوچھا "کتنے دیوتا ہیں۔ اے یاگیہ ولکیہ!"
اس نے کہا "دو" اس نے کہا "سچ ہے" پھر پوچھا اے یاگیہ ولکیہ!
کتنے دیوتا ہیں؟" اس نے کہا "ڈیڑھ" (اس نے کہا) "ہاں سچ ہے"
(اور پھر پوچھا) اے یاگیہ ولکیہ! کتنے دیوتا ہیں (اس نے کہا "ایک"
اس نے کہا "ہاں سچ ہے" (پھر اس نے پوچھا) تین اور تین سو
اور تین اور تین ہزار کون ہیں؟"

۲۔ اس نے کہا "یہ ان ہی کی تقسیم ہے۔ اصل میں تینتیس ہی ہیں
اس نے پوچھا "وہ تینتیس کون ہیں" (اس نے جواب دیا) گیارہ رُدر
آٹھ وسو۔ بارہ آدیتہ۔ اور اندر اور پرجاپتی۔ یہ تینتیس ہیں"

۳۔ "وسو کون ہیں؟" (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا) "اگنی۔ پرتھوی
وایو، انترکش۔ آدیتہ اور دیو۔ چندرماں اور نکشتر یہ وسو ہیں۔ کیونکہ ہر
ایک چیز ان ہی میں رکھی ہوئی ہے۔ اس لئے یہ وسو ہیں۔

تشریح ان سب کو وسو اس لئے کہا گیا ہے کہ جاندار روں
کے کرموں کا پھل انہیں کے آشرے سے ملتے ہیں۔
اور جسم و اندریاں انہیں سے بنتے ہیں۔ اور انہیں میں سب بستے
ہیں۔

۴۔ آدیتہ کون سے ہیں؟ برس کے بارہ مہینے آدیتہ ہیں۔ کیونکہ ہر
ایک چیز کو (انسان کی عمر اور ان کے کرموں کے پھل کو) لیتے ہوئے
یہ جاتے ہیں۔ چونکہ یہ سب لئے جا رہے ہیں۔ اس لئے آدیتہ

کہلاتے ہیں۔

تشریح ۔ آدیتہ کے لفظی معنی ہی لئے جانے کے ہیں۔

۵۔ ردر کون ہیں؟ ریاگیہ دلکیہ بولے "پران ہیں جو دس پرش ہیں۔ اور گیارہواں من ہے یہ رُدر ہیں۔ کیونکہ جب وہ مرنے کے وقت) اس مرنے والے جسم سے نکل جاتے ہیں۔ تب ان کے متعلقین کو رلاتے ہیں۔ چونکہ رلاتے ہیں۔ اس لئے رُدر ہیں"۔

تشریح دس پُرش۔ دس اندریاں
ردر۔ رلانے والے۔

۶۔ "اندر یہ کون ہیں؟ پرجاپتی کون ہے"؟ (جواب) گرجنے والا بادل اندر ہے اور یگیہ پرجاپتی ہے" "کون گرجتا ہے"؟ "بجلی" "کون یگیہ ہے"؟ "پشو"!

تشریح یگیہ۔ یگیہ کی اپنی کوئی شکل نہیں۔ اس لئے پشو کو بتایا ہے۔ کہ یہ یگیہ کے سادھن ہیں (شنکراچاریہ)
شنکراچاریہ کے موافق یگیہ میں پشوؤں کا بلدان ہونا پایا جاتا ہے۔ لیکن بلدان کا مطلب ریاضت۔ تپ۔ ایثار نفس وغیرہ بھی ہو سکتا ہے۔

۷۔ "چھ دیوتا کون ہیں"؟ "ریاگیہ دلکیہ بولے" اگنی۔ پرتھوی۔ وایو۔ انترکش۔ سورج۔ دیو۔ یہ چھ دیوتا ہیں۔ یہی سب کچھ ہیں۔

تشریح تین لوک اور ان کے تین دیوتا۔ اس چھ کے اندر سب کچھ آجاتا ہے۔ باقی تینتیس دیوتا سب اس میں ہیں

آجاتے ہیں۔

۸۔ "کون تین دیوتا ہیں؟" (جواب) "یہی تین لوک کیونکہ انہیں میں یہ سب دیوتا ہیں۔" "وہ دو دیوتا کون ہیں؟" "ان اور پران۔" "ڈیڑھ دیوتا ہے۔" "وایو۔"

۹۔ اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہ ہوا ایک ہی طرح بہتی ہے تو یہ ڈیڑھ کیسے ہوئی؟ (جواب یہ ہے) کیونکہ ہوا میں ہر چیز اگی اور بڑھی رہتی ہے۔ اس لئے وہ ڈیڑھ ہے۔" "ایک دیوتا کون ہے؟" (جواب) "پران اور اس کو وہ برہم کہتے ہیں۔"

۱۰۔ (شکل کے لڑکے نے کہا) "پرتھوی ہی جس کا شریر ہے اگنی لوک جس کی روشنی ہے۔ اور من روشنی ہے۔ اگر کوئی شخص اس ہر ایک آتما کے آسرے کو جان سکے۔ تو اسے یاگیہ دلکیہ وہ جاننے والا ہے۔" (یاگیہ دلکیہ نے کہا) "میں اس پرش کو جانتا ہوں جو ہر ایک آتما کا آسرا ہے۔ وہ یہ ہے۔ جو شریر میں پرش ہے مگر شاکلیہ! تم یہ تو کہو اس کا دیوتا کون ہے۔ اس نے کہا" امرت (لافانیت) ہے۔"

۱۱۔ (شکل کے بیٹے نے کہا) "کام جس کا شریر ہے۔ ہردے لوک ہے۔ من روشنی ہے۔ جو شخص اس پرش جو ہر آتما کا آسرا ہے جان لیتا ہے۔ وہ اسے یاگیہ دلکیہ! جاننے والا ہے۔" (یاگیہ دلکیہ نے کہا) "میں اس پرش کو جو سب کا آتما ہے جانتا ہوں۔ وہ کام سے پرش ہے۔ مگر شاکلیہ! تم کہو۔ اس کا دیوتا کون ہے؟" اس نے

کہا" استری"۔

۱۲۔(اس نے کہا) "روپ جس کا شریر ہے۔ آنکھ لوک ہے۔ من روشنی ہے۔ جو اس پرش کو جو سب آتما کا آشرے ہے جان سکے تو اے یاگیہ ولکیہ! وہ جاننے والا ہے"۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "میں اس پرش کو جانتا ہوں جو ہر ایک آتما کا آشرا ہے۔ اور جس کی بابت تو مجھ کو کہتا ہے۔ وہ یہ ہے جو سورج میں پرش ہے۔ اب کہو اے شکل کے لڑکے! اس کا دیوتا کون ہے؟" (اس نے کہا) "ستیہ ہے"۔

۱۳۔ ارشا کلیہ نے کہا "آکاش ہی جس کا شریر ہے۔ کان لوک ہیں۔ من روشنی ہے۔ جو اس پرش کو جو سب کا آتما ہے جان لے۔ وہ اے یاگیہ ولکیہ! جاننے والا ہے"۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا "میں اس پرش کو جانتا ہوں جو ہر ایک آتما کا آسرا ہے۔ اور جس کی بابت تو مجھ کو کہتا ہے۔ وہ وہ ہے جو سننے والا اور جواب دینے والا پرش ہے۔ مگر شکل کے بیٹے! تم کہو اس کا دیوتا کون ہے؟ (شاکلیہ نے جواب دیا) "دشائیں ہیں"۔

۱۴۔ ارشاکلیہ نے کہا "اندھیرا جس کا شریر ہے۔ ہردے لوک ہے۔ اور من جیوتی ہے۔ جو اس پرش کو جو ہر ایک آتما کا آشرا ہے جان لیتا ہے۔ وہ اے یاگیہ ولکیہ! جاننے والا ہوتا ہے"۔ یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا) "میں اس پرش کو جانتا ہوں جو ہر ایک آتما کا آسرا ہے اور جس کی بابت تو کہہ رہا ہے۔ وہ چھایا مے پرش ہے۔ مگر اے شاکلیہ! تو یہ تو بتا۔ اس کا دیوتا کون ہے؟" اس نے جواب دیا۔

"موت"۔

۱۵۔ "پرکاش روپ ہی جس کا شریر ہے۔ آنکھ لوک ہے۔ من روشنی ہے۔ جو اس پرش جو ہر ایک آتما کا آسرا ہے۔ جانتا ہے۔ وہ اے یاگیہ ولکیہ! جاننے والا ہوتا ہے۔" یاگیہ ولکیہ نے کہا "میں اس پرش کو جو ہر ایک آتما کا آشرا ہے۔ جانتا ہوں جس کی بابت تو کہہ رہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ جو شیشے میں پرش ہے۔ مگر شاکلیہ! تم یہ تو بتاؤ اس کا دیوتا کون ہے؟" اس نے جواب دیا "پران"۔

۱۶۔ شاکلیہ نے کہا "جل جس کا شریر ہے، ہردے لوک ہے اور من روشنی ہے۔ جو اس پرش کو جو ہر ایک آتما کا آشرا ہے جانتا ہے وہ اے یاگیہ ولکیہ! جاننے والا ہوتا ہے۔" یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا "میں اس پرش کو جانتا ہوں۔ جو آتما کا سہارا ہے اور جس کی بابت تم مجھ سے کہہ رہے ہو۔ وہ وہ ہے۔ جو جل میں پرش ہے۔ لیکن شاکلیہ یہ تو تم بتاؤ۔ اس کا دیوتا کون ہے؟" اس نے کہا "ورن"۔

۱۷۔ اس نے کہا "بیج ہی جس کا شریر ہے۔ ہردے لوک ہے اور من جوتی ہے۔ جو اس پرش کو جو ہر ایک آتما کا آشرا ہے جانتا ہے وہ اے یاگیہ ولکیہ! جاننے والا ہوتا ہے۔" یاگیہ ولکیہ نے کہا "میں اس پرش کو جو ہر ایک آتما کا آشرا ہے جانتا ہوں۔ جس کی بابت تو کہہ رہا ہے وہ یہ ہے۔ جو بیٹے میں پرش ہے۔ لیکن شاکلیہ! یہ تو بتاؤ اس کا دیوتا کون ہے؟" اس نے جواب دیا "پرجاپتی"۔

۱۸۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا "اے شاکلیہ! تجھ کو ان براہمنوں نے

(جو بحث مباحثہ میں جھجکتے ہیں) سنڈسی بنایا ہے۔
سنڈسی چمٹا جس سے آگ پکڑتے ہیں۔ اس کے
تشریح کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ تجھ کو ان ڈرپوک براہمنوں نے
میرے آگے کر دیا ہے۔ تاکہ میری ساری گرمی تیرے اوپر پڑے۔

۱۸۔ شاکلیہ نے کہا "اے یاگیہ ولکیہ! تو نے کورو پنچال دیس کے براہمنوں کی عزت کا خیال نہ کر کے جو کچھ کہا ہے کہ مجھ کو سنڈسی بنایا ہے، کس برہم کو جانتے ہوئے ایسا کہا ہے؟" یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا میں دشاؤں کو ان کے دیوتاؤں اور پرتشٹھاؤں کے ساتھ جانتا ہوں۔ رشاکلیہ نے کہا) اگر تو دشاؤں کو ان کے دیوتاؤں اور پرتشٹھاؤں کو ساتھ جانتا ہے تو ان کو بیان کر۔"

۱۹۔ اس نے کہا "پورب دشا میں تیرا دیوتا کون ہے؟" (جواب) "سورج" "سورج کس میں قائم ہے؟" "آنکھ میں" "آنکھ کس میں قائم ہے؟" رنگوں میں۔ کیونکہ آنکھ سے وہ رنگوں کو دیکھتا ہے۔ رنگ کس میں قائم ہیں؟" اس نے کہا" ہردے میں۔ کیونکہ ہردے سے رنگوں کو جانتا ہے۔ ہردے میں ہی تمام رنگ پیدا ہوتے ہیں؟ (رشاکلیہ نے کہا) "اے یاگیہ ولکیہ! بیشک یہ ایسا ہی ہے۔"

۲۰۔ رشاکلیہ نے کہا" دکشن دشا میں تیرا دیوتا کون ہے؟" (جواب) "یم"۔ "یم کس میں قائم ہے؟" "یگیہ میں" "یگیہ کس میں قائم ہے؟" "دکشنا میں"۔ "دکشنا کس میں قائم ہے؟" "شردھا میں۔ کیونکہ جو آدمی شردھا رکھتا ہے تب ہی دکشنا دیتا ہے۔ پس دکشنا یا شاک

شردھا میں قائم ہے۔" اس نے کہا "شردھا کس میں قائم ہے؟" اس نے جواب دیا "ہردے میں۔ کیونکہ ہردے سے ہی شردھا کو جانتا ہے۔ اس لئے شردھا ہردے ہی میں قائم ہے۔" شاکلیہ نے کہا "بلا شک اے یاگیہ ولکیہ! یہ صحیح ہے۔"

۲۱۔ شاکلیہ نے کہا "پچھم دشا میں تیرا کون دیو ہے؟" "ورن۔" ورن کس میں قائم ہے؟" "جل میں۔" "جل کس میں قائم ہے؟" "بیج میں۔" "بیج کس میں قائم ہے؟" "ہردے میں۔" اس لئے جو پتر پتا کے موافق پیدا ہوا ہے اس کی بابت لوگ کہتے ہیں۔ گویا یہ ہردے سے نکلا ہے۔ یا ہردے سے بنایا گیا ہے۔ کیونکہ ہردے میں ہی بیج قائم ہے۔" شاکلیہ نے کہا "اے یاگیہ ولکیہ! ایسا ہی ہے۔"

۲۲۔ شاکلیہ نے کہا "اتر دشا میں تیرا کون دیوتا ہے؟" "سوم۔" "وہ سوم کس میں قائم ہے؟" "دکشا میں۔" دکشا کس میں قائم ہے؟" "سچائی میں۔" جس سے دکشا تی ہو اس کو کہتے ہیں۔ سچ کہو۔ کیونکہ سچائی ہی میں دکشا قائم ہے۔ سچائی کس میں قائم ہے؟ ہردے میں۔ کیونکہ ہردے سے ہی سچائی کو جانتا ہے۔ اور سچائی ہردے میں ہی رہتی ہے۔" اے یاگیہ ولکیہ! یہ ایسا ہی ہے۔"

۲۳۔ شکل کے لڑکے نے کہا "اس دھرو دشا میں تیرا دیوتا کون ہے؟" "(جواب) "اگنی۔" (سوال) "وہ اگنی کس میں قائم ہے؟"

(جواب) "پانی میں" (سوال) "اور پانی کس میں قائم ہے؟" (جواب)
"ہردے میں" (سوال) "اور ہردے کس میں قائم ہے؟"

۲۵- یاگیہ نے جواب دیا "اے پریت! تو اس ہردے
کو ہمارے جسم سے کسی اور جگہ خیال کرتا ہے۔ اگر وہ ہردے
ہمارے شریر سے دوسری جگہ ہوتا تو کتے اس کو کھا جاتے
یا پرندے پھاڑ ڈالتے"

۲۶- شاکل کے لڑکے نے کہا "تو جسم اور آتما (ہردے)
کو کس میں قائم کرتا ہے؟ (جواب) "پران میں" (سوال) اور پران کس
میں قائم ہے؟ (جواب) "اپان میں" (سوال) "اپان کس میں قائم ہے؟"
(جواب) "ویان میں" (سوال) "ویان کس میں قائم ہے؟" (جواب) "اودان
میں" (سوال) "اودان کس میں قائم ہے؟" (جواب) "سمان میں" وہ
آتما نیتی۔ نیتی (نہیں ہے یہ نہیں ہے) سے بیان کیا گیا ہے۔
وہ گرہن کرنے میں نہیں آتا۔ کیونکہ وہ گرہن نہیں کیا جاتا۔ وہ برباد
ہونے کے قابل نہیں ہے کیونکہ وہ برباد نہیں کیا جاتا۔ وہ کسی کے ساتھ
نہیں ہے۔ کیونکہ وہ جوڑا نہیں جاتا۔ وہ آزاد ہے نہ وہ تھکتا ہے نہ گرتا ہے
یہ آٹھ ٹھکانے ہیں (پرتھوی وغیرہ) آٹھ لوک ہیں۔ (اگنی وغیرہ) آٹھ دیوتا ہیں
(امرت وغیرہ) آٹھ پرش ہیں۔ وہ جو اُن کو الگ کرکے اور اکٹھا کرکے
ان [illegible] کو سمجھ لیتا ہے۔ وہ سب کو جیت لیتا ہے۔ میں تجھ سے ان
اپنشد کے پرشوں کو پوچھتا ہوں۔ اگر تو کا صریح نہ کہیگا۔ تو تیرا
سر گر جائیگا۔ شاکلیہ نے اس پرش کو نہیں سمجھا۔ اور اس کا سر

گر گیا۔ (کاٹ دیا گیا)، اس کو دولت وغیرہ کچھ او نہ سمجھ کر چور اس کی ہڈیاں تک اٹھا لینگے۔

۲۷۔ تب اُس (یاگیہ ولکیہ) نے کہا "قابل تعظیم براہمنو! جو کوئی تم میں سے چاہتا ہے۔ وہ مجھ سے پوچھ سکتا ہے۔ یا تم سب کے سب مجھ سے سوال کر سکتے ہو۔ یا تم میں سے جو کوئی چاہتا ہے۔ اس سے میں پوچھوں یا تم سب سے پوچھوں" مگر کسی براہمن کو پھر حوصلہ نہیں ہوا۔

۲۸۔ تب یاگیہ ولکیہ نے اُن سے ان شلوکوں کو پوچھا۔

۱۔ جیسے ایک بڑا درخت ہوتا ہے۔ ویسے ہی سچ مچ یہ پُرش ہے۔ اس کے رونگٹے پتے ہیں۔ چرم (توچا)، اس کے باہر کا چھلکا ہے۔

۲۔ اس کے جڑ سے خون بہتا ہے۔ جیسے درخت کے چھال سے رس اس لئے زخم رسیدہ آدمی سے لہو نکلتا ہے۔ جیسے کاٹے ہوئے درخت سے رس۔

۳۔ اس (آدمی) کا گوشت درخت کے اندر کا نرم چھلکا ہے۔ اور درخت کے ریشے آدمی کے رگ کے طرح ہیں۔ ہڈیاں اندر کی لکڑیاں ہیں۔ اور ہڈیوں کے اندر کی (چربی) لکڑی کے اندر کے (گودے کی طرح بنائی گئی ہے۔

۴۔ مگر جب درخت کٹ جاتا ہے۔ تو وہ اپنی جڑ سے پھر از سر نو پھوٹ نکلتا ہے (اب نا و کے جب) موت اس آدمی کو کاٹ ڈالتی ہے۔ تو یہ کس جڑ سے اوگتا ہے؟

۵۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بیج سے۔ کیونکہ بیج صرف زندہ آدمی سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر درخت مرنے کے بعد دانہ سے اوگتا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے۔

۶۔ اگر کسی درخت کو معہ اس کی جڑ کے اُکھیڑ دیں۔ تو وہ پھر نہیں اُگیگا (اب بتاؤ کہ جب) موت اس آدمی کو کاٹ ڈالتی ہے۔ تو وہ کس جڑ سے اوگتا ہے۔ جو ایک مرتبہ پیدا ہوا۔ پھر نہیں پیدا ہوتا۔ پھر اس کو کون پیدا کرتا ہے؟" (کسی براہمن نے جواب دینے کا حوصلہ نہیں کیا تب پھر یاگیہ دلکیہ نے خود ہی کہا،

"برہم جو گیان سروپ اور آنند سروپ ہے وہ دان دینے والے کا اعلےٰ منتہا ہے۔ اور اس (برہم) کے جاننے والے مضبوط کھڑے ہوؤں کا اعلےٰ مقصد ہے"

چوتھا ادھیا

پہلا برہمن

۱۔ جنک ودیہوں کا راجہ سنگھاسن پر بیٹھا ہوا تھا یاگیہ ولکیہ آیا۔ اس نے کہا " یاگیہ دلکیہ! تو کیوں آیا ہے؟ گائے مانگنے کے لئے یا باریک

سوال سُننے کے لئے؟" اس نے کہا "اے راجوں کے راجہ! میں دونوں کے لئے آیا ہوں۔"

۲- جو کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے۔ وہ مجھ کو سُنا دے۔" (اس نے کہا) جتیوا شِلن کے بیٹے نے بتایا ہے۔ کہ "بانی برہم ہے۔" (یاگیہ ولکیہ نے کہا) "جس طرح کسی نے ماں باپ اور آچاریہ سے تعلیم پائی ہے ویسے ہی تجھ کو شِلن نے کہا ہے۔ بانی برہم ہے۔ کیونکہ گونگے کو کیا نفع پہونچتا ہے؟ مگر اس نے تجھ کو اس برہم کا شریر اور آشرا بھی بتایا ہے؟" جنک نے کہا "اُس نے مجھ کو نہیں بتلایا۔" (یاگیہ ولکیہ بولا) "بانی ہی اُس کا شریر ہے آکاش آسرا ہے اور یہ برہم پرگیا (گیان) ہے۔ اس طرح سوچتے ہوئے اُس کی اُپاسنا کرے۔" (جنک نے پوچھا) "اے یاگیہ ولکیہ! پرگیا کیا ہے؟" اس نے کہا "اے راجہ بانی ہی ہے۔ بانی ہی سے بھائی جانا جاتا ہے رگ وید۔ یجروید۔ سام وید اتھروانگرس۔ اتہاس۔ پوران ودیائیں۔ اُپنشدیں۔ شلوک۔ سوتر۔ تفسیریں شرحیں۔ یگیہ کیا ہوا۔ ہوم کیا ہوا۔ کھلایا ہوا۔ پلایا ہوا۔ لوک۔ پرلوک۔ اور تمام جاندار بانی ہی سے جانے جاتے ہیں۔ مہاراج! بانی ہی پر برہم ہے جو اس (راز) کو جانتا ہوا اُس کی اُپاسنا کرتا ہے۔ اُس کو بانی نہیں ترک کرتی۔ تمام جاندار اُس کی طرف جُھکتے ہیں۔ (اُس کو نایہ پہونچاتے ہیں) وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس جاتا ہے۔ جنک نے کہا "میں تجھ کو اس اُپدیش کے بدلے ہزار گائیں اور ہاتھی کے ایسا ایک بیل دیتا ہوں۔" اُس نے کہا۔ میرے باپ نے ہدایت کی تھی۔ جب تک شاگرد کو پورا علم نہ سکھایا جائے۔ تب تک اُس سے کچھ نہ لینا چاہیئے۔"

۲۔ جو کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے وہ مجھ کو سنا دے" رجنک بولا" اودنک شلب کے پتر نے مجھ کو بتایا تھا۔ کہ پران برمھ ہے" اس نے کہا" جیسے ماں باپ اور آچاریہ سے تعلیم پایا ہوا ودیا دان بتا سکے۔ ویسا ہی تجھ کو شلب کے لڑکے نے بتایا ہے پران برمھ ہے۔ کیونکہ پران کے بغیر پرش کو کیا نفع ہے ؟ مگر کیا اس سے تجھ کو اس کا سر یرآستر اسی بتایا ہے ؟ جنک نے کہا۔ "آ سنے مجھ کو نہیں بتایا"۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا" مہاراج ! یہ برمھ ایک پاؤں والا ہے"۔ جنک نے کہا" مجھ کو یہ بتا دے" یاگیہ ولکیہ نے کہا" پران شریر ہے آکاش آشرا ہے۔ اور پیارا ہے اس خیال سے اس کی اپاسنا کرنی چاہیئے" رجنک" اس میں اے یاگیہ ولکیہ ! کیا پیاراپن ہے ؟ یاگیہ ولکیہ بولا" پران خود بنجوبھار لبہے۔ اے راجہ ! کیونکہ پران (زندگی) کی خواہش کے لئے اس کو انسان یگیہ کرتا ہے۔ جس کو یگیہ نہ کرانا چاہیئے اور اس سے دان لیتا ہے۔ جس سے دان نہیں لینا چاہیئے۔ اور جس دِشا میں جاتا ہے۔ وہاں موت سے ڈرتا ہے اے مہاراجہ یہ سب پران ہی کے واسطے ہے مہاراج ! پران ہی برہمہ ہے۔ جو اس راز کو جانتا ہوا اس کی اپاسنا کرتا ہے۔ اس کو پران نہیں ترک کرتا۔ سب جاندار اس کی طرف بھٹکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کو پاتا ہے" جنک ودیہہ نے کہا" ہزار گائیں اور ایک ہاتھی کی طرح بیل میں تجھ کو دیتا ہوں"۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا" میرے باپ کی ہدایت ہے جب تک شاگرد کو پورا علم نہ سکھا لیا جاوے۔ تب تک اس سے کچھ نہ لینا چاہیئے"

۳۔ جو کچھ تجھ سے کسی نے کہا ہے۔ وہ مجھ کو سنا دے" برکو برشن کے پتر نے مجھ کو کہا ہے۔ آنکھ برمھ ہے" جیسے اچھے ماں باپ اور آچاریہ

سے تعلیم پایا ہوا ودیا وان کہتا ہے۔ ویسا ہی تجھ کو برشن کے پتر نے بتایا ہے
کہ آنکھ برہم ہے۔ کیونکہ اندھے کو کیا نفع ہے؟ مگر کیا اس نے تجھ کا اس
کا اس کا شریر اور آشرا بھی کہا ہے؟" جنک "اس نے مجھ کو کچھ نہیں بتایا"
یاگیہ ولکیہ "مہاراج! یہ ایک پاؤں والا برہم ہے" جنک "اے یاگیہ ولکیہ! مجھکو
یہ بتاؤ" یاگیہ ولکیہ "آنکھ ہی اسکا شریر ہے آکاش آشرا ہے یہ سچ ہے اسطرح
اسکی اپاسنا کرنی چاہیئے" جنک "اسمیں اے یاگیہ ولکیہ! کیا سچائی ہے؟" اسنے کہا،
اے مہاراج! آنکھ ہی سچائی ہے۔ آنکھ سے ہی دیکھنے والے سے پوچھتے ہیں کیا
تو نے دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے ہاں میں نے دیکھا ہے۔ تب وہ سچا ہوتا ہے۔ آنکھ ہی
اے راجہ! پربرہم ہے جو اسکو اسطرح جان کر اپاسنا کرتا ہے۔ اسکو آنکھ کبھی نہیں
ترک کرتی۔ تمام جاندار اسکی طرف جھکتے ہیں اور وہ دیوتا بنکر دیوتاؤنکے پاس جاتا ہے
جنک ودیہہ نے کہا "میں ہزار گائیں اور ایک ہاتھی کیطرح بیل تجھکو دیتا ہوں" یاگیہ
ولکیہ نے کہا میرے باپ نے ہدایت کی تھی کہ پوری تعلیم دیئے ہوئے بغیر کسی شاگرد سے کچھ نہ لینا چاہیئے
۵۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا، جو کچھ تجھ کو کسی نے سکھایا ہے۔ وہ مجھ کو سنا دے
جنک بولا "مجھ کو گردبھی وبہیت بہرودا جی نے کہا ہے۔ کان برہم ہے" اس
نے کہا "جسطرح اچھے ماں باپ اور آچاریہ سے تعلیم پایا ہوا ودیاوان کہتا ہے
ویسے ہی تجھ کو بہرودا ج نے کہا ہے۔ کہ کان برہم ہے کیونکہ بہرے کو کیا
نفع ہے؟ مگر تجھ کو اس نے اس برہم کا شریر اور آشرے بھی بتایا ہے؟"
جنک "مجھ کو اس نے نہیں بتایا" یاگیہ ولکیہ "اے راجہ! یہ ایک پانوں
والا برہم ہے" وہ ہم کو اے یاگیہ ولکیہ! بتاؤ"؟ اس نے کہا "کان ہی
شریر ہے آکاش آشرا ہے۔ یہ بے حد ہے۔ ایسا خیال کرکے جو اس

اُپاسنا کرنی چاہئے"۔ (جنک)" اے یاگیہ ولکیہ! اس میں بے حد کیا بات ہے؟" (اس نے کہا)" اے راجہ! دشائیں خود بخود بے حد ہیں۔ دشائیں ہی کان ہیں اور اے راجہ! کان پر برہم ہے جو اس کو اس طرح جان کر اپاسنا کرتا ہے۔ اس کو کان ترک نہیں کرتے۔ تمام جاندار اسکی طرف جھکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس جاتا ہے"۔ جنک نے کہا "میں اس کے بدلے ہزار گائیں اور ایک ہاتھی کی طرح بیل دیتا ہوں" یاگیہ ولکیہ نے کہا "میرے باپ کی ہدایت ہے جب تک شاگرد کو پوری تعلیم نہ مل لے۔ اُس سے کچھ نہ لینا چاہئے"۔

۶۔" جو کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے وہ مجھے سُنا دے۔ (جنک بولا)" مجھ کو ستیہ کام جاپال نے کہا ہے من برہم ہے"۔ (یاگیہ ولکیہ نے کہا)" جیسے کوئی اچھے ماں باپ اور آچاریہ سے تعلیم پایا ہوا دویا وان کہتا ہے۔ ویسا ہی جاپال نے کہا ہے کہ من برہم ہے کیونکہ جو بغیر من کے ہے اُس کو کیا نفع ہے؟ مگر کیا تجھ کو اس کا شریر و آسرا بھی بتایا ہے؟" نہیں مجھ کو نہیں بتایا"۔ "تو یہ ایک پاؤں والا برہم ہے اے راجہ"! "پھر تو ہم کو اُسے بتائیے اے یاگیہ ولکیہ"! من ہی اُس کا شریر ہے۔ آکاش آسرا ہے اور یہ آنند ہے اس طرح خیال کرتے ہوئے اِس کی اُپاسنا کرنی چاہئے"۔ "اے یاگیہ ولکیہ! اس میں آنند دینے والا کیا ہے؟" اس نے کہا "من ہی اے راجہ! خود بخود آنند ہے۔ من ہی سے اے راجہ! آدمی ستری کی خواہش کرتا ہے اُس سے اُسی (خیال) کے موافق لڑکا پیدا کرتا ہے۔ وہ آنند ہے۔ اے راجہ من ہی پر برہم ہے جو اس کی اِس طرح جان کر اُپاسنا کرتا ہے۔ اس

کو من نہیں چھوڑتا۔ تمام جاندار اس کی طرف جھکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس پہنچتا ہے" جنک ودیہہ نے کہا "میں ہزار گائیں اور ایک ہاتھی کی طرح بیل تم کو دیتا ہوں" یاگیہ ولکیہ نے کہا "میرے باپ کی رائے تھی کہ پوری تعلیم دئے ہوئے بغیر کچھ نہ لینا چاہئے"۔

۷ "جو کچھ تجھ کو کسی نے بتایا ہے وہ مجھ کو سنا دے" "مجھ کو ودگدہ شکل کی اولاد نے کہا ہے۔ ہردے برہم ہے" "جیسے کوئی اچھی ماں باپ اور اچاریہ سے تعلیم پایا ہوا ودیاوان کہتا ہے۔ ویسے ہی شاکلیہ نے تجھ کو کہا ہے کہ ہردے برہم ہے، بغیر ہردے کے پرش کیا ہے؛ مگر اس نے کیا تجھ کو اس کا شریر اور آشرا بھی بتایا ہے؟" "مجھے نہیں بتایا" "اے راجہ! یہ ایک پانوں والا برہم ہے" "پھر یاگیہ ولکیہ! مجھ کو بتاؤ" "ہردے شریر ہے آکاش آشرا ہے۔ اور یہ قائم رہنے والا ہے۔ ایسا خیال کرکے اس کی اپاسنا کرنی چاہئے" "اس میں قائم ہونے کی کیا بات ہے؟" "اے راجہ! ہردے خود بخود قائم ہے اے راجہ! ہردے تمام جانداروں کا شریر ہے۔ اے راجہ ہردے تمام جانداروں کا آشرا ہے۔ کیونکہ اے راجہ! ہردے ہی میں سب جاندار آسرا لیتے ہیں۔ اے راجہ! ہردے پر برہم ہے جو اس کو ایسا جانتا ہوا اپاسنا کرتا ہے۔ ہردے اس کو نہیں چھوڑتا۔ تمام جاندار اس کی طرف جھکتے ہیں۔ اور وہ دیوتا بن کر دیوتاؤں کے پاس پہونچتا ہے" جنک نے کہا "میں اس تعلیم کے بدلے ہزار گائیں اور ایک ہاتھی کی طرح بیل دونگا" یاگیہ ولکیہ نے کہا "میرے باپ کی رائے تھی کہ بغیر پوری تعلیم دئے ہوئے کچھ نہ لینا چاہئے"۔

دوسرا برہمن

۱۔اب جنک ویدیہہ سنگھاسن سے اُتر کر یاگیہ ولکیہ کے پاس بیٹھ گیا اور کہنے لگا "اے یاگیہ ولکیہ! تجھ کو نمسکار ہے مجھ کو تعلیم دے"۔ اس نے کہا "اے راجہ! جیسے کوئی شخص دور دراز منزل کو جانا چاہتا ہو اور تھ یا کشتی پر سوار ہو۔ اسی طرح تیرا من اُپ نشدوں سے ملا ہوا ہے اور اس طرح تو تعلیم کے قابل ہے۔ دولت مند ہے۔ ویدوں کا عالم ہے اور اُپ نشد تجھ کو بتائی گئی ہیں تب تو یہاں (اس جسم) سے علیحدہ ہو کر (ان اُپ نشد روپی رتھ یا کشتی پر سوار ہو کر) کہاں جائیگا؟" اس نے کہا "بھگوان! میں نہیں جانتا کہاں جاؤنگا" "تب میں تجھ کو بتاؤنگا۔ تو جہاں جائیگا"۔ جنک نے کہا "بھگوان! مجھ کو بتائیں"۔

۲۔یاگیہ ولکیہ نے کہا "یہ جو داہنے آنکھ میں پُرش ہے۔ اس کا نام اندھ چمکنے والا ہے اور وہ جو اندھ ہے اسی کو چھپا کر اندر کہتے ہیں۔ کیونکہ دیوتا چھپے ہوئے کے شایق ہیں۔ اور پرتکش کے دشمن ہیں"۔

شرح۔ (۱) یہ جاگرت اوستھا کا حال بیان کیا گیا ہے اس اوستھا میں آتما کی جگہ داہنے آنکھ بتائی گئی ہے اور نام ویشوانر ہے

(۲) صاف صاف نام لینا پسند نہیں کرتے اس لئے اس کو اندر رکھ کر اندھ کہتے ہیں۔

(۳) اب یہ جو بائیں آنکھ میں پُرش کا روپ ہے۔ یہ اس کی ستری ہے وراٹ ان کے ملنے کی جگہ یہ ہے جو ہردے کے اندر آکاش ہے۔ اور ان

کی غذا وہ ہے۔ جو ہردے کے اندر سُرخ رنگ کا گولہ ہے۔ اور ہردے کے اندر جو جالی کے شکل کا ہے۔ یہ اس کا اوڑھنا ہے۔ اور ہردے کے اوپر کی طرف جو رگ ہے۔ یہ اُن کے چلنے کا مارگ (راستہ) ہے۔ جیسے ایک لڑی کا ہزار ٹکڑے کیا ہوا ہو اسی طرح کی لطیف (سوکشم) اس کی رہتا نام رگیں (ناڑیاں) ہردے میں قایم ہیں۔ ان کے راہ سے غذا اس جسم میں (بہتی ہے۔ یہ تیجس یہ شریر آتما سے زیادہ پاک غذا والا ہوتا ہے۔

تشریح۔ یہ سوپن کے امھانی آتما کا بیان ہے۔ جس کا نام تیجس ہے۔

۴۔ اُس (تیجس) کے پورب کی طرف پورب جانے والے پران ہیں دکشن کی طرف دکشن جانے والے پران ہیں۔ پچھم کی طرف پچھم جانیوالے پران ہیں۔ اُتر کی طرف اُتر جانے والے پران ہیں اوپر کی طرف اوپر جانے والے پران ہیں۔ نیچے کے طرف نیچے جانیوالے پران ہیں۔ تمام طرفوں میں تمام پران ہیں۔ پس یہ آتما جو نہ یہ ہے نہ وہ ہے۔ پکڑا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ نا قابل گرفت ہے۔ ٹکڑے نہیں ہو یا کیونکہ لوٹنے والا نہیں ہے (واسنگ ہے۔ کیونکہ جوڑا نہیں جا سکتا۔ وہ بندھن سے آزاد ہے نہ ہلتا ہے نہ برباد ہوتا ہے اسے جنک! تو ابھے پد کو پراپت ہو چکا ہے" یہ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔

جنک ودیدیہ نے کہا۔ تجھ کو ابھے پد پراپت ہو۔ اسے یاگیہ ولکیہ! جو تو مجھ کو ابھے پد سکھلاتا ہے۔ یہ ودیہہ ہیں اور یہ میں ہوں (یعنی سب میرے سیوک ہیں)

تیسرا برہمن

۱- یاگیہ ولکیہ جنک ودیہہ کے پاس آیا۔ اس مرتبہ اس کو جنک کے اُپدیش کرنے کا خیال نہیں تھا۔ مگر جب ایک مرتبہ جنک ویدیہہ اور یاگیہ ولکیہ نے اگنی ہوتر کے مسلہ پر بحث کیا تھا۔ تب یاگیہ ولکیہ نے بر دیا تھا۔ اور اُس نے یہ چاہا تھا۔ کہ میں جو چاہوں وہ سوال کر سکوں۔ یاگیہ ولکیہ نے منظور کر لیا تھا۔ اس لئے داس مرتبہ راجہ ہی نے پہلے اُس سے پوچھا۔

۲- اے یاگیہ ولکیہ! اس پورش کی جیوتی کون ہے؟ اس نے کہا اے راجہ سورج ہے۔ کیونکہ سورج روپ جیوتی سے ہی پُرش بیٹھتا ہے اِدھر اُدھر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے۔ پھر واپس جاتا ہے۔ جنک بولا! اے یاگیہ ولکیہ یہ سچ ہے۔

۳- اے یاگیہ ولکیہ! جب سورج ڈوب جاتا ہے۔ تب اس کی جیوتی کون ہے؟ (جواب) چندرمان اس کی جیوتی ہے۔ چاندروپی جیوتی سے یہ بیٹھتا ہے۔ اِدھر اُدھر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے۔ واپس لوٹتا ہے۔ جنک نے کہا۔ یہ اے یاگیہ ولکیہ سچ ہے۔

۴- جب سورج چاند دونوں ڈوب جاتے ہیں۔ تو اس پرش کی جیوتی کون ہوتی ہے؟ (جواب)" اگنی اس کی جیوتی ہوتی ہے۔ اگنی روپی جیوتی سے ہی یہ بیٹھتا ہے۔ اِدھر اُدھر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے لوٹ آتا ہے" (جنک نے کہا) اے یاگیہ ولکیہ! ایسا ہی ہے۔

۵۔ اسے یاگیہ ولکیہ! جب سورج ڈوب جاتا ہے چاند ڈوب جاتا ہے۔ اگنی شانت ہو جاتی ہے۔ تو اس پُرش کی جیوتی کون ہے؟ (جواب) "بانی اس کی جیوتی ہوتی ہے۔ بانی روپی جیوتی سے یہ بیٹھتا ہے۔ ادہر اُدہر جاتا ہے۔ کام کرتا ہے۔ لوٹ آتا ہے۔ اس سئے اسے راجہ! جہاں اپنا ہاتھ بھی نہیں دکھائی دیتا۔ اگر وہاں آواز آتی ہے۔ تو یہ آواز کے سہارے پہونچ جاتا ہے۔ (جنک نے کہا) "اسے یاگیہ ولکیہ! یہ ایسا ہی ہو"

۶۔ جب سورج ڈوب جاتا ہے۔ چاند ڈوب جاتا ہے۔ آگ بجھ جاتی ہے۔ بانی شانت ہو جاتی ہے۔ تب پُرش کی جیوتی کون ہوتی ہے؟ (جواب) "آتما ہی اس کی جیوتی ہوتی ہے۔ آتما روپی جیوتی سے یہ بیٹھتا ہے ادہر اُدہر جاتا ہے کام کرتا ہے۔ اور لوٹ آتا ہے۔

۷۔ (جنک نے پوچھا) یہ آتما کون ہے؟ (یاگیہ ولکیہ نے جواب دیا) "جو یہ ہردے کے اندر روگیان والا پرانوں سے گھرا ہوا جیوتی پُرش ہے وہ ایک رس دونوں لوگوں میں گھومتا ہے۔ گویا سوچتا ہے یا (کسی چیز کی) خواہش کرتا ہے۔ وہ خواب بن کر اس دنیا کو پار کر جاتا ہے۔ اور موت کو بھی پار کر جاتا ہے۔

تشریح۔ دونوں لوک = بیداری میں جاگرت اوستھا۔ سوتے وقت سوپن۔ دُھیکو پتی اوستھا۔

خواہش کرنا۔ یہ خود کچھ نہیں جانتا بدھی کے دن کے تعلق سے جانتا ہے

واداپریتت ہوتا ہے۔

۸۔ یہ پرش پیدا ہو کر جسم میں آ کر برائیوں سے نفرت کرتا ہے اور نکل کر مرکز برائیوں کو چھوڑ جاتا ہے۔

۹۔ اور اس پرش کے دو جگہیں ہیں یہ رجاگرت) اور دوسرا لوک سکھپتی) اور تیسرا درمیانی ستھان ہے۔ جب وہ اس درمیانی جگہ میں ہوتا ہے تو ان دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے اس جگہ اور پرلوک (سکھپتی) کو اب جس کے سہارے سے یہ پرلوک کے ستھان میں ہوتا ہے۔ اسی سہارے کو پکڑ کر دونوں برائیوں اور خوشیوں دیکھتا ہے۔

تشریح (۱) شنکر اچاریہ جی لکھتے ہیں۔ اصل دو ہی ستھان ہیں۔ جاگرت اور سکھپتی۔ سوپن کا استھان درمیانی سرحد ہے۔ جو ان کے درمیان واقع ہے۔

(۲) سہارا۔ کرم اور گیان دونوں سہارے ہیں۔

۱۰۔ اور جب سوجاتا ہے۔ تو اس دنیا کی جس میں سب کچھ ہے باز اوں رسوکشم یا سناوں کو) لے کر آپ ہی ان کو بگاڑ کر اور آپ ہی بنا کر اپنے پرکاش سے اور اپنی ہی جیوتی سے جواب کو دیکھتا ہے۔ اسی اوستھا میں یہ پرش خود جیوتی ہوتا ہے۔

تشریح ۔ خواب کی حالت میں باہری شان کوئی نہیں رہتا۔ جیسے بس جیو کے خیالات ہوتے ہیں۔ ویسے ہی دو اسنے اندر سرشٹی بنا تا ہے اور

اپنے پرکاش میں کام کرتا ہے۔

۱۱۔ نہ وہاں (حالت خواب میں) رتھ ہیں نہ گھوڑے نہ سڑکیں ہیں مگر وہ رتھ گھوڑے اور سڑکیں بنا لیتا ہے۔ نہ وہاں آنند ہے۔ نہ خوشی ہے نہ سکھ ہے۔ مگر وہ آنند خوشی اور سکھ کو بنا لیتا ہے۔ نہ وہاں تالاب ہیں۔ نہ جھیلیں نہ ندیاں ہیں۔ مگر وہ تالاب جھیلیں اور ندیاں بنا لیتا ہے۔

۱۲۔ اس کے متعلق یہ شلوک ہے "نیند کے ذریعہ جسم کے متعلق تمام سامان کو برباد کر کے کبھی نہ سونے والا آتما سوئے ہوئے (اندریوں) کو دیکھتا ہے (اندریوں) کی جیوتی کو لے کر اپنی جگہ پر (جاگرت میں) آتا ہے وہ جو سنہری رنگ کا پرش اکیلا ہنس (چلنے والا) ہے۔"

۱۳۔ پران کے ذریعہ نیچے کے گھونسلے (ستھول شریر) کی حفاظت کرتا ہوا وہ لا بزال (ہنس) وہاں جاتا ہے۔ جہاں اس کی مرضی ہے وہ سنہری رنگ کا پرش اکیلا ہنس ہے۔

۱۴۔ سوپن کے ستھان میں اوپر نیچے جاتا ہوا وہ دیو بہت سی شکلوں کو بناتا ہے۔ ستریوں کے ساتھ خوش ہوتا ہوا دوستوں کے ساتھ ہنستا ہوا یا خوف کھاتا ہوا (رہتا ہے)۔

۱۵۔ لوگ اس کے کھیل کی جگہ کو دیکھتے ہیں۔ اس (کھیل کھیلنے والے) کو کوئی نہیں دیکھتا۔ کہتے ہیں کہ اس کو یکایک نہ جگاؤ۔ کیونکہ اس کا علاج کرنا مشکل ہوتا ہے۔ جس اندریہ کی طرف یہ واپس نہیں آتا اور کوئی لوگ ایسا بھی کہتے ہیں۔ یہ سوپن اس کے جاگنے کی جگہ ہے۔ کیونکہ جن چیزوں (دن میں) دیکھتا ہے۔ ان کو سویا ہوا بھی دیکھتا ہے یہاں یہ پرش

خود پرکاش سروپ ہوتا ہے۔ دیہ مُن کر جنک نے کہا "میں آپ کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس سے آگے موکش کا بیان سنائیے۔"

۱۵۔ ریاگیہ دلکیہ نے کہا، وہ پُرش اُس سُکھوپتی (یعنی گہری نیند) میں رمتا ہوا، چرتا ہوا بھلے بُرے کو دیکھ کر پھر جس جگہ (سوپن ستھان) سے گیا تھا وہاں ہی الٹا سوپن ستھان کے لئے واپس آتا ہے۔ اور وہ وہاں جو کچھ دیکھتا ہے۔ وہ اُس کے بندھن میں نہیں آتا۔ کیونکہ وہ پُرش آزاد ہے (جنک نے کہا) "اے یاگیہ دلکیہ! یہ ایسا ہی ہے۔ میں آپ کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس کے آگے پھر موکش کا بیان کیجئے۔"

۱۶۔ ریاگیہ دلکیہ نے کہا "وہ پرش اس سوپن میں رمتا ہوا، چرتا ہوا بھلے بُرے کو دیکھ کر پھر جس جگہ (یعنی جاگرت ستھان) سے گیا تھا۔ اُسی (جاگرت ستھان) میں جاگنے کے لئے واپس آتا ہے۔ اور وہاں اس نے جو دیکھا تھا۔ اُس کے بندھن میں نہیں آتا۔" (جنک نے کہا) "اے یاگیہ دلکیہ! یہ ایسا ہی ہے۔ میں آپ کو ایک ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس کے آگے پھر موکش کا بیان کیجئے۔"

۱۷۔ ریاگیہ دلکیہ نے کہا، وہ پُرش اس جاگرت حالت میں رمتا ہوا، چرتا ہوا بھلے بُرے کو دیکھ کر پھر سوپن کی حالت میں سونے کے لئے آتا ہے جہاں سے گیا تھا۔

۱۸۔ پس جس طرح بڑی مچھلی ہر دونوں کناروں کے طرف پھرتی ہے۔ اسی طرح یہ پُرش دونوں حالتوں یعنی سوپن اور جاگرت کی طرف واپس آتا جاتا رہتا ہے۔

۱۹- اور جیسے ایک باز یا اور کوئی تیز پرواز پرند آکاش میں اودھر اودھر اڑکر دونوں پروں کو لپیٹ کر گھونسلے کی طرف آجاتا ہے اسی طرح پرش اس اوستھا کی طرف دوڑتا ہے۔ جہاں گہری نیند میں مست ہوکر نہ خواہش رہتی ہے۔ نہ خواب دکھائی دیتا ہے۔

۲۰- اور وہ جو ہتا نام اس کی ناڑیاں ہیں۔ اتنی لطافت ہے جسم میں قایم ہیں جتنے کہ بال کے ہزار ٹکڑے کی باریکی ہوتی ہے۔ اور وہ ناڑیاں سفید نیلے۔ پیلے۔ ہرے اور لال رنگ سے بھری ہوئی ہیں اب جیسا کہ وہ اس کو گویا مارتے رفا ہو ہیں، ہیں گویا ہاتھی اس پر دھاوا کرتا ہے۔ گویا وہ گڈھے میں گرتا ہے وہ جاگتا ہوا جو خوف کھاتا ہے۔ وہ محض اودیا کی وجہ سے خیال کرتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے آپ کو ایک دیوتا یا راجا کی طرح سمجھتا ہے۔ کہ میں ہی سب کچھ ہوں۔ وہ اس کا پرم لوک (سب سے اونچے کی حالت) ہے۔

تشریح۔ (۱) ناڑیوں کے رنگ ہی کی وجہ سے بلغم۔ صفرا۔ سودا وغیرہ ہوتا ہے۔

(۲) کہنے کا مطلب یہ ہے۔ جیسے سوپن کی حالت میں فرضی خوف سے یہ گھبراتا ہے۔ جب تک بیداری میں نہیں آتا۔ اسی طرح جب آتما کے اصلی حالت میں جاتا ہے۔ اودیا کے دور ہونے سے نجات پا جاتا ہے۔

۲۱- سو جہاں کوئی خواہش نہیں۔ کوئی پاپ (بدی) نہیں۔ کوئی خوف نہیں۔ وہی اس کا سچا روپ ہے جس طرح کوئی شخص اپنے پیاری استری کو

گلے لگائے ہوئے نہ باہر دیکھتا ہے۔ نہ بھیتر۔ اسی طرح یہ پُرش پرگیان آتما کو گلے لگائے نہ کچھ باہر جانتا ہے۔ نہ اندر۔ یلاشک یہی اس کا روپ ہے۔ یہاں اس روپ میں اس کی ساری خواہشیں پوری ہوئی رہتی ہیں یہاں صرف آتما ہی آتما ہے۔ کوئی خواہشیں نہیں رہتی۔ اور وہ ہر ایک سنگر سے آزاد ہے۔

۲۲۔ اب باپ نہیں ہے۔ ماں ماں نہیں ہے۔ لوک لوک نہیں ہے دیوتا دیوتا نہیں ہے۔ وید وید نہیں ہے چور چور نہیں ہے۔ چنڈال چنڈال نہیں ہے۔ وہ نسلا دو نسلا نہیں ہے۔ فقیر فقیر نہیں ہے پتنسوی پتنسوی نہیں ہے۔ اس روپ میں بھلائی اُس کے پیچھے نہیں آئی ہے۔ بُرائی اس کے پیچھے نہیں آئی ہے۔ کیونکہ اس وقت وہ دل کے تمام تردّدات سے پار ہو جاتا ہے۔

۲۳۔ اور جب دکھا جاتا ہے کہ: وہ وہاں (سوکھپتی میں) نہیں دیکھتا ہے۔ تو وہ دیکھتا ہوا ہی وہاں نہیں دیکھتا ہے۔ کیونکہ دیکھنے والے سے اُس کی دیکھنے کی طاقت زایل نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ بلکہ وہاں اس سے الگ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ جس کو وہ دیکھتا۔

۲۴۔ جب وہ وہاں (سوکھپتی میں) نہیں سونگھتا۔ تو وہ وہاں سونگھتا ہوا نہیں سونگھتا۔ کیونکہ سونگھنے والے سے سونگھنے کی طاقت زایل نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ بلکہ وہاں کوئی دوسری چیز اُس سے الگ نہ ہے۔ جس کو وہ سونگھے۔

۲۵۔ اور جب دکھا جاتا ہے، وہ وہاں (سوکھپتی میں) نہیں چکھتا ہے۔ تو وہ چکھتا ہوا نہیں چکھتا ہے۔ کیونکہ چکھنے والے سے چکھنے کی طاقت زایل نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ (بیشک) وہاں اس سے کوئی چیز الگ نہیں ہے۔ جس کو وہ چکھتا۔

۲۶۔ اور جب وہ وہاں (سوکھپتی میں) نہیں بولتا۔ تو وہ بولتا ہوا نہیں بولتا ہے۔ کیونکہ بولنے والے سے بولنے کی شکتی دور نہیں ہوتی کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ بلکہ وہاں کوئی اور چیز اس سے الگ نہیں ہے جس کو بول کر وہ بتادے۔

۲۷۔ اور جب وہ وہاں سنتا تو وہ سنتا ہوا ہی نہیں سنتا ہے کیونکہ سننے والے سے سننے کی طاقت غایب نہیں ہو جاتی۔ کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ بلکہ وہاں کوئی دوسری چیز اس سے الگ نہیں ہوتی جس کو وہ سنتا۔

۲۸۔ اور جب وہ وہاں نہیں سوچتا تو وہ سوچتا ہوا ہی نہیں سوچتا ہے۔ کیونکہ سوچنے والے سے سوچنے کی طاقت غایب نہیں ہوتی کیونکہ وہ ابناشی ہے بلکہ وہاں کوئی چیز اس سے الگ نہیں ہے۔ جس کو وہ سوچتا۔

۲۹۔ اور جب وہ وہاں نہیں چھوتا۔ تو وہ چھوتا ہوا ہی نہیں چھوتا۔ کیونکہ چھونے والے سے چھونے کی طاقت غایب نہیں ہوتی کیونکہ وہ ابناشی ہے۔ بلکہ دوسری چیز وہاں اس سے الگ کوئی نہیں ہے جس کو وہ چھوئے۔

۳۲۔ اور جب وہ نہیں جانتا ہے۔ تو وہ جانتا ہوا ہی نہیں جانتا ہے۔ کیونکہ جاننے والے سے جاننے کی طاقت غایب نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اَبناشی ہے۔ بلکہ وہاں اس سے الگ کوئی چیز نہیں ہے۔ جس کو وہ جانتا۔

۳۱۔ جہاں کوئی دوسرا ہو وہاں ایک دوسرے کو دیکھے ایک دوسرے کو سونگھے۔ ایک دوسرے کو چکھے۔ ایک دوسرے کو کہے۔ ایک دوسرے کو سنے۔ ایک دوسرے کو سوچے۔ ایک دوسرے کو چھوئے۔ ایک دوسرے کو جانے۔

۳۲۔ ایک سمندر ہے۔ وہ دیکھنے والا بغیر دوسرے کے ہے یہ برہم لوک ہے۔ اے راجہ! یاگیہ ولکیہ نے اس کو یہ تعلیم دی یہ اس کی سب سے اونچی حالت ہے۔ یہ اس کی سب سے اونچی دولت ہے۔ یہ اس کی سب سے اونچی دنیا ہے۔ یہ اس کا سب سے اونچا آنند ہے۔ اور سب جاندار اسی آنند کا ایک چھوٹا سا حصہ بھوگتے ہیں۔

۳۳۔ وہ جو آدمیوں میں ادھنی دالا سمردھی والا۔ اور دوسروں کا خود مختار مالک ہے۔ وہ انسان کے تمام نعمتوں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ انسان کا سب سے اونچا آنند ہے۔ اب جو آدمیوں کے سو آنند ہیں۔ وہ اُن پتروں کا ایک آنند ہے۔ جنھوں نے پتروں کے لوک کو جیت لیا ہے۔ اب جو ان پتروں کا سو آنند ہے جنھوں نے پتری لوک کو جیتا ہے۔ وہ گندھرب لوک میں

ایک آنند ہے۔ اور جو گندہرب کا سو آنند ہے۔ وہ کرم دیوں کا ایک آنند ہے۔ جنہوں نے کرم کرکے دیو کے بہاؤں کو حاصل کر لیا ہے۔ اور جو کرم دیوں کا سو آنند ہے۔ وہ آجان دیوں کا ایک آنند ہے جو آجان دیوں کا سو آنند ہے وہ شروتری رو بیدوں کے جاننے والے کا ایک آنند ہے۔ جو پاپ سے دور ہے۔ کاماؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ جو آجان دیوں کا سو آنند ہے۔ وہ پرجاپتی لوک کا ایک آنند ہے۔ اور اُس شروتری کا بھی جو پاپ سے دور ہے۔ کاماؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ اور جو پرجاپتی کا سو آنند ہے۔ وہ برمھ لوک میں ایک آنند ہے۔ اور شروتری کا بھی۔ جو پاپ سے دور ہے اور کاماؤں سے دبا ہوا نہیں ہے۔ اور یہ سب سے اونچا آنند ہے۔ اے راجہ! یہ برمھ لوک ہے" یہ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ راجہ جنک نے کہا "میں داس کے بدلے تم کو ہزار گائیں دیتا ہوں۔ اس سے آگے مجھ کو موکش کے لئے سناؤ" یہ سن کر یاگیہ ولکیہ ڈرا کہ یہ سمجھ والا راجہ مجھ کو تمام اوستھاؤں کے کہنے کے لئے مجبور کر رہا ہے۔

۳۴۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا " وہ پُرش اس سوپن کی اوستھا میں رمتا ہوا دیکھتا ہوا بھلائی بُرائی کو دیکھتا ہوا جاگرت اوستھا میں پھر جانے کے لئے واپس آتا ہے۔

۳۵۔ جس طرح اچھی طرح سے لدا چھکڑا شور مچاتا ہوا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ شریروالا آتما پراگیہ آتما سے سوار ہوا جب مرنے کو ہوتا

ہے۔ شور مچاتا ہوا جاتا ہے۔

۳۶۔ اور جب یہ کمزوری کی طرف بڑھاپا سے یا بیماری سے نیچے جاتا ہے۔ کمزوری میں ڈوب جاتا ہے۔ اس وقت یہ پُرش جس طرح آم۔ یا گولر۔ یا پیپل کے پھل اپنی شاخ سے الگ ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح وہ ان عضوؤں سے چھوٹ کر پھر اُلٹا اُسی جگہ کو واپس جاتا ہے۔ جہاں سے آیا تھا۔ (اور وہ) نئے زندگی کے لئے (جاتا ہے)۔

۳۷۔ پس جس طرح اُس راجا کے لئے جو آرہا ہے۔ سخت کوشش کرنے والے آدمی اور جو ہر قسم کا بُرا کام کرتے ہیں۔ (ملازم) رتھ کھینچنے والے گانوں کے مکھیا۔ کھانے پینے کی چیزیں تیار کرکے کھڑے رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ وہ آرہا ہے۔ وہ آرہا ہے۔ اسی طرح تمام جاننے والے جاندار اس کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ برہم آرہا ہے۔ یہ آیا۔

۳۸۔ اور جیسے جب راجہ آرہا ہے۔ سخت کام کرنے والے سختی و جرم سے کام لینے والے (ملازم) رتھ کھینچنے والے گانوں کے مکھیا۔ اُس سے ملنے کے لئے جاتے ہیں۔ اسی طرح مرنے کے وقت تمام اندریاں آتما سے اکٹھی ہو کر ملتی ہیں۔ جب وہ آخری سانس لیتا ہے۔

چوتھا براہمن

۱۔ جب یہ آتما کمزوری میں غرق ہو کر گویا بے خبر بن جاتا ہے۔ تب تمام پران اکٹھا ہو کر اس کے پاس آتے ہیں۔ اور وہ ان اندریوں کو اپنے ساتھ لے کر ہردے میں اترتا ہے۔ اور جب آنکھوں میں رہنے والا پُرش باہر واپس آجاتا ہے۔ تب وہ کسی روپ کو نہیں جانتا۔

۲۔ ایک ہو جاتا ہے۔ تب لوگ کہتے ہیں۔ اب نہیں دیکھتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں سونگھتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں چکھتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں سنتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں نہیں سوچتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں چھوتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں جانتا ہے۔ ایک ہو جاتا ہے اب اُس کے دل کا وہ حصہ جو ہتا ناڑی کے چوٹی پر ہے) پرکاشت ہو جاتا ہے۔ اس پرکاش سے وہ آتما نکلتا ہے۔ یا تو آنکھ سے یا دماغ سے یا جسم کے دوسرے حصّوں سے۔ اور جب وہ نکلتا ہے۔ تو (دیکھیہ) پران اس کے پیچھے نکلتا ہے اور جب پران نکلتا ہے۔ تو تمام اندریاں اس کے پیچھے نکلتی ہیں وہ گیان کے ساتھ چلتا ہے۔ اس کو اس کی ودیا (اُپاسنا)،

اور کرم سہارا دیتے ہیں اور پہلی پڑ گیا۔ بڑھی بھی
۳۔ اور جس طرح کیڑا تنکے کے ایک سرے پر پہنچکر اور ایک سہارا پاکر اپنے آپ کو کھینچ لیتا ہے۔ اسی طرح یہ آتما شریر کو دور پھینک کر مردہ بنا کر اور ایک اور سہارا پکڑ کر اپنے آپ کو کھینچ لیتا ہے۔

۴۔ جسطرح سونار سونے کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے ایک زیادہ نیا اور زیادہ خوبصورت شکل بناتا ہے۔ اسی طرح یہ آتما اس شریر کو دور پھینک کر مردہ بنا کر زیادہ نیا اور زیادہ خوبصورت شکل کا بنا لیتا ہے وہ چاہے، گندھروں کا دیوتاؤں کا پتروں کا یا پرجاپتی کا یا برہما کا یا دوسرے جانوروں کا شریر ہو جیسا جس کا کرم ہوگا اور گیان ہوگا ویسا شریر بنیگا۔

۵۔ یہ آتما برہم ہے گیان والا۔ من والا۔ پران والا۔ آنکھ والا کان والا۔ پرتھوی والا جل والا۔ وایو والا۔ آکاش والا۔ تیج والا۔ کام والا۔ بغیر کام والا۔ کرودھ والا۔ بغیر کرودھ والا۔ دھرم والا۔ بغیر دھرم والا۔ اور سب والا ہے۔ سو جیسا اس روپ اور اُس روپ والا ہے سو جیسا کرم کرنیوالا اور جیسا سلوک کرنے والا ہوتا ہے۔ ویسا ہی وہ بنتا ہے۔ نیکی کرنے والا نیک بنتا ہے۔ اور بُرائی کرنے والا بُرا بنتا ہے پُنیہ کرم سے وہ پُنیہ آتما بنتا ہے۔ اور پاپ کرم سے پاپ آتما بنتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ پُرش کاما والا ہی ہے۔ اُس کی جیسی کاما ہوتی ہے۔ جیسا ارادہ ہوتا ہے۔ ویسا ہی ارادہ والا ہوتا ہے۔ جیسا دھرم کرتا ہے۔ ویسا ہی دھرم والا ہوتا ہے۔ جیسا کرم کرتا ہے۔ ویسا پھل پاتا ہے

تشریح: یہاں پر آتما کو کردوہ والا تیج والا کہا گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ سنسکرت میں تیجو سے کردوہ مے وغیرہ لفظ آئے ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ بھی سکتا ہے۔ تیج کے مشابہ کردوہ کے مشابہ وغیرہ وغیرہ۔ بات یہ ہے۔ یہ سب آتما ہی کی وجہ سے زندہ ہو جاتے ہیں۔ اور آتما ان کا مشابہ معلوم ہوتا ہے۔ یہی آتما کبھی بغیر کردوہ اور بغیر کامنا کے رہتا ہے۔

۶۔ اس بارہ میں یہ شلوک ہے۔ وہی وہ پھنسا ہوا کرم کے ساتھ جاتا ہے۔ جہاں اس کا لنگ شریر سوکشم شریر) اور من بندھا ہوا ہے اور اس کرم کے پھل کو پاکر جو کچھ وہ یہاں کرتا ہے۔ اس لوک سے پھر اس لوک میں کرم کرنے کے لئے آتا ہے۔ یہ وہ پرش ہے جو کامنا کرتا ہوا ہے۔ جب وہ کامنا نہیں کرتا۔ تب کہتے ہیں۔ کامنا سے آزاد ہے۔ کامناؤں سے باہر نکل گیا ہے جس کی کامنائیں پوری ہو گئیں ہیں۔ جس کو صرف آتما کی کامنا ہے۔ اس کے پران نہیں نکلتے ہیں۔ برہم ہی ہو کر وہ برہم کو پہنچتا ہے۔

تشریح: پران نہیں نکلتے۔ نہیں مرتا۔ نہ نئے جسم میں جاتا ہے۔

۷۔ اس کے بارہ میں یہ شلوک ہے: "اس کے من میں جو خواہش رہتی ہے۔ جب وہ سب چھوٹ جاتی ہے۔ تب فانی انسان لافانی ہو جاتا ہے۔ اور یہاں وہ برہم کو پاتا ہے"۔ اور جس طرح سانپ کی

کیچلی مری ہوئی اور پھینکی ہوئی یا بنی رسوراخ اپر پڑی رہتی ہے۔ اسی طرح اس کا یہ شریر پڑا رہتا ہے۔ اور یہ آتما شریر سے چھوٹکر امرت پران (زندگی والا) برھ ہی ہے۔ جنک ودیہہ نے کہا "اس کے بدلے میں اے بھگون! تم کو ہزار گائیں دیتا ہوں"

۸۔ اس کے بارہ میں یہ شلوک ہے "سوکشم پھیلا ہوا۔ اور پرانا مارگ میں نے چھولیا۔ میں نے پا لیا۔ اُس مارگ سے برھم کے جاننے والے مستقل مزاج آدمی آزاد ہوکر سورگ لوک کو جاتے ہیں۔ اور تب ان سے بھی اوپر جاتے ہیں)

۹۔ کہتے ہیں۔ کہ اس مارگ میں یا سفید یا نیلا یا پیلا یا ہرا یا لال ہے۔ یہ مارگ برہما نے تلاش کیا ہے۔ اِس مارگ سے وہ جاتا ہے۔ جو برھم کو جاننے والا ہے۔ جس نے پنیہ کرم کئے ہیں۔ اور جو تیجسوی ہے۔

۱۰۔ گہنے اندھیرے میں وہ داخل ہوتے ہیں۔ جو صرف اودیا سے کام رکھتے ہیں۔ اور جو ودّیا کے عاشق ہیں۔ وہ اس سے بھی زیادہ گھنے اندھکار میں داخل ہوتے ہیں۔

۱۱۔ جو لوک سُکھ سے خالی ہیں۔ اور گہرے اندھیرے سے ڈھکے ہیں۔ مرنے کے بعد وہ نادان بےعقل لوگ ان لوکوں کو جاتے ہیں۔

۱۲۔ اگر پُرش آپ اپنے کو جان لے کہ "میں یہ ہوں" تو پھر کیا چاہیگا؟ کس خواہش کے لئے شریر چھوٹنے پر دُکھی ہوگا؟

۱۳۔اس خطرناک سنسار میں داخل ہوئے ہوئے آتما کو جس جس نے ڈھونڈھ لیا ہے۔اور سمجھ لیا ہے۔وہ سب کا بنانے والا ہے۔کیونکہ وہ سب کا بنانے والا ہے۔اُس کی دُنیا ہے۔وہ اپنے آپ دُنیا ہے۔

۱۴۔یہاں ہی رہتے ہوئے ہم اس کو جان سکتے ہیں۔اور اگر ہم گیان سے خالی رہے تو پھر سخت تباہی ہے۔جو اس کو جانتے ہیں وہ امرت ہوتے ہیں۔مگر دوسرے لوگ دُکھ ہی سمجھتے ہیں۔(جو اگیانی ہیں)

۱۵۔جب انسان اس روشن آتما کو صاف طور پر۔موجودہ آیندہ زمانہ پر حکومت کرتا ہوا دیکھ لیتا ہے۔ تو وہ اُس سے منہ نہیں موڑتا ہے۔

۱۶۔جو برس کے دنوں سے علیحدہ گردش کرتا رہتا ہے۔وہ اس کو دیکھتا ہوا اُپاسنا کرتا ہے۔جو جیو بتوں کی جیوتی ہے۔وایو ہے امر ہے۔

۱۷۔جس میں پانچ اور آکاش رہتا ہے۔میں اس کو آتما سمجھتا ہوں میں جو جاننے والا ہوں۔اس کو برہم سمجھتا ہوں۔میں جو امر ہوں۔اس امر سمجھتا ہوں۔

تشریح۔پانچ = پنچ پران۔خواہ پانچ اندریاں۔

۱۸۔جو اُس کو پران کا پران۔آنکھ کی آنکھ۔کان۔اور من کا من

جانتے ہیں۔ وہ اس کو قائم اور سب سے پہلے ہونے والا برہم جانتے ہیں۔

۱۹۔ اس کو صرف من سے ہی دیکھنا چاہئے کہ اس میں کثرت یا اختلاف نہیں ہے۔ وہ جو اس میں اختلاف دیکھتا ہے۔ وہ موت سے موت کو پاتا ہے۔

۲۰۔ اس لایزال اور ہستی مطلق کو ایک ہی طرح سے دیکھنا چاہئے یہ کثافت سے آزاد ہے۔ آکاش سے دور ہے۔ جنم سے رہت آتما سب سے بڑا اور لافانی ہے۔

۲۱۔ مستقل مزاج براہمن اسی کو جان کر دانائی حاصل کرے۔ بہت باتوں کا خیال نہ کرے کیونکہ بانی تکلیف دینے والی ہے۔

۲۲۔ اور یہ سب سے بڑا جنم سے آزاد آتما۔ وگیان والا ہے۔ پرانوں سے گھرا ہوا۔ جو دل کے اندر ہردے آکاش ہے۔ اس میں آرام کرتا ہے۔ سب کا بس کرنے والا۔ سب پر حکومت کرنے والا سب کا خداوند۔ وہ نہ نیک کرم سے بڑا ہوتا ہے۔ نہ برے کرم سے چھوٹا ہوتا ہے۔ یہ سب کا ایشور ہے۔ سب جانداروں کا پالک ہے یہ ضابطوں رکھنے والا بند ہے۔ تاکہ تمام لوگوں کو انتظام میں چلا سکے براہمن کو چاہئے۔ وید پڑھ کر اس کو جانیں۔ خواہ یگیہ سے دان سے تپ سے۔ ورت سے (اس کو جانیں) اسی کو جان کر آدمی منی ہو جاتا ہے۔ سنیاسی، سی برہم لوک کی خواہش کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اسی کو جانتے ہوئے عالم پنڈت اولاد کی خواہش

نہیں کرتے تھے (انہوں نے کہا ، ہم اولاد لے کر کیا کرینگے ۔ ہمارے پاس یہ لوک (برہما) ہے ۔ اور وہ لڑکوں کی خواہش سے دولت کی خواہش سے نیز لوگوں کی خواہش سے اوپر آکر بھکشو کی طرح پھرتے ہوئے روزی چلانے لگے (کیونکہ جو لڑکے کی خواہش ہے ۔ وہ دہن کی خواہش ہے ۔ اور جو دہن کی خواہش ہے ۔ وہ لوک کی خواہش ہے ۔ یہ دونوں بلا شک خواہش ہی ہیں ۔ اور وہ آتما جس کی تعریف "نیتی نیتی" کی ہے وہ گرہن کرنے (پکڑنے) کے قابل نہیں ہے ۔ وہ اٹوٹ ہے کیونکہ توڑا نہیں جا سکتا ۔ وہ اسنگ ہے ۔ کیونکہ اس سے کوئی جوڑا نہیں جا سکتا ۔ وہ بندھن سے آزاد ہے ۔ نہ اس کو درد سے دکھ ہوتا ہے نہ کامیاب ہوتا ہے ۔ (جو اس راز کو جانتا ہے) وہ دونوں (کامیابی اور ناکامیابی) کے خیال) سے دب نہیں جاتا (وہ کبھی نہیں سوچتا کہ) میں نے اس سبب سے بھلائی کی ہے یا اس سبب سے برائی کی ہے ۔ ہاں وہ ان دونوں پر غالب آتا ہے ۔ اور جو کچھ اس نے کیا ہے ۔ یا جو کچھ اس نے نہیں کیا ہے ۔ وہ دونوں اس پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتے ۔

۲۳ ۔ رگ وید اس طرح کہتا ہے ۔ یہ (نیتی نیتی سے بیان کئے ہوئے) برہم کی دائمی مہانتا (شبھ اکرم سے بڑھتی ہے نہ (پاپ) کرم سے گھٹتی ہے ۔ انسان کو چاہئے ۔ اس کا متلاشی بنے ۔ اس کے تلاش کرنے سے وہ پھر پاپ سے لپت نہیں ہوتا ۔" اس لئے ایسا جاننے والا جو شانت ہے ۔ اندریوں کا دمن کر لیا ہے ۔

ورکت ہے۔ برداشت کرنے والا ہے۔ اور یکسو ہو کر آتما ہیں ہی آتما کو دیکھتا ہے۔ پاپ اس کو دبا نہیں سکتا۔ وہ سب پاپوں کو دبا لیتا ہے۔ پاپ اس کو نہیں تپاتا۔ یہ سب پاپوں کو تپاتا ہے پاپ سے آزاد۔ کثافت سے آزاد۔ شک وشبہات سے آزاد برہم ہوتا ہے۔ یہ برہم لوک ہے۔ اے راجہ! تو برہم لوک کو پہونچ گیا ہے "۔ اس طرح یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ جنک بولا "بھگون! میں آپ کو ودیہہ دیش دیتا ہوں۔ اور اپنے آپ کو بھی تمہاری خدمت کے لئے (سیوک کی حیثیت میں) دیتا ہوں "۔

۲۴۔ یہ سب سے بڑا۔ اجنما آتما مضبوط دہن کا دینے والا ہے جو یہ جانتا ہے۔ وہ دہن کو حاصل کرتا ہے۔

۲۵۔ یہ سب سے بڑا اجنما آتما۔ اجر۔ امر۔ امرت ابھئے برہم ہے۔ برہم ابھئے ہے۔ اور وہ جو یہ جانتا ہے۔ ابھئے برہم بن جاتا ہے۔

پانچواں براہمن

۱۔ یاگیہ ولکیہ کی دو عورتیں تھیں۔ میتری اور کاتیاینی۔ ان میں سے میتری برہم وادنی (برہم پرچار کرنے والی) تھی۔ مگر کاتیاینی میں صرف اتنی عقل تھی جتنی (معمولی) عورتوں میں ہوا کرتی ہے۔ اب یاگیہ ولکیہ نے چاہا۔ کہ زندگی کے (دوسرے ادستھا) میں

داخل ہو۔

۲- یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ میتری! میں اس جگہ سے (جنگل کو) جانے والا ہوں۔ کیا اچھی بات ہو۔ تیرا کاتیاینی کے ساتھ فیصلہ کر جاؤں۔"

۳- میتری نے کہا۔ بھگون! اگر یہ تمام پرتھوی دہن سے بھری ہوئی مجھ کو مل جائے۔ کیا میں اس کو پاکر امر ہو جاؤنگی؟ یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ نہیں جیسے دولت والوں کی زندگی ہوتی ہے۔ ویسے ہی تیری زندگی ہوگی۔ مگر امر ہونے کی تو دہن سے کوئی امید نہیں ہے۔

۴- میتری نے کہا۔ اگر اس سے امر نہ ہونگی۔ تو پھر اس کو لے کر میں کیا کرونگی۔ جو کچھ آپ اس معاملہ میں جانتے ہوں۔ وہ مجھ کو بتائیے۔"

۵- یاگیہ ولکیہ نے کہا۔ تو میری پیاری بن کر پیار کو بڑھاتی ہے بیشک۔ میں تیرے لئے اس کی ویاکھیا کرونگا۔ اور میں جو ویاکھیان دوں۔ تو اس پر پورا پورا دھیان دے۔"

۶- اس نے کہا۔ اے میتری! شوہر شوہر کی خواہش سے پیار نہیں ہوتا۔ بلکہ آتما کے خیال سے شوہر پیارا ہوتا ہے۔ اے میتری! استری پتنی کے خیال سے پیاری نہیں ہوتی۔ بلکہ آتما کے خیال سے استری پیاری ہوتی ہے۔ اے میتری! پتر پتروں کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے پتر پیارے

ہوتے ہیں۔ اے میتری! دولت دولت کے خیال سے پیاری نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے دولت پیاری ہوتی ہے۔ اے میتری! مویشی مویشی کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے مویشی پیارے ہوتے ہیں۔ اے میتری! برہم برہم کے خیال سے پیارا نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے برہم پیارا ہوتا ہے۔ اے میتری! کشتر کشتری پنے کے خیال سے پیارا نہیں ہوتا۔ بلکہ آتما کے خیال سے کشتر پیارا ہوتا ہے۔ اے میتری! لوگ لوگوں کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے لوگ پیارے ہوتے ہیں۔ اے میتری! دیوتا دیوتا کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے دیوتا پیارے ہوتے ہیں۔ اے میتری! وید ویدوں کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے وید پیارے ہوتے ہیں۔ اے میتری! بھوت بھوت پنے کے خیال سے پیارے نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے بھوت پیارے ہوتے ہیں۔ اے میتری! ہر ایک چیز اپنے ہی خیال سے پیاری نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف آتما کے خیال سے چیز پیاری ہوتی ہے۔ بلا شک اے میتری! آتما دیکھنے کے قابل ہے۔ دھیان دینے کے قابل ہے۔ ندھیاسن کرنے کے قابل ہے۔ اے میتری! جب آتما کو دیکھ لیا۔ سن لیا۔ منن کر لیا۔ اور جان لیا۔ تب اس نے سب کچھ جان لیا۔

۷۔ برمھ اس کو دور پھینکدیتا ہے۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے برمھ کو جانتا ہے۔ کشتر اس کو دور پھینک دیتا ہے جو آتما سے علاوہ کسی اور کے سہارے کشتر کو جانتا ہے۔ لوک اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے لوک کو جانتا ہے دیوتا اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے دیوتا کو جانتا ہے۔ وید اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے وید کو جانتا ہے۔ جاندار اس کو دور پھینک دیتے ہیں۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے جاندار کو سمجھتا ہے۔ ہر ایک چیز اس کو دور پھینکدیتی ہے۔ جو آتما کے علاوہ کسی اور کے سہارے چیز کو جانتا ہے۔

یہ برمھ۔ کشتر۔ لوک۔ دیو۔ وید۔ جاندار ہر ایک چیز یہ ہے۔ جو یہ آتما ہے۔

۸۔ جیسے جب نقارہ پر چوب پڑتی ہے۔ تب کوئی اس کے باہری شبد کو نہیں پکڑ سکتا۔ مگر نقارہ کے پکڑ لینے سے یا چوب سے ضرب لگانے والے کے پکڑ لینے سے شبد پکڑا جا سکتا ہے۔

۹۔ جیسے جب شنکھ بجایا جاتا ہے۔ تو اس کے باہری آواز کو کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ مگر شنکھ کے پکڑنے سے یا شنکھ بجانے والے کے پکڑنے سے شبد پکڑا جا سکتا ہے۔

۱۰- اور جیسے جب بین بجائی جاتی ہے۔ تب اس کے باہر کی آواز کو کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ مگر بین کے پکڑنے یا بین بجانے والے کے پکڑنے سے شبد پکڑا جا سکتا ہے۔

۱۱- جیسے گیلی لکڑیوں کی آگ جب جل رہی ہو۔ تو اس سے الگ دھواں نکلتا ہے۔ اسی طرح اس بڑی ستا کا یہ باہر سانس لینا ہے جو رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھروانگرس۔ اتہاس۔ پوران۔ ودیائیں۔ اپ نشد۔ شلوک۔ سوتر۔ ویاکھیان جو یگیہ کی چیزیں ہیں۔ جو ہوم کی چیزیں ہیں۔ جو کھانے کی چیزیں ہیں۔ جو پینے کی چیزیں ہیں۔ یہ لوک اور پرلوک اور ہر ایک جاندار۔ اسی کے ہی باہر سانس لئے ہوئے ہیں۔

۱۲- جیسے تمام پانیوں کا ایک آشرا سمندر ہے۔ اسی طرح تمام سپرشوں کا ایک آشرا توچا (جرم) ہے۔ اسی طرح تمام گنا ہوں کا ایک آشرا ناک ہے۔ اسی طرح تمام ذائقوں کا ایک آشرا زبان ہے۔ اسی طرح تمام روپوں کا ایک آشرا آنکھ ہے۔ اسی طرح تمام خیالوں کا ایک آسرا من ہے۔ اسی طرح تمام ودیاؤں کا ایک آشرا ہردے ہے۔ اسی طرح تمام کرموں کا ایک آشرا ہاتھ ہے۔ اسی طرح تمام آنندوں کا ایک آشرا آلہ تناسل (اندری) ہے۔ اسی طرح تمام کے خارج کرنے کا ایک آشرا گدا (مقعد) ہے۔ اسی طرح تمام راستوں کا ایک آشرا پاؤں ہے۔ اسی طرح تمام ویدوں کی ایک آشرا بانی ہے۔

۱۳- جیسے نمک کا ٹکڑا کہ نہ کچھ اس کے اندر ہے۔ نہ باہر ہے وہ اکٹھا ہوا ہو اصرف ایک اس کا ڈھیلا ہے۔ اسی طرح اے میتری! یہ آتما ہے نہ کچھ اس کے اندر ہے۔ نہ باہر ہے۔ یہ بالکل ایک پورے وگیان کا ڈھیلا ہی ہے۔ یہ ان مہا بھوتوں میں ظاہر ہو کر انہیں میں گم ہو جاتا ہے۔ مرنے کے پیچھے اس کا کوئی پتہ نشان نہیں رہتا۔ یہ میں کہتا ہوں۔ اے میتری!" اس طرح یاگیہ ولکیہ نے کہا۔

۱۴- تب میتری نے کہا۔ "بھگون! یہاں آکر آپ نے مجھ کو گھبراہٹ میں ڈال دیا۔ میں بلا شک اس کو نہیں سمجھتی ہوں" اس نے کہا "اے میتری! میں بلا شک گھبراہٹ کی بات نہیں کرتا ہوں۔ بلا شک یہ آتما ابناشی ہے۔ نشٹ نہ ہونا اس کا سوبھاؤ ہے۔

۱۵- کیونکہ جہاں دو ہوتے ہیں۔ وہاں ایک دوسرے کو دیکھتا ہے۔ وہاں ایک دوسرے کو سونگھتا ہے۔ وہاں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتا ہے۔ وہاں ایک دوسرے کو چھوتا ہے وہاں ایک دوسرے کو جانتا ہے۔ مگر جب یہ سب آتما ہی ہو گیا تو کوئی کس سے کس کو دیکھے۔ کس سے کس کو سونگھے۔ کس سے کس کا رس لیوے۔ کس سے کس کے ساتھ بات کرے۔ کس سے کس کو سنے۔ کس سے کس کو سمجھے۔ کس سے کس کو جانے۔ چونکہ یہ سب کو جانتا ہے۔ اس کو کس سے جانے! یہ آتما جس کی تعریف نیتی نیتی ہے۔ وہ پکڑنے کے قابل نہیں۔

کیونکہ وہ پکڑا نہیں جا سکتا۔ وہ اٹوٹ ہے۔ کیونکہ وہ توڑا نہیں جا سکتا۔ وہ قید سے آزاد ہے نہ اُس کو درد ہوتا ہے۔ نہ وہ ناکامیاب ہوتا ہے۔ اے پیاری! جاننے والے کو کس سے جانے۔ اے میتری! تجھ کو تعلیم دے دی اے پیاری! اتنا ہی امرت ہے" یہ کہہ کر یاگیہ ولکیہ جنگل کو چلا گیا۔

چھٹا براہمن

۱۔ (گوروشیشہ کا ، ہنس کہتے ہیں (۱) پوتماشیہ نے گوپ دن سے سیکھا (۲) گوپ دن نے پوتیماشیہ سے (۳) پوتیماشیہ نے گوک دن سے (۴) گوپ دن نے کوشک سے (۵) کوشک نے کونڈنیہ سے (۶) کونڈنیہ نے شانڈلیہ سے (۷) شانڈلیہ نے کوشک اور گوتم سے (۸) گوتم نے آگنی ویش سے۔

۲۔ (۹) آگنی ویش نے گارگیہ سے (۱۰) گارگیہ نے گارگیہ سے (۱۱) گارگیہ نے گوتم سے (۱۲) گوتم نے ستیتو سے (۱۳) ستیتو نے پاراشریاین سے (۱۴) پاراشریاین نے گارگاین سے (۱۵) گارگاین نے اُدّاکاین سے (۱۶) اُدّاکاین نے جابالاین سے (۱۷) جابالاین نے مادھیہ نندناین سے (۱۸) مادھیہ نندیائن نے سوکراین سے (۱۹) سوکراین نے کاشاین سے (۲۰) کاشاین نے

سایکاین سے (۲۱) شایکاین نے کوشکاین سے (۲۲) کوشکاین نے گھرت کوشک سے۔

۴- (۲۳) گھرت کوشک نے پاراشریاین سے (۲۴) پاراشریاین نے پاراشریہ سے (۲۵) پاراشریہ نے جاتوکرنیہ سے (۲۶) جاتوکرنیہ نے آسوراین سے اور پاسک سے (۲۷) آسوراین نے تریونی سے (۲۸) تریونی نے اوپ چندھی سے (۲۹) اوپ چندھی نے آسوری سے (۳۰) آسوری نے بھردواج سے (۳۱) بھردواج نے آترے سے (۳۲) آترے نے مانٹی سے (۳۳) مانٹی نے گوتم سے (۳۴) گوتم نے گوتم سے (۳۵) گوتم نے واتسیہ سے (۳۶) واتسیہ نے شانڈلیہ سے (۳۷) شانڈلیہ نے کوشوریہ کاپیہ سے (۳۸) کوشوریہ کاپیہ نے کمار ہارت سے (۳۹) کمار ہارت نے گالو سے (۴۰) گالو نے ودربھی کونڈنیہ سے (۴۱) ودربھی کونڈنیہ نے وتسیبات بابھرو سے (۴۲) وتسیبات بابھرو نے پنتی سوبھر سے (۴۳) پنتی سوبھر نے آیسیہ انگرس سے (۴۴) آیسیہ انگرس نے آبھوتی تواشٹر سے (۴۵) آبھوتی تواشٹر نے وشوروپ تواشٹر سے (۴۶) وشوروپ تواشٹر نے اشوین سے (۴۷) اشوین نے ودھیچ اتھروان سے (۴۸) ودھیچ اتھروان نے اتھروا دیو سے (۴۹) اتھروا دیو نے مرتیو پرادھونس سے (۵۰) مرتیو پرادھونس نے پرادھونس سے (۵۱) پرادھونس نے اکرشی سے (۵۲) اکرشی نے وپرچتی سے (۵۳)

دپرچتی نے ویشتی سے (۵۴) ویشتی نے سنا رو سے (۵۵) سنارو نے سناتن سے (۵۶) سناتن نے سنگ سے (۵۷) سنگ نے پرشتی سے (۵۸) پرشتی نے برمھ سے (۵۹) برمھ نے سویمبھو سے (اپنے آپ سے) برمھ کو نمسکار ہے۔

پانچواں ادھیاء

پہلا براہمن

۱- وہ برمھ پورن ہے۔ یہ جگت پورن ہے۔ اُس پورن سے یہ پورن نکلتا ہے۔ اُس پورن کی پورنتا کو لے کر یہ پورن ہی باقی رہتا ہے۔ ادم آکاش برمھ ہے۔ آکاش یہاں وہ ہے۔ جو پورا نا ہے۔ آکاش وہ ہے جو وایو والا ہے۔ یہ کوریا پانی کے بیٹے نے کہا تھا۔ یہ ویاد (ادم) ودیا ہے۔ براہمن ایسا جانتے ہیں۔ (کیونکہ) انسان اس (ادم) اسے جو کچھ جاننے کے قابل ہے۔ سب جان لیتا ہے۔

دوسرا برہمن

۱۔ پرجاپتی کی اولاد تین طرح کی ہے۔ دیوتا۔ انسان۔ اور راکشس (یہ) اپنے باپ پرجاپتی کے پاس برہمچاری بن کر رہے۔ برہمچریہ بسون کرنے کے بعد دیوتاؤں نے کہا۔ "آپ ہم کو کچھ بتا دیں" پرجاپتی نے اُن کو یہ حرف دَ द बتا کر کہا۔ کیا تم نے جان لیا؟ اُنہوں نے کہا۔ ہاں جان لیا۔ آپ نے ہم کو یہ بتلایا ہے کہ اپنے آپ کو اپنے بس میں رکھو۔ اس نے کہا: ہاں یہی ہے۔

۲۔ اب اس سے آدمیوں نے کہا۔ "ہم کو آپ کچھ بتائیں" اُن سے اُس نے یہ ایک حرف دَ द بتا دیا۔ اور پوچھا کیا تم نے سمجھا۔ انہوں نے کہا: ہاں سمجھ لیا۔ آپ نے ہم کو بتایا۔ دو (दत्त) اُس نے کہا۔ ہاں تم نے جان لیا ہے۔

۳۔ اب راکشسوں نے اُس سے کہا۔ "آپ ہم کو کچھ بتائیں" اس نے اُن کو ایک حرف دَ द بتا دیا۔ اور پوچھا۔ کیا تم نے جان لیا۔ اُنہوں نے کہا۔ ہاں۔ ہم نے جان لیا۔ آپ نے ہم کو کہا ہے۔ دَیا کرو (दयध्वम्) اُس نے کہا۔ "ہاں تم نے جان لیا ہے" یہ وہی پرجاپتی کی (تعلیم) گرجتے ہوئے بادل کی طرح دیوی بانی بتاتی ہے۔ دَ۔ دَ۔ دَ یعنی اپنے آپ کو ضبط میں رکھو دان

وہ۔ اور دیا کرے۔ اس لئے ربا پ بیٹے کو اور گورو چیلے کو ان یہ تین باتیں سکھلائے دَم۔ دان۔ اور دیا۔

تیسرا برہمن

۱۔ ہردے پرجاپتی ہے۔ یہ برہم رکا سادہن) ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ پس یہ تین حرفوں والا ہے۔ ہی۔ د۔ سے۔ ہی ایک حرف ہے جو اس (حرف) کو جانتا ہے۔ اس کو یگانہ د بیگانہ نذر دیتے ہیں۔ د یہ ایک حرف ہے۔ جو اس کو جانتا ہے۔ اس کو یگانے بیگانے دیتے ہیں۔ سے تیسرا حروف ہے۔ جو اس کو جانتا ہے۔ وہ سورگ لوک کو جاتا ہے۔

تشریح۔ ہی + د + سے = ہی دسے۔ یہ تین مادوں سے بنے

ہی نتی = نذر دیتے ہیں۔

دوتی = دیتے ہیں۔

اتی = جاتے ہیں۔

شنکر اچاریہ جی اس کی وضاحت اس طرح فرماتے ہیں۔ تمام اِسیا اپنا اپنا کیفیت ہردے کو دیتے ہیں۔ اپنا اپنا بل بھی دیتے ہیں۔ اور ہردے اس کو آتما کو دیتا ہے۔

چوتھا براہمن

۱۔ یہ (ہردے) بلاشک وہی ہے۔ جو یہ ستیہ (برہم) ہے اور جو اس بڑی قابل تعظیم (ہستی) اور سب سے پہلے پرگٹ ہونے والے کو ستیہ برہم کی طور پر جانتا ہے۔ وہ ان لوگوں کو جیت لیتا ہے اور وہ (دشمن) بھی اسی طرح اس کے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ ہاں جو اس بڑے سب سے پہلے پرگٹ ہونے والے کو ستیہ برہم کی طور پر جانتا ہے۔ کیونکہ برہم ستیہ ہے۔

پانچواں براہمن

۱۔ شروع میں یہ (جگت) جل (مہت تتّو) ہی تھا۔ اُن پانیوں نے ستیہ کو پرگٹ کیا۔ اور ستیہ برہم ہے۔ برہم نے پرجاپتی (وراٹ) کو اور پرجاپتی نے دیوتاؤں کو پیدا کیا۔ وہ دیوتا صرف ستیہ کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اس ستیہ کے تین حروف س + تی + یہ ہیں۔ س ایک حرف ہے۔ تی یہ دوسرا حرف ہے۔ اور یہ تیسرا حرف ہے۔ پہلا اور آخری حروف ستیہ ہیں اور درمیان کا جھوٹ ہے۔ پس یہ جھوٹ دونوں طرف سے ستیہ سے گھرا ہوا ہے۔ اس پر ستیہ ہی غالب ہوتا ہے۔ جو اس طرح جانتا ہے۔ اُس

پر جھوٹ حملہ نہیں کرتا۔

۲- یہ جو ستیہ ہے وہی آدیتہ (سورج) ہے جو یہ اس منڈل (نظام شمسی) کا پورش ہے۔ اور جو یہ داہنی آنکھ میں پورش ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے میں رہتے ہیں۔ یہ سورج اپنے کرنوں کے ذریعہ اس (آنکھ والے پُرش) میں رہتا ہے۔ اور یہ (آنکھ والا پُرش) پران (اندریوں) کے ذریعہ اس میں (رہتا ہے) جب یہ اس شریر سے نکلنے کو ہوتا ہے۔ تب وہ صرف منڈل (یعنی کرنوں سے خالی) منڈل کو دیکھتا ہے۔ یہ کرنیں اس کے پاس واپس نہیں آتی ہیں۔

۳- اب جو یہ اس منڈل (نظام شمسی) میں پُرش ہے۔ بھوہ۔ भूः اس کا سر ہے۔ کیونکہ سر ایک ہے اور یہ اکشر (حرف) ایک ہے۔ بھووہ: भुवः اُس کے بازو ہیں۔ کیونکہ بازو دو ہیں۔ اور یہ اکشر (حروف) دو ہیں۔ سووہ: स्वः اُس کے پاؤں ہیں۔ کیونکہ پاؤں دو ہیں اور یہ اکشر (حروف) دو ہیں۔ اس کی اپنشد (گپت نام) اَہر: अहर् (دن) ہے۔ جو ایسا جانتا ہے وہ بُرائی کو برباد کر دیتا ہے اور چھوڑ جاتا ہے۔

۴- جو یہ داہنی آنکھ میں پُرش ہے بھوہ: भूः اس کا سر ہے۔ کیونکہ سر ایک ہے۔ اور یہ اکشر ایک ہے۔ بھووہ: भुवः بازو ہیں۔ کیونکہ بازو دو ہیں۔ اور یہ اکشر دو ہیں۔ سووہ: स्वः پاؤں ہیں کیونکہ پاؤں دو ہیں۔ اور یہ اکشر (حروف) دو ہیں۔ اس کی

اپنشد رگپت نام (آتم دمن) ہے۔ جو ایسا جانتا ہے۔ وہ برائی کو برباد کرتا ہے اور اس کو چھوڑ جاتا ہے۔

چھٹا براہمن

امنوسلے یہ پرش پرکاش سروپ ہردے کے اندر وہاں یا جو کی طرح (چھوٹا) ہے یہ سب پر حکومت کرنیوالا سب کا مالک ہے جو کچھ ہے سب پر وہ حکومت کرتا ہے۔

ساتواں براہمن

کہتے ہیں بجلی برہم ہے۔ بجلی کاٹتا ہے۔ جو ایسا جانتا ہے کہ بجلی برہم ہے وہ اس آتما کو برائی سے کاٹ دیتا ہے۔ کیونکہ بجلی دراصل برہم ہے۔

تشریح سنسکرت۔ میں بجلی کے معنے ودیوت विद्युत لفظ آیا ہے۔ جسکے معنی کاٹنے کے ہیں۔ جیسے بجلی بادوں کے اندھکار کو کاٹ دیتی ہے۔ ویسے ہی برہم سے اودیا کا اندھکار کاٹا جاتا ہے۔

آٹھواں براہمن

بانی کو کام دھینو کی طرح اپاسنا چاہئے۔ اس کے چار استھن ہیں۔ سواہا۔ وشٹ۔ ست اور سواہا دیوتا اس کے سواہا اور وشٹ ان دونوں استنوں پر جیتے ہیں۔ انسان ہنت پر۔ پتر سودھا پر جیتے ہیں، پران اس گاؤ کے سانڈ ہیں اور من بچھڑا ہے۔

تشریح۔ یگیہ میں دیوتاؤں کو ہومی سواہا اور وشٹ کہہ کر دی جاتی ہے۔ ہنت شبد کہہ کر انسان کو دیتے ہیں۔ اور سودہا شبد سے پتروں کو دیتے ہیں۔

نواں براہمن

جو اگنی اس پُرش کے اندر ہے۔ وہ ایشوانر ہے جس سے یہ جو انسان کھاتا ہے ہضم ہوتی ہے۔ اس کی آواز یہ ہے۔ جو کان بند کر کے آدمی سنتا ہے۔ جب آدمی نکلنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ تو اس آواز کو نہیں سنتا۔

دسواں براہمن

جب پُرش اس لوک سے چل دیتا ہے۔ تو وہ وایو میں پہونچتا ہے۔ تب وہ اس کے لئے سوراخ والا یعنی جگہ دینے والا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ رتھ کے پہیئے میں سوراخ ہوتا ہے۔ اس سے وہ اوپر چڑھتا ہے۔ اور سورج میں پہونچتا ہے۔ تب سورج اس کو جگہ دیتا ہے۔ جتنا کہ لمبر ڈھول کا سوراخ ہوتا ہے۔ اس سے وہ اوپر چڑھتا ہے۔ اور چاند میں آتا ہے چاند اس کو جگہ دیتا ہے۔ جتنا نقارہ میں سوراخ ہوتا ہے۔ اس سے وہ اوپر

چڑھتا ہے۔ وہ اُس لوک میں پہونچتا ہے۔ جہاں نہ رنج ہے نہ برف ہے۔ وہاں وہ بہت دنوں رہتا ہے۔

گیارھواں براہمن

یہ بہت بڑا تپ ہے جو روگی تپتا ہے۔ جو یہ جانتا ہے وہ پرم لوک کو جیت لیتا ہے۔ یہ بڑا تپ ہے جو مُردہ کو جنگل کی طرف لے جاتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے وہ پرم لوک کو جیت لیتا ہے۔ یہ بڑا تپ ہے۔ جو مُردہ کو آگ پر رکھتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے۔ وہ پرم لوک کو جیت لیتا ہے۔

بارہواں براہمن

بعض کہتے ہیں۔ ناج برمھ ہے۔ مگر یہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ ناج بغیر پران کے گل جاتا ہے۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں۔ پران برمھ ہے۔ مگر یہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ پران بغیر ناج کے سوکھ جاتے ہیں پس یہ دونوں دیوتا (ناج اور پران) ایک ہو کر بڑائی وہدایت ہوتے ہیں۔ اس پر پراترد نے اپنے باپ سے کہا ۔ کیا میں اس کے لئے کوئی بھلائی کر سکتا ہوں۔ جو یہ جانتا ہے۔ کیا میں اسکے لئے کچھ

برائی کر سکتا ہوں" باپ نے اس کو ہاتھ سے روکتے ہوئے کہا "پرانتو! ایسا نہ کرو۔ کیونکہ کون ان دونوں دیوتاؤں کی ایکتا کو پاکر برائی کو حاصل کرتا ہے؟" اس نے جواب دیا۔ 'وی'۔ ناج بلا شک 'وی' ہے کیونکہ تمام جاندار ناج پر زندگی بسر کرتے ہیں رتب اس نے کہا) 'رم' پران بلا شک 'رم' ہے۔ کیونکہ تمام جاندار پران میں خوش رہتے ہیں۔ تمام جاندار اس کا سہارا لیتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے۔ تمام جاندار اس میں خوش رہتے ہیں۔

تیرھواں براہمن

ا۔ اُکتھ۔ پران بے شک اُکتھ ہے۔ کیونکہ پران اس سب کو اُٹھاتا ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ اس سے اُکتھ کا جاننے والا بیر پُرش پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ خود اُکتھ کے سایُج اور سالوکتا کو جیت لیتا ہے۔

۲۔ یجو۔ پران بلا شک یجو ہے۔ کیونکہ پران سے تمام جاندار جڑتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے۔ تمام جاندار اس کی بزرگی کے لئے جڑتے ہیں۔ اور وہ یجو کے سایُج اور سالوکتا کو جیت لیتا ہے۔

۳۔ سام۔ پران بلا شک سام ہے۔ کیونکہ پران سے تمام جاندار ملتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے۔ تمام جاندار مل کر اس کے بڑائی کے لئے ملتے ہیں۔ وہ سام کے سایُج اور سالوکتا کو جیت لیتا ہے۔

۴۔ کشتر۔ پران بلا شک کشتر ہے۔ کیونکہ پران کشتر ہے۔ جو یہ

جانتا ہے۔ وہ اس کشتر (طاقت) کو پاتا ہے جس کے لئے دوسرے کی حفاظت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور وہ کشتر کے ساجَ اور سالوکتا کو جیت لیتا ہے۔

چودھواں براہمن

۱۔ بھومی۔ انترکش۔ دیو۔ یہ آٹھ حرف ہیں۔ گایتری کا ایک پاد آٹھ حروف کا ہوتا ہے۔ یہی ترلوکی کا ایک پاد ہے۔ جو اس کے اس پاد کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ جس قدر ترلوکی ہیں ہے اس کو جیت لیتا ہے۔

۲۔ رچہ۔ یجونشی۔ ساما نہہ۔ یہ آٹھ حروف ہوئے۔ آٹھ حروف کا گایتری کا دوسرا پاد ہے۔ یہ تین ودیا (رگ۔ یجو۔ سام) اس کا دوسرا ہے۔ جو اس کے اس دوسرے پاد کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ جتنا ان تینوں ودیاؤں کا پھل ہے۔ سب کا پا لیتا ہے۔

۳۔ پران (سانس باہر نکالنا) اپان (سانس اندر کھینچنا) ویان (سانس کا لوٹنا) یہ آٹھ حروف ہوں گے۔ گایتری کا تیسرا پاد آٹھ حرفوں کا ہے یہی (پران۔ اپان۔ ویان) اس کا تیسرا پاد ہے۔ جو اس تیسرے پاد کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ جہاں تک سانس لینے کا تعلق ہے (یا جہاں تک زندگی ہے) سب کو جیت لیتا ہے۔ پھر تُریہ جو گایتری کا درشتم پدم ہے اور پرور اج ہے۔ چوتھا پاد ہے۔ درشتم پادم اس

وجہ سے ہے۔ کیونکہ (جو سورج میں پرش ہے۔ وہ دیکھتا ہوا سا معلوم ہوتا ہے۔ اور پرور اج اس وجہ سے ہے۔ کیونکہ وہ ہر ایک لوک کے اوپر چمکتا ہے۔ اور وہ جو اس گایتری کے اس پاد کو جانتا ہے۔ اسی طرح خوبصورتی سے اور یش سے چمکتا ہے۔

۴۔ یہ گایتری (ترلوکی۔ جس کے تین پاد۔ ترلوکی۔ تین ودیا اور پران ہیں)۔ اس چوتھے پاد پر ٹھہری ہوئی ہے۔ جو یہ دیکھتا ہوا سا سب لوکوں سے اوپر ہے۔ وہ چوتھا پاد پھر ستیہ پر ٹھہرا ہوا ہے اور ستیہ آنکھ ہے۔ کیونکہ آنکھ ستیہ ہے۔ یہ پرسدھ ہے۔ اس لئے اب بھی اگر دو آدمی جھگڑتے ہوئے آویں (ایک یہ کہتا ہوا کہ) میں نے دیکھا ہے۔ اور دوسرا یہ کہتا ہوا کہ) میں نے سنا ہے تو ہم اسی کا یقین کریں گے۔ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے اور وہ ستیہ پھر بل پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اور بل پران (زندگی) ہے وہ بل پران پر ٹھہرا ہوا ہے۔ اس لئے کہتے ہیں۔ کہ بل ستیہ سے بھاری طاقت ہے۔ اس طرح یہ گایتری ادھیاتم کے تعلق میں ٹھہری ہوئی ہے۔ یہ گایتری پران (اندریوں) کی حفاظت کرتی ہے۔ اس لئے اس کا نام گایتری ہے۔ گورو جیسے کو جس ساوتری رچا کا اپدیش کرتا ہے۔ وہ یہی گایتری ہے۔ وہ (گورو) جس کو اپدیش کرتا ہے۔ اس کے پرانوں کی حفاظت کرتا ہے۔

۵۔ کئی (گورو اپنے شاگردوں کے لئے) اس ساوتری کو انشٹبھ چھند میں اپدیش کرتے ہیں۔ اس خیال سے کہ انشٹبھ

بانی ہے۔ پس اس طرح برہم بانی رسرسوتی) کا اپدیش کرتے ہیں مگر ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ گاتیری چھند میں ہی ساوتری کا اپدیش کرنا چاہیئے۔ اور اگر اس (راز) کو سمجھنے والا (گورو) (اس کے معاوضہ میں) بہت کچھ لیتا ہے۔ تب بھی وہ اس گاتیری کے ایک پاد کے برابر نہیں ہے۔

۶۔ اگر کوئی (گورو) سب چیزوں سے آسودہ ہُوا ہُوا ان تینوں لوکوں کو (گاتیری کے اپدیش کا) دکشنا لیوے تو اس کے پہلے پاد کو پراپت ہوگا۔ اور اگر کوئی گورو اتنا لیوے۔ جتنا کہ ان تین وِدیاؤں کا پھل ہے۔ تو وہ اس دوسرے پاد کو پراپت ہو سکے گا۔ اور اگر کوئی گورو اتنا لیوے جتنا کہ جاندار سرشٹی ہے۔ تو وہ اس کے تیسرے پاد کو پراپت ہوگا۔ اور اس کا یہی چوتھا درشنیہ پاد لوکوں سے اوپر ہے۔ جو یہ تپتا ہے۔ وہ کسی سے پایا نہیں جا سکتا۔ کہاں سے اتنا لیوے گا۔

تشریح کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اس اپدیش کا معاوضہ نہیں دے سکتا۔ جو کچھ دے گا زیادہ سے زیادہ اسی تین پاد کے اندر ہوگا۔ چوتھا پد باقی ہی رہیگا۔ جو سب سے بڑھ کر ہے۔

۷۔ یہ اس (گاتیری) کا اپ ستھان ہے:۔ اے گاتیری تو ایک پد والی ہے۔ دو پد والی ہے۔ تین پد والی ہے چار پد والی ہے۔ تو بغیر پاد کے ہے۔ کیونکہ تو جانی نہیں جاتی ہے

تیرے چوتھے درشنیہ پاد کے لئے نمسکار ہے۔ جو سب لوکوں سے اوپر ہے۔" (اس اُپ ستھان کے آخر میں) جس کے ساتھ نفرت ہو۔ اس کے لئے یہ بچن کہے۔" وہ (دشمن) اس (پھل) کو نہ پراپت ہو۔" یا یہ کہے کہ" اس کی وہ کامنا پوری نہ ہو جس کے لئے اس طرح اپ ستھان کیا گیا ہے۔" یا یہ کہے کہ میں اس پھل کو پالوں۔"

تشریح اپ ستھان۔ استتی
چار پدوالی۔ (۱) ترلوکی (۲) تین دریا (۳) پران اپان (۴) درشنیہ پد۔
بغیر پد والی۔ جس کا بیان نیتی نیتی سے کیا جاتا ہے۔

۸۔ یہ بات جنک ویدیہہ نے بوڈل (رشی) سے جو اشونترا شو کا بیٹا تھا۔ کہی۔ یہ کہا؟ تو تو اپنے آپ کو گایتری کا جاننے والا بتلاتا تھا۔ تو اب کیسے ہاتھی بن کر مجھ کو اٹھانے کے لئے جا رہا ہے؟ اس نے کہا اے راجہ! میں نے اس کے منہ کو نہیں جانا تھا۔ اگنی ہی اس کا منہ ہے۔ اور اگر بہت چیزیں اگنی میں ڈال دیں تو وہ سب کو بھسم کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس راز کا جاننے والا اگر بہت پاپ بھی کرتا ہے تو وہ اس کو بھسم کر کے شدھ پوتر اور لافانی ہو جاتا ہے۔

تشریح ہاتھی بنا۔ ہاتھی کے قالب میں آیا۔ کیونکہ گایتری کی اصلیت کو نہیں جانتا تھا۔

پندرہواں براہمن

پرکاش سے پاتر (برتن) منڈل سے ستیہ (برہم) کا منہ ڈھکا ہوا ہے۔ اے پوشن! تو اس کو کھول دے۔ جس سے ہم ستیہ کے سروپ کا درشن کریں۔ اے پوشن! تو اس کو کھول دے۔ تاکہ ہم ستیہ کے سروپ کا درشن کریں۔ اے پوشن! ایک دیکھنے والے تم۔ سورج۔ پرجاپتی! کرنوں کو پھیلا دو اور ان کو اکٹھا کرو۔ پرکاش جو تمہارا پرم منگل روپ ہے۔ میں تیرے اس روپ کو دیکھتا ہوں۔ جو وہ پرش ہے۔ سو میں ہوں۔ پران امر وایو کو (سمشٹی وایو کو جا ملے) اور یہ شریر بھسم میں ختم ہو۔ اے سنکلپ والے من! تو اوم کا سمرن کر۔ اپنے کئے ہوئے کو سمرن کر۔ اے سنکلپ سے! سمرن کر۔ کئے ہوئے کا سمرن کر۔ اے اگنی! ہم کو شبھ مارگ (اتر مارگ نہ کہ دکشن مارگ) سے دھن (پھل بھوگ) کے لئے لے چل۔ اے دیو! تو ہمارے تمام کرموں کو جانتا ہے۔ برے پاپ سے ہم کو دور کر۔ ہم بار بار تجھ کو نمسکار کریں گے۔

چھٹا ادھیاء

پہلا براہمن

۱۔ جو سب سے بڑے اور سب سے سریشٹ کو جانتا ہے وہ اپنے لوگوں کے درمیان بڑا اور سریشٹ ہو جاتا ہے۔ پران بلا شک سب سے بڑا اور سریشٹ ہے۔ جو یہ جانتا ہے۔ وہ اپنے لوگوں کے درمیان بڑا اور بزرگ بن جاتا ہے۔ اور ان لوگوں میں بھی جن میں وہ بڑا ہونا چاہتا ہے۔

۲۔ جو بڑی دولتمند (بانی) کو جانتا ہے۔ وہ اپنے آدمیوں کے درمیان دولتمند ہوتا ہے۔ بانی بلا شک بہت دولتمند ہے جو یہ جانتا ہے وہ اپنے لوگوں کے درمیان دولتمند ہوتا ہے اور ان میں بھی جن میں بڑے ہونے کی اس کو خواہش ہے

۳۔ جو درڑھ ستتی (کسی مضبوط جگہ پر قائم ہونے) کو جانتا ہے۔ وہ ناہموار اور ہموار جگہ سب جگہ میں درڑھ استھت سے (مضبوطی سے قایم) ہوتا ہے۔ آنکھ دراصل درڑھ استھت ہے کیونکہ آنکھ کی مدد سے انسان ہموار اور ناہموار جگہ میں مضبوطی

سے قایم ہوتا ہے۔ جو یہ جانتا ہے وہ ہموار اور ناہموار دونوں میں مضبوطی سے قایم رہتا ہے۔

۴۔ جو دولت کو جانتا ہے۔ وہ خواہش کرتا ہے اس کے لئے سب کی سدھی ہوجاتی ہے۔ کان دولت ہے۔ کیونکہ کان ہی سے تمام وید پھل ہوجاتے ہیں۔ جو جاننے کے قابل ہیں جو شخص یہ جانتا ہے۔ اس کی سب کامنائیں پھل ہوجاتی ہیں۔

۵۔ جو گھر (اندریہ اور روشیوں کے آسرے) کو جانتا ہے وہ اپنے لوگوں کے واسطے گھر ہوتا ہے (اور) سب لوگوں کا گھر ہوتا ہے۔ من بلا شک گھر ہے۔ جو یہ جانتا ہے وہ اپنوں اور دوسروں کا گھر (آسرا دینے والا) ہوتا ہے۔

۶۔ جو پرجاپتی کو جانتا ہے۔ وہ اولاد اور مویشی والا ہوتا ہے۔ بیج دراصل پیدایش کا ذریعہ ہے۔ جو یہ جانتا ہے وہ اولاد پیدا کرتا ہے۔ اور مویشی والا ہوتا ہے۔

۷۔ ان اندریوں میں جھگڑا ہوا (سب کہتے تھے) میں ہی بڑا ہوں۔ اور برھم کے پاس گئے۔ اور پوچھا "ہم میں کون بڑا ہے" اس نے کہا تم میں سے نکل جانے پر یہ شریر زیادہ مکروہ معلوم ہو وہ تم میں سب سے بڑا ہے"۔

۸۔ بانی باہر گئی۔ اور ایک برس باہر رہ کر واپس آئی۔ پوچھا "تم میرے بغیر کیسے رہے؟" انہوں نے کہا "جیسے گونگے بغیر بولے ہوئے سانس لیتے ہوئے۔ آنکھ سے دیکھتے ہوئے

من سے جانتے ہوئے۔ بیج سے پیدا کرتے ہوئے زندہ رہتے ہیں۔ اس طرح ہم زندہ رہے۔ تب بانی (جسم میں) داخل ہوئی۔

۹۔ اب آنکھ باہر گئی۔ ایک برس باہر رہ کر واپس آئی۔ پوچھا "میرے بغیر تم کس طرح رہے؟" انہوں نے جواب دیا جیسے اندھے آنکھ سے بغیر نہ دیکھتے ہوئے بھی پران سے سانس لے کر، بانی سے بول کر، کان سے سن کر، من سے جان کر اور بیج سے پیدا کرتے ہوئے زندہ رہتے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی زندہ رہے۔ بانی داخل ہو گئی۔

۱۰۔ کان باہر گیا۔ برس دن باہر رہ کر واپس آیا۔ پوچھا میرے بغیر تم کیسے جی سکے؟ انہوں نے کہا "جیسے بہرے کان سے نہ سنتے ہوئے بھی پران سے سانس لے کر، بانی سے بول کر آنکھ سے دیکھ کر، من سے جان کر اور بیج سے پیدا کرتے ہوئے جیتے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی زندہ رہے" کان داخل ہو گیا۔

۱۱۔ من باہر گیا۔ سال بھر رہ کر واپس آیا پوچھا "میرے بغیر تم کیسے رہے؟ انہوں نے کہا "نادانوں کی طرح من سے نہ جانتے ہوئے بھی پران سے سانس لے کر، بانی سے بول کر آنکھ سے دیکھ کر، کان سے سن کر اور بیج سے پیدا کرتے ہوئے زندہ رہتے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی زندہ رہے" من داخل ہو گیا۔

۱۲۔ بیج باہر گیا۔ سال بھر باہر رہ کر واپس آیا۔ پوچھا "میرے بغیر تم کیسے جئے؟" انہوں نے کہا "جیسے ہیجڑے بغیر بیج کے پیدائش نہ کرتے ہوئے بھی پران سے سانس لے کر بانی سے بول کر آنکھ سے دیکھ کر، کان سے سن کر اور من سے جان کر بھی جیتے ہیں۔ ویسے ہی ہم بھی زندہ رہے" بیج بھی داخل ہو گیا۔

۱۳۔ اب پران (خاص زندگی) باہر جانے لگا تو اس نے ان (کی جڑ) کو اکھیڑ دیا۔ جیسے ایک سندھ دیش کا اچھا گھوڑا ان میخوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ جن سے اس کے پاؤں بندھے ہوتے ہیں۔ تب انہوں نے کہا بھگوان! باہر مت جاؤ۔ تیرے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے" اس نے کہا "تب مجھ کو نذریں دو" انہوں نے کہا "بہت اچھا"

۱۴۔ بانی نے کہا "میں جو بنیاد ہے وہ تیری ہے" آنکھ نے کہا "میں ور ٹھہ مستقل ہوں وہ تیری ہے۔ کان نے کہا "میرا خزانہ تیرا ہی ہے" من نے کہا "میں جو گھر ہوں وہ تو ہے" بیج نے کہا "میں جو پیدا کرتا ہوں وہ تو ہے۔ تب اس نے کہا "میرے لئے ناج اور کپڑا ہوگا؟ (انہوں نے کہا) جو کچھ کتے، کیڑے مکوڑے پتنگے ہیں۔ وہ تیرا ناج ہے اور جل تیرا کپڑا ہے۔ جو اس طرح ان (پران) کو ناج جانتا ہے اس کی کھائی چیز کوئی ایسی نہیں جو ناج نہ ہو۔ اس کی دان

لی ہوئی کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو ناج نہ ہو۔ وید کے جاننے اس
اصل کو پران کا بستر جانتے ہوئے جب کھانے کو ہوتے ہیں۔
تو پہلے آچمن کرتے ہیں۔ اور پھر کھانے کے بعد پانی پیتے
ہیں۔ اس سے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم پران کو ننگا نہیں کرتے ہیں
(یعنی جل کا لباس پہناتے ہیں)۔

دوسرا براہمن

ا۔ سویت کیتو ارون کا پوتا پنچالیوں کی سبھا میں آیا۔ وہ
جیولی کے بیٹے پرواہن راجا کے پاس اس وقت پہنچا جب
وہ دورہ میں تھا۔ جیوں ہی راجا نے اس کو دیکھا۔ اس نے
کہا "کمار! سویت کیتو!" اس نے کہا "ہاں بھگون!" راجہ
نے پوچھا "کیا تمہارے باپ نے تم کو تعلیم دے لی ہے؟"
اس نے کہا "ہاں"۔
۲۔ (راجہ بولا) کیا تم جانتے ہو کہ جب یہ انسان یہاں سے
کوچ کرتے ہیں تو کس طرح مختلف راہیں اختیار کرتے ہیں؟
اس نے کہا نہیں۔ "کیا تم جانتے ہو کہ کس طرح وہ اس لوک
کو پھر واپس آتے ہیں؟" اس نے کہا نہیں۔ کیا تم جانتے
ہو کہ وہ لوک پھر کیوں نہیں جاتا۔ جب یہاں سے اس طرح
بہت سے آدمی برابر چلے جا رہے ہیں؟" اس نے کہا نہیں

کیا تم جانتے ہو۔ کہ کتنی آہوتی کے ہوم کئے جانے پر جل (ہوم کئے گئے (دودھ وغیرہ)) انسانی بولی (شبد) بن کر اُٹھتے اور بولتے ہیں؟ اس نے کہا۔ "نہیں" کیا تم جانتے ہو کہ دیویاں مارگ او پتری یان مارگ کے پانے کے کرم کیا ہیں؟ اور کیا تم نے (اس کی بابت رشی کا قول نہیں سنا ہے۔ کہ "میں نے انسان کے لئے دو رستے سنے ہیں۔ ایک پتروں کا دوسرا دیوتاؤں کا سب لوگ انہیں دو راستوں سے گزرتے ہوئے جاتے ہیں۔ جو پتا (دیو) اور ماتا (پرتھوی) کے درمیان ہیں" اس نے کہا۔ میں ان سوالوں میں سے ایک کو بھی نہیں جانتا ہوں"

۳۔ تب اس نے اس کے ٹھہرانے کا انتظام کیا مگر کمار نے قیام کرنا منظور نہیں کیا۔ اور بھاگ کر اپنے باپ کے پاس واپس آ کر کہنے لگا۔ کہ تم نے کہا تھا کہ مجھ کو تعلیم دے چکے ہو۔ (باپ نے کہا) اے پاک سمجھ والے کیا بات ہوئی؟ بیٹے نے جواب دیا) اس پنچ کشتری نے مجھ سے پانچ سوال کئے۔ میں ان میں سے ایک کو بھی نہیں جانتا ہوں (باپ نے پوچھا) وہ کون سوال ہیں؟ اس نے ان کو بتا دیا کہ وہ ہیں۔

۴۔ اس نے کہا "بیٹے! تم اس طرح سمجھو۔ جو کچھ میں جانتا تھا۔ وہ سب تجھ کو بتا دیا۔ مگر چل۔ وہاں اس کے پاس چلکر

پھر مر جاتا ہے۔

تشریح یہ چوتھے سوال کا جواب ہے۔ کہ کتنی آہوتی میں جل پرش کی بانی والے ہوتے ہیں۔ راجہ نے بتا دیا کہ پانچ آہوتی ہیں۔ شردھا۔ سوم۔ بارش۔ ان اور بیج۔

۱۴۔ تب وہ اس کو جلانے کے لئے اسے جاتے ہیں۔ تب اگنی ہی اس کی اگنی ہوتی ہے۔ سمدھا سمدھا ہوتی ہے دھواں دھواں ہوتا ہے۔ شعلے شعلے ہوتے ہیں۔ انگارے انگارے ہوتے ہیں۔ چنگاریاں چنگاریاں ہوتی ہیں۔ اس رچتا کی اگنی دیوتا پرش کا ہوم کرتے ہیں۔ اس آہوتی سے پورش چمکتا ہوا۔ رنگ والا بنتا ہے۔

۱۵۔ وہ جو اس (پنچ اگنی ودیا) کو اس طرح جانتے ہیں۔ (گرہستھ) اور جو جنگل میں رہ کر ستیہ کی اپاسنا کرتے ہیں۔ وہ شعلہ میں جاتے ہیں۔ شعلہ سے دن کو دن سے شکل پکش کو شکل پکش سے۔ ان چھ مہینوں کو جن میں سورج اتر کو جاتا ہے۔ چھ مہینوں سے دیولوک کو۔ دیولوک سے سورج کو۔ سورج سے بجلی کے جگہوں میں رہنے والوں کے پاس ایک مانس پرش آتا ہے وہ ان کو برہم لوکوں میں لے جاتا ہے۔ وہ ان برہم لوکوں میں تیجوی بن کر بہت برسوں تک بستے ہیں۔ اور پھر واپس نہیں آتے۔

تشریح یعنی کب تک واپس نہیں آتے۔

۱۶- اب جو لوگ یگیہ- دان اور تپ کے ذریعہ لوکوں کو جیتتے ہیں- وہ پہلے دھوئیں کو پراپت ہوتے ہیں- دھوئیں سے رات کو رات سے کرشن پکش کو- کرشن پکش سے- ان چھ مہینوں کو جن میں سورج دکش کو جاتا ہے- چھ مہینوں سے پتری لوک کو- پتری لوک سے چندر لوک کو اور پھر چندر لوک میں پہنچکر وہ اَنّ (اناج) بن جاتے ہیں- تب ان کو وہاں دیوتا کھاتے ہیں جیسے سوم یگیہ میں رتوج سوم راجا کا بار بار پورن کرتے ہوئے اور گھٹاتے ہوئے اپ بھوگ کرتے ہیں- ان کا جب وہ کرم جس سے چندر لوک کو پاتا تھا چھین ہو جاتا ہے- تو وہ پھر اسی آکاش کی طرف واپس آتے ہیں- آکاش سے وایو کو- وایو سے بارش کو- بارش سے پرتھوی کو- اور جب وہ پرتھوی میں پہنچتے ہیں تو اناج بن جاتے ہیں- وہ پھر پورش روپی اگنی میں ہوم کئے جاتے ہیں- پھر ستری روپی اگنی میں پیدا ہوتے ہیں- اس طرح لوکوں کی طرف اٹھتے ہیں اسی طرح چکر لگاتے ہیں- جو ان دونوں مارگوں میں سے کسی کو نہیں جانتے- وہ کیڑے پتنگے اور مکھی مچھر ہوتے ہیں-

تیسرا براہمن

۱- جو یہ جانتا ہے- کہ میں بڑائی پاؤں- وہ اتراین سورج میں

شوکل کمپش کے کسی اچھے دن میں سے بارہ دن اپ سدول کا برت کرکے گولر کی لکڑی کے کٹورے یا چمچ میں سب طرح کے اناج اور پھلوں کو اکٹھا کرکے ویدی کو صاف کرکے لیپ کرکے اگنی جلاوے۔ اس کے چاروں طرف کشن آسن بچھا کر بدھی سے گھی کو بنا کر پرش نکشتر میں تمام سامگری کو اکٹھا کرکے ہوم کرے۔ اے جات دیوا تجھ میں جتنے ہمارے مخالف دیوتا انسان کی آرزوؤں کو برباد کرتے ہیں۔ یہ حصہ میں ان کے لئے ہوم کرتا ہوں۔ وہ آسودہ ہو کر میری تمام آرزوئیں پوری کریں۔ سواہا۔ جو مخالف دیوی یہ سمجھتی ہوئی پڑی ہے کہ میں سب چیزوں کو الگ الگ رکھنے والی ہوں۔ ہر ایک آرزو کی بر لانے والی۔ اس کو میں گھی کی دھار سے پوجتا ہوں۔ سواہا۔

۲۔ سب سے بڑے کے لئے سواہا سب سے اچھے کے لئے سواہا۔ اس طرح اگنی میں ہوم کرکے بچے ہوئے گھی کو منتھ (برتن) میں ڈالتا ہے۔ (اور کہتا ہے) پران کے لئے سواہا سب سے بڑے دولت کے لئے سواہا۔ اس طرح اگنی میں ہوم کرکے بچے ہوئے گھی کو منتھ میں ڈالتے (اور کہتا ہے) کان کے لئے سواہا۔ گھر کے لئے سواہا۔ اس طرح اگنی میں ہوم کرکے بچے ہوئے گھی کو منتھ میں ڈالتا۔ اور کہتا ہے من کے لئے سواہا۔ ہم گے پیدایش کے لئے سواہا۔ اس طرح اگنی میں ہوم کرکے بچے ہوئے گھی کو منتھ میں ڈالتا ہے۔ اور

کہتا ہے اَنج کے لئے سواہا۔ اس طرح اگنی میں ہوم کر کے گھی کو منتھہ میں ڈالتا ہے۔

۳۔ اگنی کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی گھی منتھہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ سوم کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی گھی منتھہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ پرتھوی کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی گھی منتھہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ انترکش کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دیکر باقی گھی منتھہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ دیو لوک کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے باقی گھی منتھہ میں چھوڑ دیتا ہے پرتھوی انترکش دیو کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دیکر باقی بچا ہوا گھی منتھہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ برہم کے لئے سواہا یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر باقی بچا ہوا گھی منتھہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ کشتر کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منتھہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ بھوت کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منتھہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ بھوشیہ کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منتھہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ وشو کے لئے سواہا۔ یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منتھہ میں چھوڑ دیتا ہے۔ سب کے لئے سواہا یہ کہہ کر اگنی کو آہوتی دے کر بچا ہوا گھی منتھہ میں چھوڑ دیتا ہے۔

۴۔ تب وہ اس (منتھہ) کو چھوتا ہے (یہ منتر پڑھتے ہوئے)
"تو تیج ہے۔ تو جل رہا ہے۔ تو پورن ہے۔ تو درڑھ ستھر ہے۔ تو ایک سبھا تی ہے تو ہیں شبد سے ریگیہ کے شروع میں) نمسکار کیا گیا ہے۔ تو ہیں شبد سے ریگیہ کے درمیان) نمسکار کیا گیا ہے۔ تو گایا گیا ہے۔ تو سنایا گیا ہے۔ تیری پھر تعریف کی گئی ہے۔ تو نم (بادل) پر چمکنے والا ہے۔ تو بڑا ہے۔ تو طاقتور ہے۔ تو ان ہے۔ تو آخر ہے۔ تو سب کا برباد کرنے والا ہے۔

۵۔ تب وہ منتھہ کو اوپر اٹھاتا ہے (یہ کہتے ہوئے) تو سب کچھ جانتا ہے۔ ہم تیری بزرگی کو جانتے ہیں۔ تو بلاشک راجہ ہے۔ سزا دینے والا خود مختار مالک ہے۔ وہ راجہ سزا دینے والا مجھ کو خود مختار مالک ہے"

۶۔ تب وہ اس کو کھاتا ہے (یہ کہتے ہوئے "انت سویتر درنیم) سچے جاننے والے کے لئے وایو شہد بہاتا ہے۔ ندیاں شہد بہاتی ہیں۔ سب اوشدھیاں ہمارے لئے شہد کی طرح ہوں۔ بھوہ (پرتھوی) سواہا۔ بھرگو دیوسیہ دھی مہی۔ رات ہمارے لئے شہد ہو۔ افق ہمارے لئے شہد ہو۔ زمین کے اوپر کا غبار ہمارے لئے شہد ہو۔ دیوا جو ہمارا باپ ہے۔ ہمارے لئے شہد ہو۔ بھوہ (انترکش) سواہا دھیو یونہ پرچودیات" بنسپتی ہمارے لئے شہد سے بھری

ہو۔ سورج شہد سے بھرا ہو۔ گائیں شہد سے بھری ہوں بھوہ (دیو) سواہا پھر وہ تمام ساوتری رچائیں اور مدھومتی رچائیں پڑھتا ہے (یہ تصور کرتا ہوا کہ) میں ہی سب کچھ ہو جاؤں۔ بھوہ۔ بھوہ۔ سواہا۔ اس سے آخر میں کہا کہ ہاتھ دھو کر اگنی کے پچھم کی طرف پورب کو سر کرکے سو جاتا ہے۔ صبح اٹھ کر سورج کی استتی کرتا ہے (اس منتر سے) چاروں شاخوں کا سب سے اچھا کنول ہے۔ میں آدمیوں کے درمیان اچھا کنول ہو جاؤں۔ پھر جس راہ سے پہلے وہ اگنی کے پیچھے گیا تھا) ویسے ہی پھر لوٹ کر اگنی کے پیچھے بیٹھ کر بنش کا جپ کرتا ہے۔

تشریح (۱) اوپر جو سنسکرت کے جملے آئے ہیں۔ وہ گائیتری منتر کے ٹکڑے ہیں۔

(۲) بنش۔ سلسلہ پیری و مریدی جس کی نسل میں یہ تعلیم یکے بعد دیگرے ملتی آئی ہے۔ وہ بنش ہے۔ شاگرد اس کو خوب یاد رکھتا ہے۔ اس کا ذکر آگے آوے گا۔

۷۔ یہ منتھہ کا راز ادالک آرُن کے پوتے نے اپنے شاگرد واجسینہ یاگیہ ولکیہ کو بتا کر کہا کہ اگر اس (منتھہ) کو کوئی شخص سوکھی لکڑی پر چھڑکے تو اس میں بھی شاخیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور پتے نکل آویں گے۔

۸۔ یہی (راز) پھر واجسینہ یاگیہ ولکیہ نے اپنے شاگرد

مدھک پنگیہ کو بتا کر کہا۔ اگر کوئی پرش اس (منتہ) کو سوکھی لکڑی پر بھی چھڑک دے تو اس میں بھی شاخیں پیدا ہو جائیں گی اور پتے نکل آ دیں گے۔

یہی پھر مدھک پنگیہ نے اپنے شاگرد چول بھاگ وتی کو بتا کر کہا۔ اگر کوئی پرش اس کو سوکھی لکڑی پر چھڑک دے تو اس میں بھی شاخیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور پتے نکل آ دیں گے۔

۱۰۔ یہی پھر چول بھاگ وتی نے اپنے شاگرد جانکی آسے ستھون کو بتا کر کہا۔ اگر کوئی پرش اس سوکھی لکڑی پر چھڑک دے تو اس میں بھی شاخیں پیدا ہو جائیں گی و پتے نکل آ دیں گے۔

۱۱۔ یہی (راز) پھر جانکی آسے ستھون نے اپنے شاگرد جابال ستیہ کام کو بتا کر کہا۔ کوئی شخص اس کو سوکھی لکڑی پر چھڑکے تو اس میں شاخیں پیدا ہوں گی و پتے نکل آئیں گے۔

۱۲۔ یہی (راز) جابال ستیہ کام نے اپنے شاگردوں کو بتا کر کہا۔ اگر کوئی شخص اس کو سوکھی لکڑی پر چھڑکے تو اس میں شاخیں پیدا ہوں گی اور پتے نکل آ دیں گے۔

(منتھہ کرم کا راز) سوائے اپنے شاگرد یا سوائے اپنے بیٹے کے کسی کو بھی نہ بتا دے۔

۱۳- اس منتھہ کرم چار چیزیں گولر کی لکڑی کی ہوتی ہیں۔ گولر کا شروا۔ گولر کا چمچہ۔ گولر کی سمدھا اور گولر کی منتھنیاں۔ (دو لکڑیاں جن کو رگڑ کر ہون میں آگ نکالی جاتی ہے) گاؤں کا اناج ہوتا ہے۔ چاول۔ جو۔ تل۔ ارد۔ باجرہ۔ کنگنی۔ گیہوں مسور۔ بل اور کلتھہ۔ ان کو پیس کر ان پر دہی۔ شہد اور گھی چھڑکا جاتا ہے۔ تب پگھلے ہوئے گھی کا ہوم کرتے ہیں۔

چوتھا براہمن*

۱- پرتھوی سب بھوتوں (چیزوں) کا سار ہے۔ جل پرتھوی کا سار ہے۔ اوشدھیاں پرتھوی کے سار ہیں۔ پھول اوشدھیوں کے سار ہیں۔ پھل پھولوں کے سار ہیں۔ پرش پھلوں کا سار ہے بیج پرش کا سار ہے۔

* اس براہمن میں بہت سے مقامات اتنے فحش ہیں۔ کہ ترجمہ کرنا مشکل ہے اس لئے بالکل ترک کر دیئے گئے۔ انگریزی مترجموں نے بھی بالعوض انگریزی کے لاطینی میں ترجمہ کیا ہے۔ اور ہندی ٹیکا کاروں نے صرف سنسکرت میں لکھ دیا ہے ہم چاہتے تھے کہ فارسی میں اس میں اس کا ترجمہ کریں۔ مگر یہ بھی فضول معلوم ہوا چھوڑ دینا ہی بہتر سمجھا۔ اسی طرح ۲۲ اور ۲۳ کیساتھ بھی سلوک کیا گیا جن صاحبان کو ان کے متعلق جاننا ضروری معلوم ہو وہ اصل کو دیکھ کر اپنی تشفی کریں (شیو)

۶۔ پرجاپتی نے سوچا۔ کیا اچھا ہو میں اس کے لئے جگہ بناؤں اس نے ستری کو پیدا کیا۔

× × ×

× × × × × ×
× × × × × ×

× × ×

۷۔ اب اگر وہ شخص جس کو (اتپر منتھہ کام کرتا ہے) پانی میں اپنے سایہ کو دیکھے تو وہ یہ منتر پڑھے۔ مجھ میں تیج ہو شکتی ہو یش ہو دہن ہوا اور نیکی ہو۔ ستریوں میں سے یہ لکشمی ہے۔ اس کا لباس اچھا ہے۔ وہ خوش لباس اور دھرم والی ستری کے پاس جائے اور اس پر اپنے مقصد کو ظاہر کرے۔

۷۔ وہ ستری اگر اس کو پسند نہ کرے تو عورت کو لباس زیور دے کر خوش کرے۔ اگر پھر بھی پسند نہ کرے تو اس کو ہاتھ یا لکڑی سے سزا دے کر اپنے اختیار میں کرے (اور کہے) "اندریہ روپ یش سے تیرے یش کو کھینچتا ہوں" تب وہ ستری بغیر یش کے ہوتی ہے۔

۸۔ اگر وہ اس کو پسند کرے تو یہ (کہتا ہوا) جاتے "میں اندریہ روپی یش سے تیرے یش کو قائم کرتا ہوں" تب وہ دونوں یش والے بنتے ہیں۔

× × × ×

× × ×

× × ×

× × ×

× × ×

۱۳۔ جب اس کی عورت حیض سے ہو۔ وہ تین دن دھات کے برتن میں پانی نہ پیئے۔ اور نئے کپڑے پہنے۔ اس کو شودر مرد یا شودر ستری نہ چھوئے۔ تین دن بعد جب وہ نہا چکے۔ تو اس سے دھان چھوائے۔

۱۴۔ اب اگر یہ منظور ہے کہ لڑکا گورے رنگ کا پیدا ہو ایک وید کو جانے۔ پوری زندگی والا ہو۔ تب وہ دونوں چاول پکا کر اور گھی ڈال کر کھائیں۔ تو ان کی اولاد طاقت والی ہوگی۔

۱۵۔ اور جو یہ چاہے کہ لڑکا بھورے رنگ کا ہو آنکھیں بھوری ہوں وہ ویدوں کو جانے۔ اور پوری زندگی جیئے تو وہ دونوں چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائیں۔ تو ان کی اولاد طاقت والی ہوگی۔

۱۶۔ اور جو یہ چاہے کہ میرا لڑکا سانولا اور لال آنکھ والا ہو تین ویدوں کو جانے۔ اور پوری زندگی جیئے۔ تو دونوں صرف چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائیں تو ان کی اولاد طاقت والی ہوگی

۱۷۔ اور جو یہ چاہے کہ میری لڑکی عالم ہو۔ اور پوری زندگی جیئے تو وہ دونوں تل چاول پکا کر گھی ڈال کر کھائیں۔ تو ان کی

اولاد طاقت والی ہوگی۔

× × ×

× × ×

× × ×

× × ×

× × ×

× × ×

۲۰۔ اب وہ (اپنے وقت پر) اس کو لپٹنے لگتا ہے (یہ کہہ کر) "میں پران ہوں۔ تو بانی ہے۔ تو بانی ہے میں پران ہوں۔ میں سام ہوں۔ تو رچا ہے۔ میں دیو ہوں۔ تو پرتھوی ہے آ ہم دونوں مل کر محنت کریں۔ اور بیج قائم کریں۔ تاکہ لڑکا پیدا ہو۔

× × ×

× × ×

× × ×

× × ×

× × ×

× × ×

۲۴ (اب جات کرم کہتے ہیں) جب بچہ پیدا ہو جائے تب باپ اگنی کو جلا کر اور اس کو گود میں لے کر دہات کے برتن میں

گھی اور دہی کو ملا کر اس سے آہوتی دیتا ہے (یہ کہتے ہوئے) "اپنے گھر میں (اس لڑکے سے) بڑائی پا کر ہزار آدمیوں کا پالن کر سکوں۔ اس میرے لڑکے کے اولاد کے سلسلہ میں آدمی اور مویشی کے ساتھ لکشمی بنی رہے۔ کبھی علیحدہ نہ ہو سواہا۔ مجھ میں جو کچھ پران ہے۔ تجھ پتر میں سمرپن کرتا ہوں سواہا۔ جو مجھ سے اپنے کرم میں زیادہ کیا ہے۔ یا کم کیا ہے۔ یگیہ کی اگنی ہمارے لئے ٹھیک بنا دے سواہا۔

۲۵۔ تب (اپنا منہ) بچے کے داہنے کان کے پاس رکھکر تین مرتبہ بانی بانی کہتا ہے۔ (تین ودیا۔ سام۔ یجو۔ رک سے مراد ہے) اور دہی شہد اور گھی کو اکٹھا کر کے خالص سونے کی سلائی سے چٹا دیتا ہے (یہ کہتے ہوئے) "بھو کو تجھ میں قائم کرتا ہوں۔ سوہ کو تجھ میں قائم کرتا ہوں۔ بھو بھوہ۔ سوہ سب کو تجھ میں قائم کرتا ہوں۔

۲۶۔ تب وہ اس کا نام رکھتا ہے (کہتے ہوئے) تو وید ہے وہ اس کا پوشیدہ نام ہوتا ہے۔

۲۷۔ تب وہ بچے کو اس کی ماں کی گود میں دے کر اس کو اس کی چھاتی سے لگا دیتا ہے (یہ کہہ کر کہ) اے سرسوتی! اس بچے کے دودھ پینے کے لئے اپنی چھاتی دے۔ جو بہ کثرت دودھ والی۔ سکھ دینے والی۔ دھن دینے والی اور دانی ہے۔ جس سے سب بھلائیوں کو تقویت ملتی ہے۔ اس کو

تو اس کے پینے کے لئے دے۔

۲۸۔ تب اس کی ماں سے کہتا ہے تو الا ایتر ارز دنی ہے لسے ہیر سے! تو نے بیر کو جنم دیا ہے۔ تو بیر پتروں والی ہے تو نے ہم کو بیر بچوں والا بنایا ہے۔ اس کی بابت لوگ کہیں ہا! یہ اپنے باپ سے بڑھ کر ہوا۔ اپنے دادا سے بڑھ کر ہوا۔ بخشش سے یش سے برہم ورچس سے وہ سب سے اونچے درجہ کو پہنچا ہے۔ جو اس (راز) کے جاننے والے براہمن کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے۔

تشریح: میتر ورنی۔ منتر اور ورن کی لڑکی کی طرح ہے
ایلا۔ بھوگ دینے والی

پانچواں براہمن

اب بنس (گورو شیشد کے سلسلہ) کو کہتے ہیں (۱) پوتیماشی کے پتر نے نیاپنی کے پتر سے (۲) ینا پنی کے پتر نے گوتی کے پتر سے (۳) گوتی کے پتر نے بھر دواجی کے پتر سے (۴) بھر دواجی کے پتر نے پاراشری کے پتر سے (۵) پاراشری کے پتر نے ادپسوتی کے پتر سے (۶) ادپسوتی کے پتر نے پاراشری کے پتر سے (۷) پاراشری کے پتر نے کا تیاینی کے پتر سے (۸) کاتیاینی کے پتر نے کوشکی کے پتر سے (۹) کوشکی

کے پترنے آلمبی کے پترا ور دیاگھر پدی کے پترسے (۱۰) دیاگھر
پدی کے پترنے کا نوی کے پترا ور کاپی کے پترسے، کاپی کے
پترنے آتیری کے پترسے۔
۴۰ (۱۲) آتیری کے پترنے گوتمی کے پترسے (۱۳) گوتمی کے
پترنے بھرد واجی کے پترسے (۱۴) بھرد واجی کے پترنے
پاراشری کے پترسے، پاراشری کے پترنے واتسی کے پترسے
(۱۶) واتسی کے پترنے پاراشری کے پترسے (۱۷) پاراشری
کے پترنے وارکارونی کے پترسے (۱۸) وارکارونی کے پتر
وارکارونی کے پترسے (۱۹) وارکاروتی کے پترنے آرتبھاگی
کے پترسے (۲۰) آرتبھاگی کے پترنے شونگی کے پترسے (۲۱)
شونگی کے پترنے سانکرتی کے پترسے (۲۲) سانکرتی
کے پترنے آلمباینی کے پترسے (۲۳) آلمباینی کے پترنے
جاینتی کے پترسے (۲۴) آلمباینی کے پترنے آلمبی کے پتر
سے (۲۵) آلمبی کے پترنے مانڈوکاینی کے پترسے (۲۶) مانڈوکاینی
کے پترنے مانڈوکی کے پترسے (۲۷) مانڈوکی کے پترنے
شانڈلی کے پترسے (۲۸) شانڈلی کے پترنے راتھیتری کے
پترسے (۲۹) راتھیتری کے پترنے بھالکی کے پترسے (۳۰)
بھالکی کے پترنے کرونچکی کے دونوں پترسے (۳۱) کرونچکی کے
دونوں پترنے ویدبھرتی کے پترسے (۳۲) ویدبھرتی کے پتر
نے کارشکیئی کے پترسے (۳۳) کارشکیئی کے پترنے پراچین

یوگی کے پتر سے (۳۴) پراچین یوگی کے پتر نے سنجیوی کے پتر سے (۳۵) سنجیوی کے پتر نے پراشنی کے پتر اسرواسی سے (۳۶) پراشنی کے پتر آسوراین سے (۳۷) آسوراین نے آسُر سے (۳۸) آسر نے یاگیہ ولکیہ سے۔

۳ (۳۹) یاگیہ ولکیہ نے اُدالک سے (۴۰) اُدالک نے ارُن سے (۴۱) آرُن نے اپ بیشی سے (۴۲) اپ بیشی نے کشری سے (۴۳) کشری نے واج شروا سے (۴۴) واج شروا نے جھیا دان یا دھیہ لوگ سے (۴۵) جھوادان یادھیہ لوک نے است وارش گن سے (۴۶) است وارش گن نے ہرت کشیپ سے (۴۷) ہرت کشیپ نے شلت کشیپ سے (۴۸) شلت کشیپ نے کشیپ یندھردی سے (۴۹) کشیپ یندھردی نے واک سے (۵۰) واک نے انبھنی سے (۵۱) انبھنی نے آدیتہ سے رسیکھا۔

اس سلسلہ میں آدیتہ سے لے کر سب سکل یجوروا جنبیہ یاگیہ ولکیہ کے نام سے کہے جاتے ہیں۔

۴۔ سنجیوی پتر تک یہ سلسلہ ایک طرح کا ہے۔ (۳۵) سنجیوی پتر نے مانڈکاینی سے (۳۶) مانڈوکاینی نے مانڈویہ سے (۳۷) مانڈویہ نے کوتس سے (۳۸) کوتس نے ماھنتھیہ سے (۳۹) ماھنتھیہ نے وایکشاین سے۔ (۴۰) وایکشاین نے شانڈلیہ سے (۴۱) شانڈلیہ نے

واتسیہ سے (۴۲) واتسیہ سے کشتری سے (۴۳) کشتری سے یگیہ وچار اجتمبائن سے (۴۴) یگیہ وچار اجتمبائن سے ترکاوشیہ سے (۴۵) ترکاوشیہ سے پرجاپتی سے (۴۶) پرجاپتی سے برہم سے (۴۷) برہم سوئمبھو اپنے آپ ہونے والا انادی ہے۔ برہم نمسکار ہے۔

ورہدآرنیکاپنشد ختم ہوا

دیباچہ

مانڈوکیہ اپ نشد کا لکھنے والا مانڈوک رشی ہے۔ یہ اسی
کے نام سے مشہور ہے۔ اور اس کا تعلق اتھروید سے ہے
اس لئے اتھرو ویدی کہلاتا ہے۔ گو دیکھنے میں یہ اپ نشد
بہت چھوٹا ہے۔ مگر برہم کے شدھ بچار کے لئے اس میں
بہت زیادہ سامان ہے۔ اور وہ نہایت موثر دلچسپ۔ اور
سریع الفہم پیرایہ میں بتاتی ہے۔ کہ برہم کس طرح ویاپک ہے۔
اس اپ نشد میں ادویت وادیوں کا ایک مہاواک
"ایم آتما برہم" دوسرے شلوک میں آتا ہے۔ جس سے
وہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہے۔ سب برہم ہی برہم ہے۔
اس اپ نشد کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے:-

آتما کی چار حالتیں۔ جاگرت۔ سوپن۔ سوشپتی اور تریہ۔
جاگرت یعنی حالت بیداری میں روح کو مادی عالم علم۔ و دنیا کے
تمام کاروبار کا انصرام بذریعہ حواس (اناریوں) کے ہوتا ہے

سوپن یعنی حالت خواب میں من کو پہلے اوستھا کے معاملات محسوسات اور ان کے اثرات و سنسکاروں کا علم ہوتا ہے۔ سوشپتی یعنی گہری نیند میں نہ کوئی خواہش ہوتی ہے۔ نہ واسنا رہتی ہے۔ صرف آنند ہی آنند کا گیان رہتا ہے۔ چوتھی تریا اوستھا میں من اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔ اور کسی سے اس کا تعلق نہیں رہتا

اوم سے برہم کا گیان ہوتا ہے۔ اس پر وچار کرنا برہم کا وچار ہے۔ یہ تین حروف اَ۔ اُو۔ مَ अ उ म سے مل کر بنا ہے اور صرف اسی ایک میں سب نام آجاتے ہیں کہ سے اکار ورات اگنی۔ آو سے ہر نیہ گربھ وایو تیجس اور مَ سے آدیتہ۔ پراگیہ وغیرہ کا اظہار ہوتا ہے۔

گوڑپادا چاریہ اور سوامی شنکراچاریہ کے بموجب اس اپنشد کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک ہی آتما تمام کائنات میں محیط کل ہو رہا ہے۔ اور اس سے نرالا بھی ہے۔

نہ گوہر میں ہے اور نہ سنگ میں
ولیکن چمکتا ہے ہر رنگ میں

جو کچھ چیتنا اور پرکاش ہے۔ سب اسی کا ہے۔ اسی کے بھید کو لے کر سارے بھیدوں کا پرکاش ہوتا ہے۔ اس کے اصلی روپ میں کوئی بھید نہیں ہے۔ ہماری سمجھ کا جھکاؤ موجودہ حالت میں باہر کی طرف ہوتا ہے۔ اس لئے باہر کی طرف سے مڑ کے کر اندر کی طرف دھننا ہے۔ تب ہم تا مدہ کیا اتحد

بتدریج اندر کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے اس کے اصلی روپ کا گیان حاصل کرتے ہیں پہلے جاگرت یعنی بیداری کی حالت میں وچار کرکے پھر سوپن یعنی حالت پر بچار کیا گیا ہے۔ اس کے بعد سوشپتی پر غور کرکے تریا وستھا کو جو روحانیت کی حالت ہے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے حاصل کرنے کا شغل اور سادھن اوم ہے۔ اس ایک نام میں سب کا مجموعہ سب کا خلاصہ اور سب کا عطر ہے۔ یعنی ایک ہی آتما ہے جس میں چاروں حالتیں موجود ہیں۔ ایک طرف وہ دنیا کے فرائض انجام دیتا ہوا اس کے سکھ دکھ کو بھوگتا ہے۔ دوسری طرف وہ روحانیت کے لحاظ سے شانت۔ شیو اور ادویت ہے جب تک دنیا کے تعلقات میں مصروفیت ہے اس کو اپنی ذات اور سروپ کا گیان نہیں رہتا۔ وہ بھول جاتا ہے کہ میں آتما ہوں۔ اور اس لئے وہ اپنے کو دکھی۔ سکھی۔ فکرمند کمزور سمجھنے لگتا ہے۔ اپنی ذات کا گیان حاصل کرکے ان سب سے اوپر آجاتا ہے۔ سفلی طبقات کو نیچے کر لیتا ہے اور علوی طبقات سے ہمکنار رہتا ہے۔ اسی غور و تفکر کے لئے اپنشد کے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اپنشدوں کا مقصد بھی یہی ہے!!

یہ سوامی شنکراچاریہ کا مت ہے۔

جس طرح جیو آتما بیداری۔ خواب۔ سوشپتی میں مشغول

سوکشم اور کارن شریر میں رہ کر بیوہار کرتا ہے۔ اسی طرح برھم کو بھی جاگرت۔ سوپن۔ سوشپتی کے لحاظ سے النکاروں۔ (استعارات) میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ اس کا شبل روپ ہے نج روپ جو شدھ ہے اس کے پرے ہے اور اسی کو اس اپنشد میں تریا دستھا کہا گیا ہے۔ اس کے لئے کوئی ماترا نہیں ہے۔ وہ بانی کے پرے ہے۔ کلام میں نہیں آ سکتا۔ من کی اس میں گم نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

مانڈوکیہ اپنشد

"اوم اِیہ اکشر ہے۔ اس کی تشریح یہ ہے۔ کہ جو کچھ ہے
جو ہوگا۔ جو کچھ ہو چکا ہے۔ وہ سب "اوم" ہے۔ اور سب کچھ جو تینوں
زمانہ سے پرے ہے۔ وہ بھی "اوم" شبد ہی ہے
سب برہم ہے۔ یہ آتما برہم ہے۔ اس آتما کی چار حالتیں ہیں۔

تشریح ۔ اکشر سنسکرت میں لافانی کو کہتے ہیں۔ جو ہمیشہ تینوں
زمانہ میں رہنے والا ہے۔ ان کے علاوہ بھی جو کچھ
ہے۔ وہ بھی اوم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ برہم کا استھول
روپ کال کے احاطہ کے اندر ہے۔ شدھ برہم اس سے
پرے ہے۔

۲۔ جیسے زندہ آدمی کو دیکھ کر کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں
آتما ہے۔ اسی طرح اس زندہ کائنات و اس کے سلسلے کو دیکھنے
سے برہم کا خیال ہوتا ہے۔ کیونکہ جو کچھ جگت میں دکھائی دیتا
ہے۔ وہ سب برہم ہی ہے۔ اس کے چار حالتیں بیان کیے گئے ہیں۔

پہلا ویشوانر ہے جس کی جگہ جاگرت (اوستھا) میں ہے جس کا گیان باہر کی طرف ہے۔ جس کے سات عضو ہیں جس کے انیس منہ ہیں اور جو استھول چیزوں کو بھوگتا ہے۔

تشریح ۳۔ جاگرت اوستھا میں سپل بدھ کا استھان بتایا گیا ہے۔ اس اوستھا میں آتما کا گیان باہر کی طرف رہتا ہے۔ اس کے سات عضو یہ ہیں (۱) سر (۲) آنکھ (۳) کان (۴) زبان (۵) ناک (۶) من (۷) پاؤں۔ کبھی کبھی اس اس تشریح میں کچھ اختلاف بھی بیان گیا ہے۔ اس کے انیس منہ یعنی اندرونی اندریاں وغیرہ حسب ذیل ہیں :-

پانچ کرم اندریاں۔ پانچ گیان اندریاں۔ پانچ پران اور چار انتہ کرن چتشٹے گیان اندریاں یہ آنکھ۔ ناک۔ کان چرم زبان (ذائقہ)

کرم اندریاں۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان (قوت کلامیہ) آلۂ تناسل اور مقعد

پانچ پران۔ پران۔ اپان۔ سمان۔ ادان۔ ویان

انتہ کرن چتشٹے۔ من۔ بدھی۔ چت۔ اہنکار

اس کا نام ویشوانر اس واسطے رکھا گیا ہے کہ وہ سب کو متحرک کرتا ہے اور قابو میں رکھتا ہے۔ اور سب میں محیط ہے۔

دیدانتی کہتے ہیں۔ جاگرت اوستھا میں جیو کا آنکھ مقام ہے
دیکھری واچا ہے۔ ستھول بھوگ ہے۔ کریا شکتی ہے رج گن ہے
اور جاگرت کے ابھمان سے وشوا اس کا نام ہے۔ اسی انداز پر
برہمنڈ کا بھی بیان کیا گیا ہے جس طرح آتما اس شریر واندریوں
کو چلاتا ہے۔ ویسے ہی پرماتما اس برہمانڈ کو متحرک رکھتا ہے جیسے
اس شریر و آتما کی نسبت ہے۔ ویسے ہی اس برہمانڈ و پرماتما
کی نسبت ہے۔ من جاگرت میں باہری چیزوں کو بھوگتا ہے۔ ویسے
ہی پرماتما کی نسبت اس برہمانڈ کے خیال سے کہا گیا ہے۔ و
علےٰ ہذا القیاس۔ پرماتما میں جو انگ وغیرہ آتما کی مطابقت
کیساتھ دکھائے گئے۔ ان کا بیان کچھ اختلاف کے ساتھ بھی ہے
مثلاً سات انگ اس ویشوانر آتما کا سر دیولوک ہے۔ سورج
چندر آنکھ ہیں۔ وشا اور دو دیو پران ہیں۔ آکاش شریر کا درمیانی
حصہ ہے۔ جل پیشاب کا عضو ہے۔ پرتھوی پاؤں ہے۔ اور
اگنی اس کا مکھ ہے۔ مگر اس تشریح سے انیس مکھ اور سات
انگ ٹھیک ٹھیک نہیں آتے۔ اور اس لئے یہ سمجھنا چاہئے
کہ جیسے آدمی کے جسم میں انگ اور مکھ کی صراحت کر دی گئی ہے
ویسے ہی ویراٹ سروپ پرماتما میں یہی وہی عضو اور وہی مکھ
سمجھنا چاہئے۔ انسان کا جسم خود ایک چھوٹا برہمانڈ ہے۔ اور انسان
کا شریر برہمانڈ سے مطابقت رکھتا ہے۔ جیسے آتما شریر کا
متحرک ہے۔ ویسے پرماتما برہمانڈ کا متحرک ہے۔ جاگرت

اوستھا میں اس کے استھول روپ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اسی لئے یہ مطابقت دکھائی گئی ہے +

اس کی دوسری حالت تیجس ہے۔ جس کی جگہ سوپن (نیند) ہے۔ جس کا گیان اندر کی طرف ہے۔ جس کے سات عضو انیس منہ ہیں۔ اور لطیف (سوکشم) چیزوں کو بھوگتا ہے۔

تشریح ۴۔ سوپن کی حالت میں باہری دنیا سے تعلق نہیں رہتا۔ صرف من اور اس کے خیالات محسوسات اور سنسکار کے اثرات موجود رہتے ہیں۔

سوپن اوستھا میں جیو کو ویدانتی یوں بیان کرتے ہیں۔ جیو کا سوپن میں کنٹھ استھان ہے۔ مدھیما واچا ہے۔ سوکشم بھوگ ہے۔ گیان شکتی ہے۔ ست گن ہے۔ اور سوپن کے ابھمان سے وہ تیجس کہلاتا ہے۔

یہاں پرماتما کو کہتے ہیں۔ کہ اس کا استھان خود سوپن ہے۔ اس کی پرگیا اندر کی طرف رہتی ہے۔ وہ سوکشم کا بھوگنے والا سات رنگ اور انیس مکھ والا ہے۔ اور تیجس اس کا دوسرا پد ہے۔

پہلی اوستھا استھول تھی۔ یہ سوکشم ہے۔

جب سونے والے کو کوئی خواہش نہیں ہوتی وہ خواب

نہیں دیکھتا (تو) اس کو گہری نیند و سوشپتی کہتے ہیں۔ اس کی تیسری حالت پراگیہ ہے۔ جو ایک ہے۔ جو پرگیا گھن ہے آنند جس کا خواص ہے۔ جو آنند کا بھوگنے والا ہے۔ اور چیتنا جس کا منہ ہے۔

تشریح ۵۔ سوشپتی کے معنی گہری نیند کے ہیں۔ خواب کی معمولی حالت کو سوپن کہتے ہیں۔ اور اس سے آگے جب وہ نیند گہری ہو جاتی ہے۔ تو سوشپتی کہلاتی ہے۔ اس حالت میں گو انسان بیخبر رہتا ہے مگر اس کے جسم کے کام جاری رہتے ہیں۔ یہ حالت سوکشتا کی ہے۔ اس میں نہ تو باہر کسی چیز سے تعلق رہتا ہے نہ کسی کی خواہش رہتی ہے۔ نہ وہ خواب ہی دیکھتا ہے۔ یہاں پہنچنے سے جیو استھول اور سوکشم دونوں سے درے ہو جاتے ہیں۔ اور پرماتما کو ان سب سے پرے دیکھتے ہیں۔ اور سب مل کر اس طرح ایک ہو جاتے ہیں۔ کہ تمیز کا درجہ باقی نہیں رہتا۔ اس کو پرگیان گھن آنندمے کی حالت بھی کہتے ہیں۔ اور یہ پیچھے کی حالتوں کا کارن ہے۔

یہ سب کا ایشور ہے۔ یہ سب کا جاننے والا ہے

وہ انتریامی ہے۔ یہ سب کا سرچشمہ ہے۔ کیونکہ اسی سے تمام پرانی پیدا ہوتے اور اسی میں واپس جاتے ہیں۔

تشریح -۱۱- ویدانتی سوشپتی میں جیو کی تشریح یوں کرتے ہیں۔

اس اوستھا میں جیو کا (۱) ستھان ہردے ہے (۲) پشپتی واچا ہے (۳) آنند بھوگ ہے (۴) ہتو تیہ شکتی ہے (۵) تم گن ہے۔ اور (۶) سوشپتی کے ابھمان سے وہ پراگیہ کہلاتا ہے۔

پرماتما کو بھی وہ پراگیہ اسی طرح کہتے ہیں۔ وہ سرویشور سرو انتریامی ہے۔ اسی سے سب کچھ باہر آتا ہے۔ اور اسی میں جا کر پھر ملتا ہے۔ یہ تیسرا پاد ہے۔ یہ تینوں روپ اس کے شبل ہیں۔ کیونکہ یہاں تک اس سے پرکرتی کا سمبندھ ہے۔ دونوں ملے جلے ہیں۔ اس وجہ سے اس کا روپ سمجھ میں نہیں آتا۔ مگر ان تینوں حالتوں میں رہنے والا وہ ایک ہی ہے۔ اور ان کے پرے وہ اپنے روپ میں ہے۔

وہ اس کو چوتھا سمجھتے ہیں نہ وہ اندر کی طرف کا پرگیا
والا ہے۔ نہ باہر کی طرف کا۔ نہ دونوں میں سے کسی طرف
کا۔ نہ پرگیا گھن نہ جاننے والا۔ نہ نہ جاننے والا ہے۔ کوئی
اس کو دیکھ نہیں سکتا۔ کوئی اس کو بیوہار میں نہیں لا سکتا
کوئی اس کو پکڑ نہیں سکتا۔ کوئی اس کو ثابت نہیں کر
سکتا۔ کوئی اس کو سوچ نہیں سکتا۔ کوئی اس کو بتا
نہیں سکتا۔ وہ آتما ہے۔ صرف اتنا ہی اس کا ثبوت ہے
اس میں پرپنچ نہیں ہے۔ شانت۔ شیو۔ ایک آتما
وہ جاننے کے قابل ہے۔

تشریح ۷۔ ان تین حالتوں پر غور کرنے کے بعد پھر برھم کے اصلی روپ کی طرف دھیان دوڑانا ہوتا ہے۔ یہ چوتھی حالت تُریہ کہلاتی ہے۔ پہلے حالتوں میں برھم ستھول۔ سوکشم اور کارن جگت میں کام کر رہا تھا۔ یہاں سے آگے وہ پھر آپ ہی اپنے روپ میں ہے۔ یہی اس کا روپ ہے۔ کیونکہ اس میں پرکرتی کا میل نہیں ہے۔ یہاں نہ پائی جاتی ہے۔ نہ تیج جاتا ہے۔ نہ وہ ستھول ہے۔ نہ سوکشم ہے۔ نہ کارن ہے۔ نہ اس کا کوئی آکار ہے۔ نہ علامت ہے۔ شبد سے اس کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ وہ آتما ہے۔ صرف اتنا کہہ سکتے

ہیں۔ پہلی تین حالتیں پرپنچ کی تھیں۔ وہ اس پرپنچ سے نیارا شانت۔ شیو۔ ادویت آتما ہے۔ اور جاننے کے قابل ہے۔

یہ آتما اکشر اوم ہے۔ اونکار ماتراؤں کے ادھکار میں ہے۔ پاد ماترا ہیں۔ اور ماترا پاد ہیں۔
ویسوانر جو جاگرت میں رہتا ہے۔ وہ اکار ہے۔ جو پہلا ماترا ہے۔ آپتی سے یا پہلے اکشر ہونے سے جو اسکو جانتا ہے۔ وہ سب خواہشوں کو پوری کر لیتا ہے اور سب میں پہلا ہوتا ہے۔

تشریح ۸۔ شبل اور شدھ۔ اپر اور پر برھم کے ملنے کا سادھن اومکار ہے۔ اس سے اور اس سے خاص نسبت ہے۔ اکار۔ ایکار۔ مکار۔ یہ تینوں تین اوستھائیں یعنی جاگرت۔ سوپن اور سوشپتی کی حالت کے اظہار کرانے والے ہیں۔ اور اس لئے یہ بھی برھم ہی روپ ہیں۔

تشریح ۹۔ اکار ویشوانر ہے۔ اس کا ستھان جاگرت ہے۔ اور کار تیجس ہے۔ اس کا ستھان سوپن ہے۔ مکار پراگیہ ہے۔ اس کا ستھان سوشپتی ہے۔ آ پہلا ہے۔ اس کا مطلب ہے حاصل ہونا۔ ویسوانر

ہے۔ جو اس کو جان گیا۔ اس نے ساری کامنائیں پوری
کرلیں۔ کیونکہ جو شخص جس دھرم۔ جس بھاؤ اور جس مقصد
کو لے کر اپاسنا کرتا ہے۔ اسی کو پراپت ہوتا ہے
اور سب میں افضل اور مکھیا بنتا ہے۔

تیجس سوپن میں رہتا ہے۔ وہ اکار ہے۔ دوسری
ماترا ہے۔ اونچا ہونے سے یا درمیان میں ہونے
سے جو اس کو جانتا ہے۔ وہ گیان کے سلسلہ کو اونچا
لے جاتا ہے۔ اور دوست دشمن کے لئے یکساں
ہوتا ہے۔ اور اس کی اولاد میں کوئی برہم سے ناواقف
نہیں رہتا۔

تشریح ۱۰۔ اوکار دوسری ماترا ہے۔ یہ تیجس کو بتاتا
ہے۔ اس کا ستھان سوپن ہے۔ یہ وشوا سے
سے اونچا اور پرکرتی کے درمیان ہے۔ اس سے
اوکار تیجس سمجھا گیا ہے۔ جو اس کو سمجھ کر برہم کا اپاسنا
کرتے ہیں۔ وہ اپنے گیان کے سلسلہ کو اونچا
لیجا سکتے ہیں۔ او کا مطلب دونوں ہے۔ یہ اکار
اور مکار دونوں کے درمیان ہے۔ پراگیا اور وشوا
کے درمیان رہنے والا۔ یہ تیجس ہے۔ اس کے اپاسک

سے کوئی حسد نہیں کر سکتا۔ نہ وہ خود کسی کا حاسد ہوتا ہے
اور اس کی نسل میں سب لوگ برہم کے جاننے والے
ہوتے ہیں۔

پراگیہ وہ ہے۔ جو سوشپتی میں رہتا ہے۔ وہ
دوسرا اکشر مکار ہے۔ جو تیسرا حصہ ہے۔ پیمانہ ہونے
سے یا لے ہونے سے۔ وہ جو اس کو جانتا ہے۔ سب کا
پیمانہ کر لیتا ہے۔ یا سب کی جگہ ہوتا ہے۔

تشریح ۱۱۔ مکار تیسری ماترا ہے۔ یہ پراگیہ کہلاتا
ہے۔ اس کا سھتان سوشپتی ہے۔ یہ
مکار تم سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ ماپنے والا کیونکہ
اس سے تمام جگت کی ماپ ہوتی ہے۔ پراگیہ سے ہی
تیجس۔ وشیو اور پیدا ہوتے ہیں۔ اور پرلے کے سمے
اسی میں لے ہو کر اس سے ایک ہو جاتے ہیں۔
اس واسطے یہ پراگیہ ان دونوں کا ماپنے والا
ہے۔ جو اس کی اپاسنا کرتا ہے وہ سب کا سھتان
ہوتا ہے۔ باہر کھ سے انتر کھ بنتا ہے۔ یہ تینوں کرم
کے آپر اور شبل روپ ہیں۔ تین ماترائیں تینوں کو
بتاتی ہیں۔

اماترہ۔ تریہ آتما ہے۔ جو دیوہار میں نہیں آتا۔ جہاں سنسار کا جھگڑا نہیں رہتا۔ جو شیو ہے۔ ایک ہے۔ اس طرح اونکار آتما ہی ہے۔ وہ جو اس کو جانتا ہے۔ وہ آتما سے آتما میں داخل ہوتا ہے۔

تشریح ۱۱۔ تریہ اوستھا اس کو کہتے ہیں جو من اور بانی سے پرے ہے۔ جہاں تک من جاتا ہے خیال جاتا ہے بدھی جاتی ہے۔ بانی جس کا پتہ بتاتی ہے۔ وہ سب برھم کے ستھول اور ایرروپ میں ہے۔ گوسائیں تلسی داس کہتے ہیں۔

گو گوچر جہاں لگ من جائی
سو مایا کر شد جانہو بھائی

یہاں آ کر سب ٹھہر جاتے ہیں۔ یہاں اماترا ونکار پہنچتا ہے ماترا کی پہنچ صرف سوشپتی تک ہے۔ اس کے آگے اماترا اونکار جاتا ہے۔ اس لئے جو لوگ اونکار میں اپنے چت کو گاڑ دیتے ہیں۔ اس کی اپاسنا کرتے ہیں۔ وہ تریہ اوستھا کو پراپت ہوتے ہیں جو شدھ بدھ اور شدھ برھم ہے۔ جو اس کو جانتا ہے اس کا آتما پرماتما سے مل جاتا ہے۔